

ڈاکٹر ہما (پنک بے بی)

ڈاکٹر ہما کا تعلق ایک 28 سال کی ایک بہت ہی خوبصورت اور جوان لڑکی تھی۔ بے حد گوری رنگت، چمکنا جسم، چھوٹا تو ہاتھ پھسلتا ہی جائے جسم پر سے، ایسا لگتا تھا کہ جیسے دودھ اور مکھن سے تراشا ہوا جسم ہو اسکا۔ مناسب قد، لمبے سیاہ بال، ہلکی سی نیلی آنکھیں، بے حد خوش مزاج اور ہنس مکھ لڑکی۔ ویسا ہی شوہر اسے ملا تھا۔ انور بھی اپنے حسن اور وجاہت میں اپنی مثال آپ تھا۔ مناسب قد، گورا رنگ، مضبوط جسم اور پیار کرنے والا۔ دونوں کی جوڑی خوب چچتی تھی۔ جو بھی دیکھتا تو دیکھتا ہی رہ جاتا اور انکی جوڑی کی تعریف کیے بنانا نہ رہ سکتا تھا۔ اگرچہ ڈاکٹری کی تعلیم مکمل کر چکی ہوئی تھی اور شادی کو بھی ڈیڑھ سال ہو چکا تھا مگر دیکھنے میں ابھی بھی ایک کمسن معصوم سی لڑکی ہی لگتی تھی۔ دل کی بہت اچھی تھی۔ غرور اور بد مزاجی تو اسکے مزاج میں دور دور تک نہیں تھی۔ کسی کو تکلیف دینے کا تو وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔ دوسروں پر بہت جلدی اعتبار کر لینے اور انکی باتوں میں آجانے والی نیچر تھی ہما کی۔

تعلق اسکا ایک متوسط گھرانے سے تھا جو کہ انتہائی شریف لوگ تھے۔ والد اسکے ایک سرکاری ملازم تھے۔ اپنی زندگی میں پیسہ سے زیادہ انہوں نے عزت ہی بنائی تھی۔

تعلیم مکمل ہونے کے بعد جب ہما کی شادی کی بات چلی تو انکے ایک بہت جگری دوست نے اپنے بیٹے کا رشتہ پیش کیا جسے ہما کے والد نے بخوشی قبول کر لیا۔ اپنے والد کے فیصلے کو ماننے ہوئے اس نے ڈاکٹری کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد اپنے ابو کے دوست کے بیٹے سے شادی کو ہاں کر دی تھی۔ اسکے ابو کے دوست کا بیٹا انور ایک فرم میں انجینئر تھا۔ اچھی جاب تھی۔ انور کے والد گاؤں میں ہی رہتے تھے اپنی زمینوں کی دیکھ بھال کے لیے اپنے بڑے بیٹے کے ساتھ۔ کبھی دل کرتا تو شہر میں آ جاتے کچھ دن انور کے پاس رہنے کے لیے اور پھر واپس چلے جاتے۔ ساٹھ پینسٹھ سال کی عمر میں بھی چوہدری کرامت مکمل فٹ آدمی تھے۔ بڑا بیٹا عابد بھی پڑھا لکھا تھا مگر اب اپنے باپ کے ساتھ گاؤں میں ہی رہ گیا ہوا تھا اور اپنی زمینوں کی دیکھ بھال کرتا تھا۔ ہما بھی اس خاندان میں آکر بہت ہی خوش تھی۔ ساس اسکی بھی نہیں جس سے کسی بات پر اونچ نیچ ہوتی اور سرسرتو تھے ہی بہت اچھے انسان۔

ہما اپنے شوہر انور کے ساتھ بہت خوش تھی۔ وہ اسکا بہت خیال رکھتا تھا۔ دونوں شہر میں ایک بلڈنگ کی چو تھی منزل کے فلیٹ میں رہتے تھے۔ اس سے اوپر کی منزل ابھی زیر تعمیر تھی جس میں بلڈنگ کے سیکورٹی گارڈ رہتے تھے۔ ہما شادی کے ایک سال بعد تک ہما گھر پہ ہی رہی مگر شوہر کے ڈیوٹی پر چلے جانے کے بعد اسکا دل نہیں لگتا تھا۔ آخر اس نے جاب کرنے کا فیصلہ کیا۔ انور نے بھی خوشدلی سے اسے اجازت دے دی۔ کیونکہ وہ بھی اپنی خوبصورت بیوی کی خوشی میں ہی خوش تھا۔

- پرائیویٹ ہسپتال میں رات کو کام تو اتنا زیادہ نہیں ہوتا تھا بس جیسے ہی وہ اپنے اپنے کام سے یعنی مریض دیکھنے سے فارغ ہوتے اور کسی ایک کے آفس میں بیٹھ کر گپ شپ کرنے لگتے۔ آخر دونوں نے اور کرنا ہی کیا تھا۔ کبھی زمان چائے منگواتا تو کبھی ہمارا کبھی کچھ کھانے پینے کا پروگرام بھی بن جاتا تو وہ بھی چلتا رہتا اور بس ایسے ہی ہنسی کھیل میں ہما کی ڈیوٹی گزرنے لگی۔ وہ اب اپنے فارغین سے بھی نجات پا چکی تھی اور زمان کی شکل میں اسے ایک اچھا دوست بھی مل گیا تھا۔

ہما ایک لڑکی تھی تو زمان کی اسکے اندر دلچسپی کو وہ کیسے محسوس نہ کر پاتی۔ اسے بھی احساس ہونے لگا کہ زمان اسکو پسند کرتا ہے اور اسی لیے وہ اسکے ارد گرد ہی منڈلاتا رہتا ہے۔ ویسے بھی عورت بھی تو آخر انسان ہی ہوتی ہے نا تو جیسے مرد کا دل باہر نظر آنے والی کسی بھی خوبصورت لڑکی کو دیکھ کر مچل جاتا ہے تو ایسے ہی عورت کا بھی کسی پرانے مرد کو دیکھ کر اس میں دلچسپی لینا بھی کوئی بڑی یا بری بات تو نہیں نا۔ اور یہ اکثر ایسا ہوتا ہے۔ مگر مردوں کے برعکس عورتیں اپنی اس قسم کی پسند کو بڑے سلیقے سے اپنے دل میں ہی چھپا جاتی ہیں۔ کچھ ایسا ہی حال ہما کی بھی تھا۔ اسے بھی زمان اچھا تو لگتا تھا مگر وہ کوئی بھی قدم آگے بڑھانے سے ڈرتی یا الجھتی تھی۔

ہمالیاس کے معاملے میں فیشن کا کافی خیال رکھتی تھی اور جب سے جاب پر آنے لگی تھی زمان کے ساتھ تو اور بھی اپنے پہناوے کا خیال رکھتی تھی۔۔۔ فیشن کے مطابق ہی کپڑے پہننے کا شوق تھا اسکو۔۔۔ ہر طرح کے کپڑے پہننے کی اجازت تھی اسکو اپنے شوہر کی طرف سے۔۔۔ وہ اکثر فیض، شلوار یا ٹائٹس، لیگی یا جینز پہنتی تھی۔ ہر لباس ہی اسکے کھلتے ہوئے خوبصورت جسم پر چلتا تھا۔۔۔ جب بھی ٹائٹس پہنتی تو اسکے جسم کے نشیب و فراز دلوں پر بجلیاں ہی گراتے تھے۔ اور ایسی ہی بجلیاں ڈاکٹر زمان کہ گھائل کر چکی ہوئی تھیں۔

ڈیوٹی پر موجود ایک نرس زیب سے ہما کی اچھی دوستی تھی وہ بھی ہما کو چھیڑتی کہ زمان اسکو پسند کرنے لگا ہے۔

زیب: ڈاکٹر ہما آپ نے نوٹ نہیں کیا شاید کہ ڈاکٹر زمان ہر وقت آپ کے ارد گرد ہی پھرتے رہتے ہیں۔

زیب نے اُس وقت یہ بات کی جب زمان ایک مریض کو دیکھنے گیا ہوا تھا۔ اسکی بات سن کر ہما کے گورے گورے چہرے پہ ایک ہلکا سا سرخ رنگ لہرا کر گزر گیا اور وہ دھیرے سے مسکرا کر بولی۔

ہما۔ تو میں کیا کروں۔

زیب: ڈاکٹر صاحبہ کرنا تو آپکو وہی پڑے گا جو ڈاکٹر زمان چاہیں گے۔

ہمانس پڑی اور زیب کی طرف مصنوعی غصے سے دیکھتی ہوئی بولی۔ کیا مطلب ہے تمہارا۔۔۔ تم خود کر لو جو کرنا ہے اسکے ساتھ۔۔۔ باجوہ کہتا ہے۔۔۔

زیب مسکرائی۔۔ ہائے ہائے ہائے۔۔ میں تو فوراً تیار ہو جاؤں اگر زمان صاحب مجھے ایک بار بھی اشارہ کر

ہماتجہی اسکی بات پر ہنسنے لگی۔۔۔ اور تھوڑی شرماتی ہوئی بولی۔۔۔ تم تو ایسے کر رہے جیسے تمہارے اندر کوئی بہت ہی زیادہ آگ لگی ہوئی ہو۔۔۔ لگتا ہے کہ تمہارا دل ڈاکٹر زمان یہ آگیا ہے۔۔۔

زیب نہی۔۔ کیا کروں ڈاکٹر زمان ہیں اتنے پیٹنڈ سم اور سمارٹ کہ ان پہ دل آجانا کوئی بڑی بات نہیں

[illegible]

ہما۔۔۔ پھر تمھارے اس عاشق کا کیا جو اکثر تمکو ملنے آتا ہے۔۔۔۔۔ راشد۔
زیب۔۔۔ ہو تو ہے ہی۔۔۔۔۔ پر اس دل کا کیا کروں۔۔۔ زیب اپنے بائیں مئے پر ہاتھ رکھتی ہوئی بولی۔

- ہما بھی اس سب بات چیت کو حسب معمول انجوائے کر رہی تھی۔ تو پھر کہہ کیوں نہیں دیتی ان سے اپنا حال دل۔۔۔
- زیب۔۔ کیا فائدہ کہنے کا ڈاکٹر ہما۔۔ زیب اپنے چہرے پر تھوڑی شرارت اور تھوڑی مایوسی لاتی ہوئی بولی۔
- ہما۔۔ کیوں۔۔ فائدہ کیوں نہیں۔۔
- زیب ہما کو آنکھ مارتی ہوئی بولی۔۔ کیونکہ ڈاکٹر زمان کا دل تو آپ پر آیا ہوا ہے۔۔
- ہما بھی شرما کر ہنسنے لگی۔۔ اور بولی۔۔ جی نہیں میں ایک شادی شدہ لڑکی ہوں۔۔ مجھ سے کیا مطلب اسکو۔
- زیب۔۔ ارے ہما جی۔۔ زمان صاحب کو جو مطلب ہے وہ تو ایک شادی شدہ لڑکی بھی پورا کر سکتی ہے۔۔
- ہما شر ماتی ہوئی۔۔ جی نہیں مجھے کسی کا کوئی مطلب پورا نہیں کرنا۔۔ میں اپنے میاں جی کے ساتھی ہی خوش ہوں
- زیب ہنسی۔۔ ڈاکٹر ہما آپ کی شرماہٹ بتا رہی ہے کہ آپ کے دل میں بھی کچھ کچھ ہوتا ضرور ہے زمان صاحب کو لے کر۔۔ اور ہوتا بھی ہے تو کیا ہوا۔۔ ان شادی شدہ مردوں کی طرح ایک شادی شدہ لڑکی کو بھی پوری اجازت ہے اور حق ہے کہ وہ بھی اپنے من پسند مرد سے انجوائے کر سکے۔۔
- ہما ہنسنے لگی۔۔ تو مجھے گھر سے نکلوائے گی زیب۔۔ زیب بھی اس بات پر ہنسنے لگی۔
- زیب۔۔ ڈاکٹر ہما۔۔ ایک بات کہوں۔۔ ویسے آپ ہو بہت لگی۔
- ہما مسکرائی۔۔ وہ کیسے۔۔
- زیب۔۔ وہ ایسے کہ آپ کو شوہر ملا تو بہت خوبصورت اور اسکے بعد عاشق ملا تو وہ شوہر سے بھی بڑھ کر۔۔
- ہما اسکی بات پر شرمانی اور ہنسنے لگی۔۔ دونوں ہنس رہی تھیں کہ زمان آفس میں داخل ہوا اور دونوں کو ہنستے ہوئے دیکھ کر بولا۔۔ کیا بات ہے۔۔ آپ لوگ کس بات پر ہنس رہے ہو جی۔۔
- ہما اور زیب دونوں ایک دوسری کو دیکھ کر مسکرانے لگیں۔۔
- ہما۔۔ نہیں کوئی خاص بات نہیں تھی ڈاکٹر زمان آپ آئیں بیٹھیں۔۔
- زمان ایک صوفے پر بیٹھ گیا تو زیب اپنی جگہ سے اٹھی اور آفس سے باہر جاتی ہوئی بولی۔۔ آپ لوگ گپ شپ کر عین میں روم 7 کے مریض کو دیکھ کر آئی ہوں۔
- باہر کو جاتے ہوئے زیب نے ہما کو دیکھ کر آنکھ ماری شرارت سے مسکرائی اور آفس سے باہر نکل کر دروازہ بھی بند کر گئی۔۔
- ہما فوراً بولی۔۔ ارے زیب دروازہ تو کھلا رہنے دے۔۔ مگر زیب دروازہ بند کر کے جا چکی تھی۔۔
- زمان مسکرایا۔۔ ارے ڈاکٹر ہما۔۔ کیوں گھبرا رہی ہیں دروازہ صرف بند ہوا ہے لاک تو نہیں ہوا نہ۔۔ ویسے بھی آپ کو میرے سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔ میں آپ کو کاٹنے تو نہیں لگانا۔۔
- ہما اسکی بات پہ مسکرا دی اور تھوڑا شرما بھی گئی۔۔ لیکن ایسے اچھا تو نہیں لگتا نہ کہ ہم آفس بند کر کے بیٹھے ہوں کوئی دیکھے تو کیا سوچے گا نا۔۔
- زمان۔۔ ارے ڈاکٹر ہمارا ت کے ساڑھے بارہ بج رہے ہیں اس وقت سارے مریض سو چکے ہوئے ہیں آپ انکی فکر نہیں کریں۔۔ کوئی ہمیں یہاں نہیں دیکھے گا ایک ساتھ بیٹھے ہوئے۔
- ہما مسکرائی۔۔ ڈاکٹر زمان آپ دن بہ دن نانی نہیں ہوتے جارہے؟
- زمان۔۔ اور آپ بھی تو دن بہ دن خوبصورت ہوتی جا رہی ہیں۔۔
- ہما۔۔ زمان میں ماروں گی آپکو۔۔
- زمان۔۔ مار لیں آپ پھر اسکے بعد میں بھی ماروں گا۔۔ زمان نے ہما کو آنکھ ماری۔۔

• ہما شرمائی۔۔ بہت بد تمیز ہو تم نا۔

• زمان ایک لمبی آہ بھرتے ہوئے بولا۔۔ بس آپ کے حسن اور بے نیازی نے بد تمیز بننے پر مجبور کر دیا ہے۔

• ہما ہنسی۔۔ زمان یار کیا تم کسی تھرڈ کلاس عاشق کی طرح بی ہیو کر رہے ہو۔

• زمان مسکرا کہ اپنی جگہ سے اٹھا اور ہما کے قریب ہی صوفے پر آتا ہوا بولا۔۔ چلو آج آپ نے ہمیں اپنا عاشق تو تسلیم کیا نا۔

• ہما تھوڑا گھبرائی، تھوڑا شرمائی اور تھوڑا اپنی جگہ پہ سمٹی۔۔ زمان۔۔ تم سمجھتے کیوں نہیں ہو یار۔۔ میں ایک شادی شدہ لڑکی ہوں ہمارے درمیاں یہ دوستی والا سلسلہ نہیں چل سکتا نا۔

• زمان ہما کے تھوڑا اور قریب سرکا۔۔ دھیرے سے ہما کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور بولا۔۔ مجھے بھی پتہ ہے کہ آپ شادی شدہ ہیں۔۔ مگر ہم دوستی تو کر سکتے ہیں نا۔۔ اور اس میں کوئی بھی حرج نہیں ہے۔۔ میں بھی بس آپ سے دوستی ہی چاہتا ہوں نا کوئی آپ کو اپنے شوہر سے الگ ہونے کو تو نہیں کہہ رہا نا۔

• ہما دھیرے سے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کرتی ہوئی بولی۔۔ لیکن یہ سب ٹھیک نہیں ہے نا۔۔ اگر میرے شوہر کو پتہ چل گیا تو۔۔

• زمان نے ہما کا ہاتھ اوپر اٹھایا۔۔ اور اسکے گورے گورے ہاتھ کو چوم لیا۔۔ ہما نے فوراً اپنا ہاتھ پیچھے کرنا چاہا مگر زمان نے اس کا ہاتھ نہیں چھوڑا بلکہ اسکے ہاتھ کو آہستہ سے جھنکا دے کر اپنی طرف کھینچا۔۔ تو ہما زمان کے اور قریب آگئی۔۔ دونوں کے چہرے ایک دوسرے کے بالکل قریب آگئے۔۔ دونوں کی نظریں ملی ہوئی تھیں۔۔ ہما کی سانسیں تیز ہونے لگیں۔۔ اسکے ہونٹ پھڑپھڑانے لگے۔۔ دھیرے دھیرے ہونٹ کھلنے لگے۔۔ زمان جیسے خوبصورت اور پینڈ سم مرد کو اپنے اتنے قریب پا کر اسکی اپنی حالت بھی بے قابو ہونے لگی تھی۔۔ آنکھوں میں عجیب سا نشہ سا اترنے لگا تھا۔۔ زمان کی گرم گرم سانسیں اسے اپنے چہرے پر محسوس ہو رہی تھیں۔۔

- آخر زمان نے درمیانی فاصلہ طے کرتے ہوئے اپنے ہونٹ بہت ہی آہستگی کے ساتھ ہما کے ہونٹوں پر رکھ دیئے اور اسکے گلاب کی پنکھڑیوں جیسے ہونٹوں کو چوم لیا۔۔۔ ہما کا تو پورا جسم ہی تھرا اٹھا۔۔۔ کانپ کر رہ گئی۔۔۔ مگر اپنے ہونٹوں کو زمان کے ہونٹوں سے جدا کرنے کا خیال اسکے دل میں آیا اور نہ ہی ہو پیچھے ہٹ سکی۔۔۔ زمان نے بھی اب آہستہ آہستہ ہما کے ہونٹوں کو بار بار چومنا شروع کر دیا۔۔۔ پھر اسکے نچلے ہونٹ کو اپنے ہونٹوں میں لیا اور اسے چومنے لگا۔۔۔ اسکے دونوں ہاتھ اب ہما کے دونوں بازوؤں پر تھے۔۔۔ جو کے اسکی ہاف سلیو شرٹ میں سے باہر تھے۔۔۔ وہ آہستہ آہستہ ہما کے گورے گورے ننگے بازوؤں کو سہلانے لگا۔۔۔ ہما کے ملائم چکنے جسم پر اسکے ہاتھ پھسل رہے تھے اور اوپر سے اسکے ہونٹ ہما کے ہونٹوں کا رس پی رہے تھے۔۔۔ آج اسکی بہت دنوں کی خواہش پوری ہو رہی تھی اور اسے ہما کے اتنے قریب آنے، اسکے جسم کو چھونے اور اسکو کس کرنے کا موقع مل گیا تھا۔۔۔ وہ تو خود کہ ہواؤں میں اڑتا ہوا محسوس کر رہا تھا۔۔۔ ہواؤں میں اڑتا ہوا تو ہما بھی محسوس کر رہی تھی۔۔۔ اور اب بنا کسی مزاحمت اور روک ٹوک کے زمان کو اپنے ہونٹ چومنے اور چومنے دے رہی تھی۔۔۔

کچھ دیر تک ایسے ہی ایک دوسرے کو چومنے کے بعد ہما کو تھوڑا ہوش آیا تو اس نے جلدی سے خود کو زمان سے الگ کیا۔۔۔ زمان پلکیز۔۔۔ ایسا نہیں کرو۔۔۔ یہ سب ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ اگر کوئی اندر آ گیا نا تو بہت برا ہو گا۔۔۔ زمان۔۔۔ ارے ہما کیوں ڈرتی ہو۔۔۔ کوئی بھی اندر نہیں آئے گا۔۔۔ صرف سٹاف زیب ہی تو جاگ رہی ہے۔۔۔ اور وہ بھی اپنے عاشق کے ساتھ فون پر لگی ہوگی۔۔۔ تم کوئی فکر نہیں کرو کسی کی۔۔۔ بس انجوائے کرو آج کا دن۔۔۔ اپنی بات پوری کرتے ہی زمان نے اس بار ہما کو اپنی طرف کھینچ کر اپنی باہوں میں بھر لیا۔۔۔ اور اپنے سینے سے بھینچ لیا۔۔۔ ہما اسکے سینے کے ساتھ لگ کر مست سی ہونے لگی۔۔۔ عجیب سی کیفیت ہونے لگی۔۔۔ عجیب سا مزہ آنے لگا۔۔۔

زمان کے ہاتھ ہما کی کمر پر تھے۔۔۔ اوپر نیچے کو پھسل رہے تھے۔۔۔ اسکی کمر کو سہلا رہا تھا۔۔۔ ہما کی بریزیر کے سٹر پیس اور ہک اپنے ہاتھوں سے محسوس کر رہا تھا۔۔۔ اور ایسے ہی دوبارہ سے اسکے ہونٹوں کو چومنے لگا۔۔۔ ہما کے سڈول اور سالڈ مے زمان کے سینے سے لگے ہوئے تھے۔۔۔ اور وہ انکی سختی کو آسانی سے محسوس کر پار رہا تھا۔۔۔ ہما کے ہونٹوں کہ چومتے ہوئے۔۔۔ چومتے ہوئے۔۔۔ اسکے ہونٹوں کی لپ اسٹک چراتا جا رہا تھا۔۔۔

• دونوں نئے نئے لوورز ایک دوسرے میں کھوئے ہوئے تھے کہ اچانک دروازہ کھلا اور سٹاف زیب اندر داخل ہوئی۔۔۔ مگر اندر کا منظر دیکھ کر فوراً ہی رک گئی۔۔۔ اسے دیکھتے ہی دونوں جلدی سے ایک دوسرے سے الگ ہو گئے۔۔۔ زیب۔۔۔ اوہ۔۔۔ سوری۔۔۔ سوری۔۔۔ مجھے ناک کر کے آنا چاہیے تھا۔۔۔ مجھے کیا پتہ تھا کہ آپ لوگ۔۔۔ آئی ایم سوری۔۔۔ وہ دراصل۔۔۔ روم 4 والی مرآۃ بلوار ہی تھی ڈاکٹر ہما کو۔۔۔ یہ کہہ کر زیب کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔ ہما غصے سے زمان کو دیکھنے لگی۔۔۔ بس ہو گیا نا سب کچھ غلط۔۔۔ میں نے کہا بھی تھا کہ یہ سب نہیں کرو۔۔۔ اب پتہ نہیں زیب کیا کیا باتیں بنائے گی۔۔۔

• زمان۔۔۔ آئی ایم سوری ڈاکٹر ہما۔۔۔ مجھے کیا پتہ تھا کہ وہ ایسے ہی منہ اٹھا کر اندر آ جائے گی۔۔۔ ہما اپنی جگہ سے اٹھی۔۔۔ اس وقت میں روک تو رہی تھی تم کو مگر تم کسی کی سنتے بھی ہو۔۔۔ زمان بھی اٹھا اور دوبارہ ہما کو پکڑتے ہوئے بولا۔۔۔ بس کیا کروں تم کو اپنی باہوں میں پا کر ہوش ہی نہیں رہا ہما۔۔۔ چھوڑو مجھے اب۔۔۔ جانے دو اسے دیکھنے کے لئے۔۔۔

• زمان۔ پہلے وعدہ کرو کہ واپس آؤ گی۔۔
ہما ہنسی۔ واپس ہی آنا ہے نائیں نے کونسا اس مریض کے پاس ہی بیٹھے رہنا ہے۔ یا پھر گھر بھاگ جانا ہے
آدھی رات کو۔

• زمان نے ہما کو ایک بار پھر سے بھیجیا اور اسکے گال کو چوم کر چھوڑ دیا۔ ہما نے زمان کے چوڑے سینے پر ایک مکہ مارا
اور کمرے سے باہر نکل گئی مسکراتی ہوئی۔

• باہر کاؤنٹر پر سٹاف زیب کھڑی تھی جو ہما کو اپنی طرف آتا ہوا دیکھ کر مسکرانے لگی اور ہما شرمیلی سی مسکراہٹ کے
ساتھ اپنی نظروں کو جھکا کر کاؤنٹر کے آگے سے گزرنے لگی تو زیب نے آواز دی۔
زیب۔ ڈاکٹر صاحبہ۔ ذرا کیئے تو۔

• ہمارک گئی اور زیب کی طرف دیکھنے لگی۔۔
زیب۔ ڈاکٹر صاحبہ مریض کو دیکھنے جانے سے پہلے تھوڑا اپنا حلیہ درست کر لیں۔ یہ بکھری بکھری زلفیں، یہ
گالوں کی لالی اور ہونٹوں پہ پھیلی پھیلی لب لپ اسٹک صاف بتا رہی ہے کہ آپ کسی کی باہوں میں سے نکل کر
آ رہی ہیں۔۔

• ہما شرمائی۔ اور کاؤنٹر کے پیچھے دیوار پر لگے ہوئے واش بیسن کے آئینے میں خود کو دیکھنے لگی۔ اپنے بال جلدی
جلدی ٹھیک کیئے اور پھر اپنے لبوں پر لب اسٹک کو درست کیا اور زیب پر ایک شرمیلی سی نظر ڈالتی ہوئی مریض
کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

• ہما مریض کو دیکھ کر واپس آئی تو زیب کے پاس ہی کاؤنٹر پر رک گئی اور کچھ ہدایت دینے لگی۔ اسکی نظر بار بار آفس
کے بند دروازے کی طرف جا رہی تھی۔ زیب نے بھی نوٹ کیا تھا مسکرا کر بولی۔ ڈاکٹر ہما دھر آفس میں کوئی
نہیں ہے۔ ڈاکٹر زمان اوپر سیکنڈ فلور پر آپکا انتظار کر رہے ہیں۔

• ہما۔ سیکنڈ فلور؟؟ لیکن سیکنڈ فلور پر تو کوئی بھی مریض نہیں ہے۔
زیب مسکرائی۔ اسی لیے تو اوپر گئے ہیں تاکہ کوئی بھی ڈسٹرب نہ کر سکے۔ آپ بھی جائیں اوپر میں نیچے کا دھیان
رکھوں گئی کوئی پریشان نہیں کرے گا آپکا۔ زیب نے ہما کو آنکھ ماری۔
ہما تھوڑا شرمائی۔ نہیں نہیں۔ مجھے نہیں جانا اوپر۔ یہ سب ٹھیک نہیں ہے یار

• زیب۔ ارے کیوں گھبرا رہی ہیں کچھ بھی غلط نہیں ہے۔ آپکی زندگی ہے اسے اچھے سے انجوائے کریں۔۔
ہما۔ لیکن یار۔ وہ میرے ہسبند۔۔

• زیبہما کو لفٹ کی طرف دھکیلتی ہوئی بولی۔۔ کسی کو کچھ پتہ نہیں چلے گا۔۔ آپ جاؤ مزے کرو۔۔

• زیبہ نے لفٹ کھولی اور ہما کو اندر دھکیل کر باہر ہی رہی اور سیکنڈ فلور کا مٹن دبا دی ہوئی بولی۔۔ جاسمرن۔۔ جی لے اپنی زندگی۔۔

• اسکی اس بات پر ہما ہنسی۔۔ اور دروازہ بند ہوتے ہوئی۔۔ زیبہ تم مرواؤ گی مجھے۔۔

• ساتھ ہی لفٹ کا دروازہ بند ہوا اور لفٹ ہما کو لے کر سیکنڈ فلور کی طرف چڑھنے لگی جہاں ڈاکٹر زمانہما کا انتظار کر رہا تھا۔

ڈاکٹر ہمالفٹ سے باہر نکلی اور آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی ہوئی آفس کی طرف بڑھی۔ پورے فلور پر ہوا کا عالم تھا کیونکہ اوپر کے تمام کمرے خالی تھے کوئی بھی مریض نہیں تھا۔ آفس کا دروازہ کھولنے کے لیے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ دروازہ کھل گیا اور زمان سامنے کھڑا تھا۔ ہما کو دیکھ کر خوش ہو گیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اندر کھینچ لیا اور دروازہ بند کر کے کنڈی لگا دی۔

ہما۔۔ زمان یہ کیا کر رہے ہے۔۔ دروازہ بند نہیں کرو۔۔

زمان۔۔ نہیں پھر نہ کہیں وہ نرس اندر آجائے اور ہمیں ایسی ویسی حالت میں دیکھ لے۔

ہما مسکرائی۔۔ یاد رکھنا میں کچھ بھی ایسا ویسا کرنے کے لیے نہیں آئی اوپر۔۔ بس گپ شپ کریں گے اور کچھ نہیں۔۔ آئی سمجھ

زمان مسکرایا اور جھٹکے سے ہما کو اپنے سینے سے لگاتے ہوئے بولا۔۔ جی میڈم جی سب سمجھ گیا ہوں کہ مجھے کیا کرنے کی اجازت ہے اور کس بات کی نہیں۔

یہ کہتے ہوئے زمان نے ہما کو اپنے سینے کے ساتھ بھینچتے ہوئے اس کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھ دیئے اور اس کو چومنے لگا۔ ہما نے ہلکی سی مزاحمت کی مگر دھیرے دھیرے اس کی مزاحمت ختم ہونے لگی اور وہ زمان کا

ساتھ دینے لگی۔۔ دھیرے دھیرے اپنے ہاتھ زمان کے بالوں میں ڈالے اور اسکے بالوں کو سہلانے لگی۔
اور اسکے چہرے کو اپنی طرف کھینچنے لگی۔۔ اسکے ہونٹ بھی زمان کے ہونٹوں کے چوم رہے تھے اور
دوسری طرف زمان کے ہاتھ ہما کی کمر کو سہلانے لگے تھے۔۔

زمان اپنے ہاتھوں کو نیچے لایا اور ہما کی گانڈ کو آہستہ آہستہ سہلانے لگا۔۔ ہما کی خوب اُبھری ہوئی اور سڈول
گانڈ زمان کے ہاتھوں میں تھی جسکو وہ بڑے مزے سے دبا رہا تھا۔۔ لذت میں آکر اس نے ہما کی گانڈ کو
زور سے دبا دیا تو ہما درد کے مارے اچھل ہی پڑی۔۔

ہما۔۔۔۔۔ اُوئی ئی ئی۔۔۔۔۔ کیا کرتے ہو۔۔ دھیرے نہیں کر سکتے کیا۔۔ میں بھاگی جا رہی ہوں کیا کہیں۔۔

زمان نے مسکراتے ہوئے ایک بار پھر سے ہما کے ہونٹوں کو چوما اور بولا۔۔ سوری سوری۔۔ میری جان۔۔
بس برداشت ہی نہیں ہو ایہ مزہ۔۔

ہما مسکرائی۔۔ نہیں برداشت کر سکتے تو ہٹ جاؤ۔۔ کوئی زبردستی تو نہیں ہے نا۔۔

زمان نے ہما کا ہاتھ پکڑا اور اسے ایک سائیڈ پر بچھے ہوئے کاویج پر لے آیا۔۔ ہما کو اس پر لٹایا اور خود بھی اس
پر ایک سائیڈ سے جھک گیا اور اپنا چہرہ اسکے چہرے پر جھکاتے ہوئے اسے چومنے لگا۔۔ اسکا ہاتھ ہما کے مے

پر آگیا۔۔ جسے اس نے آہستہ آہستہ سہلانا شروع کر دیا۔۔ اور آہستہ آہستہ دبائے لگا۔۔ انکی گولائیوں کو محسوس کرنے لگا۔۔ نیچے سے پہنا ہوا ہما کا بریزیر صاف محسوس ہو رہا تھا اسکو۔ اپنے مموں کو سہلائے جانے کی وجہ سے ہما بھی گرم ہونے اور زمان کا ساتھ دینے لگی۔۔ وہ بھی زمان کے ہونٹوں کو چوم رہی تھی۔۔۔ زمان نے اپنی زبان ہما کے منہ کے اندر ڈالی تو ہما نے اسے چوسنا شروع کر دیا۔۔ زمان کے ہاتھ نے ہما کے مموں پر سے نیچے کی طرف کا سفر شروع کر دیا۔۔ ہما کے سڈول پیٹ پر سے ہوتا ہوا اسکی چوت کی طرف بڑھنے لگا۔۔۔

[illegible]

ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔ پھر زمان نے اپنی ایک انگلی ہما کی چوت کے لبوں کے درمیان بن رہی ہوئی لکیر پر پھیرنی شروع کر دی۔۔۔ اوپر سے نیچے۔۔۔ اور نیچے سے اوپر کی طرف۔۔۔ لذت کے مارے ہما کا برا حال ہو رہا تھا۔۔۔

زمان نے ہما کو سیدھا کر کے بیٹھایا اور اسکی شرٹ کو پکڑ کر اوپر کی طرف کھینچنے لگا۔۔۔ ہما نے ایک بار زمان کی آنکھوں میں دیکھا اور پھر اپنی دونوں بازو اوپر اٹھادیئے۔۔۔ اور اگلے ہی لمحے زمان نے اسکی شرٹ اسکے جسم پر اوپر کی طرف سرکنے لگی۔۔۔ دھیرے دھیرے ہما کا جسم ننگا ہونے لگا۔۔۔ سب سے پہلے اسکا گورا گورا۔۔۔ سپاٹ۔۔۔ شفاف پیٹ ننگا ہوا۔۔۔ اور پھر شرٹ کے اوپر کی طرف سرکنے پر ہما کی گوری گوری چھاتیوں پر لپٹی ہوئی۔۔۔ بلکہ چمکی ہوئی۔۔۔ گلابی کلر کی برانگی ہو گئی۔۔۔ ہما کی بہکتی ہوئی سانسوں کے ساتھ اسکی چھاتیاں اوپر نیچے ہو رہی تھیں۔۔۔ اب زمان سے بھی اور برداشت نہیں ہو رہا تھا۔۔۔ اس نے ایک ہی جھٹکے میں ہما کی شرٹ اسکے سر سے باہر نکال کر کاؤچ پر ایک طرف پھینک دی۔۔۔

زمان آنکھیں کھول کر ہما کے ہوشربا حسن اور حسین جسم کو اپنے سامنے نیم برہنہ حالت میں دیکھتا رہ گیا۔۔۔ اسکی ہوسناک نظریں اوپر سے نیچے تک۔۔۔ ہما کے جسم کا جائزہ لینے لگیں۔۔۔ شرم کے مارے ہما اپنے آپ میں ہی سمٹ گئی۔۔۔ اپنے بازو اپنے سینے کے ابھاروں پر لپیٹ کر خود کو زمان کی نظروں سے بچانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔ اسکی برا کے کلر کی طرح اسکے گالوں کا رنگ بھی گلابی ہو رہا تھا۔۔۔

زمان۔۔ واہ میری جان۔۔ ہما جان۔۔ کیا غضب کا جسم ہے آپکا جسے آپ آج تک ہم سے چھپاتی رہی ہو۔۔

ہمانے شرما کر اپنا جسم موڑا اور زمان کی طرف اپنی پیٹھ کر دی۔۔ اپنی طرف سے تو اس نے خود کو زمان کی نظروں سے بچا لیا تھا۔۔ مگر اب ایک اور ہی۔۔ الگ ہی نظارہ زمان کا منتظر تھا۔۔ ہما کی گوری گوری۔۔ بے داغ کمر پر اسکی گلابی برا کے سٹریپس اور کس۔۔ زمان کی آنکھوں کے سامنے تھے۔۔ اس سے نیچے ہما کی پتلی سی بل کھاتی ہوئی کمر تھی۔۔ جس میں پتلی سی۔۔ گہری سی ایک لکیر بن رہی تھی جو کہ ایک ندی کا منظر پیش کر رہی تھی۔۔ اس سے نیچے۔۔ ٹائٹس میں پھنسی ہوئی ہما کی ابھری ہوئی۔۔ سڈول گانڈ کا ابھار۔۔ اُف ف ف ف۔۔ کیا قیامت کا منظر تھا۔۔ ہوش اُڑا دینے والا۔۔

زمان زیادہ دیر تک خود پر قابو نہیں رکھ سکا۔۔ اس نے ایک ہی جھٹکے میں اپنی ٹی شرٹ اتار پھینکی۔۔ اور آگے بڑھ کر اپنے بازو اسکی کمر سے آگے کو لے جاتے ہوئے ہما کے پیٹ پر کس دیئے۔۔ ہما کی پوری ننگی کمر زمان کے ننگے سینے سے چپک گئی۔۔

جیسے ہی ہما کانگکا جسم۔۔ زندگی میں پہلی بار۔۔ کسی غیر مرد کے ننگے جسم سے لگا تو اسکا جسم کانپ گیا۔۔ لیکن اسکے ساتھ ہی اسکے پورے جسم میں ایک عجیب سی لہر دوڑ گئی۔۔ لذت سے بھر پور۔۔ جس نے اسکے پورے کے پورے جسم کو گرم کر دیا۔۔ جیسے ہی زمان نے اپنے پتے ہوئے ہونٹ ہما کے ننگے کاندھے پر

رکھے اور اسکو کس کیا تو۔۔ ہما کا جسم زمان کی بانہوں میں کانپنے لگا۔۔ آخر اسکی زندگی کا پہلا موقع تھا کہ وہ کسی غیر مرد کی بانہوں میں تھی۔۔ اور وہ بھی نیم برہنہ حالت میں۔۔ اسکی آنکھیں بند ہونے لگیں۔۔ جیسے جیسے زمان اسکے ننگے جسم کو چومے جارہا تھا ویسے ویسے ہی ہما کی حالت خراب ہوتی جا رہی تھی۔۔

ہما کے پیٹ پر سے اسکے ہاتھ اوپر کو جانے لگے۔۔ اور اس نے اپنے دونوں ہاتھوں کو ہما کی برا کے اوپر سے اسکی چھاتیوں پر رکھ دیا۔۔ اور جیسے ہی انکو آہستہ سے دبایا تو ہما کے منہ سے سسکاری نکل گئی۔۔ سی سی ی ی ی۔۔۔۔ ہما کے خوبصورت مموں کو زندگی میں پہلی بار ہاتھوں میں لے کر زمان بھی پاگل ہو رہا تھا۔۔ وہ انکو کبھی زور سے اور کبھی ہولے ہولے دبانے لگا۔۔ نیچے سے اسکی پینٹ میں اکڑتا ہوا اسکا لوڑا ہما کی گانڈ پر چبھ رہا تھا۔۔ جسے زمان نے خود بھی آہستہ آہستہ ہما کی گانڈ پر رگڑنا شروع کر دیا۔۔ ہما کو بھی یہ سب محسوس ہو رہا تھا۔۔ مگر وہ کچھ بھی نہیں کر پار ہی تھی۔۔

زمان کا ایک ہاتھ ہما کی ایک چھاتی پر سے نیچے کی طرف سرکنے لگا۔۔ نیچے اسکی ٹائٹس پر آکر رک گیا۔۔ اور ہما کے پیٹ کو اندر کی طرف دباتے ہوئے زمان نے اپنا ہاتھ ہما کی ٹائٹس کے اندر سرکانا چاہا۔۔ مگر ہمانے فوراً ہی اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔ مگر زمان نے اپنے دانت ہما کے ننگے کاندھے پر گاڑتے ہوئے اسکو آہستہ سے کاٹا تو ایک سسکاری کے ساتھ ہی ہمانے زمان کا ہاتھ چھوڑ دیا۔۔ اور زمان نے اپنا ہاتھ ہما کی ٹائٹس میں گھسا دیا۔۔ اسکا ہاتھ نیچے کو سرکنے لگا۔۔ ہما کی چوت کی طرف۔۔ ہما کے منہ سے نکلنے والی سسکاریاں تیز ہوتی جا

رہی تھیں۔۔

جیسے ہی زمان کی انگلیاں ہما کی ٹائٹس کے اندر پیٹ کے نچلے حصے پر سرکنے لگیں تو اسے احساس ہونے لگا کہ ہما کی چوت پر ایک بھی بال نہیں ہے۔۔ اور اسکی چوت بالکل ملائم اور چکنی ہے۔۔ زمان نے ایک ہی بار میں ہما کی چوت کو اپنی مٹھی میں بھر لیا۔۔ اور اسے زور سے بھیجنے دیا۔۔ تو ہما ٹپ اُٹھی۔۔ سسک اُٹھی۔۔

زمان۔۔ اُف کیا چکنی چوت ہے آپکی ہما جی۔۔

ہما اچانک سے زمان کی بانہوں میں گھوم گئی۔۔ اور اپنی بانہیں زمان کے گلے میں ڈال کر اس سے لپٹ گئی۔۔ اور اسکے ہونٹوں کو چومنے لگی۔۔ اسکو اپنی بانہوں میں بھینچتے ہوئے۔۔ اب ہما پر بھی ہوس سوار ہونے لگی تھی۔۔ ایک جوان غیر جسم کا لمس اسے سب کچھ بھلا رہا تھا۔۔ وہ بھولتی جا رہی تھی کہ وہ شادی شدہ ہے۔۔ وہ بھول رہی تھی کہ اسکا ایک بہت ہی خوبصورت اور بہت پیار کرنے والا شوہر ہے۔۔ وہ بھول رہی تھی کہ وہ اس وقت کہاں ہے۔۔ وہ بھول رہی تھی کہ وہ جو بھی کر رہی ہے نیچے بیٹھی ہوئی سٹاف نرس کو وہ سب پتہ ہے۔۔ سب بھول رہی تھی۔۔ یاد تھا تو بس اس مرد کا جسم جسکی وہ بانہوں میں تھی۔۔ جس مرد کا لوڑا اسکی چوت کی کھڑکی پر دستک دے رہا تھا۔۔ اس سے اندر داخلے کیا اجازت مانگ رہا تھا۔۔

زمان نے ہما کی کمر کو سہلاتے ہوئے اسکی برا کا ہک کھول دیا۔۔ اور ہما کی ٹائٹ براسکے جسم پر جھول گئی۔۔
زمان نے اپنے جسم کو اس سے تھوڑا سا دور کرتے ہوئے اسکی برا کو بھی اسکے جسم پر سے الگ کر دیا۔۔ اور
ہما کی ننگی چھاتیوں کو اپنے سینے سے لگا لیا۔۔ اور اسکے ہونٹوں کو چومنے لگا۔۔ ہما کی تیز سسکاریاں زمان کے
ہونٹوں میں دفن ہوتی جا رہی تھیں۔۔۔۔ ہما کے تنے ہوئے نپل زمان کے سینے میں پیوست ہو رہے
تھے۔۔

کچھ دیر ایسے ہی کھڑے رہ کر ایک دوسرے کو چومنے کے بعد زمان نے ہما کے نڈھال ہوتے ہوئے جسم کو
کاؤچ پر دھکیلا اور خود بھی اس پر جھک کر اسکے ایک نپل کو اپنے منہ میں لے کر چومنے لگا۔۔ کبھی اپنے
دانتوں سے آہستہ آہستہ کاٹنے لگا۔۔ ہما کا تو اب بے چینی سے برا حال ہو رہا تھا۔۔ اسکی کچھ سمجھ میں نہیں
آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے۔۔

آخر زمان نے ہی اسکی مشکل دور کی اور نیچے کہ سرک کر اسکی ٹانگوں کے بیچ میں آ گیا۔۔ اس نے ہما کی
ٹانگوں کو پورا چوڑا کیا۔۔ تو ہما کی چوت پر سے اسکی ٹائیٹس کھینچ گئیں۔۔ زمان نیچے جھکا۔۔ اپنے دانتوں کو ہما
کی ٹائیٹس کے کپڑے پر رکھا۔۔ اور اس سے پہلے کہ ہما کچھ سمجھ سکتی اس نے اپنے دانتوں سے ہما کی ٹائیٹس
کو اسکی چوت کے اوپر سے پھاڑ لیا۔۔ اور پھر اپنی انگلیاں اندر ڈال کر اس سوراخ کو کافی بڑا کر دیا۔۔ جس
سے ہما کی گوری گوری چکنی چوت زمان کی آنکھوں کے سامنے ننگی ہو گئی۔۔۔

زمان کو ہما کی چوت میں سے پانی رستا ہوا نظر آ رہا تھا۔۔ زمان نیچے جھکا اور اپنے ہونٹ ہما کی گرم گرم پانی چھوڑتی ہوئی چوت پر رکھ دیئے۔۔ اور اپنی زبان کو جیسے ہی اسکی چوت پر چلایا تو ہمانے تڑپ کر اپنا ہاتھ اسکے سر پر رکھا اور اسکے سر کو اپنی چوت پر دبایا۔۔ زمان اب بنا رکے۔۔ بنا اپنا منہ اٹھائے۔۔ لپالپ ہما کی چوت کو چاٹ رہا تھا۔۔ کسی کتے کی طرح۔۔ اور ہما کی چوت میں سے بہتے ہوئے امرت کو پیتا جا رہا تھا۔۔ ہما اپنی آنکھیں بند کر کے سک رہی تھی۔۔ اسکے ہاتھوں کے ناخن زمان کے کاندھوں میں پیوست ہو رہے تھے۔۔ مگر زمان کو تو کسی قسم کے درد کا احساس نہیں ہو رہا تھا۔۔

زمان نے اسی حالت میں ہی اپنے ہاتھ نیچے لے جا کر اپنی پینٹ کھولی۔۔ اور اسے انڈرویئر سمیت نیچے سرکا دیا۔۔ اسکا کڑا ہوا لوڑا آزاد ہو گیا۔۔ کچھ دیر اور ہما کی چوت کو چاٹنے اور اپنے لوڑے کو سہلانے کے بعد زمان اوپر کو سر کرنے لگا۔۔ اس نے اوپر آکر اپنے ہونٹ ہما کے ہونٹوں پر رکھے۔۔ اور نیچے سے اپنا لوڑا ہما کی پھٹی ہوئی ٹائیٹس میں سے گھسا کر ہما کی چوت پر رکھا۔۔ اور اسے آہستہ آہستہ اسکی چوت پر گھسنے لگا۔۔ اسکا لنڈ ہما کی چوت کے پانی کی وجہ سے پھسلتا جا رہا تھا۔۔ زمان نے اپنا لوڑا ہما کی چوت کے سوراخ پر ٹکایا۔۔ اور اسے چوت کے اندر دھکیلنے لگا۔۔ بے چین ہمانے بھی اچانک سے اپنی دونوں ٹانگوں کو اٹھا کر زمان کی کمر کے گرد لپیٹا اور اسے اپنی طرف کھینچا۔۔ زمان کا پورا لوڑا ایک ہی جھٹکے کے ساتھ ہما کی چوت میں اتر گیا۔۔ اور ہما کے منہ سے ایسی سسکاری نکلی۔۔ جیسے اسے نجانے کتنا سکون مل گیا ہو۔۔

ہما کی کمر کے نیچے ہاتھ ڈال کر زمان آہستہ آہستہ حرکت کرتے ہوئے اپنے لوڑے کو ہما کی چوت کے اندر باہر کرنے لگا۔۔۔ زمان کا پورا لوڑا۔۔۔ ہما کی چوت کی گہرائی تک جاتا۔۔۔ اور ہما کا مزے سے برا حال ہو جاتا۔۔۔ وہ بے قابو ہو کر زمان کو اپنی طرف کھینچ رہی تھی۔۔۔ اور زمان بھی دھندلہ ہن اپنے لوڑے کو ہما کی چوت کے اندر باہر کرتے ہوئے ہما کی چوت کو چود رہا تھا۔۔۔ ہما اتنی گرم ہو چکی ہوئی تھی زمان کے جسم کے لمس اور اس کی چدائی سے کہ وہ تیزی سے اپنی منزل کی طرف بڑھنے لگی تھی۔۔۔ اور کچھ ہی دیر میں اس کی چوت نے پانی چھوڑ دیا۔۔۔ زمان کو ہما کی چوت اس کے لوڑے کو دباتی اور بھینچتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔ وہ رک گیا۔۔۔ اس نے کھسے مارنے بند کر دیئے۔۔۔ اور ہما کو اپنی منزل اور لذت پوری طرح سے پالینے کا ٹائم دیا۔۔۔ اور دھیرے دھیرے اس کے ہونٹوں کو چومنے لگا۔۔۔ ہما کا جسم آہستہ آہستہ ڈھیلا ہونے لگا۔۔۔ اور اس پر جیسے غنودگی سی چھانے لگی۔۔۔ اب ایک بار پھر زمان نے اپنے لوڑے کو اندر باہر کرتے ہوئے اپنا پانی بھی ہما کی چوت میں نکالنا شروع کر دیا۔۔۔ ہما کو تو جیسے اور بھی سکون مل گیا ہو۔۔۔ وہ تو وہیں پر ہی ڈھے سی گئی۔۔۔ اور اسے پتہ بھی نہیں لگا کہ اسی غنودگی کی حالت میں اس کی آنکھ لگ گئی۔

ڈاکٹر ہما کی زمان کی بانہوں میں آنکھ لگ چکی تھی۔۔۔ چند منٹ تک زمان بھی اپنے سانس بحال کرنے کے لیے لیٹا رہا۔۔۔ اور پھر آہستہ سے وہ کاؤچ سے نیچے اُترا۔۔۔ اور اپنے سامنے صرف پھٹی ہوئی ٹائٹس میں ننگی لیٹی ہوئی ڈاکٹر ہما کو دیکھتا رہا۔۔۔ ہما کا گورا گورا شفاف بدن اس کی آنکھوں کے سامنے تھے۔۔۔ جو اسے نہ صرف دعوتِ نظارہ دے رہا تھا بلکہ دوبارہ سے اپنی طرف بلا رہا تھا۔۔۔ ہما کی ننگی چھاتیاں۔۔۔ اس کی سانسوں

کے ساتھ اوپر نیچے ہو رہی تھیں۔۔ اسکی آنکھیں بند تھیں۔۔ اور چہرے پر سکون ہی سکون تھا۔۔ زمان کا بھی دل چاہ رہا تھا کہ وہ ایک بار پھر سے اس حسین جسم کے مزے لے۔۔ مگر وہ اپنے گھر پہ نہیں ہسپتال میں تھا۔۔ اور وہ بھی ڈیوٹی پر۔۔ اس لیے زمان نے کپڑے پہنے اور ہما کو سوتا ہوا چھوڑ کر۔۔ آہستہ سے دروازہ کھول کر آفس سے باہر نکل آیا۔۔

نیچے آیا تو سٹاف نرس زیب اسی کا ہی انتظار کر رہی تھی۔۔ زمان کو نیچے آتا دیکھا تو وہ مسکراتی ہوئی معنی خیز نظروں سے اسکی طرف دیکھنے لگی۔۔ زمان نے بھی ایک بار مسکرا کر اسکو دیکھا اور اپنے آفس کی طرف بڑھنے لگا۔۔

زیب۔۔ ڈاکٹر زمان۔۔ ڈاکٹر ہما نہیں آہیں۔۔ ٹھیک تو ہیں نا وہ اوپر۔۔

زمان۔۔ ہاں۔ ہاں۔۔ بلکل ٹھیک ہیں۔۔ بس آنکھ لگ گئی ہے انکی۔۔

زیب مسکرائی۔۔ کمال کے مرد ہیں آپ بھی ڈاکٹر زمان۔۔ بھلا پہلی رات میں بھی کوئی اپنی دلہن کو سونے دیتا ہے کیا۔۔

زیب کی بات پر زمان جھینپ سا گیا۔۔ پہلی رات۔۔ کیسی پہلی رات۔۔ اور کون دِلہن۔۔ کہنا کیا چاہتی ہیں
آپ۔۔

زیب مسکرائی۔۔ مجھے تو لگتا ہے کہ آپ نے کچھ کرنے کی بجائے بات چیت میں ہی ٹائم گزار دیا ہے۔۔
ورنہ اتنی جلدی نیند نہ آتی ڈاکٹر ہما کو۔۔

زمان چپ رہا۔۔ وہ اب آگے سے کیا کہتا۔۔ اچانک اسکے دماغ میں ایک خیال آیا۔۔ کیوں نا اس پر بھی
ٹرائی ماری جائے۔۔ زمان نے ایک نظر زیب پر ڈالی۔۔ وہ اپنی لائٹ پنک کلر کی یونیفارم میں تھی۔ جو کہ
تھوڑی ٹرانسپیرنٹ۔۔ یعنی کہ تھوڑے پتلے کپڑے کی تھی۔۔ جس میں سے اسکا جسم تھوڑا تھوڑا جھانکتا
تھا۔۔ اور اسکی براتو ہمیشہ ہی صاف اسکی کمر پر نظر آتی رہتی تھی۔۔ اس وقت چونکہ رات کافی ہو چکی ہوئی
تھی تو وہ اپنا دوپٹہ بھی اتار کر بیٹھی ہوئی تھی اور ایسے ہی اب ڈاکٹر زمان کے سامنے کھڑی تھی۔۔

ڈاکٹر زمان بولا۔۔ سٹاف جی۔۔ آپ کیا چاہتی ہو کہ آپکو وہی سین دوبارہ دکھاؤں یا پریکٹیکل کر کے
دکھاؤں۔۔

زمان کی بات سن کر اب شرمانے کی باری زیب کی تھی۔۔ وہ مسکرا دی۔۔ ہماری ایسی قسمت کہاں۔۔ اور

ویسے بھی میرے لیے میرا اپنا منگیترا ہی کافی ہے۔۔

زمان اب زیب کے نرسنگ کاؤنٹر کے قریب آگیا۔۔ پھر کیا ہوا مس زیب۔۔ ایسے تو ڈاکٹر ہمارے ہسپتال
بھی ہیں۔۔ اور میرے خیال میں تو یہ ہسپتال اور منگیترا کا رشتہ تو ہاسپٹل سے باہر ہی رہ جاتا ہے نا۔۔ یہاں ہم
سب ایک الگ ہی فیملی ہوتے ہیں۔۔ کیوں کیا کہتی ہو آپ۔۔

زیب مسکرائی۔۔ میں ذرا دیکھ کر آؤں کہ کیا حالت کر دی ہے آپ نے ڈاکٹر ہمارے۔۔

زمان۔۔ ہاں ہاں۔۔ دیکھو جا کر۔۔ مگر اس بیچاری کی نیند ڈسٹرب نہیں کرنا۔۔ بلکہ میں بھی چلتا ہوں آپ کے
ساتھ۔۔

زیب۔۔ نہیں نہیں۔۔ آپ تو رہنے ہی دیں نا۔۔ میں خود ہی دیکھ آتی ہوں۔۔

زیب مسکراتی ہوئی لفٹ سے اوپر کو چلی گئی۔۔

زیب سیکنڈ فلور پر آکر آفس میں داخل ہوئی تو دیکھا کہ ڈاکٹر ہمارے سدھ سو رہی ہے۔۔ اسکا جسم ابھی بھی

نگاہی تھا۔۔ جسم کے نچلے حصے پر انکی لیگی ابھی بھی موجود تھی۔۔ جو کہ کافی ساری پھٹی ہوئی تھی۔۔۔ جسے دیکھ کر زیب مسکرا اٹھی۔۔ اوپری جسم بالکل ننگا تھا۔۔ گورا گورا چمکا جسم۔۔ اور خوبصورت سینے کے ابھار۔۔ گول گول سڈول مے ہما کی سانسوں سے اوپر نیچے ہو رہے تھے۔۔۔ ہما کے چہرے پر سکون ہی سکون تھا۔۔ ہما سے بھی یہ سب دیکھ کر نہیں رہا گیا۔۔ وہ کاؤچ پر ہما کے ساتھ آہستہ سے بیٹھ گئی۔۔ اور نیچے جھکتے ہوئے آہستہ سے اپنے ہونٹ ہما کے ہونٹوں پر رکھ دیئے اور اسکے ہونٹوں کو چومنے لگی۔۔ ہما نیند کی غنودگی میں تھی۔۔ اسکی نیند بھی کھلنے لگی۔۔ مگر اس نے اپنی آنکھیں نہیں کھولیں۔۔ اسکی بند آنکھوں کے سامنے کچھ دیر پہلے ہوئی اسکی چدائی کا منظر گھوم رہا تھا۔۔ جو اس نے ڈاکٹر زمان کے ساتھ کی تھی۔۔ اسے ابھی بھی یہی لگ رہا تھا کہ زمان ہی دوبارہ اسکے ساتھ شروع ہے۔۔ ہما نے بھی اسکی کسنگ کا جواب دیتے ہوئے اسکا ساتھ دینا شروع کر دیا۔۔۔

زیب نے اپنا ایک ہاتھ ہما کی چھاتی پر رکھا اور اسے دباتی ہوئی۔۔ اسکے نچلے ہونٹ کو چوسنے لگی۔۔ پھر اپنی زبان ہما کے منہ کے اندر داخل کی اور اسکی زبان کے ساتھ چھیڑ خانی کرنے لگی۔۔ ہما کو زیب کے نرم نرم ہونٹ محسوس ہو رہے تھے۔۔ مگر ابھی بھی وہ کوئی فرق محسوس نہیں کر پار ہی تھی۔۔ بس وہ بھی زیب کی زبان کو چوسنے لگی۔۔ بند آنکھوں کے ساتھ ہی ہما نے اپنا ایک ہاتھ اٹھایا۔۔ اور زیب کی کمر پر رکھ دیا۔۔ اور اسکی کمر کو آہستہ آہستہ سہلانے لگی۔۔

یہ کیا۔۔۔ یہ تو۔۔۔ ہمارے دماغ میں ایک کوند اسالپکاجب اسکی کمر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اسکا ہاتھ زیب کی کمر پر اسکی برا کی ہک اور اسٹریپس سے ٹکرایا۔۔ اس نے پھر سے انکو محسوس کیا۔۔ اور پھر اپنی آنکھیں کھولیں تو حیران رہ گئی کہ اسکے ہونٹوں کو چومنے والا زمان نہیں بلکہ سٹاف زیب تھی۔۔ ہمارے جلدی سے اسکو پیچھے ہٹانا چاہا اور اٹھنے کی کوشش کرنے لگی تو زیب نے اسکے کاندھوں پر ہاتھ رکھ کر اسے دباتے ہوئے نیچے لیٹے رہنے کا اشارہ کیا۔۔ ہمارے اپنے دونوں ہاتھوں کہ اپنی ننگی چھاتیوں پر رکھ کر انکو چھپانے کی کوشش کی۔۔ تو زیب نے مسکرا کر ہمارے ماتھے پر سے اسکے بالوں کو ہٹاتے ہوئے اسکے ماتھے کو چوما اور بولی۔۔ ہمارے۔۔ ڈاکٹر زمان کو اپنا سب کچھ دے دیا۔۔ اور ہمیں اپنا اتنا پیارا جسم دیکھنے بھی نہیں دے رہیں۔۔ ہمارے چہرے پر بھی ایک ہلکی سی مسکراہٹ پھیل گئی۔۔

زیب نے ہما کے ہاتھوں کو ہٹایا اور ہما کی چھاتیوں کو ننگا کر لیا۔۔ اور اپنا ایک ہاتھ ہما کی ایک چھاتی پر رکھ کر اسکو ڈھانپ لیا۔۔ اور اسے آہستہ آہستہ دبانے لگی۔۔ پھر ہما کے ایک گلابی نیل کو اپنی انگلی اور انگوٹھے کے بیچ میں لے کر مسلنے لگی۔۔۔ سی سی سی سی سی سی سی سی سی سی۔۔۔ ہما کی سسکاری نکلی۔۔۔

ہم۔۔ سی سی سی سی سی سی سی سی۔۔۔۔۔ زیب زیب زیب زیب زیب زیب زیب۔۔۔۔۔ نہیں کرونا

پلیمرز ز ز ز ز ز ز ز

زیب۔۔ کیوں میرا ہاتھ اچھا نہیں لگ رہا کیا۔۔۔

ہما۔۔ نہیں یہ بات نہیں ہے۔۔۔ کچھ ہونے لگتا ہے یا۔۔۔۔۔ اور پھر تمہارے ساتھ۔۔۔

زیب نے نیچے جھک کر ہما کی چھاتی کو چوما اور اسکے نیل کو اپنی زبان سے چھیڑا اور بولی۔۔ ڈاکٹر ہما۔۔ کیا آپ نے کبھی کسی دوسری لڑکی کے ساتھ مزہ نہیں لیا۔۔ سچ بتائیے گا۔۔۔

ہما۔۔ نہیں یا رسنا ضرور ہے۔۔ لیکن کبھی ایسا کچھ کیا بالکل بھی نہیں۔۔۔

زیب۔۔ چلو پھر آج میں آپکو لیسبوسیکس کا مزہ بھی دیتی ہوں۔۔ لوڑے کا مزہ تو آپ لے ہی چکی ہونا۔۔ یہ کہتے ہوئے زیب نے اپنے ہونٹ ہما کے نیل پر رکھ دئے اور انکو چوسنے لگی۔۔ نیچے اسکا ہاتھ ہما کی چوت کی طرف سرکنے لگا۔۔

ہما کے نیل کو چوستی ہوئی بولی۔۔ ڈاکٹر ہما۔۔ مزہ آیا کہ نہیں ڈاکٹر زمان کے ساتھ۔۔۔

ہما مسکرائی۔۔۔ ہاں آیا تو ہے۔۔۔ مگر۔۔۔ یہ سب ٹھیک تو نہیں ہے نا۔۔۔

زیب۔۔ کیوں۔۔ یہ ٹھیک کیوں نہیں ہے۔۔

ہما۔۔ یہ تو انور کے ساتھ دھوکہ ہے نا۔۔ چیٹنگ ہے اسکے ساتھ۔۔

زیب ہما کی چوت کو سہلاتی ہوئی بولی۔۔ ارے ڈاکٹر ہما۔۔ آپ کو نہیں پتہ کیا کہ یہ مرد حضرات ہم عورتوں کے ساتھ کتنی چیٹنگ کرتے ہیں۔۔ کتنے انکے افیئرز ہوتے ہیں جو وہ ہم سے چھپاتے ہیں۔۔ تو پھر ہم کیوں نہیں۔۔ ہمارے ہی مزے لینے پر پابندی کیوں۔۔

ہما مسکرائی۔۔ نہیں یار۔۔ انور ایسا نہیں ہے۔۔ وہ کبھی بھی میرے ساتھ دھوکا نہیں کر سکتا۔۔

زیب مسکرائی۔۔ بہت بھولی ہو آپ بھی نا۔۔ چیلنج کروں آپ کو کیا۔۔

ہما۔۔ کیسا چیلنج۔۔

زیب۔۔ چیلنج یہ کہ میں آپکے شوہر کو اپنے جال میں پھنسا کر اسکے ساتھ سیکس کر کے دیکھاؤں تو؟؟؟؟؟

ہما۔۔ نہیں۔۔ وہ کبھی بھی نہیں کرے گا۔۔ تم ہار جاؤ گی۔۔

زیب۔۔ لگی پھر شرط۔۔۔؟؟؟

ہما مسکرا کر۔۔۔ چلو لگ گئی۔۔۔ پر شرط کیا ہو گی۔۔

زیب مسکرائی۔۔ وہ بعد میں بتاؤں گی۔۔ بس یہ سمجھ لو کہ آپکو میری بات ماننی ہو گی۔۔

ہما مسکرائی۔۔ اچھا ٹھیک ہے۔۔ چلو اب تو اٹھنے دو نا۔۔

زیب مسکرا دی۔۔۔۔

ہما کاؤچ پر سے اٹھنے لگی تو زیب نے اسکے مے پر ہاتھ رکھ کر پھر سے لٹا دیا۔۔

زیب۔۔ ارے ارے ہما جی۔۔ ہمیں بھی تو اپنے اس حسین بدن کا مزہ لینے دو نا تھوڑی دیر۔۔ یہ کہتے

ہوئے زیب نے اپنے ہونٹ ایک بار پھر سے ہما کے ہونٹوں پر رکھ دیئے اور اسکے ہونٹوں کو چومنے لگی۔۔

ہما نے مزاحمت شروع کر دی۔۔۔۔

ہم۔۔ نہیں یار۔۔ مم مم مم مم اُووووو سسسس۔۔۔ آآآآآآ آآآآآآ

----- نہیں کرونا پار۔۔۔ میں نے کبھی بھی پہلے ایسا نہیں کیا۔-----

زیب اپنا ہاتھ ہمارے پیٹ پر سے نیچے لے جاتی ہوئی ایک بار پھر سے اسکی چوت کو سہلانے لگی۔۔

زیب۔۔ ہما جی یہ تو بتاؤ کیسا تھا ڈاکٹر زمان کا وہ۔۔۔۔۔

ہما مسکرائی۔۔ مجھے کیا پتہ۔۔ میں نے کونسا دیکھا ہے۔۔

زیب۔۔ واہ جی واہ۔۔ بنادیکھے ہی چوت میں لے لیا آپ نے تو۔۔ پھر تو آپ نے انکے لُنڈ کا ذائقہ چکھا بھی

نہیں ہو گا کہ کیسا ہے۔۔۔ اور نہ ہی انکے پانی کا ذائقہ چیک کیا ہو گا۔۔

ہما مسکرائی۔۔ ہاں بالکل بھی نہیں۔۔۔ مگر تم ضرور چکھ سکتی ہو۔۔ وہاں سے جہاں تم ہاتھ پھیر رہی ہو۔۔ ہما

نے اپنی جوت کی طرف اشارہ کیا۔۔

زیب نے فوراً اپنی انگلی ہما کی چوت کے اندر داخل کر دی۔۔ اور اسکے اندر چکنائی ہی چکنائی تھی۔۔۔

زیب۔۔ اُف ہما جی ی ی ی ی۔۔۔۔۔ آپ نے تو ڈاکٹر زمان کے لوڑے کا پانی سیدھا ہی اپنی چوت میں لے لیا۔۔۔ بنا کنڈوم کے ہی چدوا لیا آپ نے تو۔۔۔ پہلے تو بہت نخرے کر رہی تھیں آپ اب انکا پانی اپنے اندر لیتے ہوئے کوئی خیال نہیں آیا کہ اگر کچھ ہو گیا تو۔۔۔۔۔

ہاں مسکرائی۔۔۔ کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ کیونکہ میں پلزلے رہی ہوں۔۔

زیب۔۔ گڈ۔۔ چلو پھر اب مجھے ڈاکٹر زمان کا یانی ہی ٹیسٹ کرنے دو۔۔

یہ کہتے ہے زیب نے ہما کی ٹانگوں کے بیچ میں آکر اسکی پھٹی ہوئی لیگی کو کھینچ کر اسکے جسم سے الگ کر دیا۔۔۔ اور اب ہما بالکل ننگی حالت میں ایک ہاسپٹل کے ایک کمرے میں ایک نرس کے سامنے ننگی لیٹی ہوئی تھی۔۔۔ زیب نے نیچے جھک کر ہما کی گوری گوری رانوں کو چوما۔۔۔ ہما کی چوت سے سفید سفید گاڑھا پانی نکلتا ہوا نظر آیا تو نیچے جھک کر اسے اپنی زبان سے ایک ہی بار میں چاٹ لیا۔۔۔ نیچے سے اوپر کو چاتے ہوئے

[illegible]

کی چوت کو چاٹنے لگی۔۔۔

ہمازیب کے سر کے بالوں کو سہلاتی ہوئی بولی۔۔ کیا تمہارے بوائے فرینڈ سے بھی زیادہ۔۔۔

زیب مسکرائی۔۔ ہاں۔۔ اور آپکی چوت بھی تو کتنی چکنی ہے نا۔۔ ملائم بلکل مکھن کی ڈلی کی طرح۔۔۔
مجھے تو سمجھ نہیں آتی کہ ڈاکٹر زمان آپکی اتنی پیاری چوت کو صرف ایک بار چود کر کیسے چلے گئے۔۔ آپکو تو
ایک بار چودنے سے دل ہی نہیں بھر سکتا۔۔۔

ہمانے اداکاری کرتے ہوئے ایک آہ بھری۔۔۔ دیکھ لو پھر بھی مجھے وہ تڑپتا ہوا چھوڑ کر چلا گیا ہے۔۔۔ کیا
فائدہ میرے ایسے حسن کا۔۔۔

زیب بولی۔۔ ارے کیوں گھبراتی ہیں میں ہوں نہ ابھی آپکی چوت کا پانی ایک بار پھر نکال دیتی ہوں۔۔ یا
پھر آپ کہو تو ابھی ڈاکٹر زمان کو دوبارہ بلا لیتی ہوں۔۔۔

ہمانے مسکرا کر زیب کا سر اپنی چوت پر کھینچ لیا۔۔ اور زیب اپنے کام پر لگ گئی۔۔ وہ اپنی زبان سے کبھی
ہما کی چوت کے دانے کو چھیڑتی۔۔ اور کبھی چوت کے اندر اپنی زبان ڈالتی ہوئی اسے اندر سے چاٹنے لگتی

-- ہما بھی آنکھیں بند کر کے مزے لینے لگی۔۔۔ اسکا جسم ایک بار پھر سے گرم ہونے لگا تھا۔۔۔ وہ اپنے دونوں ہاتھوں سے زیب کے سر کو اپنی چوت پر دبا رہی تھی۔۔۔ اور زیب بھی ہما کی چوت کے اندر انگلی اندر باہر کرتی ہوئی اسکی چوت کو اپنی زبان سے رگڑ رہی تھی۔۔۔ تجربہ کار زیب کے ہاتھوں اور انگلی کے جادو سے جلد ہی ہما کی چوت نے پانی چھوڑ دیا۔۔۔ اور وہ ایک بار پھر نڈھال ہو گئی۔۔۔

تھوڑی دیر کے بعد ہما نے اُٹھ کر اپنے کپڑے پہنے اور دونوں نیچے آگئیں۔۔۔ ڈاکٹر زمان اپنے آفس میں ہی بیٹھا ہوا تھا۔۔۔ دونوں انکے پاس آگئیں اور صوفے پر بیٹھ گئیں۔۔۔ ہما کو اب ڈاکٹر زمان کا سامنا کرتے ہوئے شرم سی آرہی تھی۔۔۔ اور ڈاکٹر زمان بھی ان دونوں سے نظر نہیں ملا رہا تھا۔۔۔ جبکہ زیب دونوں کو دیکھ دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔۔۔

آخر زیب ہی بولی۔۔۔ بس بھی کریں آپ دونوں۔۔۔ کیا نئے نئے دولہا دلہن کی طرح شرم رہے ہیں۔۔۔ جو کیا ہے اسے انجوائے کریں۔۔۔ اپنے اس نئے رشتے کو انجوائے کریں۔۔۔ ایسے شرماتے رہے تو پھر کیا فائدہ

اسکی بات سن کر دونوں مسکرانے لگے۔۔۔

زیب۔۔ ڈاکٹر زمان۔۔ اب آپکو ٹریٹ دینی پڑے گی۔۔

زمان۔۔ ارے بھئی وہ کس بات کے لیے۔۔۔

زیب۔۔ ارے واہ جی واہ۔۔۔ ہماری اتنی پیاری سی ڈاکٹر صاحبہ کو پٹالیا ہے آپ نے اور پوچھتے ہیں کس بات کی ٹریٹ۔۔۔۔ جلدی سے کچھ منگوائیں کھانے کے لیے۔۔ کیوں ڈاکٹر ہما۔۔۔

ہما مسکرائی۔۔۔ ہاں بھوک تو مجھے بھی لگ رہی ہے۔۔۔

زیب نے ہما کو دیکھتے ہوئے آنکھ ماری۔۔۔ ہاں ہاں۔۔۔ لگ جاتی ہے بھوک ایسے کاموں کے بعد۔۔۔

زمان بھی مسکرایا۔۔۔ مس زیب آپکو بڑا تجربہ ہے اس کا۔۔۔

زیب بھی جواباً مسکرائی۔۔۔ ہاں وہ تو ہے۔۔۔ آپ حکم کریں ڈاکٹر زمان جس دن کہیں گے آپکو اپنے تجربے کو شہودیکھا دیں گے۔۔۔ بس آپ ایک بار کہیں تو سہی۔۔۔

اس بات پر سبھی ہنسنے لگے۔۔۔

زمان۔۔ اچھا کے ایف سی کے برگر کے بارے میں کیا خیال ہے۔۔۔

زیب۔۔ ہاں ٹھیک ہے۔۔ کیوں ڈاکٹر ہما۔۔

ہما۔۔ ہاں اس وقت تو یہی چلے گا۔۔۔

زمان مسکرایا۔۔۔ لیکن میری ایک شرط ہے۔۔ اور وہ یہ کہ ڈاکٹر ہما کو میرے ساتھ کے ایف سی پہ چلنا ہو
گا۔۔۔۔

ہما۔۔ نہیں نہیں رات کے 2 بج رہے ہیں میں کیسے جاسکتی ہوں آپکے ساتھ۔۔۔ آپ رشید کو بھیج کر منگوا
لیں بس۔۔۔

زیب مسکرائی۔۔ واہ جی واہ۔۔۔ ڈاکٹر زمان کا تو اپنی نئی نئی گرل فرینڈ کے سے آؤٹنگ کا پروگرام بن رہا
ہے۔۔۔ چلی جائیں ڈاکٹر ہما کچھ نہیں ہوتا۔۔۔

ہما آہستہ سے بولی۔۔ لیکن یار وہ تمکو تو پتہ ہی ہے نا۔۔ میری ٹائٹس کا۔۔

زیب۔۔ ہاں۔۔ ڈاکٹر زمان یہ آپ نے بڑی زیادتی کی ہے ڈاکٹر ہما کے ساتھ کے انکی ٹائٹس ہی پھاڑ دیں
۔۔ اتنا بھی کیا وحشیانہ پن۔۔

ڈاکٹر زمان مسکرایا۔۔ بس یار ہما جی کو دیکھ کر برداشت ہی نہیں ہو سکا۔۔ اسکے لیے سوری۔۔ آئندہ ایسا
نہیں ہو گا۔۔

زیب اور ہما دونوں مسکرانے لگیں۔۔

ہما۔۔ لیکن میں اب اس حالت میں تو نہیں جاسکتی نا باہر۔۔

زمان۔۔ ارے کچھ نہیں ہو گا۔۔ آپ آ جاؤ۔۔

زیب نے بھی کہا اور آخر ڈاکٹر ہما۔۔ رات کے 2 بجے ایک غیر مرد کے ساتھ باہر جانے کو تیار ہو گئی۔۔

رات کے 2 بجے ہما اپنی پھٹی ہوئی ٹائیٹس کے ساتھ ڈاکٹر زمان کی کار میں بیٹھ کر ہاسپٹل سے نکل گئی۔۔۔ اور زیب انکو جاتے ہوئے مسکرا کر دیکھتی رہی۔۔ ڈاکٹر زمان کی کار جیسے ہی سنسان سڑک پر دوڑنے لگی تو اس نے سی ڈی پلیئر پر ایک رومینٹک سا گانا لگا دیا۔۔ اور مسکرا کر ہما کی طرف دیکھنے لگا۔۔ اور اپنا ہاتھ بڑھا کر ہما کا ہاتھ تھام لیا۔۔ ہما نے بھی اس سے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوئی کوشش نہیں کی۔۔ بلکہ مسکرا کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔۔ اور بولی۔۔

ہما۔۔ زمان جی۔۔ ہم کوئی لوورز نہیں ہیں یاد ہے نا آپ کو۔۔ یہ سب تعلق بس یو نہیں ہے۔۔

زمان مسکرایا۔۔ اور ہما کی طرف جھک کر ہما کے گال کو چوم لیا۔۔ ہما گھبرا کر پیچھے ہٹی۔۔ ارے ارے گاڑی چلاؤ سیدھی طرح۔۔ ٹھو کو گے کیا۔۔

زمان مسکرایا۔۔ اور ہما کی ران کو سہلاتے ہوئے بولا۔۔ ہاں ٹھو کوں گا تو سہی۔۔ پر گاڑی کو نہیں آپ کی اس پیاری سی چوت کو۔۔ یہ کہتے ہوئے زمان نے ہما کی پھٹی ہوئی لیگی میں ہاتھ ڈال کر ہما کی چوت پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔۔ ہما نے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ پر رکھ دیا۔۔

ہما۔۔ بس بس۔۔ اب ہر وقت یہی نہیں چلنے والا۔۔ سمجھے۔۔

زمان اپنی ایک انگلی کو ہما کی چوت کے اندر ڈالتے ہوئے بولا۔۔۔ اب تو آپ کو چودے بنا چین کہاں ملے گا ہما
جی۔۔۔

ہما اپنی سیٹ پر تھوڑی آگے کو سرک گئی۔۔۔ زمان کے ہاتھ کو اور بھی آسانی دینے کے لیے۔۔۔ اور زمان بھی
اسکی چوت کے اندر باہر اپنی انگلی کرنے لگا۔۔۔ اچانک زمان نے کار روک دی۔۔۔ ہما نے اپنی آنکھیں
کھول کر دیکھا تو وہ کے ایف سی کے پارکنگ میں کھڑے تھے۔۔۔ ارد گرد کوئی نہیں تھا۔۔۔ زمان ہما کے اوپر
جھک گیا۔۔۔ اور اسکے گالوں اور ہونٹوں کو کس کرنے لگا۔۔۔ نہ چاہتے ہوئے بھی ہما اسکا ساتھ دینے لگی
۔۔۔ زمان کا ایک ہاتھ ہما کی چوت پر تھا اور دوسرے ہاتھ سے وہ ہما کے ایک مٹے کو سہلا رہا تھا۔۔۔۔۔ مسل
رہا تھا۔۔۔۔۔ دبا رہا تھا۔۔۔ اور ہما کے منہ سے سسکاریاں نکل رہی تھیں۔۔۔۔۔ جو کبھی تو کار کے اندر کی فضا میں
پھیل جاتیں۔۔۔ اور کبھی زمان کے منہ کے اندر ہی جذب ہو جاتیں۔۔۔۔۔ اچانک زمان کو ایک کپل دور سے
پارکنگ کی طرف آتا ہوا نظر آیا تو وہ ہما سے الگ ہو گیا۔۔۔ اور پھر دونوں ہی کار سے اتر کر کے ایف سی کے
اندر داخل ہو گئے۔۔۔

دونوں نے ادھر ادھر دیکھا۔۔۔ اندر بہت زیادہ رش تو نہیں تھا۔۔۔ مگر ابھی بھی کافی لگ بیٹھے تھے۔۔۔ اور
زیادہ ترینگ کپلز ہی تھے۔۔۔ لوورڈز۔۔۔ جو رات کے اس پہر ایک دوسرے سے ملنے کے لیے نکلے ہوئے

تھے۔۔۔ ہمانے ہی ایک کاؤنٹر سے دور اندر کے راستے کے پاس ہی ایک ٹیبل کا انتخاب کیا۔۔۔ ٹیبلز کچھ اس طرح کی تھیں کہ وہاں بیٹھنے کے بعد کوئی اور دور سے انکو نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔

ہما۔۔ اس وقت بھی بہت لوگ ہیں یہاں پر تو۔۔

زمان۔۔ سب لوگ ہی ڈیٹ پر آئے ہوئے ہیں یہاں۔۔ ہماری طرح۔۔

زمان کی اس بات پر ہما کا چہرہ سرخ ہو گیا۔۔

ہما۔۔ مجھے بہت عجیب سا لگ رہا ہے۔۔ پہلی بار میں یوں کسی کے ساتھ اتنی رات گئے باہر آئی ہوں۔۔

زمان۔۔ لیکن مجھے تو بہت اچھا لگ رہا ہے۔۔ آپکے ساتھ اس طرح سے باہر آنا اور آپکے ساتھ بیٹھنا۔۔ یہ کہتے ہوئے زمان نے ایک بار پھر ہما کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔ ہمانے اپنا ہاتھ چھڑوانا چاہا۔۔ مگر زمان نے اس کا ہاتھ نہیں چھوڑا۔۔

ہما۔۔ کیا کرتے ہو یا۔۔ سب لوگ ہیں یہاں پر۔۔۔

زمان ہما کا ہاتھ تھام کر اسکو چومتا ہوا بولا۔۔ ارے یار وہ سب بھی یہی کچھ کر رہے ہیں۔۔ کیوں انکی ٹینشن لیتی ہو۔۔

ہما مسکرائی۔۔ ڈاکٹر زمان آپ ایک بار پھر بھول رہے ہو کہ میں آپکی لوور نہیں ہوں۔۔

زمان مسکرایا اور ہما کا ہاتھ سہلاتے ہوئے بولا۔۔ لیکن میری گرل فرینڈ تو ہونا۔۔ بولو ہو یا نہیں۔۔

ہمانے مسکرا کر ہاں میں سر ہلا دیا۔۔ لیکن یار یہ سب کچھ عجیب سا لگ رہا ہے۔۔ ایک شادی شدہ لڑکی ہوتے ہوئے یوں کسی اور کے ساتھ یہ سب کچھ کرنا۔۔

زمان۔۔ ڈاکٹر ہما پتہ نہیں آپ کس زمانے کی سوچ رکھتی ہو۔۔ آپکو احساس ہونا چاہیے کہ آپ کس زمانے میں رہ رہی ہیں آجکل۔۔ آپکو تو پتہ ہی ہے کہ یہ سب کچھ اب بہت ہی عام سی بات ہو چکی ہوئی ہے۔۔

ہما مسکرائی اور بولی۔۔ لیکن اگر میرے شوہر کو پتہ چل گیا تو۔۔؟؟؟

زمان نے ہما کا دوسرا ہاتھ بھی اپنے ہاتھ میں لیا اور ہما کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔۔ کیوں پریشان ہوتی ہو۔۔ کسی کو کچھ پتہ نہیں چلے گا۔۔ آپ بس اپنی لائف کو انجوائے کرو۔۔

اتنے میں ویٹرانکا آرڈر لے کر آگیا۔۔ اور دونوں ادھر ادھر کی باتیں کرتے ہوئے اپنا اپنا برگر کھانے لگے۔۔ ساتھ کی ٹیبل پر ایک نوجوان جوڑا بیٹھا ہوا تھا۔۔ یہ دونوں بار بار انکو ہی دیکھ رہے تھے۔۔ لڑکا بار بار اپنے ہاتھ سے برگر لڑکی کی طرف بڑھاتا جسے وہ بڑے پیار سے کاٹ لیتی۔۔ زمان نے اپنی نظروں سے ہما کو وہ دیکھنے کا اشارہ کیا اور پھر اگلی بار اپنا برگر ہما کے ہونٹوں کی طرف بڑھا دیا۔۔ ہما نے مسکرا کر زمان کی آنکھوں میں دیکھا۔۔ اور پھر اسکے ہاتھ سے ایک بائٹ لے لی۔۔

ہما۔۔ بس۔۔ اب خوش۔۔ تم بھی نہ بس۔۔

تھوڑی دیر میں دونوں نے اپنا برگر ختم کیا اور پھر زیب کے لیے بھی ایک برگر پیک کروا کر اپنی گاڑی میں ہاسپٹل واپسی کے لیے نکل پڑے۔۔ واپس آئے تو زیب نے شرارتی مسکراہٹ کے ساتھ دونوں کا استقبال کیا۔۔

زیب۔۔ تو آگئے آپ لوگ اپنی پہلی ڈیٹ سے۔۔

ہما مسکرائی اور شرمائی بھی۔۔ جی نہیں کوئی ڈیٹ ویٹ نہیں تھی۔۔ بس ایسے ہی تو گئے تھے۔۔

زیب۔۔ چلیں جی۔۔ آج نا سہی۔۔ پھر کسی دن چلے جائیے گا باقائدہ پلان کر کے ڈیٹ مارنے۔۔

سب ہنسنے لگے۔۔ زیب بھی انکے سامنے بیٹھ کر اپنا برگر کھانے لگی۔۔ زیب اور ہما ایک ہی صوفے پر بیٹھے

ہوئے تھے۔۔ جبکہ زمان الگ بیٹھا تھا۔۔ کافی دیر تک سب لوگ گپ شپ کرتے رہے۔۔ اور پھر زیب

بولی۔۔ مجھے تو اب نیند آرہی ہے۔۔ آپ لوگ تو شاید آج رات ایک ہی کمرے میں سوئیں گے نا۔۔ یا الگ

الگ۔۔

ہما کے چہرے پر سرخی دوڑ گئی۔۔

زمان اٹھا اور بولا۔۔ نہیں میں اپنے کمرے میں ہی جاؤں گا۔۔ آپ دونوں ہی سوئیں یہاں۔

زیب اور ہما بھی کھڑے ہو چکے تھے۔۔ زمان جانے لگا تو زیب بولی۔۔ ارے ڈاکٹر زمان آپکو تو بالکل بھی

کوئی ادب آداب کا نہیں پتہ۔۔

زمان۔۔ کیوں کیا ہوا۔۔

زیب مسکرائی۔۔ ارے اپنی نئی نویلی گرل فرینڈ کو گڈ نائٹ تو بول دیں۔۔ یہ کہتے ہوئے زیب نے ہما کو زبردستی زمان کی بانہوں میں دھکیل دیا۔۔ اور خود باہر نکل گئی۔۔

زمان نے ہما کو ایک بار پھر اپنی بانہوں میں جکڑ لیا اور اسکے گالوں اور ہونٹوں کو چومنے لگا۔۔ اسکے ہونٹوں کو چوسنے لگا۔۔ ہما کے مئے زمان کے سینے سے دب رہے تھے۔۔ اور ہوا سکی کمر کو بھی سہلا رہا تھا۔۔ کبھی اسکی گانڈ کو دبائے لگتا۔۔

زمان۔۔ ہما جی۔۔ میں تو کہتا ہوں کہ آپ میرے روم میں ہی آجائیں سونے کے لیے۔۔

ہما مسکرائی۔۔ تم نے سونے کب دینا ہے جو میں وہاں آؤں۔۔

دونوں مسکرانے لگے۔۔ اور ایک بار پھر سے ایک دوسرے کی بانہوں میں سما گئے۔۔ اتنے میں زیب بھی آہستہ سے دروازہ کھول کر اندر آگئی۔۔ اور چپکے سے دونوں کو دیکھنے لگی۔۔ ہما کی نظر اس پر پڑی تو جلد س

سے زمان سے الگ ہو گئی۔۔ اور پھر زمان دوسرے کمرے میں چلا گیا۔۔

ڈاکٹر زمان کے جانے کے بعد زیب نے دروازے کی کنڈی لگائی۔۔ اور جھٹ سے اپنی پتلی سی گلابی رنگ کی شرٹ اتار دی۔۔

ہما۔۔ ارے ارے یہ کیا کر رہی ہو۔۔ یہ کپڑے کیوں اتارنے لگی ہو اپنے۔۔

زیب مسکرا کر اپنی شرٹ ایک کھونٹی پر ٹانگتی ہوئی بولی۔۔ آپکارپ کرنے کے لیے۔۔ اب زیب اپنے پاجامے اور گلابی رنگ کی برائیں تھی جو کے اسکی چھاتیوں سے لپٹی ہوئی تھی۔۔

اپنی شرٹ لٹکا کر زیب ہما کی طرف آئی اور اسکی شرٹ کو بھی نیچے سے پکڑ کر اوپر اٹھانے لگی تو ہما بولی۔۔
نہیں پلیز رہنے دونا۔۔ مجھے سونا ہے

زیب۔۔ مجھے بھی تو سونا ہی ہے۔۔ پکا کہ کچھ بھی اور نہیں کروں گی بس آپ کے ساتھ آج ایسے ہی سونے کو دل چاہ رہا ہے۔۔ یہ کہتے ہوئے زیب نے ہما کی شرٹ بھی اوپر اٹھادی اور اس بار ہما نے بھی اس سے تعاون کرتے ہوئے اپنی شرٹ اتروالی۔۔ اب دونوں جوان خوبصورت حسین لڑکیوں کے اوپری بدن

صرف برا میں تھے۔۔ دونوں بیڈ پر لیٹ گئیں اور زیب نے فوراً ہی ہما کو اپنے سینے سے لگالیا۔۔ دونوں کے مے اور ہونٹ جڑ گئے۔۔ زیب کے ہاتھ ہما کی ملائم کمر کو سہلانے لگے۔۔ اور ہما بھی آہستہ آہستہ زیب کی ننگی کمر کو سہلا رہی تھی۔۔ ایسے ہی ایک دوسری کو کسنگ کرتے ہوئے دونوں سو گئیں۔۔

قریب 3 گھنٹے سونے کے بعد زیب صبح 6 بجے جاگی۔۔ اپنے ساتھ ایک برا پہن کر گہری نیند سوئی ہوئی ڈاکٹر ہما کو دیکھا۔۔ مسکرا کر اسکے گال کو ایک بوسہ دیا۔۔ اور پھر خاموشی سے کاؤچ سے نیچے اتر گئی۔۔ زیب نے اپنی شرٹ اٹھا کر پہنی۔۔ اور پھر کمرے کا دروازہ کھول کر باہر آگئی۔۔ مریضوں کو صبح کی میڈیسن دینے کے لیے۔۔ ڈاکٹر ہما کو ویسے ہی نیم برہنہ حالت میں سوتی ہوئی چھوڑ کر۔۔

زیب نے باہر آ کر مختلف رومز میں جا کر مریضوں کو میڈیسن دینے لگی۔۔ اتنے میں ڈاکٹر زمان بھی اٹھ کر نیچے آگئے۔۔ زیب کو دیکھا تو دونوں مسکرا دیئے۔۔ زمان ادھر ادھر دیکھنے لگا۔۔ زیب سمجھ گئی کہ اسکی نظریں ڈاکٹر ہما کو تلاش کر رہی ہیں۔۔ وہ بولی۔

زیب۔۔ آپکی گرل فرینڈ ابھی تک سو رہی ہے۔۔ جائیں اندر چلے جائیں اور جگالیں اسکو۔۔

زمان مسکرایا۔۔ اور ڈاکٹر ہما کے روم کی طرف چل پڑا۔۔ پھر رک کر مڑا اور زیب سے بولا۔۔ ذرا دھیان رکھنا۔۔

زیب مسکرائی۔۔ آپ بے فکر ہو کر انجوائے کریں۔۔

زمان آہستہ سے دروازہ کھول کر کمرے میں داخل ہو گیا۔۔ اندر کاؤچ پر ہما صرف اپنی ٹائٹس اور برا پہن کر سو رہی تھی۔۔ زمان اسکے کاؤچ کے قریب کھڑا ہو کر اسکے خوبصورت ننگے جسم اور معصوم چہرے کو دیکھتا رہا۔۔ اسکی پینٹ میں اسکا لوڑا ایک بار پھر سر اٹھانے لگا۔۔ ہما کو دیکھتے ہوئے اسے ابھی بھی یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ ہما جیسی خوبصورت لڑکی کو چود چکا ہے۔۔ اپنی پینٹ میں اکڑتے ہوئے لوڑے سے بے چین ہو کر اس نے اپنی پینٹ کو کھولا اور اسے نیچے سرکا کر اپنا لنڈ باہر نکال لیا۔۔ اسے ہاتھ میں پکڑ کر سہلانے لگا۔۔ اور ہما کے سر کے بالکل قریب پہنچ گیا۔۔ جو کے کاؤچ کے کنارے پر ہی لیٹی ہوئی تھی۔۔ زمان نے اپنے لوڑے کو ہاتھ میں پکڑ کر ہما کے ہونٹوں سے لگا دیا اور اسکے ہونٹوں کو سہلانے لگا۔۔ زمان کو عجیب سی لذت کا احساس ہو رہا تھا۔۔

زمان کے لوڑے سے ہلکا ہلکا پانی نکل کر ہما کے گلابی ہونٹوں پر لگ رہا تھا۔۔ زمان نے اپنے لنڈ کا دباؤ ہما کے دونوں ہونٹوں کے درمیان بڑھایا۔۔ اور اپنا لوڑا اسکے منہ کے اندر داخل کرنے کی کوشش کرنے لگا۔۔ نیند میں ہی ہما تھوڑا سا کسمسائی اور پھر دھیرے سے اپنے ہونٹ کھول دیئے۔۔ زمان کے لیے یہی کافی تھا۔۔ اس نے اپنا لنڈ ہما کے منہ کے اندر سرکا دیا۔۔ زمان کے لنڈ کی ٹوپی ہما کے ہونٹوں کے بیچ میں پھنس گئی

-- زمان کے منہ سے سسکاری سی نکل گئی۔۔ اس نے آہستہ آہستہ آگے پیچھے کو ہوتے ہوئے اپنے لوڑے کو ہما کہ منہ کے اندر باہر کرنا شروع کیا۔۔ اسکا لوڑا تھوڑا تھوڑا کر کے ہما کے منہ کے اندر جانے لگا۔۔

گہری نیند سوئی ہوئی ہما کو جب احساس ہوا تو اس نے اپنی نیند سے بھری ہوئی آنکھیں کھول کر نیم وا آنکھوں سے زمان کی طرف دیکھا۔۔ اور اسے یہ بھی احساس ہوا کہ اسکا لوڑا اسکے منہ میں ہے۔۔ ہمانے جلدی سے اپنا منہ ہٹا کر اسکا لوڑا اپنے منہ سے نکالا۔۔ اور تھوڑا نارا ضگی کی اداکاری کرتے ہوئے بولی۔۔

ہما۔۔ ارے یہ کیا۔۔ تم تو صبح صبح ہی شروع ہو گئے ہو۔۔

زمان اپنے لوڑے کو دوبارہ سے ہما کے ہونٹوں سے لگاتے ہوئے بولا۔۔ بس کیا کروں تم کو اپنے آس پاس دیکھ کر اب تم سے دور رہا ہی نہیں جاتا۔۔

ہما۔۔ نہ جی نہ۔۔ میں صبح صبح کچھ نہیں کرنے والی۔۔

زمان۔۔ پلیز ڈاکٹر ہما ایک بار تو چود لینے دونا۔۔

ہمانے انکار میں سر ہلایا اور اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔ زمان کالوڑا اب اسکے چہرے کے سامنے لہرا رہا تھا۔۔

زمان۔۔ اچھا چلو چود نے نہیں دینا تو ایک بار اسے ہی چوپا لگا دو پلیز۔۔

ہما۔۔ بہت بے صبر ہے ہو تم بھی نا۔۔

یہ کہتے ہوئے ہمانے مسکرا کر اسکے لوڑے کو اپنے ہاتھ میں پکڑا اور اسکے ٹوپے کو چوم لیا۔۔

ہما۔۔ تم بھی نا۔۔ مرواؤ گے مجھے۔۔

یہ کہہ کر ہمانے اپنی زبان باہر نکالی اور آہستہ آہستہ زمان کے لوڑے کو چاٹنے لگی۔۔ اسکے لوڑے کی ٹوپی پر اپنی زبان پھیرنے لگی۔۔ گول گول گھماتے ہوئے اسکے لوڑے کی ٹوپی کو چاٹ رہی تھی۔۔ اور پھر منہ میں لے کر اسے چوسنے لگی۔۔ اپنی زبان کو زمان کے لوڑے کے سوراخ میں گھساتے ہوئے اسے اندر سے چاٹنے کی کوشش کرنے لگی۔۔ جیسے ہی ہمانے اسکے لوڑے کو منہ کے اندر لیا تو ہما کے منہ کے اندر کی گرمی زمان کو اس قدر اچھی لگی کہ اس نے مست ہو کر آگے پیچھے کو ہوتے ہوئے اپنا لوڑا ہما کے منہ کے اندر باہر کرنا شروع کر دیا۔۔ اپنے دونوں ہاتھ بڑھا کر اس نے ہما کے سر کو اپنے ہاتھوں میں لے لیا اور گھسے مارنے

لگا۔ ہمانے اسے آہستہ ہونے کا اشارہ کیا۔۔ کیونکہ اسکے لوڑے کی ٹوپی ہما کے حلق سے ٹکرا رہی تھی۔۔
ہما کا اشارہ دیکھ کر زمان آہستہ ہو گیا۔۔ مگر اپنا لوڑا اسکے منہ کے اندر باہر کرتا رہا۔۔

ہمانے اسکا لوڑا اپنے منہ سے نکالا اور بولی۔۔ پلیز منہ کے اندر مت نکالنا۔۔

زمان۔۔ اوکے میڈم۔۔ کہہ کر ایک بار پھر سے اپنی آنکھیں بند کیں اور لوڑا ہما کے منہ کے اندر باہر کرنے لگا۔۔ ہمانے اپنی نظریں زمان کے چہرے پر جمائیں اور اپنا ہاتھ بڑھا کر اسکے لوڑے کے نیچے لٹکتی ہوئی اسکی گولیوں سے کھیلنے لگی۔۔ انکو سہلانے لگی۔۔ یہ سب زمان کے لیے بہت زیادہ ہو رہا تھا۔۔ اس سے برداشت کرنا مشکل ہو رہا تھا۔۔ اسکے چہرے کے تاثرات بدلنے لگے۔۔ ہما کو بھی اندازہ ہونے لگا کہ زمان کے لوڑے کا پانی نکلنے والا ہے۔۔ اس نے دوسرے ہاتھ سے زمان کا لوڑا پکڑ لیا اور اسے آگے پیچھے کرنے لگی۔۔ کچھ ہی دیر کے بعد اسکے لوڑے کو اپنے منہ سے نکال دیا اور زور زور سے اسکی مٹھ مارنے لگی۔۔ اپنے سینے کی طرف اسکا رخ کر کے۔۔ تھوڑی ہی دیر گزری کہ اسکے لوڑے سے سفید سفید منی نکل کر ہما کے گورے گورے بدن پر گرنے لگی۔۔ ہما اسکے چہرے کی طرف دیکھتی رہی۔۔ جیسے ہی لوڑے میں سے منی نکلی بند ہوئی تو زمان نے اپنی آنکھیں کھولیں۔۔ ہمانے اپنی مسکراتی ہوئی نظریں زمان کی نظروں سے ملائیں۔۔ اور اپنی سرخ سرخ زبان نکال کر زمان کے لوڑے کی ٹوپی پر لگی ہوئی اسکی تھوڑی سے منی کو چاٹ لیا۔۔ اور پھر اسکی ٹوپی کو منہ میں لے کر چوسنے لگی۔۔ زمان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے۔۔

یہ دونوں ادھر مصروف تھے کہ باہر ہما کا شوہر انور اسکو لینے کے لیے پہنچ گیا۔۔ اسکی ملاقات زیب سے ہوئی۔۔ اس نے ڈاکٹر ہما کو بلانے کے لیے کہا۔۔

زیب۔۔ سر آپ بیٹھیں۔۔ وہ ایک مریض کو چیک کر رہی ہیں ابھی آتی ہیں۔۔

انور باہر ہی ویٹنگ روم میں بیٹھ گیا۔۔ صبح کا وقت۔۔ پراسٹیوٹ ہاسپٹل۔۔ اس لیے بالکل سناٹا تھا۔۔ کوئی بھی تو نہیں تھا۔۔ زیب نے بھی اپنا دوپٹہ جان بوجھ کر کچھ اس طرح سے لیا تھا کہ اسکے مئے اور جسم کا زیادہ حصہ نظر آئے بجائے چھپنے کے۔۔۔ زیب نے فریج میں سے ایک کولڈ ڈرنک نکال کر انور کی طرف بڑھی۔۔ انور بھی اسے آتا ہوا دیکھ رہا تھا۔۔ اسکو زیب کی پتلی سی قمیض میں سے جھانکتی ہوئی اسکی بر ا صاف دکھ رہی تھی۔۔ اسکے سینے کے ابھاروں کا اُتار چڑھاؤ۔۔ اور سائز صاف نظر آرہا تھا۔۔ برا سے نیچے باقی جسم بھی پتلی قمیض میں سے جھانک رہا تھا۔۔ انور جس نے کبھی بھی اپنی بیوی کے علاوہ کسی دوسری لڑکی پر کوئی خاص توجہ نہیں دی تھی۔۔ آج اسے یہ نرس بہت سیکسی اور پیاری لگ رہی تھی۔۔ زیب نے انور کے قریب آکر تھوڑا جھک کر اسے کولڈ ڈرنک پیش کی۔۔

انور۔۔ ارے مس یہ کیا۔۔ صبح صبح ہی کولڈ ڈرنک۔۔؟؟؟

زیب مسکرا کر شرارتی نظروں سے انور کی طرف دیکھتی ہوئی بولی۔۔ تو آپ کیا صبح صبح دودھ پیتے ہیں
کیا۔۔؟؟؟

انور اسکی بات پر تھوڑا جھینپ گیا۔۔ نہیں نہیں۔۔ میرا یہ مطلب نہیں تھا۔۔ ویسے میں تو صبح صبح چائے پیتا
ہوتا ہوں۔۔

زیب۔۔ چلیں کل سے آپ کے لیے چائے بنادیں گے۔۔

انور۔۔ نہیں نہیں اسکی کوئی ضرورت نہیں میں نے تو بس ہما کو لے کر نکلنا ہی ہوتا ہے تو گھر جا کر اکٹھے پی
لیتے ہوتے ہیں۔۔

زیب دوسرے صوفے پر بیٹھ کر بولی۔۔ ڈاکٹر ہما کے ساتھ تو روز ہی چائے پیتے ہیں آپ کبھی کبھی ہمارے
ساتھ بھی پی لیا کریں نا۔۔

انور مسکرا دیا۔۔ زیب اسکے سامنے اپنے جلوے لٹاتی ہوئی ادھر ادھر کی باتیں کرتی رہی۔۔ پھر بولی۔۔ اوہ

میں نے تو ڈاکٹر ہما کو بتایا ہی نہیں آپکے آنے کا میں بلا کر لاتی ہوں۔۔

زیب ہما کے روم کی طرف گئی۔۔ ناک کر کے دروازہ کھولا اور اندر چلی گئی۔۔ دونوں ابھی بھی نیم برہنہ ہی تھے۔۔ اسے اندر آتے دیکھ کر زمان نے جلدی سے اپنا لوڑا اپنی پینٹ کے اندر کر لیا۔۔ اور ہما بھی تھوڑا سمٹ گئی۔۔

زیب۔۔ چلیں ڈاکٹر زمان۔۔ آپکا ٹائم اب ختم ہوا۔۔

زمان۔۔ کیا مطلب۔۔

زیب۔۔ ارے انکے شوہر آگئے ہیں انکو لینے

ہما جلدی سی اٹھی۔۔ اومائی گاڈ۔۔ تم نے بتایا ہی نہیں مجھے۔۔

ہما جلدی سے اپنی قمیض پہننے لگی۔۔ اور پھر اپنے بال وال درست کر لیے۔۔ ہما اسے دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔۔ ارے کوئی جلدی نہیں ہے میں نے انکو کمپنی دی تھی۔۔ اور انکو بتا دیا تھا کہ آپ مریض دیکھ رہی ہیں

-- یہ کہتے ہوئے زیب نے ہما کو آنکھ ماری اور مسکرا دی۔۔

ہما مسکرا کر بولی۔۔۔۔۔ کمینی۔۔۔۔۔

دونوں ہنس پڑیں۔۔ پھر ہما باہر آئی اور اپنے شوہر کے ساتھ گھر کے لے نکل

پڑی۔

ہما گیٹ تک ہی پہنچی تھی کہ اندر سے ڈاکٹر زمان تیزی سے باہر آیا اور جلدی سے ہما کے شوہر انور سے ہاتھ

ملایا۔۔ اور بولا۔

زمان۔۔ ڈاکٹر ہما۔۔ پلیز وہ روم نمبر 7 کے بارے میں تو بتاتی جائیں اور ایک نظر اسے دیکھ بھی لیں۔۔

ہما نے حیرانی سے اسکی طرف دیکھا۔۔ اور پھر انور کی طرف دیکھنے لگی۔۔

انور۔۔ جاؤ یا دیکھ آؤ جا کر میں ویٹ کرتا ہوں۔۔

ہما واپس اندر چلی گئی۔۔ اندر جاتے ہی جیسے ہی وہ انور کی نظروں سے او جھل ہوئی تو زمان نے اسکا بازو پکڑ

کر اسے اپنی بانہوں میں گھسیٹ لیا۔۔ اور اپنے ہونٹ ہما کے ہونٹوں پر رکھ دیئے۔۔ اور اسکو چومنے لگا۔۔

ہما۔۔ اُووووو ل ل ل ل ل ل ل۔۔ کیا کرتے ہو۔۔ یہ کیا شرات ہے۔۔

زمان۔۔ بس کیا کروں تم کو اسکے ساتھ جاتے ہوئے دیکھ کر برداشت نہیں ہوا تو تم کو بہانے سے اندر بلا لیا۔۔۔

ہما مسکرائی۔۔ اے مسٹر۔۔ ہی از مائی ہسبنڈ۔۔ اس لیے اسکو مجھے لے جانے کا پورا پورا حق ہے۔۔

زمان ہما کے ہونٹوں کو ایک بار پھر چومتا ہوا بولا۔۔ اور میرا حق۔۔؟؟؟

ہما نے مسکرا کر زمان کے ہونٹوں کو چوما اور بولی۔۔ تمہارا جو حق بننا تھا وہ تم کو رات کو مل گیا ہے نا۔۔ اور صبح کو بھی۔۔ پھر بھی تمہارا دل نہیں بھرا کیا۔۔

زمان ہما کو اپنی بانہوں میں کستے ہوئے بولا۔۔ ہاں نہیں بھرتا دل۔۔ کیا کروں اسکا۔۔

زیب بھی انکی طرف آگئی اور انکو دیکھ کر بولی۔۔ ارے ڈاکٹر زمان اب جانے بھی دیں ڈاکٹر ہما کو۔۔ آپ تو ایسے کر رہے ہیں جیسے کہ رات کو دوبارہ یہ آپکو نہیں ملیں گئیں۔۔

ہما اسکی بات سن کر مسکرا دی اور پھر زمان کی بانہوں سے نکل کر خود کو تھوڑا ٹھیک کیا اور باہر کی طرف چلی گئی۔۔ انور کار میں بیٹھا ہما کا انتظار کر رہا تھا اور اسکے آتے ہی دونوں گھر کو روانہ ہو گئے۔۔

انور کا ذہن ابھی بھی زیب کی طرف ہی تھا۔۔ اور اسکے ساتھ بیٹھی ہوئی اسکی بیوی ہما زمان کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔ اتنے میں اسکے موبائل پر میسج کی بیپ ہوئی۔۔ ہما نے اپنا موبائل دیکھا تو اس پر زمان کا میسج تھا۔۔ پڑھا تو لکھا تھا۔۔ شکریہ ڈاکٹر ہما۔۔

ہما نے دھیرے سے مسکرا کر اسے جواب دیا۔۔ کس بات کا؟؟؟ حالانکہ اسے پتہ تھا کہ زمان کا اشارہ کس طرف ہے۔۔

فوری ہی زمان کا جواب آیا۔۔ اس سب کا جو آپ نے مجھے دیا ہے۔۔

ہما کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔۔ اس نے جواب دیا۔۔ بس بھی کر دو اب تم۔۔

شکر ہوا کہ انور کا دھیان ہما کی طرف نہیں تھا۔۔ اسکی نظروں کے سامنے تو پتلے سے کپڑے کی شرٹ میں ملبوس زیب کھڑی تھی جسکا برا بھی اسکی شرٹ کے نیچے سے جھانک رہا تھا۔۔ زیب کی دعوت انگیز نظریں انور کو مست کر رہی تھیں۔۔ ہما نے انور کی طرف دیکھا تو اسے کسی خیال میں کھویا ہوا دیکھ کر سمجھ گئی کہ وہ زیب کے بارے میں ہی سوچ رہا ہو گا۔۔ ہما کی نظریں انور کی گود کی طرف گئیں تو اسے وہاں اسکا لوڑے کا ابھار نظر آیا۔۔ ہما مسکرا دی۔۔ اور اپنا ہاتھ بڑھا کر اسکا اکڑا ہوا لنڈ پکڑ لیا اور بولی۔۔

ہسبنڈ جی کیا بات ہے آج تو یہ صبح صبح ہی تیار ہو گیا ہے۔۔ آج آپکے ارادے خطرناک لگ رہے ہیں۔۔

انور کی تو جیسے کوئی چوری پکڑی گئی ہو۔۔ وہ جھینپ گیا۔۔ اور بولا۔۔ ہاں بس ایسے ہی۔۔

اپنی بلڈنگ پر پہنچے تو رات والا گارڈ ابھی بھی ڈیوٹی پر موجود تھا اسی نے دروازہ کھولا اور انور نے کار اندر داخل کر دی۔۔ ہما کار سے اتر گئی اور انور گاڑی پارک کرنے چلا گیا۔۔ کار پارک کر کے انور بھی آگیا تو دونوں لفٹ کے ذریعے اوپر اپنے فلور پر آ گئے۔ ہما نے جلدی سے ناشتہ بنایا اور انور اپنے آفس کے لیے

نکل گیا۔۔ انور کے جانے کے بعد ہما کو خیال آیا کہ وہ تو نہائی بھی نہیں ہے زمان سے چدوانے کے بعد۔۔ ہما مسکرائی اور باتھ روم کی طرف چلی گئی۔۔ اندر جا کر اس نے اپنے تمام کپڑے اتارے اور نہانے لگی۔۔ اچھے سے اپنے جسم کو صاف کرتی ہوئی۔۔

نہا کر ہمانے اپنے لیے چائے بنائی اور بیڈ پر بیٹھ کر پینے لگی۔۔ اور رات کے ہوئے تمام واقعات کو سوچنے لگی۔۔ ہما اپنے اس نئے ریلیشن کو انجوائے کر رہی تھی۔۔ یہ حیرت کی بات تھی کہ جو کچھ اس نے پچھلی رات میں کیا تھا۔۔ جو بے وفائی اس نے اپنے شوہر کے ساتھ کی تھی اس پر اسے کوئی شرمندگی محسوس نہیں ہو رہی تھی۔۔ نہ ہی کوئی گناہ کا احساس ہو رہا تھا۔۔ بلکہ اس سب کو یاد کرتے ہوئے اسے اچھا لگ رہا تھا۔۔ اور اسکا ہاتھ خود سے ہی اپنی چوت پر بھی چلا گیا تھا۔۔ جو کہ اسے تھوڑی تھوڑی گیلی ہوتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔۔ ہمانے آنکھیں بند کیں اور زمان کا چہرہ اپنی نظروں کے سامنے لاتے ہوئے اپنی چوت کو سہلانے لگی۔۔

اُدھر ہما کے جانے کے بعد ایک ایمر جنسی مریض آیا۔۔ ڈاکٹر زمان اور زیب دیکھنے لگے۔۔ زمان چیک کر رہا تھا تو زیب بلکل اسکے قریب کھڑی تھی۔۔ اسکا جسم زمان سے بہت قریب تھا۔۔ ایک بار تو زمان کی کہنی زیب کی چھاتی سے ٹکرائی۔۔ مگر زیب نے کوئی بھی حرکت نہیں کی۔۔ بلکہ کچھ ہی دیر کے بعد خود سے آہستہ سے اپنی چھاتی کو ڈاکٹر زمان کی بازو سے چھونے لگی۔۔ دونوں کو احساس ہو رہا تھا کہ کیا ہو رہا ہے۔۔

مریض کے جانے کے بعد زیب نرسنگ کاؤنٹر پر کھڑی تھی کہ پیچھے سے زمان بھی وہیں آیا اور زیب کے پیچھے سے گزرتے ہوئے بے خیالی کے انداز میں اپنا ہاتھ زیب کی گانڈ سے سہلا دیا۔ زیب نے چونک کر زمان کی طرف دیکھا۔ اور مسکرا دی۔ زمان بھی مسکرا دیا۔ اور آہستہ سے بولا۔۔۔ سوری۔۔

زیب۔۔ کوئی بات نہیں۔۔ ویسے آجکل آپکے ہاتھ بہت بے قابو ہو رہے ہیں۔۔ جہاں کوئی خوبصورت لڑکی دیکھتے ہیں تو بہکنے لگتے ہیں۔۔

زمان نے اسکی طرف سے اجازت دیکھتے ہوئے دھیرے سے اپنا ہاتھ اب اسکی ابھری ہوئی گانڈ پر رکھ دیا۔ اور اسے اپنے ہاتھ میں دبوچ کر زور سے دباتا ہوا بولا۔ کیا کروں برداشت ہی نہیں ہوتا نا۔۔

زیب۔۔ آؤ چچ چچ چچ چچ۔۔۔۔۔ سی سی سی سی سی سی۔۔۔ دھیرے نا۔۔۔

زمان نے جب زیب کو اپنے قابو میں آتے ہوئے دیکھا تو اسکا ہاتھ پکڑا اور ساتھ ہی موجود اپنے آفس میں اسے کھینچ کر لے گیا۔ زیب بھی کھل کھلا کر ہنستی ہوئی اسکے ساتھ اندر آگئی۔۔ اندر جاتے ہی زمان نے زیب کو اپنی بانہوں میں بھر لیا اور اپنے ہونٹ اسکے ہونٹوں پر رکھ دیئے۔۔ زیب تو پہلے سے ہی زمان پر فریفتہ تھی۔۔ فوراً ہی اس سے لپٹ گئی۔۔ اور خود بھی زمان کے ہونٹوں کو چومنے لگی۔۔ اپنی زبان کو

زمان کے منہ کے اندر ڈالنے لگی۔۔ زمان نے اسکی زبان کو چوستے ہوئے اپنے ہاتھوں سے اسکے جسم کو سہلانا شروع کر دیا۔۔ زیب کی کمر پر اسکی برا کی اسٹریپس اور ہک زمان کے ہاتھوں کو محسوس ہو رہے تھے۔۔ زمان نے زیب کی شرٹ کے نیچے سے اپنا ہاتھ ڈالا اور اسکی ننگی کمر پر رکھ دیا۔۔ زیب تڑپ اٹھی۔۔ اور اپنے مموں کو زمان کے سینے میں گھسانے کی کوشش کرنے لگی۔۔ دوسرا ہاتھ زمان نے زیب کی یونیفارم کے پاجامے میں ڈالا اور اسکی ننگی گانڈ کو سہلانے لگا۔۔ زمان کا قد زیب سے لمبا تھا۔۔ اس نے اپنا ہاتھ اسکی گانڈ سے نیچے لے جا کر اسکی چوت کو سہلانا شروع کر دیا۔۔ زیب کے منہ سے سسکاریاں نکل رہی تھیں۔۔ زمان بھی کبھی اسکے گالوں کو چومنے لگتا۔۔ تو کبھی اسکی گوری گوری گردن کو کس کرنے لگتا۔۔ اسکا لوڑا ایک بار پھر سے اکڑ چکا تھا۔۔ اور زیب کے پیٹ سے ٹکرا رہا تھا۔۔ آخر زمان نے خود ہی زیب کا ہاتھ پکڑ کر اپنی پینٹ کے اوپر سے ہی اپنے لوڑے پر رکھا اور زیب نے اسکے لنڈ کو سہلانا شروع کر دیا۔۔

جب زیادہ دیر برداشت نہیں ہو سکا تو زمان نے زیب کی شرٹ کو اتارنا چاہا۔۔ زیب نے اسے روک دیا۔۔ نہیں پلیز ڈاکٹر زمان ابھی نہیں۔۔ رات کو کر لیجئے گا جو کرنا ہے۔۔

زمان۔۔ کیوں۔۔ ابھی کیوں نہیں۔۔ رات کو تو ہما بھی ہوگی۔۔

زیب زمان کے سینے پر ہاتھ پھیرتی ہوئی ایک ادا سے بولی۔۔ تو کیا ڈاکٹر ہما کے سامنے ہم سے کوئی تعلق

نہیں رکھنا چاہتے آپ۔۔۔؟؟؟

زمان زیب کے مئے کو سہلاتا ہوا بولا نہیں نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں۔۔ میں تو تم دونوں کو ایک ساتھ
چودنا چاہتا ہوں۔۔ لیکن پہلی بار کے لیے صرف ہم دو ہی ہوں تو زیادہ اچھا ہے نا۔۔

زیب زمان کے ہونٹوں کو چوم کر بولی۔۔ اگر یہ بات ہے تو پھر کہیں باہر لے چلیں مجھے۔۔

زمان زیب کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔۔ چلو گی؟؟؟

زیب نے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے اس کے لوڑے کو مٹھی میں دبایا اور بولی۔۔ اس کے لیے تو کہیں بھی چلوں
گی۔۔۔

زمان ہنس پڑا۔۔ ٹھیک ہے ڈیوٹی ختم کر کے میرے ساتھ چلو۔۔ میرا ایک گھر ہے وہاں چلتے ہیں۔۔

زیب۔۔ اوکے ڈیر۔۔

زمان نے ایک بار پھر اسے کس کیا اور دونوں باہر آگئے۔۔

بجے دونوں کی ڈیوٹی ختم ہوئی تو زمان زیب کو اپنی کار میں لے کر ہاسپٹل سے نکل پڑا۔۔ جیسے ہی کار 8 ہاسپٹل سے نکلی تو زمان نے اپنا ہاتھ زیب کی رانوں کے درمیان رکھ دیا۔۔ زیب نے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ کے اوپر رکھا۔۔ اور بولی۔۔ آپکے ساتھ ہی جا رہی ہوں۔۔ اتنی بے صبری کیوں ہو رہی ہے جی۔۔

زمان ہنس پڑا اور اسکے مئے کو بھی ایک بار دبا دیا۔۔ اور اسکا ہاتھ کھینچ کر اپنی پینٹ کے اوپر سے ہی اپنے اکڑے ہوئے لوڑے پر رکھ دیا۔۔ زیب اسکی حالت کو دیکھ کر مسکرا دی۔۔

زیب۔۔ کمال ہے ڈاکٹر زمان۔۔ ساری رات ڈاکٹر ہما جیسی خوبصورت لڑکی کے ساتھ گزارنے کے بعد بھی آپکی یہ حالت ہے؟؟؟؟

زمان۔۔ یہ تو تمہارے حسن کی گرمی ہے میری جان۔۔

زیب مسکرائی۔۔ اور اسکے لوڑے کو زور سے اپنی مٹھی میں دبا کر بولی۔۔ آج میں اسکی ساری گرمی نکال دوں گی۔۔

زمان مسکرایا۔۔ تھوڑی رات کو ہمارے لیے بھی رہنے دینے یار۔۔

زمان کی اس بات پر دونوں ہنسنے لگے۔۔

زیب بولی۔۔ ڈاکٹر زمان۔۔ ویسے آپ نے زبردست لڑکی پٹالی ہے۔۔ سچ بتا رہی ہوں میں آپ کو وہ کبھی بھی ایسی نہیں رہیں۔۔ مگر آپ کے ساتھ یہ سب کچھ کرنے پر پتہ نہیں کیسے تیار ہو گئی۔۔ اور اب آپ کی ہو گئی ہے تو آپ کے تو مزے ہی مزے ہیں۔۔

دونوں مسکرا نے لگے۔۔ زمان زیب کو ایک اچھے سے ریسٹورنٹ میں لے آیا۔۔ وہاں انہوں نے ناشتہ کیا۔۔ اور پھر وہ اسے اپنے ایک الگ سے لیے ہوئے چھوٹے سے گھر پر آگیا۔۔ چھوٹا سا مگر صاف ستھرا گھر تھا۔۔ اور اچھا سجا ہوا تھا۔۔ امارت نظر آتی تھی۔۔ زیب نے اپنا ہینڈ بیگ صوفے پر رکھا اور اپنا دوپٹہ بھی اتار کر بیٹھ گئی۔۔ اتنے میں زمان اندر سے دو گلاس اور شراب کی بوتل لے آیا۔۔

زیب نے اس کے ہاتھ میں شراب کی بوتل دیکھی تو مسکرا کر بولی۔۔ اچھا تو یہ شوق بھی کرتے ہیں آپ۔۔

زمان اسکے قریب بیٹھ کر دونوں گلاسوں میں شراب ڈالتے ہوئے بولا۔۔۔ جی ہاں سبھی شوق ہیں جناب۔۔۔

زمان نے زیب کی طرف شراب کا گلاس بڑھایا تو وہ مسکرا کر بولی۔۔۔ آپ کو کیسے یقین ہے کہ میں بھی پیتی ہوں گی۔۔۔

زمان زیب کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا۔۔۔ تمہاری آنکھوں سے جو شراب چھلک رہی ہے اس سے ہی مجھے یقین ہو رہا ہے میری جان۔۔۔ یہ کہتے ہوئے زمان نے اپنا گلاس اسکے ہونٹوں سے لگا دیا۔۔۔ اور زیب نے پہلا گھونٹ لے لیا۔۔۔ اور پھر اپنا گلاس بھی اسکے ہاتھ سے پکڑ لیا۔۔۔ زمان نے ایک ہاتھ میں اپنا گلاس لیا۔۔۔ اور دوسرا بازو زیب کی گردن کے پیچھے سے ڈال کر اسے اپنے ساتھ چپکا لیا۔۔۔ اسکا ہاتھ اسکے کندھے پر سے اسکے سینے کے ابھار پر آگیا۔۔۔ اور وہ اسکو سہلاتے ہوئے پینے لگا۔۔۔

ایک ایک پیگ پینے کے بعد زمان نے دونوں گلاس رکھے اور پھر زیب کو اپنی بانہوں میں کھینچ لیا۔۔۔ وہ بھی اسکے سینے پر لڑھک سی گئی۔۔۔ زمان نے اسکے ہونٹوں کو چومنا شروع کر دیا۔۔۔ اور اسکے ہاتھ زیب کی کمر کو سہلانے لگے۔۔۔ زمان نے اسکی شرٹ کو اوپر کی طرف کھینچنا شروع کیا تو زیب نے سیدھی ہو کر اپنی شرٹ نیچے سے پکڑ کر اوپر اٹھائی اور اپنے جسم سے الگ کر دی۔۔۔ اب اسکا گورا گورا اوپری بدن بالکل ننگا تھا۔۔۔ سوائے اسکی کالے رنگ کی برا کے۔۔۔ جو کہ اسکے گورے گورے جسم پر بہت ہی بچ رہی تھی۔۔۔ زمان نے

فوراً ہی اپنے دونوں ہاتھ زیب کی کالی برا کے اوپر سے ہی اسکی چھاتیوں پر رکھ دیئے۔۔

زمان۔۔ بہت دنوں کی حسرت انکو دیکھنے کی۔۔

زیب مسکرائی۔۔ تو کہہ دیتے۔۔

زمان۔۔ بس ہمت ہی نہیں ہوئی چانس مارنے کی۔۔ یہ کہتے ہوئے زمان نے اسکی برا کو نیچے کو کھینچ دیا۔۔
اور اسکے گورے گورے مئے ننگے کر دیئے۔۔ گول گول مئے۔۔ جن کے سروں پر گلابی نیل تے ہوئے
تھے۔۔ ہما کے مموں سے چھوٹے ہی تھی۔۔ مگر خوبصورت ویسے ہی لگ رہے تھے۔۔ زمان نے اسکے نیلز
کو اپنی انگلیوں میں لے کر مسلا۔۔ اور پھر اپنے ہونٹ اسکے ایک نیل پر رکھ کر اسے چوسنے لگا۔۔ چوستے
ہوئے اسکو اپنی زبان سے رگڑنے بھی لگا۔۔ چوستے ہوئے اسکے نیل کو کھینچتا اپنے ہونٹوں سے۔۔ اور پیچھے
سے اسکا ایک ہاتھ زیب کی ننگی کمر کو سہلا رہا تھا۔۔

تھوڑی دیر تک دونوں ایک دوسرے کو اسی طرح چومتے اور چوستے رہے۔۔ پھر زمان نے اسے صوفیہ پر
سیدھا کر کے لٹایا۔۔ اور خود نیچے کھڑے ہو کر اسکا پاجامہ بھی کھینچ کر اتار دیا۔۔ زیب کی خوبصورت
چوت اسکے سامنے ننگی تھی۔۔ زمان نے اسکی ٹانگوں کو کھولا اور نیچے بیٹھ کر اپنے ہونٹ اسکی گلابی چوت پر

رکھ دیئے۔۔ زیب کے منہ سے سسکاری نکل گئی۔۔ زمان نے اپنی زبان اسکی چوت پر چلاتے ہوئے اسکی چوت کو چاٹنا شروع کر دیا۔۔ کبھی اپنی زبان کو اسکی چوت کے اندر لے جاتا۔۔ اور اندر سے چاٹنے لگتا۔۔ اور کبھی اسکی چوت کے دانے کو اپنی زبان کی نوک سے سہلانے لگتا۔۔ زیب کالذت کے مارے بر حال ہو رہا تھا۔۔ وہ زمان کے سر کو اپنی چوت پر دبا رہی تھی۔۔ اسکے بالوں کو کھینچ رہی تھی۔۔ اور اپنی ٹانگوں کو اسکے پیچھے لپیٹ رہی تھی۔۔ اسکے منہ سے سسکاریاں نکل رہی تھیں۔۔۔

زمان کھڑا ہوا۔۔ اور اپنی پینٹ کھولنے لگا۔۔ پینٹ کو اپنے جسم سے نیچے سرکانے کے بعد اپنا انڈرویزر بھی اتار دیا۔۔ اسکا لوڑا زیب کے سامنے لہرانے لگا۔۔ زیب فوراً ہی اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔ بنا اسکے لنڈ کو چھوئے اسکی ٹوپی کو چوما۔۔ اور پھر اپنا منہ کھول دیا۔۔ زمان نے آہستہ سے اپنا لنڈ اسکے منہ کے اندر رکھ دیا۔۔ زیب نے اسکی ٹوپی کے نچلے حصے پر اپنی زبان پھیرنی شروع کر دی۔۔ زبان کی نوک سے لنڈ کے نچلے حصے کو سہلانے لگی۔۔ زمان نے بھی آہستہ آہستہ اپنا لوڑا زیب کے منہ کے اندر باہر کرنا شروع کر دیا۔۔ خود کو آگے پیچھے کرتے ہوئے۔۔ زیب نے اپنے ہونٹوں کو اسکے لوڑے کے گرد بند کر لیا اور اسکے لنڈ کو چوسنے لگی۔۔ اپنے منہ کو آگے پیچھے کرتی ہوئی۔۔ اسکا دوسرا ہاتھ زمان کے ٹٹوں کو سہلانے لگا۔۔ ان سے کھیلنے لگا۔۔ زمان نے اپنا ہاتھ زیب کے سر پر رکھا اور اپنا لوڑا اسکے منہ کے اندر باہر کرنے لگا۔۔ لنڈ کی ٹوپی زیب کے حلق سے جا کر ٹکراتی۔۔

چند منٹ تک زیب کو اپنا لوڑا چسوانے کے بعد زمان نے اسے صوفے پر ہی سیدھا کیا۔۔ اور اسکی ٹانگوں کو پھیلا کر اپنے لوڑے کو اسکی چوت پر رگڑنے لگا۔۔ اوپر نیچے کو گھسنے لگا۔۔ اسکی چوت کے دانے کو سہلانے لگا۔۔ زیب کے تھوک سے زمان کا لوڑا گیلا ہو رہا تھا۔۔ اب اسکی چوت کا پانی بھی اسکے لوڑے کو گیلا کرنے لگا۔۔

زیب۔۔ ڈال دو اندر اب پلیز۔۔ اور نہیں تڑپاؤ۔۔

زمان مسکرایا۔۔ اور اپنے لوڑے پر دباؤ بڑھاتے ہوئے اپنے لوڑے کی ٹوپی کو اسکی چوت کے اندر سرکا دیا۔۔ زیب کے منہ سے ایک سسکاری نکل گئی۔۔ اب زمان نے بنار کے اپنا لوڑا اسکے چوت کے اندر پورے کا پورا اتار دیا۔۔ دونوں کے بال ایک دوسرے سے ٹچ ہونے لگے۔۔ زمان نے اپنا لوڑا اب زیب کی چوت میں اندر باہر کرتے ہوئے اسے چودنا شروع کر دیا۔۔ زیب بھی اپنی ٹانگیں اٹھائے اس سے چدوا رہی تھی۔۔ اسکے منہ سے آہ۔۔ آہ۔۔ اووووو۔۔ کی آوازیں نکل رہی تھیں۔۔ زمان کا موٹا لوڑا جڑ تک زیب کی چوت کے اندر باہر ہو رہا تھا۔۔ زمان نے زیب کی ٹانگوں کو ہوا میں اٹھا کر دھندلا دیا۔۔ اسے چودنا شروع کر دیا۔۔ کچھ دیر کے بعد اسے صوفے پر ہی گھوڑی بنایا۔۔ اور پیچھے سے اپنا لوڑا اسکی چوت کے سوراخ پر رکھا۔۔ اور اسکی گانڈ کو پکڑ کر اپنا لنڈا اسکی چوت کے اندر ڈال دیا۔۔ زیب نے ایک لمبی آہ ہہہہہہہہ کے ساتھ اسکا پورا لوڑا اپنی چوت میں لے لیا۔۔ زمان نے اب اسکی کمر کو اپنے دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر

پچھے سے گھسے مارنے لگا۔ ایک ہی دن میں دونی چوتیں پا کر زمان کالوڑا پاگل ہو رہا تھا۔۔۔ کبھی زمان اسکی کمر کو چھوڑ کر اپنے ہاتھ آگے لے جا کر اسکے مموں کو پکڑ کر دھکے مارنے لگتا۔ قریب 15 منٹ تک زمان اسکی چدائی کرتا رہا۔ اس دوران زیب کی چوت نے دوبار پانی چھوڑ دیا۔ اور آخر کار زمان کے لنڈ نے بھی اپنا پانی زیب کی چوت میں نکال دیا۔ دونوں صوفے پر ایک دوسرے کی بانہوں میں لیٹ گئے۔۔

زمان اسکے نپل سے کھیلتے ہوئے بولا۔۔ تم بھی کنواری نہیں ہو۔۔؟؟؟ وہ نرسز کے بارے میں ٹھیک ہی کہتے ہیں نا پھر کہ نرس کنواری نہیں ہوتی۔۔

زیب مسکرائی۔۔ کیوں۔۔ آجکل تو آپکی لیڈی ڈاکٹر ز بھی کنواری نہیں ہوتیں جناب۔۔

زمان مسکرایا۔۔ ہاں یہ تو ہے۔۔

زیب۔۔ ویسے زمان صاحب۔۔ آج کے دور میں تو کنواری۔۔ سیل پیک چوت تو بس قسمت والوں کو ہی ملتی ہے۔۔

دونوں مسکرا نے لگے۔۔ تھوڑی دیر ریست کرنے کے بعد زمان نے ایک بار پھر زیب کو چودا اور پھر وہ

اسے ہو سٹل چھوڑ آیا۔

ہاسپٹل جانے کے لئے آج تو ہما سپیشل تیار ہو رہی تھی۔۔ اس نے ایک خوبصورت ساشلو اور قمیض نکال کر پہنا۔۔ جسکا گلا بھی تھوڑا گہرا ہی تھا۔۔ اور بنا جھکے ہی اسکی چھاتیوں کی درمیانی لکیر نظر آتی تھی۔۔ اور جھکنے پر تو اسکے مموں کا کچھ حصہ بھی آسانی سی دیکھا جاسکتا تھا۔۔ نیچے سے اس نے ٹائٹ سا برینڈڈ برا پہنا تھا۔۔ ہاف کپ۔۔ جسکی لائننگ اسکی پتلی شرٹ کے اوپر سے صاف دکھ رہی تھی۔۔ اور صاف پتہ چلتا تھا کہ اسکی برانے اسکے آدھے مموں کو ڈھانپا ہوا ہے۔۔ روٹین سے زیادہ اس نے میک اپ بھی کیا تھا۔۔ اور آج تو ہما قیامت ہی لگ رہی تھی۔۔ اسکے ہونٹوں کی سرخی دیکھ کر کسی کا بھی دل انکو چومنے کے لیے مچنے سے نہیں رہ سکتا تھا۔۔ تیار ہو کر خود کو آئینے میں دیکھا تو ہما مسکرا دی۔۔ اور خود سے ہی بولی۔۔ ہما ڈارلنگ۔۔ آج تو تم چدنے سے نہیں بچ سکتی۔۔ اور ہما خود کو نسا بچنا چاہتی تھی۔۔ اب وہ جس راہ پر چل نکلی تھی وہ اسکو انجوائے کرنے لگی تھی۔۔

رات کو جب انور نے ہما کو ہاسپٹل میں ڈراپ کیا تو ہما کے ذہن میں ایسے ہی خیال آیا کہ اسکا شوہر خود اسے ایک دوسرے مرد کے ساتھ سیکس کرنے کے لیے چھوڑ کر جا رہا تھا۔۔ ایک لمحے کے لیے ہما کو تھوڑی شرمندگی محسوس ہوئی اور خود کو غلط پایا۔۔ لیکن پھر اسے خیال آیا کہ انور بھی تو ذرا سا موقع ملنے پر یہی سب کچھ کرنے والا ہے نا۔۔ تو پھر میں ایسا کیوں نا کروں۔۔ یہ خیال آتے ہی اس نے اپنی شرمندگی کو

جھٹک کر دور کیا اور پھر ہاسپٹل کے اندر چلی گئی۔۔

زیب آچکی ہوئی تھی۔۔ جیسے ہی اس نے ہما کو دیکھا تو اپنے ہونٹ سکپٹر کر سیٹی بجائی۔۔ جسے سن کر ہما شرما گئی۔۔

زیب۔۔ ڈاکٹر ہما۔۔ آج تو لگتا ہے کہ مکمل تیاری کر کے آئی ہوئی ہیں ڈاکٹر زمان کو پورے پورے مزے دینے کے۔۔ میرا تودل کر رہا ہے کہ ان سے پہلے میں خود آپکے ان رسیلے ہونٹوں کا رس چوس لوں۔۔

ہما اسکے خطرناک ارادوں کو دیکھ کر فوراً وہاں سے کھسک گئی۔۔ اور اپنے کمرے میں آگئی۔۔ ڈاکٹر زمان شاید ابھی نہیں آیا تھا۔۔ وہ اپنے آفس میں صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی کہ رشید صفائی کرنے کے لیے آگیا۔۔ رشید بھی اس ہاسپٹل کا ایک کریکٹر تھا۔۔ 40-35 سال کا ہٹا کٹا مرد تھا۔۔ درمیانہ قد۔۔ لیکن مضبوط بھاری بھر کم جسم۔ کالا سیاہ رنگ۔۔ ایک کان میں چاندی کی بالی پہنی ہوئی تھی۔۔ پان اور سگریٹ اسکی عادت تھی۔۔۔ موٹے کالے ہونٹ۔۔ اور سیاہ چہرہ۔۔ بہت ہی بد صورت آدمی تھا یہ رشید۔۔ جیسا اسکا حلیہ تھا ویسی ہی اسکی نوکری تھی۔۔ ہاسپٹل میں کلینر کی نوکری کرتا تھا۔ یعنی جمعہ ار۔۔ سرکاری جاب بھی تھی یہاں نائٹ پر پارٹ ٹائم ڈیوٹی کرتا تھا۔۔ سرکاری ہسپتالوں کا یہ نچلا عملہ تو بس شکاری ہی ہوتا ہے۔۔ جیسے ہی کوئی خوبصورت لڑکی نظر آئی اسکے ارد گرد منڈلانے لگتے ہیں اور اکثر اوقات تو یہ لوگ کامیاب بھی ہو

جاتے ہیں اپنا شکار قابو کرنے میں۔۔ رشید بھی ایسی ہی چیز تھا۔۔ بہت ہی ٹھہر کی اور ہوس سے بھرا ہوا۔۔ کسی بھی لڑکی کو تاڑنے سے باز نہیں رہتا تھا۔۔ چاہے وہ کوئی نرس ہو یا کوئی لیڈی ڈاکٹر۔۔ اور ڈاکٹر ہما تو اس کی پسندیدہ لڑکی تھی۔۔ وہ ہمیشہ ہی اسکی خوبصورتی پر اپنی لاڑ پکارتا رہتا تھا۔۔ ہما کو بھی اس بات کا احساس تھا۔۔ اسی لیے وہ اسکو ناپسند کرتی تھی۔۔ اسے دیکھتے ہی اسکے ماتھے پر بل پڑ جاتے تھے۔۔ کیونکہ اسکی نظریں اسکے جسم کو ناپتی رہتی تھیں۔۔ اسی وجہ سے ہما اس سے نفرت کرتی تھی۔۔

اب بھی کمرے میں صفائی کرنے آیا تو ہما کو دیکھنے لگا۔۔ اسے بھی احساس ہوا کہ آج ہمارے روز سے کچھ زیادہ ہی خوبصورت لگ رہی ہے۔۔ اسکی نظریں بار بار ہما کی ننگی ہو رہی ہوئی گوری گوری پنڈلیوں پر جا رہی تھیں۔۔ صفائی کرتے ہوئے وہ رہ نہیں پایا اور بول ہی پڑا۔۔ میڈم جی۔۔ آج تو آپ بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔

ہمانے چونک کر اسکی طرف دیکھا۔۔ اور ناگواری سے بولی۔۔ تم کو اس سے کیا مطلب؟؟؟ تم اپنے کام سے کام رکھو۔۔

رشید۔۔ وہ میڈم جی میں تو ویسے ہی کہہ رہا تھا۔۔ جو سچ بات ہے میں نے کہہ دی بس۔۔

ہما۔۔ اپنی اوقات میں رہا کرو۔۔ سمجھے۔۔ اور آئندہ میں تمہارے منہ سے ایسی بات نہ سنوں

رشید چپ کر گیا۔۔ اور اپنا کام کرنے لگا۔۔ مگر اسکی ہوسناک ٹھکر کی نظریں کہاں باز آنے والی تھیں۔۔ وہ ابھی بھی بار بار ہما کے جسم کو ہی تاڑ رہی تھی۔۔ آخر اس کا کام مکمل ہوا اور وہ کمرے سے نکل گیا۔۔ تھوڑی دیر میں ہما کو ایک سینئر ڈاکٹر کے ساتھ آپریشن تھیٹر جانا پڑ گیا۔۔ اس نے اپنے آفس میں اپنے کپڑے اتارے اور انکو کھونٹی پر لٹکا کر آپریشن تھیٹر کا لباس پہن لیا اور اندر چلی گئی۔۔ رشید نے بھی ہما کو آپریشن تھیٹر جاتے ہوئے دیکھا تو ماحول سازگار دیکھ کر وہ ہما کے آفس میں کھسک آیا۔۔ وہاں اسے ہما کا لباس نظر آیا۔۔ وہ فوراً آگے بڑھا۔۔ اور اسے کھونٹی پر سے اتار لیا۔۔ اسے اپنے ہاتھوں میں لے کر انکی خوشبو سونگھنے لگا۔۔ ہما کے لباس کی خوشبو کو سونگھتے ہی رشید کی آنکھیں بند ہونے لگیں۔۔ بہت ہی پیاری اور مست خوشبو آرہی تھی۔۔ ہما کے جسم کی خوشبو بھی اس میں تھی اور اسکے پرفیوم کی بھی۔۔

رشید نے ہما کی شلوار کو پکڑا اور اسکی چوت والے حصے کو اپنی ناک سے لگا کر سونگھنے لگا۔۔ وہاں پر تو صرف ہما کی چوت کی خوشبو تھی۔۔ بھینی بھینی۔۔ مست کر دینے والی۔۔ جتنا وہ سونگھتا جاتا اتنی ہی اسکی ہوس بڑھتی جاتی۔۔ اسکا لوڑا بھی اکڑنے لگا تھا۔۔ اس نے اپنا لوڑا باہر نکالا اور ہما کی شلوار کو اپنے کالے لوڑے پر لپیٹ کر اسے رگڑنے لگا۔۔ ملائم شلوار کی رگڑائی سے اسے بے حد مزہ آرہا تھا۔۔ لوڑے پر سے کپڑا پھسلتا جا رہا تھا۔۔ اور رشید دوسرے ہاتھ سے ہما کی قمیض کو سونگھ رہا تھا۔۔ اسے احساس تھا کہ اگر اسکا پانی ڈاکٹر

ہمارے کپڑوں پر لگ گیا تو اسکے لیے اچھا نہیں ہو گا۔۔ آخر اس نے خود پر قابو پایا اور پھر ہمارے کپڑے واپس لٹکا کر کمرے سے باہر نکل گیا۔۔ ہمارا واپس آئی اور آکر اپنے کپڑے پہنے لگی تو اسے احساس ہوا کہ اسکے کپڑوں پر کافی سلوٹیں پڑی ہوئی ہیں۔۔ ہمارا کچھ سمجھ نہیں آئی۔۔ وہ اپنے کپڑوں کو الٹ پلٹ کر دیکھنے لگی۔۔ اپنی شلوار پر ایک جگہ اسکو ایک چھوٹا سا سرخ سرخ نشان نظر آیا۔۔ وہ حیران ہوئی اور اسے دیکھنے لگی کہ یہ کس چیز کا نشان ہو سکتا ہے۔۔ کوئی بلڈ ہے یا کچھ اور۔۔ جب کچھ سمجھ نہیں آیا تو اس نے خاموشی سے اپنے کپڑے پہنے اور باہر آگئی۔۔ باہر آئی تو رشید پھر اسکو دیکھ رہا تھا۔۔ اسکا لوڑا یہ سوچ کر ہی ٹائٹ ہونے لگا کہ ابھی کچھ دیر پہلے وہ ڈاکٹر ہمارے چوت کی خوشبو سونگھ چکا ہے۔۔ اور اسکی شلوار سے اپنی مٹھ بھی ماری ہے۔۔ ہمارے جب رشید کو پان چباتے ہوئے دیکھا تو ایک لمحے کے لیے اسے خیال آیا کہ کہیں یہ اسکے پان کا نشان تو نہیں ہے۔۔ ہو بھی سکتا ہے کہ اس کمینے نے اندر جا کر میرے کپڑوں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی ہو۔۔ ہمارے نظروں میں خود بخود ہی اسکے لیے غصہ آگیا۔۔ مگر وہ اسے کچھ نہ بولی۔۔ آخر کہتی بھی کیا۔۔ کیونکہ اسے خود یقین نہیں تھا۔۔

رات کے 2 بجے تو سب طرف سکون ہی سکون ہو گیا۔۔ رشید بھی حسب معمول کہیں پڑ کر سو چکا تھا۔۔ مگر ڈاکٹر ہمارا، زمان اور زیب جاگ رہے تھے۔۔ زمان نے ہمارا ہاتھ پکڑا اور آج پھر سیکنڈ فلور کی طرف لے جانے لگا۔۔ ہمارے کوئی اعتراض نہیں کیا اور مسکراتی ہوئی اسکے ساتھ چل پڑی۔۔ لفٹ کے اندر جاتے ہی زمان نے ہمارا اپنی بانہوں میں بھر لیا۔۔ ہمارا کسمائی۔۔ تھوڑا صبر تو کرونا۔۔ میں کہیں بھاگی تو نہیں جا رہی

نا۔۔ تمہارے ساتھ ہی جا رہی ہوں نا۔۔ مگر زمان کہاں اسے چھوڑنے والا تھا۔۔ اتنی سی دیر کے لیے بھی اسکو چومتا رہا۔۔

اندر کمرے میں جاتے ہی اس نے ایک بار پھر سے ہما کو اپنی بانہوں میں لیا اور اسکی کمر کو سہلاتے ہوئے اسکی گانڈ کو دبائے لگا۔۔ پھر اس نے ہما کی شرٹ کو پکڑ کر اوپر کو اٹھاتے ہوئے اسے اتار دیا۔۔ ہما کا اوپری جسم ننگا ہو گیا۔۔ اسکے مے آدھے اسکی برا میں سے چھلک رہے تھے۔۔ جیسے ہی زمان کی نظر ان پر پڑی تو وہ نیچے جھک کر اسکی چھاتیوں اور انکے درمیان کی لکیر کو چومنے لگا۔۔ ہمانے بھی اسکا سر اپنے سینے پر دبایا۔۔ اور لذت سے آنکھیں بند کر لیں۔۔ زمان نے ہما کی برا کے ایک کپ کو نیچے کھینچا اور اسکا ایک ممانگا کر لیا۔۔ اور اسکے گلابی نپل کو منہ میں لے کر چوسنے لگا۔۔ پھر اپنے دانتوں کے بیچ میں لیا اور انکو آہستہ آہستہ کاٹنے لگا۔۔ ہما کا مزے سے برا حال ہو رہا تھا۔۔ کچھ ہی دیر کے بعد ہمانے بھی اپنا ایک بازو زمان کی گردن کے پیچھے ڈالا اور دوسرا ہاتھ نیچے لے جا کر اسکے لوڑے کو پکڑ لیا۔۔ اور اسکی پینٹ کے اوپر سے ہی اسکو سہلانے لگی۔۔ جب اسکی تسلی نہیں ہوئی تو اس نے زمان کی پینٹ کی بیلٹ کھولی اور اسکی پینٹ کو نیچے سرکا دیا۔۔ اور اپنا ہاتھ اسکے انڈرویئر کے اندر ڈال کر اسکے لوڑے کو پکڑ کر باہر کھینچ نکالا۔۔ اور اپنی مٹھی میں لے کر اسکے اکڑے ہوئے لوڑے کو مسلنے لگی۔۔

زمان نے ہما کے مموں پر سے اپنا منہ ہٹایا۔۔ اور ایک بار پھر ہما کے ہونٹوں کو چومنے لگا۔۔ پھر اسکے

کاندھوں پر ہاتھ رکھ کر اسے نیچے کو بٹھانے لگا۔۔ ہمارا مطلب سمجھ رہی تھی۔۔ وہ بھی بنا مزاحمت کے نیچے بیٹھ گئی۔۔ اب زمان کا اکڑا ہوا انڈھا کے چہرے کے سامنے لہرا رہا تھا۔۔ ہمارے مسکرا کر زمان کی آنکھوں میں دیکھا اور اسکے گورے چٹے لوڑے کو اپنے ہاتھ میں پکڑ لیا۔۔ اور اپنے ہونٹ آگے لے جا کر اسکے ٹوپے کو چوم لیا۔۔ پھر اپنی زبان باہر نکال کر اسے چاٹنے لگی۔۔ ہمارے زمان کے لوڑے کی ٹوپی کو چاٹنے کے بعد اسے نیچے سے اوپر تک اپنی زبان سے چاٹنا شروع کر دیا۔۔ اسکے لوڑے کو اپنے تھوک سے گیلیا کرنے لگی۔۔ کبھی اسے منہ کے اندر لیتی اور اپنا سر آگے پیچھے کو کرتی ہوئی اسکا لوڑا اپنے منہ میں اندر باہر کرنے لگتی۔۔ اسکے حلق اور منہ سے اسکا گاڑھا گاڑھا تھوک نکل نکل کر اسکے لوڑے پر لگ رہا تھا۔۔ اور ہمارا مستی بھی بڑھتی جا رہی تھی۔۔ وہ بار بار اسکے لوڑے کو اپنے منہ میں لیتی اور اسے چوستی۔۔ کبھی کبھی زمان دھکا لگاتا تو اسکا لوڑا ہمارے حلق سے بھی ٹکراتا۔۔ تھوڑی ہی دیر میں دونوں اپنے اپنے لباس سے بے نیاز ہو کر چُپدائی میں مصروف ہو گئے۔۔ آج پھر ہمارے کو بے حد مزہ آیا تھا۔۔

ہمارا چودنے کے بعد زمان نے کپڑے پہنے اور کمرے سے نکل کر نیچے آگیا۔۔ کچھ دیر تک آرام کرنے کے بعد ہمارے بھی اٹھ کر اپنے کپڑے پہنے اور اپنا حلیہ درست کر کے باہر نکل آئی۔۔ جیسے ہی وہ لفٹ کی طرف بڑھی تو اسے برآمدے کے آخر میں رشید کھڑا نظر آیا۔۔ جیسے ہی ہم کی نظر اس پر پڑی تو وہ ٹھٹک گئی۔۔ گھبرا گئی۔۔ اسکے چہرے کا رنگ ہی جیسے اڑ گیا۔۔ اور دور کھڑا رشید ہمارا کو دیکھ کر اپنے پیلے پیلے دانت

نکال کر مسکراتا رہا۔۔ ہمانے اپنی ہمت اکٹھی کی اور جلدی سے لفٹ میں داخل ہو کر نیچے اتر آئی۔۔ اسکا

دل بڑی بری طرح سے دھڑک رہا تھا ایک انجانے خوف سے۔۔۔

زیب نے ڈاکٹر ہما کی اڑی اڑی رنگت اور گھبرا یا ہوا چہرہ دیکھا تو فوراً اس سے پوچھنے لگی۔۔

زیب۔۔ کیا ہوا ڈاکٹر ہما۔۔ آپ اتنی گھبرائی ہوئی کیوں ہیں۔۔

ہما۔۔ نہیں نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں۔۔

زیب مسکرائی۔۔ کہیں ڈاکٹر زمان نے کچھ زیادہ ہی زور سے گھسے تو نہیں مار دیئے۔۔

اسکی اس بات پر ہما مسکرائی اور اسکے بازو پر ایک ہلکی سی چپت ماری۔۔ بڑی بے شرم ہو تم نا۔۔

زیب مسکرا کر ہما کی گانڈ کو سہلاتی ہوئی بولی۔۔ یہ بھی ٹھیک کہی آپ نے۔۔ ڈاکٹر زمان سے چدوا کر آپ

خود آرہی ہو اور بے شرم میں ہو گئی۔۔ اچھا انصاف ہے جی آپ کا۔۔

اسکے اس انداز سے بات کرنے پر ہما ہنسنے لگی۔۔ اسے رشید والی بات بھولنے لگی۔۔ اور وہ نارمل ہونے لگی

زیب۔۔ ڈاکٹر ہما۔۔ ویسے میرے پاس بھی ایک بات ہے آپکو بتانے والی۔۔

ہما۔۔ ہاں ہاں بتاؤ جلدی۔۔

زیب تھوڑا جھجکنے کی اداکاری کرتی ہوئی۔۔ وہ آج صبح میں نے بھی کر لیا۔۔

ہما خوش ہوتی ہوئی۔۔ واؤ۔۔ زبردست۔۔ اپنے منگیتر کے ساتھ۔۔۔

زیب۔۔ نہیں۔۔ کسی اور کے ساتھ۔۔

ہما۔۔ جلدی بتاؤ ناکس کے ساتھ کیا ہے تم نے۔۔

زیب۔۔ آپ ناراض تو نہیں ہونگی نا۔۔

ہما حیرانگی سے۔۔ بھلا میں کیوں ناراض ہونے لگی۔۔ جلدی بتاؤ کون ہے وہ لکی جس نے تمھاری لی ہے۔۔

زیب۔۔ وہ بھی وہی ہے جس نے آپ کی لی ہے ڈاکٹر ہما۔۔

ہمانے ایک لمحے کے لیے سوچا۔۔ اووووووووو۔۔ واوووووووو۔۔۔۔۔ یعنی کہ زمان کے ساتھ

۔۔۔۔۔ زبردست۔۔۔۔۔

زیب۔۔ جی ڈاکٹر ہما۔۔ ڈاکٹر زمان کے ساتھ۔۔ آپ ناراض نہیں ہوئیں کیا۔۔

ہما اسے اپنے بانہوں میں بھرتی ہوئی بولی۔۔ ارے میں بھلا کیوں ناراض ہونے لگی۔۔ مزے کرنے پر تو
سب کا ہی حق ہے نا۔۔ جیسے تم مجھے کہتی ہوتی ہو۔۔

یہ کہتے ہوئے ہمانے زیب کے ہونٹوں کو چوم لیا۔۔ زیب نے بھی ہما کو اپنی بانہوں میں بھر لیا۔۔ اور اسکو
چومنے لگی۔۔۔

چند لمحوں کے بعد ہمانے اسے پیچھے ہٹایا۔۔ اور بولی۔۔ چلو اب مجھے بتاؤ کیسے ہوا یہ سب اور کہاں۔۔

زیب نے ہما کو ساری بات تفصیل سے بتادی۔۔

ہما۔۔ تو تم اسکے گھر پر گئی تھی اسکے ساتھ۔۔

زیب نے ہاں میں سر ہلایا۔۔

ہما کو ایک بار پھر سے رشید کا خیال آیا۔۔ ہاں باہر ہی ٹھیک ہے ویسے۔۔ یہاں روز روز کرنے سے کسی کو پتہ بھی تو چل سکتا ہے نا۔۔

زیب۔۔ ڈاکٹر ہما۔۔ آپ چلو گی ڈاکٹر زمان کے گھر پر۔۔

ہما۔۔ سوچوں گی یار۔۔

زیب نے ہما کے نپل پر چٹکی کاٹی۔۔ چوت میں تو ابھی بھی آپکے کھجلی ہو رہی ہو گی اور نخرے دیکھو ذرا آپ۔۔

ہما اس بات پر ہنسنے لگی۔۔ اور دونوں ایک بار پھر ایک دوسرے کی بانہوں میں سما گئیں۔۔ اتنے میں زمان اندر داخل ہوا۔۔ اور دونوں کو ایک دوسری کی بانہوں میں دیکھ کر مسکرا نے لگا۔۔ دروازہ بند کر کے انکی طرف بڑھا۔۔ دونوں الگ ہو چکی تھیں۔۔ زمان نے دونوں کے درمیان صوفے پر اپنے لیے جگہ بنائی اور انکے بیچ میں بیٹھ گیا۔۔ اور اپنے بازو دونوں طرف پھیلا کر دونوں کو اپنے ساتھ چپکا لیا۔۔ نہ ہمانے کوئی مزاحمت کی اور نہ ہی زیب نے۔۔ زمان نے اپنے ہونٹ ہما کی طرف کیے اور اسکے ہونٹوں کو چوم لیا۔۔ ہما بھی اسکا ساتھ دینے لگی۔۔ اور دونوں ہی ایک دوسرے کو کس کرنے لگے۔۔۔ زیب دونوں کو دیکھ رہی تھی۔۔ اور اسکا ہاتھ زمان کی ران کو سہلا رہا تھا۔۔۔ کچھ دیر تک ہما کو کس کرنے کے بعد زمان نے اپنا منہ اس سے ہٹایا اور اب زیب کی طرف متوجہ ہو گیا۔۔ اور اپنے ہونٹ اسکے ہونٹوں پر رکھ کر اسے چومنے لگا۔۔ ہمانے اپنا ہاتھ بڑھا کر زیب کے مئے پر رکھ دیا۔۔ اور اسے آہستہ آہستہ دبائے لگی۔۔ اسکی نظریں بار بار دروازے کی طرف جارہی تھیں۔۔ کہ کوئی آنے جائے۔۔

زمان نے زیب کی یونیفارم کی شرٹ کے بٹن کھولے۔۔ اور اپنا ہاتھ اندر ڈال کر اسکے مئے کو سہلانے لگا۔۔ زیب کی آنکھیں بند ہونے لگیں۔۔ ہما بھی زمان کے ساتھ چپکی ہوئی ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔۔ اسکا ہاتھ اب زمان کی پینٹ کے اوپر سے ہی اسکے لوڑے پر تھا۔۔ جو اکڑا ہوا تھا اور وہ اسے سہلانے لگی۔۔ زیب نے بھی اپنا ہاتھ زمان کے لوڑے پر رکھا اور اسکی زپ کھول کر اسکا لنڈ باہر نکال لیا۔۔ زمان کا لوڑا رنگا ہوتے ہی ہمانے اسے اپنے ہاتھ میں لے لیا۔۔ اور ہاتھ کو اوپر نیچے کرتے ہوئے اسکو سہلانے لگی۔۔ زمان

نے اپنا ہاتھ ہما کے سر کے پیچھے رکھا اور اسکا سر نیچے کو کھینچ لیا۔۔ ہمانے بنا کوئی مزاحمت کیے اپنا منہ نیچے لے جا کر زمان کے لوڑے کو چوم لیا۔۔ اور اسکے ٹوپ پر زبان پھیرنے لگی۔۔ اتنے میں زمان نے زیب کا چہرہ بھی اپنے لوڑے پر ہی جھکا دیا۔۔ اس نے بھی اپنا ہاتھ زمان کی ران پر رکھا اور اسکے لوڑے کے نچلے حصے کو اپنی زبان سے چاٹنے لگی۔۔ نیچے سے اوپر تک۔۔۔ اور اوپر سے نیچے تک۔۔ ہمانے زمان کے لوڑے کی ٹوپی کو چومتے ہوئے اسے اپنے منہ میں لیا اور چوسنے لگی۔۔ پھر اسے اپنے منہ سے نکال کر زیب کی طرف بڑھا دیا۔۔ جسے زیب نے فوراً ہی اپنے منہ میں لیا اور چوسنے لگی۔۔ ہما اسکے لوڑے کو سہلاتی ہوئی زمان کی طرف دیکھنے لگی۔۔ مسکراتی ہوئی۔۔ زمان نے اسکے ہونٹوں کو چوم لیا۔۔

کچھ دیر تک ہما اور زیب باری باری زمان کے لوڑے کو چوستی رہیں۔۔ اور اس سے پہلے کے بات کچھ آگے بڑھتی۔۔ دروازے پر دستک ہوئی۔۔ سب چونک اُٹھے۔۔ اور جلدی جلدی اپنا اپنا حلیہ درست کرنے لگے۔۔ زمان اُٹھا اور اپنی پینٹ کی زپ کو بند کرتا ہوا دروازے کی طرف بڑھا اور جا کر دروازہ کھول دیا۔۔ سامنے رشید کھڑا تھا۔۔۔

زمان نارمل انداز میں بولا۔۔ کیا بات ہے رشید۔۔

رشید۔۔ سروہ ایک ایمر جنسی آئی ہے اسے چیک کر لیں۔۔

رشید کی آواز سن کر ہما ایک بار پھر سہم گئی تھی۔۔ مگر اس نے کسی پر ظاہر نہیں ہونے دیا۔۔ زمان اور زیب باہر آگئے ایمر جنسی مریض کو دیکھنے کے لیے۔۔ اور ہما اندر ہی رہ گئی۔۔

اسے اکیلا دیکھ کر رشید اندر آگیا۔۔ اور اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے کپڑے سے ٹیبل صاف کرنے لگا۔۔ اور ساتھ ہی ساتھ پان سے لال پیلے ہو رہے اپنے دانت نکال کر مسکراتا ہوا ہما کو دیکھنے لگا۔۔ ہما بھی اسکی نظروں کو محسوس کر رہی تھی۔۔ مگر چپ تھی۔۔

وہیں رُکے رُکے رشید نے اپنی جیب میں سے سگریٹ نکالی اور اسے ماچس سے جلا کر کش لگانے لگا۔۔

ہما کو اسکی اس حرکت پر غصہ آیا۔۔ یہ کیا بد تمیزی ہے رشید۔۔ میں نے کتنی بار تم کو منع کیا ہے کہ میرے سامنے اور آفس کے اندر آکر سگریٹ نہ پیا کرو۔۔

رشید نے ایک لمبا کش لیا اور دھواں فضا میں چھوڑتا ہوا بولا۔۔ میڈم جی۔۔ سگریٹ تو ڈاکٹر زمان صاحب بھی پیتے ہیں۔۔ انکو تو آپ نے کبھی نہیں روکا۔۔

رشید کے منہ میں پان بھی تھا جسے وہ چبا بھی رہا تھا۔ اور ہما کی طرف دیکھ رہا تھا۔

ہما غصے سے۔۔ تمکو زمان سے کیا مطلب۔۔ تم اپنی اوقات میں رہا کرو۔۔ ورنہ۔۔

رشید پھر ہنستا ہوا بولا۔۔ ورنہ کیا میڈم جی۔۔ مجھے نکلوا دیں گی کیا آپ یہاں سے۔۔ ہاں ہاں نکلوا دیں مجھے۔۔ تاکہ آپ کا راستہ صاف ہو جائے۔۔

ہما۔۔ کیا بکو اس کر رہے ہو۔۔ کونسا راستہ۔۔ ہما نے اس سے سختی سے نپٹنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ وہ اسے خود پر سوار نہیں ہونے دینا چاہتی تھی۔۔

رشید مسکرایا۔۔ وہی میڈم جی۔۔ اوپر والے آفس میں جانے کا راستہ۔۔ زمان صاحب کے ساتھ۔۔

ہما اپنی جگہ سے اٹھی۔۔ اور رشید کی طرف بڑھی۔۔ اور اپنا ہاتھ اٹھا کر اسے تھپڑ مارنے لگی۔۔ رشید نے اپنی طرف آتا ہوا اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔ اسکی کلائی سے۔۔ اور ہنستے ہوئے بولا۔۔

رشید۔۔ نا۔۔ نا۔۔ میڈم جی۔۔ ایسا نہیں کرنا۔۔ ہاتھ نہیں اٹھانا میرے پر۔۔ یہ بات مجھے بہت بُری لگتی ہے

-- یہ کہتے ہوئے رشید نے اپنا چہرہ ہما کے چہرے کے قریب لاتے ہوئے سگریٹ کا دھواں اس کے چہرے پر چھوڑ دیا اور پھر اسے چھوڑ کر دفتر سے باہر جانے لگا۔

ہما تو اس کی اس حرکت سے ساکت ہو چکی تھی۔۔ اس کے پیچھے سے بولی۔۔ کل ہی میں کمال صاحب سے تمہاری شکایت کروں گی۔۔

رشید دروازے پر رکا۔۔ ٹھیک ہے کر دیں۔۔ مگر کمال صاحب سے پہلے تو آپ کے شوہر نے آنا ہے نا۔۔ یہ کہہ کر رشید مسکراتا ہوا کمرے سے نکل گیا۔۔ اور ہما وہیں صوفے پر اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔۔ اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیا کرے۔۔

صبح جب ہما انور کے ساتھ جانے کے لیے ہاسپٹل کے گیٹ پر آئی تو اس کے پاؤں جیسے زمیں نے جکڑ لیے ہوں۔۔ سامنے اسے کار سے نکل کر کھڑا ہوا انور نظر آیا۔۔ اور اس کے سامنے رشید کھڑا اس سے کچھ باتیں کر رہا تھا۔۔ یہ دیکھ کر ہما کا تو جیسے دل ہی اُچھل کر اس کے حلق میں آ گیا۔۔ انور اور رشید نے بھی ہما کو دیکھ لیا تھا۔۔ مگر وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے باتیں کرتے رہے۔۔ ہما کو لگا کہ رشید اس کے شوہر کو سب کچھ بتا رہا ہے اس کے اور زمان کے بارے میں۔۔ یہی خوف اس کو کھائے جا رہا تھا۔۔ انور نے ہما کو آنے کا اشارہ کیا۔۔ ہما بو جھل قدموں کے ساتھ ان کی طرف بڑھی۔۔ ان کے پاس پہنچی تو رشید نے ہاتھ اپنے ماتھے پر رکھ کر اسے سلام

کیا۔۔

رشید۔۔ سرمجھے اپنا کارڈ دے دیں۔۔ میں آپ کو فون کر دوں گا۔۔

انور نے اپنی جیب سے کارڈ نکال کر اسے دے دیا۔۔ ہما خاموشی سے یہ سب دیکھ رہی تھی۔۔ حالانکہ اسے یہ سب ٹھیک نہیں لگ رہا تھا۔۔ اس نے انور کے چہرے کی طرف دیکھا۔۔ مگر اسے اسکے چہرے پر کوئی غصے کے آثار نظر نہیں آئے۔۔

انور۔۔ چلو جلدی چلیں۔۔ آج پھر ناڈاکٹر زمان آجائیں تمکو بلانے کے لیے۔۔

رشید نے ہما کی سائیڈ کا دروازہ کھولا اور ہما کار میں بیٹھ گئی تو رشید نے دروازہ بند کیا اس دوران اسکی نظریں ہما کی نظروں سے ملیں۔۔ اور اس نے مسکرا کر اپنی ایک آنکھ دبا دی۔۔ ہما نے فوراً ہی اپنا چہرہ دوسری طرف کر لیا۔۔ اور انور نے گاڑی آگے بڑھادی۔۔

ہما کا دل گھبرا رہا تھا کہ پتہ نہیں رشید نے انور کو کیا بات کی ہے۔۔۔ وہ اس سے پوچھنا چاہ رہی تھی۔۔ مگر ہمت نہیں کر پار ہی تھی۔۔۔ آخر رہ نہیں پائی۔۔

ہما۔۔ کیا کہہ رہا تھا رشید۔۔ ہمانے بڑے ہی نارمل سے انداز میں پوچھا۔۔

انور۔۔ کچھ نہیں یار۔۔ بس کہہ رہا تھا کہ کوئی کام ہو تو بتائیں وہ پارٹ ٹائم کرنا چاہتا ہے۔۔

ہمانے انور کے چہرے کی طرف دیکھا۔۔ جیسے اندازہ لگانا چاہ رہی ہو کہ وہ کچھ چھپاتا تو نہیں رہا۔۔ مگر وہ کچھ بھی اندازہ نہ لگا سکی۔۔

گھر آکر انور بیڈرو میں چلا گیا۔۔ اور ہمالباس تبدیل کر کے کچن میں آگئی چائے بنانے کے لیے۔۔ اسکا دل ابھی بھی مطمئن نہیں ہو رہا تھا۔۔ آخر اس نے اپنا فون اٹھایا۔۔ اور رشید کا نمبر ملانے لگی۔۔ دوسری بیل پر ہی رشید نے فون اٹھالیا۔۔

رشید۔۔ جی میڈم جی۔۔ ہمیں کیسے یاد کر لیا آپ نے۔۔ آج تو ہماری قسمت ہی جاگ پڑی ہے۔۔

ہما بنا دھر اُدھر کی بات کیے سیدھی بات پر آتی ہوئی بولی۔۔ تم انور سے کیا باتیں کر رہے تھے۔۔؟؟؟

رشید ہنسا۔ اوہ۔۔۔۔۔ تو آپ اس وجہ سے پریشان ہیں۔۔۔ بے فکر رہیں میڈم جی میں نے کوئی بھی ایسی ویسی بات نہیں کی۔۔ اگر آپ چُپ رہیں گی تو میں بھی چُپ رہوں گا۔۔ یہ میرا وعدہ ہے آپ سے۔۔۔ یعنی کہ سب کچھ آپ کے تعاون پر ہی ہے میڈم جی۔۔۔۔۔ ہا ہا ہا ہا۔۔۔۔۔ وہ ہنسنے لگا۔

ہما۔۔ یوشٹ اپ۔۔۔ باسٹرڈ۔۔۔ یہ کہتے ہوئے ہمارے فون بند کر دیا۔۔ اسے ایک بات کی تو تسلی ہو گئی تھی کہ انور کو رشید نے کوئی بھی بات نہیں کی تھی۔۔ لیکن ابھی اسے اس بات کا بھی یقین نہیں تھا کہ وہ کیا کچھ جانتا ہے اسکے اور زمان کے بارے میں۔۔۔ مگر جو بھی ہو ہمارے خاموشی اختیار کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔۔ وہ بات کو بڑھانا نہیں چاہتی تھی۔۔ اور آئندہ رشید کو منہ نہ لگانے کا پکا ارادہ کر لیا۔

آج چھٹی کا دن تھا تو ہما کو گھر لانے کے بعد انور دوبارہ سے لیٹ گیا تھا۔۔ اور ہما بھی رشید سے بات کرنے کے بعد چائے لے کر بیڈ روم میں آ گئی۔۔ دونوں چائے پینے لگے بیڈ کی بیک سے ٹیک لگا کر۔۔ کچھ دیر بعد ہی چائے پینے کے بعد انور نے ہما کو اپنی بانہوں میں کھینچ لیا۔۔ ہما بھی مسکراتی ہوئی اسکے سینے سے لگ گئی۔۔ انور نے اسکے ہونٹوں کو چومنا شروع کیا۔۔ ہما بھی نہ چاہتے ہوئے بھی اسکا ساتھ دینے لگی۔۔ کیونکہ اسکا من نہیں ہو رہا تھا اب سیکس کرنے کو۔۔ ایک لمحے کے لیے تو ہما کو تھوڑا اپنی غلطی اور گناہ کا احساس ہوا۔۔ کہ وہ کیوں اپنے اتنا پیار کرنے والے شوہر سے بے وفائی کرتے ہوئے ایک پلے بوائے کے ساتھ سیکس کرنے لگی ہے۔۔ جبکہ وہ یہ سب بھی جانتی تھی کہ زمان زیادہ وقت تک ایک ہی لڑکی پر ٹکنے والا لڑکا نہیں ہے۔۔ اور اسکے شادی شدہ ہونے کو باوجود اس سے جو تعلق بڑھایا ہے تو وہ صرف اور صرف جسمانی

ہے۔۔ اس میں جذبات کا کچھ بھی لینا دینا نہیں ہے۔۔ مگر اسکے باوجود بھی وہ زمان کے ساتھ گزارے ہوئے لمحات کو نہیں بھلا پائی تھی۔۔ اور انور کی بانہوں میں ہوتے ہوئے بھی اسے زمان کا ہی خیال آرہا تھا۔۔ زمان کا چہرہ اور اسکے ساتھ گزارے ہوئے حسین لمحات آنکھوں کے سامنے آتے ہی ہما ایک سسکاری کے ساتھ انور سے لپٹ گئی اور اسکے ہونٹوں کو چوسنے لگی۔۔ انور بھی ہما کی بے قراری اور والہانہ پن کو دیکھ کر حیران ہو رہا تھا۔۔ مگر اسے بھی یہ سب اچھا لگ رہا تھا۔۔ اسکے ہاتھ ہما کی کمر پر پھسلنے لگے۔۔ اس نے ہما کی نائی آگے سے کھولی۔۔ اور اسکے مموں کو ننگا کر دیا۔۔ جیسے ہی ہما کی ننگی چھاتی کو انور نے اپنی مٹھی میں لیا تو ہما سسک پڑی اور اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ کے اوپر رکھ کر اپنے مئے کو دبانی لگی۔۔ آنکھیں بند کرتے ہوئے ہما نے انور کے سر کو نیچے کی طرف کھینچ لیا اپنے مموں پر۔۔ انور نے فوراً ہی اپنی خوبصورت اور سیکسی بیوی کی گوری گوری چھاتی کے گلابی نیل کو منہ میں لیا اور چوسنے لگا۔۔ اور دانتوں سے کاٹنے لگا۔۔ اسکا لوڑا نیچے سے اکڑ کر ہما کی رانوں کے درمیان گھستا چلا جا رہا تھا۔۔ جسے ہما نے اپنی دونوں ٹانگوں کے بیچ دبایا۔۔ اور اپنا ہاتھ انور کے سر کے پیچھے رکھ کر اسکے منہ کو اپنے نیل پر دبانی لگی۔۔ اپنے سینے کو اوپر کی طرف اٹھاتے ہوئے اپنی چھاتی کو اسکے منہ کے اوپر بھی اندر داخل کرنے کی کوشش کرنے لگی۔۔ انور نے نیچے ہاتھ لے جا کر اپنا پاجامہ کھول دیا۔۔ اور اسے نیچے سرکا دیا۔۔ اور پیروں کی حرکت کے ساتھ اسے اپنے جسم سے الگ کر دیا۔۔ پھر انور نے کروٹ بدلی۔۔ اور ہما کے اوپر سوار ہو گیا۔۔ اپنے ہونٹوں کو دوبارہ سے ہما کے ہونٹوں پر چپکایا۔۔ اور اپنے لوڑے کی ٹوپی کو ہما کی چوت کے سوراخ پر ٹکا دیا۔۔ ہما گرم ہو چکی ہوئی تھی۔۔ اور اسکے چوت بھی پانی چھوڑنے لگی تھی۔۔۔ ہما نے اپنی دونوں ٹانگیں اٹھا کر انور کی

گانڈ پر رکھیں اور اسے زور سے اپنی طرف کھینچا۔ انور کالوڑا پھسل کر ہما کی چوت میں اتر گیا۔ اور ہما کے منہ سے ایک تیز سسکاری نکل گئی۔۔۔ پیچھے سے ہمانے انور کے جسم کو اپنی ٹانگوں سے دبوچ لیا تھا۔ اور اوپر سے اپنے بازو انور کے گلے میں ڈال کر اسے جکڑ رکھا تھا۔ انور اسی حالت میں دھیرے دھیرے اپنا لنڈ ہما کی چوت میں اندر باہر کر رہا تھا۔ اور اسے چود رہا تھا۔ آج اپنی بیوی کو چودنے میں اسے الگ ہی مزہ آرہا تھا۔ اسکا لوڑا ہما کی چکنی چوت میں اندر باہر ہو رہا تھا۔ اور ہما بھی پوری طرح اسکا ساتھ دے رہی تھی۔۔۔ کچھ ہی دیر میں اسکی چوت نے پانی چھوڑ دیا تھا۔ مگر انور ابھی بھی نہیں چھوٹا تھا۔ بلکہ دھیرے دھیرے ہما کو چود رہا تھا۔ ہما آنکھیں بند کر کے لمبے لمبے سانس لیتی ہوئی اپنے شوہر کے ساتھ ہو رہی ہوئی چدائی کا مزہ لے رہی تھی۔۔۔ یہ الگ بات ہے کہ وہ اس چدائی کو زمان کے ساتھ کیے ہوئے سیکس سے بھی موازنہ کر رہی تھی۔۔۔ اور بنا کسی شک کے اسے سمجھ آرہی تھی کہ زمان کے ساتھ ہوئی چدائی میں اسے زیادہ مزہ آیا تھا۔ مگر اس وقت تو اسے صرف اور صرف لوڑے کی ضرورت تھی اپنی چوت میں۔۔۔ جو اسے مزہ دے۔۔۔ اب وہ لوڑا چاہے انور کا ہو یا زمان کا۔۔۔ اسے تو بس مزہ ہی لینا تھا۔۔۔ جو وہ لے رہی تھی۔۔۔ آخر کار ہما کی چوت کی گرمی کے آگے انور کالوڑا بھی ہار گیا۔ اور اپنی شکست کا اعتراف کرتے ہوئے اپنا پانی ہما کی چوت میں گر ادیا۔ اور ہما کے اوپر ہی نڈھال ہو کر ڈھے گیا۔ ہمانے بھی اسے اپنی بانہوں میں بھر لیا۔ اور دونوں سکون کی سانسیں لینے لگے۔۔۔

انور ہما کے ساتھ لیٹا ہوا اسکے نیپلز سے کھیل رہا تھا۔ اپنی انگلیوں سے آہستہ آہستہ انکو مسلتا ہوا بولا۔۔۔ ہما

ڈارلنگ آج تم کو کیا ہو گیا تھا۔

ہماشرما کر بولی۔۔ کیوں کیا ہوا تھا۔۔؟؟؟؟ کچھ بھی تو نہیں۔۔

انور۔۔ نہیں آج تم بہت زیادہ گرم ہو رہی تھی۔۔ اور تمہاری چوت میں لنڈ ڈالتے ہی میرا لوڑا تو جیسے جل ہی گیا تھا۔۔

ہماشرما گئی۔۔ تو کیا تمکو مزہ نہیں آیا۔۔؟؟؟؟

انور۔۔ یہ میں نے کب کہا ہے۔۔ آج تو ہمیشہ سے زیادہ مزہ آیا ہے میری جان مجھے۔۔ میں تو چاہتا ہوں کہ تم روز ہی ایسے ہی گرم ہوا کرو اور میں ایسے ہی تمکو چودوں۔۔

ہمانے انور کی ننگی چھاتی پر ایک ہلکا سا مکہ مارا اور اپنا چہرہ اسکے سینے میں چھپالیا۔۔ ایسے ہی پیار اور سیکس بھری باتیں کرتے ہوئے دونوں کی آنکھ لگ گئی۔۔ اور وہ سو گئے۔۔

باہر کی بیل کی آواز سے دونوں کی آنکھ کھلی۔۔ ہمانے کلاک کی طرف دیکھا تو صبح کے 12 بج رہے تھے۔۔

ہمانے ایک گاؤن اپنے ننگے جسم پر ڈالا اور دروازہ کھولنے چلی گئی۔۔ انٹرکام پر پوچھا تو پتہ چلا کہ زیب آئی تھی۔۔ زیب کی آواز سنتے ہی اسے اپنا آج کا پروگرام یاد آگیا۔۔ جو اس نے زیب کے ساتھ بنایا تھا۔۔ اس نے جلدی سے جا کر دروازہ کھولا تو زیب اندر آگئی۔۔ ہما کا شارٹ سا گاؤن دیکھ کر مسکرا نے لگی۔۔۔ ہاتھ بڑھا کر ہما کے گاؤن کے اوپر سے ہی اسکے نیل کو مسلتی ہوئی بولی۔۔۔ زیب۔۔ ڈاکٹر ہما مجھے تو لگتا ہے کہ آپ ایک راؤنڈ تو گھر پر ہی کھیل چکی ہو۔۔

اسکی بات پر ہما جھینپ گئی۔۔۔ اور اسے کوئی جواب نہیں دیا۔۔ دونوں اندر لاؤنج میں آگئیں۔۔

زیب۔۔ چلیں اب جلدی سے تیار ہو جائیں۔۔ ڈاکٹر زمان ہمارا انتظار کر رہے ہیں۔۔ کافی کالز آچکی ہوئی ہیں انکی۔۔

ویسے انور کے ساتھ ہوئی چدائی کے بعد اب اسکا دل نہیں کر رہا تھا کہیں جانے اور کچھ اور سیکس کرنے کا اس لیے اس نے زیب کو انکار کرنا چاہا۔۔

ہما۔۔ زیب تم آج خود ہی چلی جاؤ۔۔ اب میرا موڈ نہیں ہے۔۔

زیب۔۔ مجھے پتہ ہے کہ آپ اپنے شوہر کے ساتھ مزے لے چکی ہو مگر یہ آپکو بھی پتہ ہے کہ جو مزہ آپکو
زمان نے دینا ہے وہ الگ ہی ہو گا۔۔ بس آپ جلدی سے تیار ہو کے آ جاؤ چلتے ہیں۔۔

ہما۔۔ نہیں یار۔۔ آج میں تھک گئی ہوں۔۔ آج نہیں جاسکوں گی۔۔

اتنے میں انور بیڈ روم سے باہر آیا۔۔ وہ بھی ایک گاؤن میں ہی تھا۔۔ دونوں کی طرف بڑھتے ہوئے بولا۔۔
یہ آج کہاں جانے کی باتیں ہو رہی ہیں۔۔

زیب تھوڑا گھبرائی مگر ہما فوراً بولی۔۔ مجھے اپنے ساتھ شاپنگ پر لے جانا چاہتی ہے مگر میں نے اسے کہا ہے
کہ میں تھکی ہوئی ہوں۔۔ یہ بات کہتے ہوئے ہما نے مسکرا کر ترچھی نظر سے انور کو دیکھا تو وہ بھی مسکرا
دیا۔۔۔

انور۔۔ ارے یار چلی جاؤ نا۔۔ گھنٹہ دو کی ہی تو بات ہے۔۔ تم بھی انجوائے کر لو گی۔۔

زیب مسکرا کر بولی۔۔ دیکھیں نا ڈاکٹر ہما۔۔ اب تو سر بھی آپ کو اجازت دے رہے ہیں جانے کی۔۔ کہ
جائیں اور مزے کریں۔۔ یہ کہتے ہوئے زیب نے ہما کو آنکھ ماری۔۔ ہما مسکرا دی۔۔

ہما۔۔ اچھا بابا۔۔ اب آپ دونوں ہی میرے پیچھے پڑ گئے ہو تو ٹھیک ہے چلی جاتی ہوں۔۔ پہلے میں چائے
ناشتہ تو بنالوں۔۔

زیب بھی صوفے سے اٹھتی ہوئی بولی۔۔ نہیں آپ جاؤ میں بنا لیتی ہوں ناشتہ بھی اور چائے بھی۔۔ یہ کہتے
ہوئے زیب کچن میں چلی گئی اور ہما اپنے بیڈ روم میں جا کر نہانے لگی۔۔ زیب نے کچن میں جا کر اپنا دوپٹہ
اتار کر کرسی پر رکھا۔۔ اور ناشتہ بنانے لگی۔۔

تھوڑی دیر میں انور لاؤنج سے اٹھ کر کچن میں آ گیا۔۔ زیب کی کمر انور کی طرف تھی۔۔ اسکے لائٹ سیلو کلر
کے لباس کے نیچے سے اسکی سفید کلر کی برا کی سٹریپس اور ہکس صاف نظر آرہے تھے۔۔ اسکے کپڑے کافی
ٹائٹ تھے۔۔ نیچے سے اسکی گانڈ بھی تنی ہوئی نظر آرہی تھی۔۔ انور کچھ دیر تک اسے دیکھتا رہا۔۔ پھر
زیب کسی کام سے پیچھے کو مڑی تو اسکی نظر انور پر پڑی۔۔ تو وہ مسکرا دی۔۔

زیب۔۔ ارے سر آپ کب آئے۔۔

انور۔۔ بس ابھی آیا تھا۔۔ سوچا آپ کو کچھ مدد کی ضرورت ہو تو کر دوں۔۔

زیب مسکرائی۔۔ جی مجھے تو کسی مدد کی ضرورت نہیں ہے۔۔ ہاں البتہ اپنی وانف سے جا کر پوچھ لیں انکو کوئی مدد چاہیے ہو تو۔۔

انور اسکی بات سے تھوڑا اثر مندہ ہو گیا۔۔ زیب نے بھی یہ بات محسوس کی تو بولی۔۔ آجائیں آپ بیٹھیں یہاں کرسی پر۔۔ چاہتا تو انور بھی یہی تھا۔۔ وہ اسکے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔۔ اسی کرسی پر جسکی بیک پر زیب نے اپنا دوپٹہ رکھا تھا۔۔ زیب کا سامنے کا حصہ اسکی طرف ہوا تو انور کا اندازہ ہوا کہ زیب کی شرٹ کا گلا کافی کھلا ہے۔۔ جس میں سے اسکے مموں کا اوپری حصہ اور انکی درمیانی لکیر صاف نظر آرہی تھی۔۔ اور اسی درمیانی لکیر میں ہی انور کی نظر پھنس کر رہ گئی۔۔ زیب کو اس بات کا احساس ہو گیا تھا۔۔ مگر اس نے کچھ برا نہی منایا۔۔ اور مناتی بھی کیوں۔۔ وہ تو آئی ہی اسی کام سے تھی۔۔ وہ اپنا سیکیسی جسم انور کی نظروں کے سامنے لہراتی ہوئی کچن میں ادھر ادھر پھرتی رہی۔۔ اور ناشتہ کا کام کرتی رہی۔۔ اور انور بھی اسکے سیکیسی جسم سے اپنی آنکھیں سینکتا رہا۔۔

تھوڑی ہی دیر میں ہما بھی تیار ہو کر آگئی۔۔ اس نے ایک ٹائٹ جینز اور ٹی شرٹ پہنی تھی۔۔ جس میں وہ بہت ہی سیکیسی لگ رہی تھی۔۔ سب نے وہیں کچن کی ٹیبل پر ہی بیٹھ کر ناشتہ شروع کر دیا۔۔ زیب بنا دوپٹہ

کے ہی بیٹھی تھی انور کے بلکل سامنے۔۔ اور اس طرح بیٹھنے سے اسکے مموں کی درمیانی لکیر کچھ اور بھی گہری ہو گئی تھی۔۔ اور مموں کا کچھ اور حصہ بھی باہر کو نکلنے لگا تھا۔۔ ہما بھی یہ سب دیکھ رہی تھی۔۔ اسے انور کی نظریں زیب کے سینے پر جمی ہوئی دکھ رہی تھیں۔۔ ٹیبل کے نیچے سے ہمانے اپنے پاؤں سے انور کے پاؤں کو ٹھوکر بھی ماری۔۔ اس نے ہما کی طرف دیکھا تو اس نے انور کو گھورا اور ساتھ ہی مسکراتے لگی۔۔ اسکی اس ہنسی سے انور شرمندہ ہو گیا۔۔ مگر زیادہ دیر تک وہ اپنی نظروں کو زیب کے سینے کے اُبھاروں سے دور بھی نہیں رکھ سکا۔۔ اور چوری چوری انکو دیکھتا رہا۔۔ مگر ہمانے دوبارہ اسے منع نہیں کیا۔۔ ناشتے کے بعد ہمانے اپنا میک اپ کیا۔۔ اور اپنے حسن کو چار چاند لگا کر زیب کو لے کر اپنی گاڑی پر نکل پڑی۔۔ اپنے شوہر کو شاپنگ پر جانے کا بتا کر۔۔ اپنے بوائے فرینڈ سے چدوانے کے لیے۔۔ گاڑی نکالتے ہی ہما بولی۔۔ زیب تم بہت ہی سیکسی کپڑے پہن کر آئی ہو۔۔ کیسے اپنے یہ بوس انور کو دکھا رہی تھی تم۔۔

زیب مسکرا کر بولی۔۔ ارے یار۔۔۔ جو دیکھنے کی چیز ہو اسے لوگوں کو دکھانا ہی چاہیے نا۔۔ چھپانے سے کیا فائدہ۔۔۔

ہما۔۔ کیوں زمان سے چدوا کر دل نہیں بھرا جو اتنی جلدی انور کی طرف ہو گئی ہو۔۔۔

زیب۔۔ ارے ہما جی۔۔۔ یہ جو چوت اور لنڈ ہوتے ہیں نا۔۔ دونوں ہی ایک جیسے ہی ہوتے ہیں۔۔ جیسے لنڈ کو ہمیشہ نئی چوت کی تلاش ہوتی ہے نا ایسے ہی چوت کو بھی ہمیشہ نئے لنڈ کی پیاس ہوتی ہے۔۔ اس لیے بس دل مچل گیا آپ کے اتنے خوبصورت شوہر کو دیکھ کر۔۔۔ ویسے اگر آپ کو کوئی اعتراض ہے تو بتادیں۔۔۔ زیب نے آنکھیں نچاتے ہوئے کہا۔۔

ہما اسکی بات پر ہنس پڑی۔۔ نہیں نہیں۔۔ تم کرو جو کرنا ہے۔۔۔

زیب۔۔ ویسے ڈاکٹر ہما۔۔ جو مزہ ہم کسی دوسرے کے ساتھ لے سکتے ہیں نا وہ اپنے شوہر کے ساتھ کہاں آتا ہے۔۔۔ وہ آزادی کہاں ملتی ہے۔۔

ہما مسکرائی۔۔ ہاں یہ تو ہے۔۔۔

تھوڑی دیر میں دونوں زمان کے گھر پر پہنچ گئیں۔۔ زمان نے دروازہ کھولا اور دونوں اندر چلی گئیں۔۔ اندر آئیں تو دیکھا کہ زمان کے دو دوست بیٹھے تھے۔۔ دونوں انکو دیکھ کر ٹھٹھک گئیں۔۔ زمان نے ان سے دونوں کا تعارف کروایا۔۔ اور پھر دونوں دوست اٹھ کر چلے گئے۔۔ ہما کو معنی خیز نظروں سے دیکھتے ہوئے۔۔ انکی نظروں سے ہما بھی تھوڑا کنفیوژ ہو گئی۔۔ دوستوں کے جاتے ہی زمان جا کر شراب کی بوتل لے

آیا۔۔ ساتھ ہی تین گلاس اور برف بھی۔۔ ہمارا زیب کے سامنے بیٹھ کر پیگ بنانے لگا۔۔

ہما۔۔ پلینز ڈاکٹر زمان۔۔ میں شراب نہیں پیتی۔۔

زیب ہنسی۔۔ جی ہاں ڈاکٹر زمان یہ شراب نہیں پیتیں۔۔ یہ صرف لوڑے کا پانی پیتی ہیں۔۔ وہ پلا دیں بس آپ انکو۔۔

اس بات پر سب ہی ہنسنے لگے۔۔ زمان نے گلاس اٹھایا اور ہمارے پاس ہی آگیا۔۔ اور اسکی طرف بڑھاتے ہوئے بولا۔۔ یار لوڑے کا پانی بھی مل جائے گا تم کو۔۔ پہلے تھوڑی سی پی کر تو دیکھو نا۔۔ یہ کوئی دیسی ٹائپ کی نہیں امپورٹڈ ہے۔۔ زیادہ نشہ نہیں ہو گا تمکو اور سیکس کے کھیل میں مزہ بھی زیادہ آئے گا۔۔

ہمارے جھجکتے ہوئے گلاس زمان کے ہاتھ سے لے لیا۔۔ اور ایک چھوٹا سا گھونٹ لیا۔۔ ہمارا کوئی تیز سی چیز اپنے حلق سے نیچے اترتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔ مگر جیسے ہی شراب اس کے معدہ میں اتری تو اسے کچھ اچھا لگا۔۔ اور پھر وہ سب کے ساتھ باتیں کرتی ہوئی گھونٹ گھونٹ شراب پینے لگی۔۔ اسے بھی شراب اچھی لگنے لگی تھی۔۔ اس پر بھی ہلکا ہلکا نشہ سا چڑھنے لگا تھا۔۔ اور اس کے بے باکی میں اضافہ ہونے لگا تھا۔۔

زیب نے زمان کی شارٹس اتار کر اسکے لوڑے کو ننگا کر دیا۔۔ اور خود نیچے کارپٹ پر زمان کی ٹانگوں کے بیچ میں بیٹھ گئی۔۔ اور اپنے گلاس میں سے شراب کے سپ لیتی ہوئی اسکے لوڑے کو سہلانے لگی۔۔ جو اسکے ہاتھ میں آکر اور بھی اکڑنے لگا تھا۔۔ اچانک زیب کو پتہ نہیں کہاں سے خیال آیا تو اس نے اپنا گلاس زمان کے لوڑے کے قریب لے جا کر اسکے لوڑے کو اپنے شراب کے گلاس میں ڈبو دیا۔۔ ہما حیرانی سے اسکو دیکھنے لگی۔۔ شراب کے گلاس سے اسکا لوڑا نکال کر زیب نے اسے اپنے منہ میں لیا اور اسے چوسنے لگی۔۔ ہما اسکی اس حرکت پر مسکراتے ہوئے لگی۔۔ زیب نے دوبارہ سے زمان کا لوڑا اپنے گلاس میں ڈبوایا۔۔ اور اب ہما کو اشارہ کیا۔۔ ہما نے پہلے تو ہنستے ہوئے انکار کیا۔۔ مگر پھر زیب کے اصرار پر نیچے جھک کر زمان کے لوڑے کو اپنے منہ میں لے لیا اور اس پر لگی ہوئی شراب چوس گئی۔۔ زمان کو بھی اچھا لگ رہا تھا۔۔ اس نے اپنے گلاس سے تھوڑی تھوڑی شراب اپنے لوڑے کی ٹوپی پر گرانی شروع کر دی۔۔ اور ہما اور زیب نے اسے چاٹنا شروع کر دیا۔۔ کچھ شراب نیچے زمان کے ٹٹوں پر پہنچی تو زیب نے اسے بھی چاٹ لیا۔۔ ایسے ہی مستیاں کرتے ہوئے وہ سب شراب پیتے جا رہے تھے۔۔ اور ان پر نشہ چھاتا جا رہا تھا۔۔

زمان نے ہما کی ٹی شرٹ کر پکڑا اور اسے اوپر کرتے ہوئے اسکے جسم سے الگ کر دیا۔۔ نیچے ہما نے ایک پنک کلر کی براہ پہنی ہوئی تھی۔۔ جو اسکے جسم پر بہت سیکسی لگ رہی تھی۔۔ زیب نے ہما کی برا بھی کھول کر اسکے جسم سے الگ کر دی۔۔ اب ہما کا اوپری جسم ننگا ہو گیا تھا۔۔ زیب نے فوراً ہی ہما کے مٹھے پر اپنا منہ رکھا اور اسے چوسنے لگی۔۔ دوسرے مٹھے کو زمان اپنے ہاتھ سے سہلا رہا تھا۔۔ پھر اس نے اپنے ہاتھ

میں پکڑے ہوئے گلاس سے شراب ہمارے مئے پر ڈالی جسے زیب نے چائنا شروع کر دیا۔۔ ہمارے گدگد میں بھی ہو رہی تھی مگر مزہ بھی آرہا تھا۔۔ زمان اور زیب دونوں ہی اب ہمارے مموں پر شراب ڈال کر چاٹ رہے تھے۔۔ پی رہے تھے۔۔ زیب نے ہمارے جینز بھی کھول کر اتار دی۔۔ اور صوفے سے نیچے ہی اس کے ٹانگوں کے بیچ آگئی۔۔ ہمارے ٹانگوں کو کھولا اور اس کی چوت پر جھک کر اس کی چوت کو چومنے لگی۔۔ جو بالکل بالوں سے صاف تھی۔۔ جیسے ابھی ابھی صاف کیے ہوں۔۔

زید ہمارے چکنی چوت پر ہاتھ پھیرتی ہوئی بولی۔۔ ڈاکٹر زمان۔۔ ہمارے ابھی ابھی آپ کی خاطر اپنی چوت کو تیار کیا ہے۔۔ آپ سے چدنے کے لیے۔۔

زید کی اس بات پر ہمارے گئی۔۔ زیب نے اپنی ایک انگلی ہمارے چوت کے اندر ڈالی۔۔ اور اسی ہاتھ کے انگوٹھے سے ہمارے چوت کے دانے کو رگڑنے لگی۔۔ ہمارے منہ سے سسکاریاں نکلنے لگیں۔۔ اس کے ساتھ ہی جیسے ہی زیب نے اپنی زبان ہمارے چوت کے دانے سے ٹچ کی۔۔ اور اسے اپنی زبان کی نوک سے رگڑا تو ہمارے کی گانڈ صوفے سے اوپر کو اٹھنے لگی۔۔ اور اس کا ہاتھ زیب کے سر کو اپنی چوت پر دبائے لگا۔۔ زمان اب ان دونوں سے الگ ہو چکا تھا۔۔ اور الگ بیٹھ کر شراب پیتا ہوا دونوں خوبصورت لڑکیوں کو ایک دوسری کے جسم سے کھیلے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔ تھوڑی دیر تک ہمارے چوت چاٹنے کے بعد زیب نے اٹھ کر اپنے کپڑے بھی اتار دیئے اور ہمارے بازو سے پکڑ کر صوفے پر سے اٹھایا۔۔ اور خود صوفے پر لیٹ گئی۔۔ ہمارے اس کا

مطلب سمجھ چکی تھی۔۔ کہ وہ بھی اب اپنی چوت اس سے چٹوانا چاہتی ہے۔۔ ہمانے بھی اسے مایوس نہیں کیا۔ اسکی ٹانگوں کے بیچ میں آکر اسکی چوت پر اپنے ہونٹ رکھ دیئے۔۔ اور اسکی چوت کو چاٹنے لگی۔۔ ہما کچھ اس انداز میں صوفے پر اپنے گھٹنوں کے بل جھکی ہوئی تھی کہ اسکی گلابی چوت زمان کی طرف تھی۔۔ زمان کی نظریں بھی ہما کی چوت کے گلابی لبوں پر جم گئیں۔۔ جن پر ابھی بھی زیب کے زبان کا گیلیا پن چمک رہا تھا۔۔ ہما زیب کی چوت پر انگلی پھیرتے ہوئے اسکی چوت کو اپنی زبان کی نوک سے چاٹ رہی تھی کہ اچانک وہ اچھل پڑی اور پیچھے مڑ کر دیکھا تو زمان نے آگے بڑھ کر اپنا منہ ہما کے چوت سے ٹکا دیا تھا۔۔ ہمانے اسے مسکرا کر دیکھا۔۔ اور اپنی ٹانگوں کو تھوڑا پھیلا دیا۔۔ اور اپنی گانڈ کو بھی باہر کو نکال دیا۔۔ زمان نے ہما کی گانڈ پر ہاتھ رکھ کر اسکی چوت کے لبوں کو اپنی زبان سے چاٹنا شروع کر دیا۔۔ اچانک ہما کو اپنی گانڈ کے سوراخ اور چوت پر کچھ ٹھنڈا ٹھنڈا محسوس ہوا۔۔ اس نے مڑ کر دیکھا تو زمان اسکی گانڈ کے درمیان شراب ڈال رہا تھا جو اسکی چوت پر سے بہتی ہوئی نیچے کو آرہی تھی۔۔ جسے اس نے چاٹنا شروع کر دیا۔۔ ہما اسکی اس حرکت کو دیکھ کر مسکرا نے لگی۔۔ اسے یہ سب بھی اچھا لگ رہا تھا۔۔ کہ زمان اسکی چوت پر شراب گرا کر چاٹ رہا تھا۔۔

کچھ دیر کے بعد زمان اٹھا اور اپنا لوڑا ہما کی چوت پر رکھا اور اسے اوپر نیچے رگڑنے لگا۔۔ زمان کا لوڑا ہما کی چوت کے دانے کو رگڑ رہا تھا۔۔ اور ہما کی سسکاریاں نکل رہی تھیں۔۔ اور وہ اور بھی مزے کے ساتھ زیب کی چوت کو چاٹنے لگی تھی۔۔ آخر زمان نے اپنے لوڑے کو ہما کی چوت کے سوراخ پر رکھ کر اندر

دھکامارا۔۔ زمان کا آدھا لوڑا ہما کی چکنی چوت کے اندر چلا گیا۔۔ ہما کے منہ سے ایک سسکاری نکلی۔۔ جو زیب کی چوت کے اندر ہی جذب ہو گئی۔۔ ساتھ ہی ہما نے پیچھے کو اپنی گانڈ کو دھکیلا۔۔ اور خود سے زمان کا پورا لوڑا اپنی چوت میں لے لیا۔۔ اور بنا سکے دھکوں کا انتظار کیے۔۔ خود ہی آگے پیچھے کو ہوتی ہوئی زمان سے کے لوڑے سے اپنی چوت چدوانے لگی۔۔ زمان بھی ہما کے اس انداز سے خوش تھا۔۔ کہ آج ہما خود بھی چدائی میں تعاون کر رہی ہے۔۔ یہ شائد شراب کا اثر تھا۔۔ مگر جو بھی تھا۔۔ زمان کو ہما کی چوت سے غرض تھی ناجس میں اسکا لوڑا پورا اندر باہر ہوتے ہوئے مزے لے رہا تھا۔۔ زمان نے زیب کی پتلی کمر کو اپنے دونوں ہاتھوں میں پکڑا اور اپنے لوڑے کو اسکی چوت میں اندر باہر کرتے ہوئے اسے چودنے لگا۔۔ ہما بھی پورا پورا مزہ لیتے ہوئے آگے پیچھے کو ہو رہی تھی۔۔ خود اسکی اپنی انگلی زیب کی چوت کے اندر باہر ہو رہی تھی۔۔

دس منٹ تک ہما کو چودنے کے بعد اسکی چوت نے اپنا پانی چھوڑ دیا۔۔ زمان نے ہما کی چوت سے اپنا لوڑا نکالا۔۔ اور اسے پیچھے ہٹا کر نیچے لیٹی ہوئی زیب کے اوپر آگیا۔۔ اور اپنا لوڑا اسکے منہ سے لگا دیا۔۔ زیب نے بنا کسی دیری کے اسکا لوڑا اپنے منہ میں لیا اور اس پر لگا ہوا ہما کی چوت کا پانی چاٹنے لگی۔۔ اور اسے چوسنے لگی۔۔ پھر زمان نے اپنا لوڑا اس سے چسوانے کے بعد اسکی چوت کے سوراخ پر رکھا۔۔ اور آہستہ آہستہ اندر کرنے لگا۔۔ زیب نے اپنی دونوں ٹانگیں ہوا میں اٹھار کھی تھیں۔۔ اور زمان اپنا لوڑا اسکی چوت میں اتار تاجارہا تھا۔۔ پاس ہی بیٹھی ہوئی ہما ان دونوں کی چدائی دیکھ رہی تھی۔۔ اور اپنی چوت کو

اپنی ہی انگلی سے سہارا ہی تھی۔۔۔

زیب کی چوت میں ہی زمان فارغ ہوا۔۔ کچھ دیر انھوں نے ریست کیا۔۔ اور پھر سے ایک راؤنڈ شروع ہو گیا۔۔ زمان نے تسلی کے ساتھ دونوں کی جی بھر کر چدائی کی۔۔ تینوں فارغ ہو کر بیڈ پر لیٹے ہوئے تھے۔۔ زیب زمان کی رانوں پر سر رکھ کر لیٹی ہوئی تھی۔۔ اور زمان کے لوڑے سے کھیلتی ہوئی۔۔ اسکو چوم رہی تھی۔۔ اور کبھی کبھی منہ میں لے کر چوس بھی لیتی تھی۔۔ اور ہما انکے قریب ہی لیٹی ہوئی تھی۔۔ اتنے میں اسکا موبائل بج اٹھا۔۔ اس نے دیکھا تو انور کی کال تھی۔۔ ایک لمحے کے لیے تو وہ گھبرائی۔۔ اور پھر ان دونوں کو چپ رہنے کا اشارہ کر کے وہ بیڈ سے اتری اور تھوڑا دور پڑے ہوئے صوفے پر ننگی ہی بیٹھ کر فون سننے لگی۔۔

انور۔۔ ہیلو۔۔ کب تک واپس آرہے ہو آپ لوگ۔۔ ابھی تک فارغ نہیں ہوئے تم لوگ۔۔

ہما مسکرائی۔۔ یار میں تو فارغ ہو چکی ہوں مگر یہ زیب کا ہی دل نہیں بھر رہا ابھی تک۔۔

ہما کی اس ڈبل مطلب والی بات سن کر وہ دونوں بھی ہنسنے لگے۔۔

انور۔۔ اچھا چلو ٹھیک ہے۔۔ جیسے ہی زیب فارغ ہو آ جاؤ واپس۔۔

ہما۔۔ ہاں۔ ہاں۔ آپ فکر نہیں کرو۔۔ ہم جلد ہی واپس آرہے ہیں۔۔

فون بند کیا تو دیکھا کہ ایک دو میسج بھی آئے ہوئے تھے۔۔ ہما انکو دیکھنے لگی۔۔ ایک میسج نے اسے چونکا دیا۔۔ وہ رشید کا میسج تھا۔۔ ہمانے اسے کھولا تو لکھا تھا۔۔ میڈم جی۔۔ خوب مزے ہو رہے ہیں ناڈاکٹر زمان صاحب کے گھر پر۔۔۔ یہ میسج پڑھ کر ہما تو جیسے اچھل ہی پڑی۔۔ فوراً ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔ مگر وہاں کوئی ہوتا تو نظر آتا نا۔۔ ہما گھبرا گئی تھی۔۔ اس نے اب زیب کو بھی جلدی سے چلنے کو بولا۔۔ زیب کچھ دیر اور رکنا چاہتی تھی۔۔ ایک اور راؤنڈ کے لیے۔۔ مگر ہمانے اسکی ایک نہ چلنے دی۔۔ اور اسے جلدی سے تیار ہونے کو کہا اور خود بھی باہر کے کمرے سے اپنے کپڑے لا کر پہننے لگی۔۔ اور پھر آئینے کے سامنے خود کو ٹھیک ٹھاک کیا۔۔ اور زیب بھی تیار ہو گئی۔۔ زمان کے گھر پر قریب 4 گھنٹے رکنے اور چدائی کرنے کے بعد ہما اور زیب واپس روانہ ہوئیں۔۔ ہماراستے میں بھی وہ ادھر ادھر دیکھتی آرہی تھی کہ کہیں رشید تو اسکا پیچھا نہیں کر رہا۔۔ زیب نے پوچھا بھی کہ وہ گھبرائی ہوئی کیوں ہے۔۔ مگر ہمانے اسے ٹال دیا کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔ ہمانے زیب کو اسکے ہو سٹل چھوڑا اور خود اپنے گھر کی طرف چل پڑی۔۔۔

گھر سے کچھ فاصلے پر رک کر ہمانے کچھ سوچ کر رشید کا نمبر ملا یا۔۔ کال جاتی رہی۔۔ مگر اس نے کال ریسیو

نہیں کی۔۔ ایسے ہی ہمارے 5 بار رشید کو کال کی مگر اس نے کال نہیں ریسید کی۔۔ ہمارے گھر اہٹ اور پریشانی بڑھ رہی تھی۔۔ اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ آخر رشید اسکی کال اٹینڈ کیوں نہیں کر رہا۔۔ آخر وہ چاہتا کیا ہے۔۔۔ آخر ہمارے گاڑی آگے بڑھائی اور گھر پہنچ گئی۔۔ اوپر اپنے فلیٹ پر پہنچی تو اسکے فلیٹ کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ وہ تھوڑا حیران ہوئی۔۔ پھر اندر داخل ہوئی تو اندر کا منظر دیکھ کر اسکے پیروں کے نیچے سے تو جیسے زمین ہی نکل گئی۔۔ وہ جہاں کھڑی تھی وہیں کھڑی رہ گئی۔۔ اسکا رنگ پیلا پڑ گیا۔۔ آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔۔ اور ہاتھ میں پکڑا ہوا اسکا پرس نیچے فرش پر گر گیا۔ اسکی جان ہی جیسے اسکے جسم سے نکل گئی ہو

سامنے لاؤنج میں ہی صوفے پر انور بیٹھا ہوا تھا۔ اور اسکے سامنے ایک دوسرے صوفے پر۔۔ رشید بیٹھا ہوا تھا۔ جسے دیکھ کر ہمارے جان نکل گئی تھی۔۔ اور وہ اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔ ہمارے لگا کے جیسے رشید نے انور کو سب کچھ بتا دیا ہے۔۔ ہمارے آہستہ آہستہ اندر آئی تو رشید اسکو دیکھ کر کھڑا ہو گیا۔ اور اسکو سلام کیا۔۔

رشید۔۔ سلام میڈم جی۔۔ میں ادھر سے گذر رہا تھا تو سوچا صاحب کو سلام کرتا جاؤں۔۔ صاحب بتا رہے تھے کہ آپ شاپنگ پر گئی ہوئی ہیں زیب باجی کے ساتھ۔۔ رشید کچھ اس انداز میں یہ بات کر رہا تھا کہ جیسے ہمارے کو جتا رہا ہو کہ وہ سب جانتا ہے۔۔

ہمانے شرمندگی سے نظریں جھکائیں۔۔ اور انور کی طرف دیکھتی ہوئی بولی۔۔ ہاں۔۔ مگر تم کیوں آئے ہو

--

رشید۔۔ بس ایسے ہی میڈم جی۔۔ کوئی کام ہو تو بتادیں۔۔

ہما۔۔ نہیں نہیں کوئی کام نہیں ہے۔۔۔

ہما بار بار انور کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔ مگر وہ پرسکون بیٹھا ہوا تھا۔۔ اس سے اسے تسلی ہوئی کہ رشید نے کوئی بھی ایسی ویسی بات نہیں کی ہے اسکے ساتھ میرے اور زمان کے بارے میں۔۔

انور بولا۔۔ یار آپ آہی گئی ہو تو رشید کو کچھ ٹھنڈا ہی پلا دولا کے۔۔

ظاہر ہے کہ ہما کو جانا ہی پڑنا تھا نا۔۔ وہ اٹھ کر کچن میں چلی گئی۔۔ اور الماری میں سے شیشے کے گلاس نکالنے لگی۔۔ ابھی وہ فریج سے کولڈ ڈرنک نکال ہی رہی تھی کہ اسے آہٹ سنائی دی اس نے مڑ کر دیکھا تو کچن کے دروازہ میں رشید کھڑا مسکرا رہا تھا۔۔ ہما کا دل یکدم سے ڈر گیا۔۔ اس نے خود کو سنبھالا۔۔ اور اپنی

آواز میں تھوڑی سختی لاتی ہوئی بولی۔۔۔ یہاں کیوں آئے ہو۔۔ وہیں بیٹھو جا کر۔۔

رشید۔۔ میڈم جی میں تو یہ پوچھنے آپ کے پاس کچن میں آیا ہوں کہ آپ مجھے بار بار فون کیوں کر رہی تھیں

ہما۔۔ جو تم نے میسج میں بکو اس کی تھی اس کے بارے میں پوچھنا تھا تم سے۔۔ تمہیں شرم نہیں آتی کیا ایسی غلط باتیں کرتے ہوئے۔۔

رشید۔۔ وہ بات غلط تھی کیا۔۔ جو میں نے آپ کو میسج کیا تھا۔۔

ہمانے اپنی نظریں چرائیں۔۔۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا جواب دے۔۔

آخر ہمت کر کے بولی۔۔۔ ہاں غلط بات ہے تمہاری۔۔ میں تو شاپنگ کے لیے گئی ہوئی تھی۔۔ میں ایسی ویسی نہیں ہوں جیسا تم میرے بارے میں سوچ رہے ہو۔۔

رشید۔۔ ٹھیک ہے میڈم جی۔۔ میں جا کر انور صاحب کو بتا دیتا ہوں کہ آپ کہاں تھیں زیب کے ساتھ۔۔ یہ کہہ کر رشید مڑا واپس جانے کے لیے۔۔

ہما ڈر گئی کہ اب یہ جا کر انور کو سب کچھ بتا دے گا۔۔۔ وہ بولی۔۔ رشید۔۔ رُکو۔۔

رشید رک گیا۔۔ اور مسکرا کر ہما کی طرف دیکھنے لگا۔۔۔ جی تو میڈم جی بتائیں پھر میری خبر غلط تھی یا
ٹھیک۔۔

ہما شرمندگی سے نظریں جھکا کر تھوک نگلتی ہوئی بولی۔۔ مگر۔۔۔ تم کو کیسے پتہ چلا۔۔۔؟؟؟

رشید قہقہہ لگا کر ہنسا۔۔

ہما۔۔ آہستہ۔۔ انور سن لے گا۔۔۔

رشید۔۔ آپ تو بہت ڈرتی ہیں انور صاحب سے۔۔۔ میڈم جی ہمیں سب پتہ ہوتا ہے۔۔۔ اور اس دن
سے پتہ ہے جب آپ پہلی بار چُدی تھیں ڈاکٹر زمان سے۔۔۔

ہمانے سر جھکا دیا۔۔ پلیز ایسی باتیں نہیں کرو۔۔ وہ انور۔۔۔

رشید۔۔ ہا میڈم۔۔ فکر نہ کریں کوئی نہیں سنے گا۔۔ صاحب تو اپنے کمرے میں چلے گئے ہیں۔۔

ہمایہ سن کر تھوڑا ریلیکس ہوئی۔۔ مگر ابھی بھی وہ رشید سے ایسی باتیں کرتے ہوئے خود کو کفر ٹیبل محسوس نہیں کر رہی تھی۔۔

رشید۔۔ میڈم جی۔۔ آپ کی تو آنکھیں بہت سرخ ہو رہی ہیں۔۔ لگتا ہے ڈاکٹر زمان نے آپ کو ڈرنک بھی کرائی ہے۔۔۔ ہے نا۔۔

ہمایہ سن کر گھبرا گئی۔۔۔ نہیں نہیں۔۔۔ ایسی تو کوئی بات نہیں ہے۔۔۔ یہ تو ویسے ہی آنکھوں میں کچھ چلا گیا ہو گا اس لیے شائد سرخ ہیں۔۔ ہمارشید سے نظریں چراتی ہوئی بولی۔۔

رشید مسکرایا۔۔ میڈم جی۔۔ ہمیں بھی یہ کام کرتے ہوئے ایک عمر گزر گئی ہے۔۔۔ ہم سے کیا چھپا رہی ہیں۔۔۔

ہما اب شرمندہ ہوتی ہوئی بولی۔۔ پلیز ایسی باتیں نہ کرو اور جاؤ یہاں سے۔۔

رشید۔۔ پہلے ایک بار سچ بتادیں آپ کہ آپ نے شراب پی تھی نا۔۔

ہمانے بے بسی سے سر جھکا دیا۔۔ اور ہاں میں سر ہلا کر بولی۔۔ ہاں۔۔

رشید۔۔ یہ ہوئی نابات۔۔ مجھے آپ سے بس ایسے ہی تعاون چاہیے۔۔ کہ میں جو بھی آپ کو پوچھوں
آپ اسکا ٹھیک جواب دوگی۔۔ اور کوئی مطالبہ نہیں ہے میرا آپ سے۔۔ اب آپ یہ بھی بتادو
کہ زمان صاحب نے آپکو کتنی بار چودا آج۔۔

ہما کو غصہ آنے لگا۔۔ اس نے گھور کر رشید کو دیکھا۔۔ تو آگے سے وہ دانت نکالتے ہوئے بولا۔۔ نہ نہ
۔۔ میں نے کہا ہے نا کہ غصہ نہیں کرنا۔۔ ورنہ آپکے شوہر ساتھ کے کمرے میں ہی ہیں۔۔

ہما کا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھ گیا۔۔ اپنی نظریں جھکا کر بولی۔۔ دوبار۔۔

رشید ہنسنے لگا۔۔ اور اچانک ہی پان چباتے ہوئے اسکی پچکاری کچن کے فرش پر پھینک دی۔۔

ہما فوراً ہی بولی۔۔۔ یہ کیا بد تمیزی ہے۔۔۔

رشید۔۔۔ اوہ سوری سوری۔۔۔ میڈم جی بس مجھے خیال ہی نہیں رہا۔۔۔

اسکے بعد رشید نے پان والی بات کو انور کر دیا۔۔۔

رشید۔۔۔ میڈم جی آج رات تو شاید آپ کی چھٹی ہے ناہا سپٹل سے۔۔۔

ہما۔۔۔ ہاں۔۔۔

رشید۔۔۔ تو اسی لیے زمان صاحب نے آج آپ کو دن میں ہی بلا لیا تھا رات کا کوٹہ پورا کرنے کے لیے۔۔۔

ہما۔۔۔ رشید پلیز۔۔۔ مجھے اور ذلیل نہیں کرو۔۔۔ میں وعدہ کرتی ہوں تمہارے ساتھ کہ آئندہ اسکے ساتھ

کچھ بھی نہیں کروں گی۔۔۔ پلیز تم کسی کو کچھ نہیں بتانا۔۔۔

رشید ہنسا۔۔۔ ارے میڈم جی میں نے آپ کو کب روکا ہے کچھ کرنے سے۔۔۔ وعدہ تو بلکہ مجھے کرنا ہے آپ

سے کہ میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گا۔۔ آپ اپنی مرضی کے مطابق جو چاہو کرتی رہو۔۔ جس کے ساتھ
مرضی کرو۔۔۔ یہ میرا وعدہ ہے۔۔۔

ہمانے اپنا سر جھکا لیا۔۔۔

رشید۔۔ میڈم جی۔۔ ایک بات سچ سچ بتائیں اگر میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤں تو آپ زمان صاحب کے ساتھ
پھر کرو گی نا۔۔۔

ہمانے سر جھکا کر ہاں میں سر ہلا دیا۔۔۔

رشید ہنسنے لگا۔۔۔ اور پھر وہاں سے چلا گیا۔۔۔ ہما کو اس بات کی تسلی ہو گئی کہ اس نے کوئی غلط کام نہیں کیا
اسکے ساتھ۔۔۔ رشید کے جاتے ہی ہما کی نظر اسی پان کے نشان پر پڑی۔۔۔ تو اسے پھر غصہ آیا۔۔۔ جانور
کہیں کا۔۔۔ پھر ہمانے خود ہی صفائی والا کپڑا لیا اور فرش کو صاف کر کے بیڈ روم میں آ گئی۔۔۔

اگلے رات جب ہما ہاسپٹل گئی تو اس نے سفید رنگ کی شلوار اور سرخ رنگ کی قمیض پہنی ہوئی تھی۔۔
حسب معمول ہمانے آپریشن تھیٹر جانے کے لیے اپنے کپڑے اتار کر باتھ روم میں لٹکائے اور دوسرا

ڈریس پہن کر آپریشن روم میں چلی گئی۔۔۔

آج بھی اسکے جاتے ہی رشید باتھ روم میں چلا گیا۔۔۔ اور ہما کے کپڑوں کو اٹھالیا۔۔۔ انکو اپنی ناک کے ساتھ لگا کر ان کی خوشبو سونگھنے لگا۔۔۔ ہما کے لگائے ہوئے پرفیوم کے ساتھ ساتھ ہما کے جسم کی خوشبو بھی آرہی تھی۔۔۔ کبھی وہ ہما کی شرٹ کی بغلوں کو سونگھنے لگتا۔۔۔ پھر اس نے ہما کی شلوار کو اٹھایا۔۔۔ اور اسکے چوت والے حصے کو سونگھنے لگا۔۔۔ ہما کی چوت کی خوشبو اسے پاگل کر رہی تھی۔۔۔ جب اس سے رہا نہیں گیا تو اس نے ہما کی شلوار کے اس حصے کو اپنے منہ میں ڈالا اور چوسنے لگا۔۔۔ اسکے منہ سے پان والا تھوک ہما کی شلوار پر لگنے لگا۔۔۔ رشید کی نظر اس پر پڑی تو پہلے تو وہ تھوڑا پریشان ہوا۔۔۔ اور پھر بنا کسی خوف کے اسے اپنے منہ میں لے کر چوسنے لگا۔۔۔ اور جان بوجھ کر اس پر اپنے پان کی پیک لگانے لگا۔۔۔ تھوڑی دیر کے بعد اس نے ہما کے کپڑے واپس لٹکائے اور باہر آ گیا۔۔۔ جیسے ہی وہ آفس سے نکلا تو سامنے سے ہما آتی ہوئی نظر آئی۔۔۔ دونوں کی نظریں ٹکرائیں تو رشید شرارت سے مسکرا دیا۔۔۔ اور ہما نے اپنی نظر بدل لی۔۔۔ اور اسکے قریب سے گزر کر اپنے آفس میں آ گئی۔۔۔ اپنا ڈریس تبدیل کرنے کے لیے

--

ہما اپنے آفس کے باتھ روم کی طرف بڑھی تو اسے شک تھا کہ آج بھی رشید نے کوئی غلط حرکت کی ہوگی اسکے کپڑوں کے ساتھ۔۔۔ ہما نے اندر جا کر جیسے ہی اپنے کپڑے اٹھا کر دیکھے تو اسکا چہرہ غصے سے لال

ہو گیا۔۔ اپنی شلواری پر اپنی چوت والی جگہ پر پان کے سرخ سرخ نشان دیکھ کر۔۔۔ اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیا کرے۔۔۔ وہ سوچنے لگی کہ وہ کس طرح ایسے کپڑے پہن سکتی ہے جس پر اسکے نوکرنے پان کھا کر اس پر تھوکا ہوا ہو۔۔۔ اس نے نفرت سے وہ کپڑے واپس لٹکائے اور باہر آکر صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔ اور بیل بجا کر رشید کو بلوایا۔۔۔ جیسے ہی وہ آیا تو اس پر برس پڑی۔۔۔

ہما۔۔۔ رشید یہ کیا بد تمیزی ہے۔۔۔ تم حد سے بڑھ رہے ہو۔۔۔

رشید بڑے آرام سے بولا۔۔۔ میڈم جی۔۔۔ پہلی بات تو یہ کہ آپ آہستہ بولیں۔۔۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی سن لے ہماری باتیں۔۔۔ وہ آپکے لیے زیادہ شرمندگی کی بات ہوگی۔۔۔ اور اپنی آواز کو نیچی رکھ کر بولیں کہ میں نے ایسا کیا کیا ہے۔۔۔

ہما نرم پڑ گئی۔۔۔ بلکہ اسکے سخت اور دھمکی آمیز لہجے سے کمزور پڑ گئی۔۔۔ اور آہستہ سے بولی۔۔۔ کیوں کیا تم نے میرے کپڑوں کو خراب۔۔۔ وہ پان کے نشان۔۔۔

رشید مسکرایا۔۔۔ سوری میڈم جی۔۔۔ بس آپکے کپڑوں میں سے آپکے جسم کی خوشبو نے پاگل کر دیا تھا۔۔۔ اس لیے وہ سب ہو گیا۔۔۔ اسکے لیے مجھے معاف کر دیں۔۔۔ اور جا کر وہ کپڑے پہن لیں۔۔۔ ٹھیک ہے

نا۔۔۔

ہمانے بے بسی سے اسکی طرف دیکھا۔۔ میں وہ کپڑے کیسے پہن سکتی ہوں۔۔ وہ تو خراب ہو چکے ہیں۔۔

رشید۔۔ کیوں کیا خرابی ہو گئی ہے۔۔ میں نے کہا نا کہ پہن لیں ایسے ہی۔۔۔ اور یہ کہہ کر وہ واپس چلا گیا۔۔ اور دروازے پر رک کر بولا۔۔ میں ابھی واپس آؤں گا۔۔ اسکے لہجے میں ابھی بھی سختی تھی۔۔

اسکے جانے کے بعد ہما باتھ روم میں گئی اور خاموشی سے جا کر اپنے کپڑے تبدیل کر لیے۔۔ اور وہی اسکے پان سے گندی ہو رہی ہوئی شلوار پہن لی۔۔ اسے بہت عجیب لگ رہا تھا۔۔ وہ باہر آ کر بیٹھی تو رشید آگیا۔۔ چائے کا کپ لے کر۔۔ ہما کو اپنے پہلے والے کپڑوں میں دیکھ کر مسکرایا۔۔ اور چائے اسکے سامنے رکھ دی۔۔ اور شکریہ بول کر واپس چلا گیا۔۔ سارا وقت ہما کو عجیب سا محسوس ہوتا رہا۔۔ زمان نے اسکو اوپر لے جانا بھی چاہا چدائی کے لیے مگر اس نے انکار کر دیا۔۔ اور زمان زیب کو اوپر لے گیا۔۔ صبح ہما گھر جانے لگی تو رشید گیٹ پر ملا۔۔ اور بولا۔۔ ہما میڈم۔۔ آپ ٹائٹس میں بہت پیاری لگتی ہو۔۔ امید ہے کہ آج رات کو آپ ٹائٹس ہی پہن کر آؤ گی۔۔ ٹھیک ہے نا۔۔

ہمانے اسکی طرف دیکھا۔۔ مگر کوئی جواب نہیں دیا۔۔ اور اپنی کار کی طرف بڑھ گئی۔۔

رات کو جب ہماڈیوٹی پر آنے کے لیے تیار ہونے لگی تو۔۔۔ اس کے کانوں میں رشید کی آواز گونجی۔۔۔ وہ آج ٹائٹس نہیں پہننا چاہتی تھی۔۔۔ مگر۔۔۔ رشید کے خوف سے اس نے اپنی لائٹ گلابی رنگ کی لیگی نکال کر پہن لی۔۔۔ اور اوپر سے ایک لانگ شرٹ۔۔۔ ہاسپٹل پہنچی تو جیسے ہی رشید نے اسکو دیکھا تو معنی خیز انداز میں مسکرا دیا۔۔۔ اور ہماشر میلی سی مسکراہٹ کے ساتھ آگے بڑھ گئی۔۔۔ پتہ نہیں کیوں اسے بھی اس میں مزہ آنے لگا تھا۔۔۔ رشید کی چھیڑ چھاڑ میں۔۔۔ جب ہما اپنے آفس میں جا کر کپڑے بدل کر باہر آئی تو آپریشن تھیٹر میں جاتے ہوئے اسکو پھر رشید ملا۔۔۔ دوسرے کپڑوں میں دیکھ کر وہ مسکرایا۔۔۔ جیسے اسے بتا رہا ہو کہ اب وہ پھر جا کر اسکے کپڑوں سے مزے لے گا۔۔۔ ہما نے آپریشن تھیٹر کے دروازے سے مڑ کر دیکھا تو رشید اسکے آفس میں ہی داخل ہو رہا تھا۔۔۔ اور اس نے بھی مڑ کر ہما کو دیکھا اور دونوں کی نظریں ملیں تو ہما اندر چلی گئی۔۔۔ جیسے رشید کو سب کچھ کرنے کی اجازت دے گئی ہو۔۔۔

رشید نے جا کر ہما کی لیگی اٹھائی تو وہ بہت ہی چھوٹی ہو گئی تھی سکڑ کر۔۔۔ اسکو دیکھ کر رشید کو آج کچھ زیادہ ہی مستی چڑھ گئی۔۔۔ اس نے اپنا لوڑا نکالا۔۔۔ اور اسے ہما کی لیگی پر اسکی چوت والی جگہ پر رکھ کر رگڑنے لگا۔۔۔ پھر اسی حصے کو اپنے لوڑے پر لپیٹ کر مٹھ مارنے لگا۔۔۔ ہما کی شرٹ کو سونگھتے ہوئے۔۔۔ پھر اسے منہ میں لے کر چوسنے لگا۔۔۔ آج اسکو کچھ زیادہ ہی جنون چڑھا ہوا تھا۔۔۔ ہما کی لیگی میں سے ہما کی چوت کی خوشبو کو سونگھتے ہوئے۔۔۔ اس نے ہما کی لیگی کی چوت والے حصے کو اپنے دانتوں سے کاٹنا شروع کر دیا۔۔۔

اور اسے احساس تب ہوا جب ہما کی لیگی درمیان سے تھوڑی پھٹ گئی۔۔ اور اس میں اچھا خاصا بڑا سوراخ ہو گیا۔۔ رشید کو پتہ تو چل گیا۔۔ مگر اب کچھ ہو تو سکتا نہیں تھا۔۔ اس نے ہما کے کپڑوں کو واپس رکھا اور باہر آگیا۔۔۔

ہما واپس آئی اور اپنے کپڑے تبدیل کرنے لگی تو آج بھی اس نے دیکھا کہ اسکی لیگی اسکی چوت والے حصے سے پھٹی ہوئی ہے۔۔ ہما کو یہ دیکھ کر ایک جھٹکا سا لگا۔۔ سوچنے لگی کہ وہ اب کیا کرے۔۔۔ اور کوئی حل تو تھا نہیں۔۔۔ اس نے وہی لیگی پہن لی۔۔ اوپر سے اپنی شرٹ پہن لی۔۔۔ اسے پھٹی ہوئی لیگی پہن کر عجیب سا احساس ہو رہا تھا۔۔۔ نیچے اس نے گلابی رنگ کی پینٹی بھی پہنی ہوئی تھی۔۔ مگر پھر بھی اسے اپنی چوت پر اے سی کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ وہ وہیں ٹیبل کے پیچھے ہی اپنی کرسی پر بیٹھ گئی۔۔۔ تاکہ کسی سامنے والی کی نظر اسکی رانوں کے درمیان نہ جائے۔۔ اور اسکو اس بات کا پتہ نہ لگ سکے کہ اسکی لیگی پھٹی ہوئی ہے۔۔۔

تھوڑی دیر کے بعد رشید چائے لے کر آگیا۔۔ اس کے چہرے پر شرمندگی کے آثار تھے۔۔۔ اس نے اپنی نظریں جھکائی ہوئی تھیں۔۔ تھوڑا تو ڈر ہی رہا تھا کہ اس نے تو ہما کی لیگی ہی پھاڑ دی ہے۔۔ ہما کو بھی اسے دیکھ کر غصہ آیا۔۔ وہ اسکی طرف گھور کر دیکھنے لگی۔۔۔ مگر جیسے ہی رشید کی نظر ہما سے ملی تو اس نے ایک بار پھر سے اپنی نظر جھکالی۔۔۔ ہما کو اسکی اس حرکت پر تھوڑی ہنسی آگئی۔۔۔ مگر وہ اپنی ہنسی پر کنٹرول کر

گئی۔۔۔ رشید نے چائے ٹیبل پر رکھی اور فوراً باہر جانے لگا۔۔۔ ہما بول پڑی۔۔۔

ہما۔۔۔ رُک جاؤ رشید۔۔۔

رشید رُک گیا۔۔۔ جی میڈم جی۔۔۔

ہما۔۔۔ تم اپنی حرکتوں سے باز نہیں آؤ گے۔۔۔ آج کتنی غلط حرکت کی ہے تم نے۔۔۔ کیوں کرتے ہو تم ایسا۔۔۔

ہما ٹیبل کے پیچھے سے اُٹھی اور سامنے صوفے پر آکر بیٹھ گئی۔۔۔

رشید۔۔۔ وہ مجھے معاف کر دیں میڈم جی۔۔۔ بس برداشت نہیں ہوتا نا۔۔۔

رشید کی نظریں بار بار ہما کی رانوں کی طرف جا رہی تھیں جیسے وہ درمیان میں دیکھنا چاہ رہا ہو۔۔۔ ہما کی پھٹی ہوئی لیگی کو۔۔۔

ہما کو تھوڑی مستی سوچی تو اس نے صوفے پر بیٹھے ہوئے ہی اپنی دونوں ٹانگیں پھیلا دیں۔۔۔ جان بوجھ کر۔۔۔
اور اسکی ٹانگوں کے درمیان سے اسکی پھٹی ہوئی لیگی نظر آنے لگی۔۔۔ اس کے اندر سے ہما کی گلابی رنگ کی
پینٹی بھی جھانکنے لگی۔۔۔ جیسے ہی رشید کی نظر اس پر پڑی تو اسکے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔۔۔

ہمانے اسے اپنی رانوں کے درمیان جھانکتے ہوئے دیکھا تو اپنی ٹانگوں کو بند کر لیا۔۔۔ بد تمیز کیا دیکھ رہے
ہو اب۔۔۔ دیکھ لیا نا کہ کتنا غلط کام کیا ہے تم نے۔۔۔ اب میں گھر کیسے جاؤں گی۔۔۔ اور کسی نے دیکھ لیا تو
کیا کہوں گی کہ اسے رشید نے پھاڑا ہے۔۔۔

رشید۔۔۔ سوری میڈم جی۔۔۔ تھوڑا دوبارہ دکھائیں نا دیکھوں کہ زیادہ تو نہیں پھاڑ دی میں آپ کی۔۔۔

ہما اسکی ذومعنی بات سن کر مصنوعی غصے سے بولی۔۔۔ شرم نہیں آتی تم کو ایسی گندی باتیں کرتے ہوئے
۔۔۔ جاؤ نکلو اب کمرے سے۔۔۔

رشید جاتے ہوئے دروازے پر رک کر پیچھے دیکھنے لگا تو ہمانے جان بوجھ کر اپنی ٹانگوں کو ایک بار پھر سے
کھول دیا تھا۔۔۔ رشید کی طرف نہ دیکھتے ہوئے۔۔۔ مگر رشید تھوڑی دیر تک اسکی چوت اور اسکی پینٹی کو
ہی دیکھتا رہا۔۔۔

ہما۔۔ گئے نہیں ابھی تم۔۔ جاؤ مجھے سونا ہے۔۔۔

رشید۔۔ ہاں میڈم جی آج زمان صاحب نہیں ہیں تو آپ اپنی نیند ہی پوری کر لیں۔۔۔

ہمانے اسے گھورا اور وہ اپنے لال دانت نکالتا ہوا باہر نکل گیا۔۔۔

صبح اُٹھ کر ہما اپنے گھر واپس آگئی انور کے ساتھ۔۔۔ تھوڑی دیر کے بعد انور اپنے آفس چلا گیا تو ہمانے نہا کر ایک گاؤن پہن لیا۔۔۔ اسکے نیچے اس نے صرف ایک کالے رنگ کی برا اور پینٹی پہنی ہوئی تھی۔۔۔ وہ اپنے کمرے میں لیٹ گئی۔۔۔ اور ٹی وی دیکھنے لگی۔۔۔ ہما کو خود پر حیرت ہو رہی تھی کہ وہ یہ سب کچھ کیوں کر رہی ہے۔۔۔ ڈاکٹر زمان تک تو سب ٹھیک تھا کہ وہ اسی کے سٹیٹس کا ایک فرد ہے۔۔۔ ڈاکٹر ہے، جوان ہے، خوبصورت ہے اور شاندار جسم کا مالک ہے۔۔۔ تو اگر وہ اسکے ساتھ کچھ جسمانی تعلقات رکھ بھی رہی ہے تو ایسا کوئی حرج تو نہیں ہے۔۔۔ مگر یہ کیا کہ وہ رشید جیسے گندے انسان کو بھی کھلی چھوٹ دے رہی ہے۔۔۔ اسے اپنے کپڑوں کے ساتھ کھیلنے کی اجازت دے رہی ہے۔۔۔ انکو چھونے، چومنے اور ان پر اپنا تھوک لگانے کی اجازت دے رہی ہے۔۔۔ اور پھر اسکی اتنی ہمت ہو رہی ہے کہ وہ اسکو حکم دے رہا ہے کہ وہ وہی کپڑے پہنے۔۔۔ اپنی باتوں کا وہ خود ہی جواب دینے لگی خود کو۔۔۔ کہ یہ سب کچھ وہ اپنی مرضی سے تو نہیں کر رہی نا۔۔۔ یہ تو وہ اسکو بلیک میل کر کے کروا رہا ہے۔۔۔ اسکو سب کچھ پتہ چل چکا ہے اسکے اور زمان کے

ناجائز تعلقات کے بارے میں۔۔ تو اسی لیے وہ اس پر حاوی ہو رہا ہے۔۔ لیکن آج میں نے کیا کیا۔۔ میں نے خود ہی جان بوجھ کر اسکو اپنی پینٹی دکھائی۔۔ ایسا اس نے تو نہیں کہا تھا نا۔۔ پھر میں نے ایسا کیوں کیا۔۔ کیا مجھے بھی مزہ آرہا ہے۔۔ وہ کمینہ ہے بھی تو ایسا نا کہ دیکھو تو سہی اتنی ہمت کہ میری لیگی ہی پھاڑ کر رکھ دی۔۔ اس کمینے کو موقع ملے تو وہ تو ایسے ہی میری چوت بھی پھاڑ کر رکھ دے۔۔ اپنی اس بات پر ہما خود ہی ہنسنے لگی۔۔ میں یہ کیا سوچنے لگی ہوں۔۔ میں بھلا کیوں اسکو کچھ کرنے دوں گی اپنے ساتھ۔۔ میں کیوں بھلا اس کو چودنے دوں گی اپنی چوت۔۔ ارادہ تو اس کمینے کا کچھ ایسا ہی ہے۔۔۔ کیسے میرے جسم کو دیکھ دیکھ کر رال ٹپکاتا رہتا ہے۔۔ ٹپکاتا ہے تو ٹپکاتا رہے۔۔ مجھے کیا۔۔ میں بھلا کیوں اسکی خواہش پوری کروں گی۔۔۔ شکل دیکھی ہے اس نے کبھی اپنی۔۔ کتنا تو کالا ہے۔۔ اور جسم کیسا بھدا سا ہے اسکا۔۔۔ موٹا بے ڈول سا۔۔۔ اتنا بڑا پیٹ ہے۔۔ اور اسکا وہ بھی تو۔۔۔ مطلب اسکا لوڑا بھی تو اسی کی طرح کالا سیاہ ہی ہو گا نا گندہ سا۔۔۔ چھی چھی چھی چھی۔۔ نہ بابانہ میں تو کبھی بھی اسکو کچھ نہ کرنے دوں اپنے ساتھ۔۔۔۔۔ اور ایسی ہی باتیں سوچتے ہوئے اسکی آنکھ لگ گئی۔۔

کافی دیر کے بعد ہما کی آنکھ اسکے فلیٹ کی بیل کی آواز سے کھلی۔۔۔ ہما جلدی سے اپنی جگہ سے اٹھی اور اپنے گاؤن کی بیلٹ ٹھیک کرتی ہوئی جا کر دروازہ تھوڑا سا کھولا تو سامنے رشید کھڑا پان چبار ہا تھا۔۔۔ ہما اسکو دیکھ کر حیران رہ گئی۔۔۔۔۔ دروازہ کھول کر بولی۔۔۔

ہما۔۔۔ تم یہاں کیوں آئے ہو۔۔

رشید نے ہما کے سوال کا جواب دینے کی بجائے دروازہ پورا کھولا اور اندر آ گیا۔۔۔ ہما تھوڑا گھبرا گئی۔۔۔
رشید دروازہ بند کرتے ہوئے بولا۔۔۔ میڈم جی آپ کیوں گھبرا رہی ہیں۔۔۔ میں ادھر سے گذر رہا تھا تو
سوچا آپ سے ہی ملتا جاؤں اور پوچھ لوں کہ آپ کو کوئی کام تو نہیں ہے۔

ہما۔۔۔ نہیں مجھے کوئی کام نہیں ہے۔۔۔ تم بس جاؤ یہاں سے۔۔

ہما پچھلی رات کی اسکی شرارتوں اور حرکتوں کی وجہ سے اسکے ساتھ اکیلے میں رہنے سے گھبرا رہی تھی۔۔۔

وہ اندر آ گیا۔۔۔ اور صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا۔۔۔ میں تو اب نہیں جاؤں گا۔۔

ہما گھبرا رہی تھی۔۔۔ رشید تم ایسا کیوں کر رہے ہو۔۔۔ پلیز چلے جاؤ۔۔۔ اگر کسی نے دیکھ لیا تو بہت برا ہو
گا۔۔۔ کسی نے انور کو بتا دیا تو۔۔۔

رشید۔۔۔ میڈم جی ہم کونسا یہاں پر کوئی غلط کام کر رہے ہیں۔۔۔ جو آپ ڈر رہی ہو۔۔۔ اور انور صاحب کو تو

میں خود بتا دیتا ہوں نا۔۔۔ یہ لیس ابھی۔۔۔

یہ کہہ کر رشید نے اپنا موبائل نکالا اور کوئی کال ملانے لگا۔۔۔ ہما گھبرا گئی۔۔۔ کیا کر رہے ہو۔۔۔

رشید۔۔۔ میں انور صاحب کو کال کر رہا ہوں نا۔۔۔ میں خود انکو بتا دیتا ہوں کہ میں ہما میڈم کے پاس آیا ہوا ہوں۔۔۔

ہما آگے بڑھی۔۔۔ نہیں پلیز۔۔۔ کال نہیں کرو انور کو۔۔۔ رک جاؤ۔۔۔ ہما رشید کی طرف آئی اور جھک کر اس سے اسکا موبائل چھیننے لگی۔۔۔ نیچے جھکنے سے ہما کے گاؤن کا گلا تھوڑا اور ڈھیلا ہو گیا۔۔۔ اور اسکی چھاتیوں کے درمیان کی لکیر نظر آنے لگی۔۔۔ رشید ہما سے اپنا موبائل بچانے لگا۔۔۔ ہما کے ہاتھ رشید کے ہاتھوں سے ٹکرا رہے تھے۔۔۔ اور اسکی گوری گوری ٹانگیں رشید کی ٹانگوں سے ٹکرا رہی تھیں۔۔۔

اچانک ہی رشید کو پتہ نہیں کیا سو جھی کہ اس نے صوفے پر پیچھے کو گرتے ہوئے ہما کو بھی اپنے اوپر ہی گرا لیا۔۔۔ اور اپنے کال کالے موٹے بازو ہما کی کمر کے گرد کس لیے۔۔۔ ہما تو حیران ہی رہ گئی اس بات پر۔۔۔ اس نے اٹھنا چاہا۔۔۔ مگر دوسری طرف سے انور نے کال اٹھالی۔۔۔ رشید ایک بازو ہما کی کمر کے گرد رکھ کر اسے اپنے جسم پر لٹائے ہوئے ہی انور سے بات کرنے لگا۔۔۔ اور ہما کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔۔۔ ہما ڈر

کے مارے وہیں دُک گئی۔۔۔ اسکے جسم پر ہی لیٹی ہوئی تھی۔۔۔ جیسے ہی وہ اٹھنے کی کوشش کرتی تو وہ اس کی کمر کو دبالتا۔۔۔ اور وہ کوئی آواز نہ نکالنے کے چکر میں وہیں لیٹی رہ جاتی۔۔۔ اس نے اپنے سستے سے موبائل کا سپیکر آن کر لیا تھا۔۔۔ اور ہما بھی انور کی باتیں سن رہی تھی۔۔۔ رشید نے موبائل کو ہی ہما کے گورے گورے گالوں پر پھیرنا شروع کر دیا۔۔۔ ہما نے غصے سے اپنا سر ادھر ادھر ہلایا۔۔۔ اور اسکو غصے سے دیکھنے لگی۔۔۔ رشید کی نظریں ہما کے ڈھیلے ہو رہے ہوئے گاؤں میں سے جھانکتی ہوئی اسکی چھاتیوں پر تھیں۔۔۔ گاؤں مزید ڈھیلا ہو کر اسکی کالی برا کا کچھ حصہ بھی دکھا رہا تھا۔۔۔ اور دونوں مموں کے درمیان کی گہری لکیر تو بالکل صاف نظر آرہی تھی۔۔۔۔

ہما نے جیسے ہی رشید کی نظروں کو اپنے مموں پر دیکھا تو وہ اٹھنے لگی۔۔۔ مگر رشید نے اسے روک دیا۔۔۔ ہما کو اپنی ٹانگوں کے نیچے۔۔۔ رانوں پر رشید کا لوڑا بھی اکڑتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔ ہما کو عجیب لگ رہا تھا۔۔۔ ایسے اسکے اوپر لیٹے ہوئے ہما کو رشید کے جسم کی گندی بدبو بھی آرہی تھی۔۔۔ پسینے اور میل کی بدبو۔۔۔ مگر ہما خود کو چھڑوا نہیں پارہی تھی۔۔۔

اچانک ہی انور کے ایک فقرے نے ہما اور رشید کو چو نکا دیا۔۔۔ اچھا رشید۔۔۔ پھر بات کریں گے۔۔۔ میں گھر پہنچ گیا ہوں بس اب۔۔۔

ہمارے منہ سے چیخ سی نکلنے والی ہو گئی یہ سن کر۔۔۔ اس نے بڑی مشکل سے خود کو بولنے سے روکا۔۔۔ مگر رشید نے اس کے دل کی بات پوچھ لی۔۔۔

رشید۔۔ صاحب جی آج جلدی کیوں گھر جا رہے ہیں آپ۔۔۔ خیریت تو ہے نا۔۔۔؟؟؟؟

انور۔۔ بس یار آج طبیعت خراب ہے اس لیے کام نہیں ہو رہا تھا۔۔۔ اس لیے گھر میں آرام کروں گا اب تھوڑا۔۔ اس کے بعد فون بند ہو گیا۔۔

رشید نے اب ہمارے کو چھوڑ دیا۔۔۔ اور خود بھی صوفے سے اٹھ گیا۔۔۔

ہمارے سے بولی۔۔ تم کو منع بھی کیا تھا کہ چلے جاؤ یہاں سے مگر تم نہیں مانے میری بات۔۔۔ چلو اب جلدی دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔ انور کسی بھی وقت آسکتا ہے۔۔۔

رشید بھی تھوڑا گھبرا گیا ہوا تھا۔۔۔ وہ بھی جلدی سے دروازے کی طرف بڑھا۔۔۔ اور اسے سے پہلے کہ وہ دروازہ کھولتا تو بیل بج گئی۔۔۔ دونوں گھبرا گئے۔۔۔ ہمارے لیے بڑی پریشانی کی بات تھی کہ وہ کیسے انور کا سامنا کرے گی کہ رشید اس کے گھر میں ہے اسکی غیر موجودگی میں۔۔۔ ہمارے کی تو حالت رونے والی ہو رہی

تھی۔۔۔ اسکو اور تو کچھ نہیں سو جھی۔۔۔ اس نے جلدی سے رشید کو گیسٹ روم میں دھکیل دیا۔۔۔ اس کمرے میں کوئی بھی نہیں جاتا تھا۔۔۔

ہما۔۔۔ جاؤ اس کمرے میں دفع ہو جاؤ اور تمھاری کوئی آواز باہر نہیں آنی چاہیے۔۔۔

رشید فوراً ہی اندر بھاگ گیا۔۔۔ اسے خود بھی بہت گھبراہٹ ہو رہی تھی۔۔۔ کہ اگر انور صاحب نے اسے یہاں دیکھ لیا تو پتہ نہیں اسکے ساتھ کیا سلوک کریں گے۔۔۔ رشید نے اندر کمرے میں جا کر دروازہ بند کر لیا۔۔۔

ہما نے دروازہ کھولا تو سامنے انور کھڑا تھا۔۔۔ ہما نے مسکرا کر اسے اندر آنے کا راستہ دیا۔۔۔ ہما کی رنگت اڑی اڑی سی لگ رہی تھی۔۔۔ وہ گھبرائی ہوئی تھی۔۔۔ اور آخر گھبراتی بھی کیوں نا۔۔۔ اپنے شوہر کی غیر موجودگی میں وہ اکیلے گھر میں ایک غیر مرد کے ساتھ تھی۔۔۔ اور وہ بھی اسکے ہاسپٹل کانوکر۔۔۔ درجہ چہارم کا ملازم۔۔۔ وہ کیسے جواب دے پاتی کہ وہ اسکے گھر پر کیوں ہے۔۔۔ اور اب دوسرے کمرے میں رشید کو چھپا کر تو وہ اور بھی مشکوک اور قصور وار بن چکی تھی۔۔۔ اسی لیے وہ گھبرائی ہوئی تھی۔۔۔ پھر بھی وہ پھینکی سی مسکراہٹ کے ساتھ انور کو خوش آمدید کہہ رہی تھی۔۔۔

ہما۔۔ ارے آج آپ اتنی جلدی آگئے۔۔ خیریت تو ہے۔۔

انور نے دروازہ بند کرتے ہی ہما کو اپنی بانہوں میں بھر لیا اور اپنے سینے سے لگا لیا۔۔ ارے میری جان بس تمھاری یاد آرہی تھی تو سب کام کاج چھوڑ کر آگیا تمھارے پاس۔۔

تھا تو انور ہما کا شوہر اور پہلے بھی وہ ہما کو گھر میں داخل ہوتے ہی اپنی بانہوں میں بھر لیتا تھا۔۔ مگر آج ہما کو اس بات سے گھبراہٹ ہو رہی تھی۔۔ کیوں کہ اسے پتہ تھا کہ وہ اندر سے ضرور انکو دیکھ رہا ہو گا۔۔ ہمانے خود کو چھڑوانے کی کوشش کی مگر انور نے اسکو نہیں چھوڑا اور اسکے گالوں کو چومنے لگا۔۔

ہما۔۔ ارے کیا ہو گیا ہے آپ کو۔۔ کیوں آتے ہی شروع ہو گئے ہو۔۔

انور۔۔ بس تم کو دیکھ کر برداشت نہیں ہو تانا۔۔ اور اوپر سے تم ہو بھی ایسے سیکسی ڈریس میں کہ دل کرتا ہے کہ بس شروع ہی ہو جائیں۔۔

انور ہما کو لے کر لاؤنج کے صوفے پر آگیا۔۔ اور صوفے پر بیٹھ کر ہما کو اپنی گود میں بٹھالیا۔۔ ہما کی نظریں بار بار رشید والے کمرے کے دروازے کی طرف جارہی تھیں۔۔ جو کہ انور کی پیٹھ کے پیچھے تھا مگر

چونکہ ہمارا اسکی گود میں بیٹھی ہوئی تھی تو ہمارے بلکل سامنے تھا۔۔۔ ہمارا دروازہ تھوڑا سا کھلا ہوا محسوس ہوا۔۔۔ جیسے اندر سے رشید باہر جھانک رہا ہو۔۔۔ ہمارا کو بہت شرم آرہی تھی۔۔۔ وہ انور کو سمجھانا چاہ رہی تھی۔۔۔ اسے روکنا چاہ رہی تھی۔۔۔ مگر وہ تو باز ہی نہیں آ رہا تھا۔۔۔

ہمارا۔۔۔ اچھا اندر تو چلو بیڈ روم میں۔۔۔

انور ہمارے گاؤن کی بیلٹ کھولتے ہوئے بولا۔۔۔ نہیں آج یہیں کروں گا۔۔۔ اور تم کو کتنی بار میں نے کہا ہے کہ گھر میں کم سے کم کپڑے پہنا کرو۔۔۔ مجھے اچھا لگتا ہے تم کو ایسے دیکھنا۔۔۔

ہمارا دروازے کی طرف دیکھتی ہوئی۔۔۔ نہیں نہیں پلیز۔۔۔ اسے نہیں اتارو۔۔۔ میں نے نیچے کچھ نہیں پہنا ہوا۔۔۔

انور۔۔۔ یہ تو اور بھی اچھی بات ہے پھر۔۔۔ چلو اتارو جلدی۔۔۔

یہ کہتے ہوئے انور نے ہمارا کی بیلٹ کھول کر اسکا گاؤن اس کے کاندھوں سے نیچے سرکا دیا۔۔۔ اور ہمارا اوپری بدن ننگا ہو گیا۔۔۔ اس کے اوپری بدن پر صرف ایک کالے رنگ کی برا تھی۔۔۔ ہمارا کو بہت زیادہ شرم

محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ کیونکہ سامنے رشید اب بڑے کھلے انداز میں ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ ہمارشید سے نظریں نہیں ملا پارہی تھی۔۔۔ وہ خود کو انور کے ساتھ چپکانے لگی خود کو رشید کی نظروں سے بچانے کے لیے۔۔۔ اور انور سے آہستہ سے بولی۔۔۔ اچھا چلو اندر چلتے ہیں۔۔۔

انور۔۔۔ میں نے چائے بھی پینی ہے۔۔۔

ہما۔۔۔ ہاں مجھے چھوڑو۔۔۔ اور تم اندر چلو۔۔۔ میں بنا کر لاتی ہوں چائے تمہارے لیے۔۔۔

انور نے اسے اپنے اوپر سے کھڑا کیا۔۔۔ اور خود کھڑے ہونے سے پہلے اس نے ہما کے جسم پر سے اسکا گاؤن پورا کھینچ کر اتار دیا۔۔۔ اور ہما جلدی سے سمٹ کر خود کو چھپانے کی ناکام کوشش کرنے لگی۔۔۔

ہما۔۔۔ انور۔۔۔ پلیز میرا گاؤن مجھے دے دو۔۔۔

انور۔۔۔ یار تم تو ایسے کر رہی ہو کہ جیسے یہاں تمہارے اور میرے علاوہ کوئی اور بھی ہو تمکو دیکھنے والا۔۔۔ میں تمہارا گاؤن لے کر اندر جا رہا ہوں اب تم ایسے ہی چائے بنا کر لاؤ گی میرے لیے۔۔۔

انور یہ کہہ کر اپنی جگہ سے اٹھا اور بیڈروم میں بھاگ گیا۔۔ اور اندر سے کنڈی لگالی۔۔ ہما وہیں پر سمٹ کر صوفے پر بیٹھ گئی۔۔ ایک نظر دروازے پر دیکھا تو رشید ابھی بھی باہر ہی دیکھ رہا تھا۔۔ ہما کو اتنی شرم آرہی تھی کہ اسکا دل چاہ رہا تھا کہ وہ کہیں غائب ہو جائے۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں رشید کمرے سے نکل کر باہر آیا۔۔ اور آہستہ آہستہ چلتا ہوا ہما کے قریب آگیا۔۔

ہما اسکو اپنے سامنے دیکھ کر گھبرا گئی۔۔ رشید پلیز چلے جاؤ یہاں سے اب تم۔۔ انور اگر باہر آگیا تو بہت برا ہوگا۔۔ ہما بہت ہی دھیمی آواز میں سہمی سہمی اور سمٹی ہوئی سی اسکو کہہ رہی تھی۔۔ مگر وہ رشید کہاں سننے والا تھا۔۔ اتنی خوبصورت لڑکی اسکے سامنے ننگی حالت میں تھی تو وہ کیسے اسکو چھوڑ کر جاسکتا تھا۔۔ اس نے جانے سے انکار کر دیا۔۔ اور ہما کے قریب ہی صوفے پر بیٹھ گیا۔۔

رشید۔۔ ہما میڈم۔۔ آپ تو بہت ہی خوبصورت لگ رہی ہو قسم سے اس ڈریس میں۔۔

ہما۔۔ بکو اس بند کرو۔۔ اور چلے جاؤ یہاں سے۔۔۔

رشید۔۔ نہیں جی۔۔ میں تو نہیں جا رہا۔۔

ہما۔۔ اچھا پلیر اندر ہی چلے جاؤ۔۔ اگر انور اچانک باہر نکل آیا تو پتہ نہیں کیا ہو جائے گا۔۔ مجھے چائے بنانے جانا ہے۔۔۔ جاؤ اب تم یہاں سے۔۔۔

رشید نے صوفے سے اٹھ کر ہما کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا اور بولا۔۔ آئیں میڈم دونوں ملکر چائے بناتے ہیں۔۔۔ اور اسکو کھینچتا ہوا کچن میں لے گیا۔۔۔

ہما ادھ ننگی حالت میں ہی رشید کے ساتھ کھینچتی ہوئی کچن میں آگئی۔۔۔ اندر آکر رشید نے ہما کو چھوڑ دیا۔۔۔ اور خود ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔۔۔ ہما کو رشید پر غصہ بھی آ رہا تھا۔۔۔ مگر وہ اسکا کچھ بھی نہیں کر سکتی تھی۔۔۔ رشید کو یہ بھی پتہ چل چکا تھا کہ وہ اب چلا بھی نہیں سکتی۔۔۔

اچانک ہی رشید نے ہما کا بازو پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔۔۔ اور اسے اپنی بانہوں میں بھر لیا۔۔۔ ہما گھبرا گئی۔۔۔ اور بہت ہی آہستہ آواز میں بولی۔۔۔ کمینے۔۔۔ کتے۔۔۔ چھوڑو مجھے۔۔۔ ورنہ میں شور مچا دوں گی۔۔۔

رشید نے ہما کے چہرے کو ایک ہاتھ سے پکڑا اور اسکے گلابی گلابی ہونٹوں کو اپنے کالے موٹے ہونٹوں سے چوم کر بولا۔۔۔ میڈم جی مچاؤ شور۔۔۔۔۔ خوب مچاؤ۔۔۔ تاکہ ابھی تمہارا شوہر آئے اور آکر تم کو میرے

پیالوں سے۔۔۔ اور انکار تو پی لینے دو نامیڈم جی۔۔۔۔

رشید نے ہما کی کمر کو سہلاتے ہوئے ہی ہما کی برا کی ہک کھول دی۔۔۔ اور اسکی برا اتار کر کاؤنٹر پر پھینک دی

ہما۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ رشید۔۔۔۔۔ یہ کیا کیا تم نے۔۔۔۔۔ پلینز نہیں۔۔۔۔۔

مگر رشید نے ہما کو تھوڑا سے پیچھے کو ہٹا کر ہما کے خوبصورت مموں کو۔۔۔ جن کو وہ ہمیشہ ہی کپڑوں کے اوپر سے ہی دیکھتا رہا تھا۔۔۔ آج اپنی آنکھوں کے سامنے نگا دیکھنے لگا۔۔۔

رشید۔۔ واہ میڈم جی۔۔۔۔۔۔۔۔ کیا بات ہے آپ کے دودھ کی۔۔۔ کتنے مست ہیں نا آپ کے مے



یہ کہتے ہوئے رشید نے اپنے کالے سیاہ ہاتھ سے ہمارے گورے گورے مٹھے کو سہلایا۔۔۔ اور اسے اپنی مٹھی میں بھر کر بھیج دیا۔۔۔ ہمارے منہ سے سکری نکل گئی۔۔۔۔۔ سی سی سی سی سی سی۔۔۔

دھیرے دھیرے۔۔۔۔۔ کیا کرتے ہو

----- درد کر دیا نا----- کمینے-----

رشید ہنسا۔۔۔ سوری میڈم جی۔۔۔ سوری۔۔۔

ہما غصے سے۔۔۔ سوری کے بچے۔۔۔ چھوڑو مجھے اور دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔

رشید اپنے پیلے پیلے دانت نکالتا ہوا بولا۔۔۔ کیسے چلا جاؤں میڈم جی۔۔۔ آپکے ان خوبصورت سفید مموں اور انکے گلابی نیلز کو چوسے بنا کیسے چلا جاؤں۔۔۔ یہ کہہ کر رشید نے اپنا منہ ہما کے ایک مئے پر رکھ دیا۔۔۔ اور اسکا گلابی نیل منہ میں لے کر چوسنے لگا۔۔۔ چوستے ہوئے اس نے اپنی زبان ہما کے نیل پر پھیری۔۔۔ اور دوسرے ہاتھ سے ہما کا دوسرا نیل رگڑا تو ہما نے تڑپ کر رشید کا سر اپنی چھاتی پر دبا لیا۔۔۔ اور ایک زور دار سسکاری کے ساتھ اپنی آنکھیں بند کر لیں۔۔۔

ہما۔۔۔ پلیز ززززززززززززززززززز۔۔۔ رشید ددددددددد۔۔۔ بس کرو۔۔۔ مجھے کچھ ہونے لگا ہے۔۔۔ اور یہ سچ بھی تھا کیوں کہ ہما کو اپنی چوت گیلی ہوتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ عجیب بات یہ تھی کہ اسے یہ سب گندہ تو لگ رہا تھا مگر اس سب میں اسے مزہ بھی آرہا تھا۔۔۔ وہ کمینہ رشید۔۔۔ ایک سوئپر۔۔۔ کبھی اپنی ڈاکٹر ہما کے ایک نیل کو چوس رہا تھا تو کبھی دوسرے کو۔۔۔ اور اسکی کمر پہ بھی ہاتھ پھیر رہا تھا۔۔۔ ہما کی

گوری گوری ننگی ٹانگیں رشید کی ٹانگوں پر تھیں۔۔ ہما کو بھی مست ہوتے ہوئے دیکھ کر رشید نے اپنے ہونٹ ہما کے نیل پر سے ہٹائے اور ہما کے گلابی ہونٹوں پر رکھ دیئے اور انکو چومنے لگا۔۔ ہمانے بھی پتہ نہیں کیوں اسکا ساتھ دینا شروع کر دیا۔۔ رشید نے اپنی زبان ہما کے منہ کے اندر گھسائی۔۔ اور اسکے منہ کے اندر گھمانے لگا۔۔ ہمانے فوراً ہی اسکی زبان چوسنا شروع کر دی۔۔ اسکے منہ میں رشید کے پان کا ذائقہ گھلنے لگا۔۔ ہما کو بُرا بھی لگ رہا تھا۔۔ اور اچھا بھی۔۔۔ پھر پتہ نہیں کیوں اور کیسے ہمانے اپنی زبان رشید کے منہ میں ڈال دی۔۔ اور رشید نے فوراً ہی اسے چوسنا شروع کر دیا۔۔ اپنا ایک ہاتھ نیچے لا کر رشید نے ہما کی چوت پر رکھا اسکی پینٹی کے اوپر سے۔۔ تو ہما سسک اُٹھی۔۔ اور اپنے بازو رشید کی گردن کے گرد ڈال کر سخت کر لیے۔۔ اور اسے اپنے ساتھ چپکا لیا۔۔ اتنے میں بیڈ روم کی کنڈی کھلنے کی آواز سنائی دی۔۔ دونوں گھبرا کر ایک دوسرے سے الگ ہوئے۔۔ ہما ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔ کہ رشید کو کہاں چھپائے۔۔ کچن میں ہی ایک طرف ایک چھوٹی سی پیٹری یا چھوٹا سا سٹور تھا۔۔ کچن کا سامان رکھنے کے لیے۔۔ اس نے رشید کو وہاں جا کر چھپنے کا اشارہ کیا۔۔ اور رشید فوراً ہی اندر جا کر چھپ گیا۔۔ ہما اور رشید دونوں کے دل بُری طرح سے دھڑک رہے تھے۔۔ خوف کے مارے۔۔ رشید کچن کے سٹور میں چھپا ہوا تھا۔۔ اور ادھر ہما کچن میں صرف ایک پینٹی پہن کر کھڑی تھی۔۔ اور انور کچن کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔۔

جیسے ہی انور کچن میں داخل ہوا تو ہما کو صرف ایک پینٹی پہن کر چائے بناتے ہوئے دیکھا تو حیران ہو کر بولا۔۔ ارے یہ کیا۔۔ تم تو برا بھی اتار کر کھڑی ہو۔۔۔

ہما زبردستی مسکرائی اور طنزیہ انداز میں بولی۔۔۔ ہاں جی۔۔ میں نے سوچا کہ باقی کپڑے تو آپ نے اتار ہی دیئے ہیں تو میں برا بھی اتار دیتی ہوں اور پھر ہی آپ کے لیے چائے لے کر جاؤں گی۔۔۔ تاکہ آپ اور بھی خوش ہو سکیں مجھے ننگی دیکھ کر۔۔۔

انور مسکرایا۔۔۔ لگتا ہے ناراض ہو گئی ہے میری جان میری اس بات سے۔۔۔

ہما مسکرائی۔۔۔ نہیں۔۔۔ ایسی کوئی بات نہیں۔۔۔ آپ چلیں بیڈروم میں میں چائے لاتی ہوں۔۔۔

انور نے ہما کے ننگے جسم کو اپنی بانہوں میں بھر لیا۔۔۔ اور اسکے ہونٹوں کو چومنے لگا۔۔۔ ہما کے ننگے جسم پر ہاتھ پھیرنے لگا۔۔۔ ہما کے ننگے جسم کو دیکھ کر انور اور بھی بے قابو ہونے لگا تھا۔۔۔ اسکے ہاتھ ہما کی چھاتیوں کو دبا رہے تھے۔۔۔ ہما جو ابھی تھوڑی دیر پہلے رشید کی بانہوں میں تھی۔۔۔ اور اسکے ہاتھوں کی شرارتوں سے گرم ہو گئی ہوئی تھی۔۔۔ اب انور کی وجہ سے اور بھی گرم ہونے لگی۔۔۔ ہما نے انور کو ایسے اپنے سامنے کیا تھا کہ وہ پینٹری کا دروازہ نہ دیکھ سکے۔۔۔ اور انور کی کسنگ کے دوران بھی ہما کی نظریں رشید کی طرف ہی تھیں۔۔۔ انور کے اس طرح خود کو بانہوں میں لے کر چومنے سے ہما کو تھوڑی ندامت بھی ہو رہی تھی۔۔۔ کہ وہ اپنے اتنا پیار کرنے والے شوہر کے ساتھ بے وفائی کر رہی ہے۔۔۔ اور وہ بھی

رشید جیسے گھٹیا آدمی کے ساتھ۔۔۔ مگر عجیب بات یہ تھی کہ بے وفائی کا سوچتے ہوئے بھی اسکے ذہن میں زمان کے ساتھ سیکس کرنے کا خیال نہیں آرہا تھا۔۔۔ بلکہ صرف رشید کے ساتھ کی ہوئی حرکتوں پر ہی اسے شرم آرہی تھی۔۔۔ وہ اب نہیں چاہتی تھی کہ رشید اسکے ساتھ کچھ کرے یا اسکو اس طرح ننگی حالت میں دیکھے۔۔۔۔۔ کچھ ہی دیر میں ہمانے دیکھا کہ رشید دروازے میں سے جھانک رہا ہے۔۔۔ ہمانے اسے ہاتھ کے اشارے سے اندر جانے کا اشارہ کیا۔۔۔ مگر وہ اپنی جگہ سے نہیں ہلا۔۔۔ بلکہ وہ انور کو ہما کے جسم سے کھیلتے ہوئے دیکھتا رہا۔۔۔ ہما کو اب رشید سے شرم بھی آرہی تھی۔۔۔ اور اس پر غصہ بھی آرہا تھا۔۔۔ ہما اپنے جسم کو انور کے جسم کے ساتھ چپکانے لگی۔۔۔ اپنے ننگے جسم کو انور کے جسم کی آڑ میں چھپاتے ہوئے۔۔۔ تاکہ رشید اسکے ننگے جسم کو نہ دیکھ سکے۔۔۔

ہما انور سے لپٹتے ہوئے بولی۔۔۔ انور چلو بیڈ روم میں چلتے ہیں۔۔۔ یہاں نہیں۔۔۔

انور۔۔۔ اچھا یار۔۔۔ چلے جائیں گے۔۔۔ تھوڑا سا پیار یہاں ہی کر لینے دو نا۔۔۔

ہما کو احساس ہو رہا تھا کہ انور کی دست درازیاں بڑھتی جا رہی ہیں۔۔۔ اور وہ اسکے اپنے ساتھ لپٹنے کا غلط مطلب لیتے ہوئے اپنی حرکتوں کو تیز کر تا جا رہا ہے۔۔۔ ہما کے ہونٹوں کو چومتے ہوئے انور نے اپنے ہاتھ ہما کی گانڈ پر رکھے اور اسکو سہلانے لگا۔۔۔ اسکی پینیٹی کے اوپر سے ہی۔۔۔ اور پھر ہما کی پینیٹی کے اندر ہاتھ

ڈال کر ہما کی ننھی گانڈ کو سہلانے لگا۔۔۔ دبانے لگا۔۔۔ ہما کو یہ سب اچھا بھی لگ رہا تھا۔۔۔ مگر یوں یہ سب کچھ رشید جیسے گندے انسان کے سامنے کرنا اسے ٹھیک نہیں لگ رہا تھا۔۔۔ وہ انور کو بیڈرہم میں لے جانا چاہتی تھی۔۔۔ مگر انور کا تو جیسے آج کچھ الگ ہی ارادہ تھا۔۔۔ ہما کی نظریں بار بار رشید کی طرف جا رہی تھیں۔۔۔ جو دروازے میں سے جھانک کر ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ ہما کی نظر اسکے ہاتھوں کی حرکت پر گئی تو اسکو حیرت کا ایک جھٹکا لگا۔۔۔ کیوں کہ رشید نے اپنا لوڑا باہر نکالا ہوا تھا اور اپنے ہاتھ میں لے کر اسے مسل رہا تھا۔۔۔ ہما نے فوراً ہی اپنی نظر ہٹالی وہاں سے۔۔۔ مگر چند لمحوں کے بعد ہی اسکی نظر پھر وہیں چلی گئی۔۔۔ رشید کے کالے سیاہ لوڑے پر۔۔۔ یہاں انور کا لوڑا اسکی چوت سے ٹکرا رہا تھا۔۔۔ اور وہاں سامنے رشید کا لوڑا اسکی آنکھوں کے سامنے لہر رہا تھا۔۔۔ ہما پھر سے خود کو ملامت کرنے لگی کہ وہ اس کمینے کے لوڑے کو کیوں دیکھ رہی ہے۔۔۔ اور وہ بھی تو ہما کو اپنی طرف دیکھتے ہوئے پا کر اور بھی اپنے لوڑے کو رگڑنے لگا تھا۔۔۔

ہما پھر سے انور سے بولی۔۔۔ انور پلینڈر چلتے ہیں۔۔۔

مگر انور نے ہما کی پینٹی کو اسکی گانڈ پر سے نیچے کو سرکا دیا۔۔۔ ہما گھبرا گئی۔۔۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ اپنی پینٹی کو پکڑتی یا انور کے ہاتھوں کو روکتی۔۔۔ انور اسکی پینٹی کو نیچے سرکا چکا تھا۔۔۔ مگر اسکا جسم انور کے جسم کی آڑ میں تھا۔۔۔ اس لیے رشید اسکی ننھی گانڈ کو نہیں دیکھ پا رہا تھا۔۔۔ اب انور نے ہما کو ایک جھٹکے کے ساتھ

گھمایا۔۔۔ اور اسکو کچن کی شیلف پر جھکا دیا۔۔۔ ہمانا چاہتے ہوئے بھی خود کو گرنے سے بچانے کے لیے شیلف پر جھک گئی۔۔۔ تب بھی وہ اسکو منع کر رہی تھی کہ پلزی یہ نہیں کرو۔۔۔ مگر انور کہاں ماننے والا تھا۔۔۔ ہما کو شیلف پر جھکا کر وہ خود نیچے بیٹھ گیا۔۔۔ اور ہما کی گانڈ کو کھولتے ہوئے اپنا منہ ہما کی چوت پر لگا دیا۔۔۔ اپنی زبان باہر نکالی اور ہما کی چوت کو چاٹنے لگا۔۔۔ انور کے اس طرح سے اپنی چوت کو چاٹنے پر ہما ٹپ اٹھی۔۔۔ اور یکدم سے اپنی گانڈ کو پیچھے کو دھکیل دیا۔۔۔ سی سی سی سی سی سی سی۔۔۔ کی ایک سسکاری کے ساتھ ہی ہما کی آنکھیں بند ہو گئیں۔۔۔ وہ یہ سب کچھ یہاں نہیں کرنا چاہتی تھی مگر۔۔۔ انور سب کچھ یہیں پر ہی کرنے پر تڑا ہوا تھا۔۔۔ وہ آج ہما کو یہیں کچن میں ہی چودنا چاہ رہا تھا۔۔۔

انور کی زبان ہما کو چوت کو چاٹ رہی تھی۔۔۔ کبھی وہ اپنی زبان کو ہما کی چوت کے اندر لے جانے لگتا۔۔۔ ہما کی چوت پانی پانی ہو رہی تھی۔۔۔ اندر سے گاڑھا۔۔۔ چکنا پانی چھوڑ رہی تھی۔۔۔ جو رستا ہوا اسکی چوت سے باہر آ رہا تھا۔۔۔ اور انور کے منہ میں جا رہا تھا۔۔۔ ہما کی حالت خراب ہوتی جا رہی تھی۔۔۔ اس سے برداشت نہیں ہو پارہا تھا۔۔۔ اسکی چوت کی آگ تیز ہوتی جا رہی تھی۔۔۔ بڑھتی ہی جا رہی تھی۔۔۔ اسکا دل چاہ رہا تھا کہ بس اب انور اپنا لوڑا اسکی چوت کے اندر ڈال کر اسکی چدائی شروع کر دے۔۔۔ مگر دوسری طرف اسے رشید کی فکر کھائے جا رہی تھی کہ وہ کمینہ تو یہ سب کچھ دیکھ رہا ہے اندر چھپا ہوا۔۔۔ اور یہ وہ کیسی مصیبت میں پھنس چکی تھی کہ آج وہ اپنی ایک نوکر کے سامنے ننگی ہو کر اپنے شوہر سے سیکس کر رہی تھی۔۔۔

[illegible]

0000000- - - - - ١٦

انور۔۔۔ ابھی لومیری جان۔۔۔ یہ کہتے ہوئے انور نے ایک دھکمارا اور اپنا لنڈ ہما کی چوت کے اندر گھسا دیا۔۔۔ ہما ایک سسکاری کے ساتھ آگے کوچھک گئی۔۔۔ اپنی آنکھیں بند کر لیں اور اپنی گانڈ کو آگے پیچھے کو ہلاتی ہوئی خود بھی اسکے لوڑے کو اپنی چوت کے اندر باہر لینے لگی۔۔۔ انور ہما کی کمر پر اپنے دونوں ہاتھ رکھ کر اسے چود رہا تھا۔۔۔ اور ہما اپنے اطراف سے بے خبر اب بس انور سے چُود رہی تھی۔۔۔

اچانک اسے رشید کا خیال آیا۔۔۔ ہما نے اپنی آنکھیں کھولیں اور دروازے کی طرف دیکھا تو رشید اب بھی چھپ کر انکو دیکھ رہا تھا۔۔۔ ہما کو اپنی طرف دیکھتا ہوا دیکھ کر رشید نے اپنے ہاتھ سے۔۔۔ فٹاسٹک۔۔۔ کا

اشارہ کیا۔۔۔ تو ہما شرمائی۔۔۔ اور اپنا چہرہ جھکا لیا۔۔۔ ہما کی چوت کی آگ اور بھی دھکنے لگی تھی۔۔۔ وہ اب پوری طرح سے گرم ہو چکی ہوئی تھی۔۔۔ اس نے رشید کی موجودگی کو بھلا کر اپنی منزل حاصل کرنے کا ارادہ کر لیا۔۔۔ اور ایک بار پھر اپنی آنکھیں بند کر لیں۔۔۔ اور انور کے دھکوں کا ساتھ دینے لگی۔۔۔ انور کالوڑا تیزی کے ساتھ ہما کی چوت میں اندر باہر ہو رہا تھا۔۔۔ ہما کی چوت کی دیواروں کو رگڑتے ہوئے۔۔۔

تھوڑی دیر تک اسی پوزیشن میں ہما کو چودنے کے بعد انور نے اپنا لوڑا ہما کی چوت میں سے نکالا۔۔۔ اور اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے ڈائینگ ٹیبل پر لے آیا۔۔۔ اسے وہاں پر سیدھا لٹا دیا۔۔۔ خود اسکی ٹانگوں کے بیچ میں آکر اسکی ٹانگوں کو کھولا۔۔۔ اور اپنا لوڑا اسکی چوت کے سوراخ پر رکھ کر ایک ہی دھکے میں اندر کر دیا۔۔۔ ہما کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکل گئی۔۔۔ مگر انور نے ایک بار پھر سے اپنا لوڑا ہما کی چوت کے اندر باہر کرتے ہوئے اسے چودنا شروع کر دیا۔۔۔ ہما بھی چاہ رہی تھی کہ وہ بھی اسکے ساتھ ہی اپنی منزل کو پہنچ جائے۔۔۔ اس لیے اپنی آنکھیں بند کر کے اسکا پورا پورا ساتھ دے رہی تھی۔۔۔ ہما نے اپنی دونوں ٹانگیں انور کی کمر کے گرد لپیٹ کر اسے اپنے جسم کے ساتھ کس لیا۔۔۔ انور نے اسی حالت میں ہی ہما کو چودنا شروع کر دیا۔۔۔ ہما جو چاہتی تھی وہ نہیں ہو سکا۔۔۔ اور ہما کی چوت کا پانی نکلنے سے پہلے ہی انور کے لوڑے کی بس ہو گئی۔۔۔ اس نے اپنا پانی ہما کی چوت کے اندر ہی نکالنا شروع کر دیا۔۔۔ انور نڈھال ہونے لگا۔۔۔ کچھ دیر تک اپنا لوڑا انور نے ہما کی چوت کے اندر ہی رکھا۔۔۔ اور پھر اپنا لوڑا اسکی چوت سے نکال

کر اپنا پا جامہ نیچے سے اٹھایا۔۔ اور بیڈ روم کی طرف جاتے ہوئے بولا۔۔۔ اچھا جان میں نہانے جا رہا ہوں
۔۔ تم نے دوبارہ چدوانا ہو تو آ جانا باتھ روم میں۔۔۔۔

ہمانے غصے سے اسکو جاتے ہوئے دیکھا۔۔ ہر پھر خود سے ہی اسکا ہاتھ اپنی چوت پر چلا گیا۔۔ اس نے
اپنی چوت کو سہلانا شروع کر دیا۔۔ اور پھر بھی تسلی نہیں ہوئی تو ہمانے اپنی ایک انگلی اپنی چوت کے اندر
ڈالی اور انگلی کو اندر باہر کرتے ہوئے خود اپنی چوت کا پانی نکالنے کی کوشش کرنے لگی۔۔ اس آخری
لمحات میں وہ رشید کی موجودگی کو بالکل بھول چکی ہوئی تھی۔۔۔۔ اسے فکر تھی تو بس اپنی چوت کا پانی
نکالنے کی۔۔۔۔

رشید نے ہما کو تڑپتے ہوئے دیکھا تو اس چھوٹے سے سٹور سے باہر نکل آیا۔۔ اور ہما کی طرف بڑھا۔۔ ہما
کے قریب پہنچا تو وہ قیامت خیز منظر اتنے قریب سے دیکھ کر وہ تڑپ اٹھا۔۔ اس سے صرف ایک قدم
کے فاصلے پر۔۔۔ ہما جیسی خوبصورت لڑکی کا گورا گورا حسین جسم بالکل ننگا پڑا تھا۔۔ ہما کی ٹانگیں کھلی ہوئی
تھیں۔۔۔ مگر اسکی آنکھیں بند تھیں۔۔۔ اور اسکی ایک انگلی اسکی چوت کے اندر تھی جسے وہ تیزی سے
اپنی چوت میں اندر باہر کر رہی تھی۔۔۔ اسکے ماتھے پر سو سو بل پڑ رہے تھے۔۔۔ جیسے وہ اپنی منزل کی
طرف بڑھنے کے لیے بہت زیادہ کوشش اور تگ و دو کر رہی ہو۔۔۔ مگر اسے اپنی منزل کہیں بھی مل نہ
رہی ہو۔۔۔۔

رشید سے برداشت نہیں ہو اتو اس نے اپنا کالا سیاہ ہاتھ بڑھایا۔۔۔ اور ہما کی گوری گوری ملائم ران پر اسکی چوت کے بالکل قریب رکھ دیا۔۔۔ ہما نے تڑپ کر اپنی آنکھیں کھول دیں۔۔۔

ہما کو آنکھیں کھول کر اپنی طرف دیکھتا ہوا دیکھ کر رشید بولا۔۔۔ میڈم جی۔۔۔ یہ چوت کی آگ اس انگلی سے نہیں بجھے گی۔۔۔ اس آگ کو بجھانے کے لیے ایک طاقتور لوڑا چاہیے۔۔۔ جو آپ کے اس خادم کے پاس موجود ہے۔۔۔ رشید نے اپنا لوڑا پکڑ کر ہما کے سامنے لہراتے ہوئے کہا۔۔۔

رشید کے ننگے جسم کو اپنے ننگے جسم کے اتنا قریب دیکھ کر ہما کچھ زیادہ ہی شرمائی۔۔۔ اور اپنی دونوں رانوں کو بند کرتی ہوئی اپنی ننگی چوت کو رشید کی نظروں سے چھپانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔ حالانکہ اسکا پورے کا پورے جسم رشید کی نظروں کے سامنے بالکل ننگا تھا۔۔۔

اپنی ٹانگوں کو بند کر کے اسکا ہاتھ پیچھے کرنے کی کوشش کرتی ہوئی بولی۔۔۔ نہیں رشید۔۔۔ پلیز دور چلے جاؤ۔۔۔ یہ سب ٹھیک نہیں ہے۔۔۔

رشید نے نیچے جھک کر ہما کی ٹانگ کو چوما۔۔۔ اور بولا۔۔۔ کچھ بھی غلط نہیں ہے میڈم جی۔۔۔ غلط ہے تو وہ

جو انور صاحب نے کیا۔۔۔ یعنی آپ جیسی خوبصورت لڑکی کو اس طرح پیسا چھوڑ گیا ہے۔۔۔ اور اپنے جسم کی پیاس کو بجھانا کوئی غلط بات نہیں ہے۔۔۔ یہ کہتے ہوئے رشید نے ہما کی رانوں کو چومنا شروع کر دیا۔ اسکی ملائم ٹانگوں پر کس کرنے لگا۔۔۔ انکو اپنے کالے ہاتھوں سے سہلانے لگا۔۔۔ ہما کی نظریں اپنی رانوں پر ریٹکتے ہوئے رشید کے کالے ہاتھوں پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔ رشید کے کالے کالے ہاتھ اسکو اپنے گورے گورے جسم پر بہت عجیب لگ رہے تھے۔۔۔ مگر اسکے ہاتھ۔۔۔ اس کے جسم میں بھڑک رہی ہوئی آگ کو اور بھی بھڑکار رہے تھے۔۔۔ وہ آگ جو اسکا شوہر اسکے جسم میں جگا گیا تھا۔۔۔ اور اپنا پانی نکال کر اسے کچن کی ٹیبل پر ننگی حالت میں تڑپتا ہوا چھوڑ گیا تھا۔۔۔ ایک دوسرے مرد کی کے دیکھنے کے لیے۔۔۔

رشید نے تھوڑا زور لگاتے ہوئے ہما کی ٹانگوں کو کھولا۔۔۔ تو ہما کی ننگی چوت ایک بار پھر اسکے سامنے آگئی۔۔۔ جس میں سے انور کے لنڈا کا پانی بہتا ہوا باہر کو آ رہا تھا۔۔۔ سفید سفید۔۔۔ گاڑھا گاڑھا۔۔۔ رشید نے نیچے فرش پر پڑی ہوئی ہما کی پینٹی اٹھا کر ہما کی چوت کو صاف کرنے لگا۔ اسکی چوت کو پینٹی سے رگڑتے ہوئے۔۔۔ اور پینٹی کو ہی اپنی انگلی پر لپیٹ کر اسکی چوت کے اندر ڈالتے ہوئے اندر سے صاف کرنا چاہا تو ہما کے منہ سے سسکاری نکل گئی۔۔۔ اس نے اپنا ہاتھ بڑھا کر رشید کے ہاتھ پر رکھ دیا۔۔۔ اور سسکی۔۔۔ پلیزززززززززززززززززززز۔۔۔ رشید ددددددددددددددد۔۔۔

رشید مسکرایا۔۔۔ اور نیچے جھک کر ہما کی گوری گوری چھاتی کو چوم لیا۔۔۔ اور اسکے گلابی نیل کو اپنے کالے

ہو نٹوں میں لے کر چوسنے لگا۔۔۔ ہمارے سر کو پیچھے کودھکیل کر ہی تھی مگر وہ کہاں ماننے والا تھا۔۔۔
پلیزززززززززززززززززززز۔۔۔ پلیزززززززززززززززززززز۔۔۔ انور کسی بھی وقت باہر آسکتا ہے۔۔۔
۔۔۔ ہمارے حالات خراب ہوتی جا رہی تھی۔۔۔ جسم کی گرمی سے بھی۔۔۔ اور انور کے خوف سے بھی
۔۔۔

رشید نے ہمارے دونوں ٹانگوں کو کھول دیا ہوا تھا۔۔۔ اور اس کے اوپر جھکتے ہوئے اس کے مموں کو چوس رہا تھا
۔۔۔ اور دوسرے ہاتھ سے اپنا لوڑا پکڑ کر ہمارے چوت پر رگڑ رہا تھا۔۔۔ دھیرے دھیرے اسکی چوت کو
اپنے لوڑے سے سہلارہا تھا۔۔۔ ہمارے چوت سے نکلنے والا پانی رشید کے لوڑے کو چکنا کر رہا تھا۔۔۔ رشید
کا گرم گرم لند اپنی جلتی ہوئی چوت پر محسوس کرتے ہوئے ہمارے تڑپ میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔۔۔ منہ
سے سسکاریاں نکل رہی تھیں۔۔۔ اور اسکی آنکھیں ایک بار پھر سے بند ہوتی جا رہی تھیں۔۔۔ سانسیں
تیز ہوتی جا رہی تھیں۔۔۔ دل تو اسکا بھی چاہنے لگا تھا کہ اب ایک بار پھر ایک لوڑا اسکی چوت کے اندر
داخل ہو جائے۔۔۔ جب اسکی چوت کی گہرائیوں میں اتر جائے۔۔۔ اور اسکی چوت کی آگ بجھا دے۔۔۔
اب بھلے ہی وہ لوڑا اس کے شوہر کا نہ سہی اس کے نوکر کا ہی کیوں نہ ہو۔۔۔ مگر جیسے ہی ہمارے انور کا خیال آتا تو
اسے یہ سب برا لگنے لگتا۔۔۔

رشید ہمارے مموں کو چھوڑ کر تھوڑا اور اوپر آیا۔۔۔ اور اپنے ہونٹ ہمارے ہونٹوں پر رکھے۔۔۔ اور اسکو چوم

لیا۔۔۔ نیچے سے رشید نے اپنے لوڑے کی ٹوپی کو ہما کی چوت کے سوراخ پر ٹکایا۔۔۔ اور ایک زور کا دھکامار دیا۔۔۔ انور کا موٹا لوڑا ہما کی چکنی چوت میں پھسلتا ہوا پورے کا پورا۔۔۔ ہما کی چوت میں اتر گیا۔۔۔ جڑ تک۔۔۔ مگر اسکے ساتھ ہی ہما کے منہ سے ایک زوردار چیخ نکل گئی۔۔۔ جس سے سارا گھر گونج اٹھا۔۔۔ ہما نے ایک مکہ رشید کے کاندھے پر مارا۔۔۔ اور دوسرے ہاتھ سے اپنا منہ بند کرنے لگی۔۔۔ رشید بھی اپنا لوڑا ہما کی چوت کے اندر ہی رکھ کر رکھا ہوا تھا۔۔۔ ہما درد کے مارے تڑپی۔۔۔ پلیزززززززز۔۔۔ رشید ددددددددددددددد۔۔۔ نکالو اسکو۔۔۔ باہر ررررررر۔۔۔ مگر رشید نے کچھ نہیں سنا۔۔۔

مگر کیا ہوا کہ اندر سے بیڈروم کا دروازہ کھلا۔۔۔ اور انور کی آواز آئی۔۔۔ ہما کیا ہوا۔۔۔ دونوں گھبرا گئے۔۔۔ رشید نے اپنے لوڑا ہما کی چوت سے نکالا۔۔۔ اور واپس اپنی پناہ گاہ میں بھاگ گیا۔۔۔ اور اندر چھب گیا۔۔۔ ہما بھی ٹیبل سے نیچے اتری۔۔۔ اور جب انور کچن میں داخل ہوا تو وہ نیچے کو جھک کر اپنا پیر پکڑ کر کھڑی تھی۔۔۔

انور۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔ کیوں چیخی تھی اتنی زور سے۔۔۔

ہما۔۔۔ کچھ نہیں۔۔۔ وہ میں ٹیبل سے اترنے لگی تو میرا پاؤں مڑ گیا اچانک۔۔۔ اس لیے میری چیخ نکل گئی

انور نے ہما کا ہاتھ پکڑا اور اندر بیڈ روم کی طرف لے جانے لگا۔۔۔ چند قدم لڑکھڑا کر چلنے کے بعد ہما ٹھیک ہو گئی۔۔۔ اور انور اسے لے کر باتھ روم میں گھس گیا۔۔۔ اور دونوں ہی ایک ساتھ نہانے لگے۔۔۔ ہما کے جسم پر ٹھنڈا ٹھنڈا پانی پڑ رہا تھا تو اسکے جسم کی گرمی کچھ کم ہو رہی تھی۔۔۔ مگر انور تو پھر دوبارہ سے اسکے ساتھ چھیڑ چھاڑ کر رہا تھا۔۔۔ اسکو نہلا بھی وہ خود رہا تھا۔۔۔ اسکے چوت کو رگڑتے ہوئے صاف کر رہا تھا۔۔۔ کبھی اسکے مموں کو مسلنے لگتا شور کے نیچے۔۔۔ ہما کی عجیب ڈبل کیفیت ہو رہی تھی۔۔۔ ایک طرف ٹھنڈا پانی اسکے جسم کو تھوڑا سکون پہنچاتا تو دوسری طرف انور دوبارہ سے اسکے جسم کو گرم کرنے لگتا۔۔۔ اتنے میں بیڈ روم میں پڑے ہوئے انور کے موبائل کی بیل بجی۔۔۔ انور نے ٹاول لیا۔۔۔ اور اپنا جسم صاف کرتا ہوا باہر آ گیا۔۔۔ اور اپنی کال سننے لگا۔۔۔ ہما اپنا ہاتھ مکمل کرنے لگی۔۔۔ اسکا دھیان بار بار اپنے گھر میں چھپے ہوئے رشید کی طرف جا رہا تھا۔۔۔ اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ اس سے کیسے اپنی جان چھڑوائے۔۔۔ کیونکہ اسے لگ رہا تھا کہ جتنا آگے تک وہ پہنچ چکا ہے اس سے پیچھے ہٹنے والا اب وہ نہیں ہے۔۔۔ نہا کر ہمانے اپنا ٹاول لیا اور اپنا جسم صاف کر کے وہی تولیہ اپنے جسم پر لپیٹ کر باہر آ گئی۔۔۔ تولیہ ہما کے مموں کے اوپر سے لے کر اسکی آدھی رانوں تک تھا۔۔۔ ہما کے آدھے آدھے مموں اور نیچے سے آدھی رانیں اور پوری ٹانگیں ننگی ہو رہی تھیں۔۔۔ ہما جیسے ہی باہر آئی تو دیکھا کہ انور اپنی پینٹ شرٹ پہن کر تیار ہو چکا ہوا ہے۔۔۔ اور برش کر رہا بس۔۔۔

ہما حیرانی سے۔۔۔ اب کہاں کی تیاری ہے۔۔۔

انور۔۔ کہیں نہیں یار۔۔ بس وہ یا سر کا فون آیا ہے اسی کے ساتھ جا رہا ہوں۔۔۔ رات تک آ جاؤں گا۔۔ تم فکر نہیں کرو۔۔۔

ہما حیران پریشان اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

انور۔۔ چلو اب دروازہ بند کر لو میرے ساتھ آ کر۔۔۔

ہما۔۔ مجھے کپڑے تو پہننے دونا۔۔۔

انور۔۔ یار آ جاؤ ایسے ہی دروازہ بند کر کے آ کے پہن لینا۔۔ یہاں کونسا کوئی اور ہے تم کو اس حالت میں دیکھنے والا۔۔ انور اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے باہر لے آیا۔۔ ہما دل ہی دل میں سوچ رہی تھی کہ اب اسکو کیا پتہ کہ گھر میں کون ہے جو تمہاری بیوی کو ننگا دیکھ چکا ہے۔۔۔ بلکہ تقریباً چود بھی چکا ہے۔۔۔

فلیٹ کے دروازے پر پہنچ کر انور نے جھک کر ہما کے کلیو تچ اور اسکے ننگے سینے پر کس کیا۔۔۔ اور پھر باہر نکل گیا۔۔۔ ہما نے دروازہ لاک کیا اور جیسے ہی واپس اپنے بیڈ روم میں جانے کے لیے مڑی تو پچن سے رشید نکل کر باہر آ گیا۔۔۔ وہ اس وقت بالکل ننگا تھا۔۔۔ رشید کا کالا سیاہ ننگا جسم دیکھ کر ہما کی ساری کی ساری ہوس اتر گئی۔۔۔ اسے رشید کے جسم سے کراہیت سی ہونے لگی۔۔۔ وہ خاموشی سے اپنے بیڈ روم کی طرف بڑھی۔۔۔ کہ اندر جا کر دروازہ بند کر لے گی۔۔۔ مگر رشید نے شائد اسکے دل کی بات پڑھ لی تھی۔۔۔ اس نے ہما کو کچھ نہ کہا۔۔۔ بس دیکھتا ہی رہا۔۔۔ مگر جیسے ہی ہما اپنے بیڈ روم میں داخل ہوئی تو اسکے دروازہ بند کرنے سے پہلے ہی رشید بھی اندر داخل ہو گیا۔۔۔

ہما۔۔۔ پلیز اب چلے جاؤ۔۔۔

رشید کہاں جانے والا تھا۔۔۔ جسکے منہ کو خون لگ چکا ہو۔۔۔ وہ کیسے اپنا شکار چھوڑ کر جاسکتا تھا۔۔۔ وہ آگے بڑھنے لگا ہما کی طرف۔۔۔ ہما جی جو کام شروع کیا تھا وہ تو پورا کرنے دونا۔۔۔

ہما۔۔۔ نہیں۔۔۔ مجھے کچھ نہیں کرنا تمہارے ساتھ۔۔۔

رشید مسکرا کر اپنے ننگے لوڑے کو سہلاتا ہوا بولا۔۔۔ میڈم جی۔۔۔ آپکا گورا گورا سیکیسی جسم اس تولیہ میں تو

ہما کے چہرے پر سے ایک رنگ سا آ کر گزر گیا۔۔۔ انور ہما کے قریب آیا۔۔۔ اسکے پیچھے کھڑا ہو گیا۔۔۔ اپنے دونوں ہاتھوں کو اسکے کندھوں پر رکھا۔۔۔ اور اسے دھکیلتا ہوا آئینے کے سامنے لے گیا۔۔۔ ہمانے آئینے میں اپنا اور رشید کا عکس دیکھا تو اسے بہت عجیب لگا۔۔۔ رشید نے اپنی ایک انگلی سے ہما کا تولیہ کھول دیا۔۔۔ جو ایک ہی لمحہ میں نیچے گر گیا۔۔۔ اور ہما آئینے کے سامنے بالکل ننگی کھڑی تھی۔۔۔ ہمانے فوراً اپنے دونوں ہاتھ اپنے ننگے مموں پر رکھ دیئے۔۔۔ رشید اسکے پیچھے کھڑا تھا۔۔۔ اسکا کالا سیاہ لوڑا ہما کی گوری گوری گانڈ سے ٹکرا رہا تھا۔۔۔ بلکہ رشید اسے بار بار آگے کو دھکا دے رہا تھا۔۔۔ ہما کے گیلے بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا۔۔۔ جو اسکے کاندھے پر گر رہا تھا۔۔۔ رشید نے نیچے کو جھک کر اپنے ہونٹ ہما کے کندھوں پر رکھے اور اسکو چوم لیا۔۔۔ اور اپنے ہونٹوں کے ساتھ ہما کے کندھے پر ٹپکے ہوئے اسکے بالوں کو پانی کو چوس لیا۔۔۔ ہما تڑپی۔۔۔ اور اسکے پورے جسم میں ایک کپکپی سی دوڑ گئی۔۔۔ رشید نے اپنے دونوں ہاتھوں کو ہما کی بازوؤں کے نیچے سے نکال کر اسکے مموں پر رکھ دیا۔۔۔ ہما کی دونوں چھاتیوں کو اپنی مٹھیوں میں لے لیے۔۔۔ انکو آہستہ آہستہ دبانے لگا تو ہما سسکی۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ پلیزززززززز

[illegible][illegible]

مگر رشید نے ہما کی ننھی کمر کو اپنے ننگے سینے سے چپکالیا تھا۔۔ اور اسکے نپلز کو اپنی انگلی اور انگوٹھے کے بیچ میں لیکر رگڑنے لگا۔۔۔ نیچے سے اسکا لوڑا ہما کی رانوں کی درمیانی دراڑ میں گھستا جا رہا تھا۔۔۔ اپنے لوڑے کو پیچھے سے ہی ہما کی رانوں کے بیچ میں پھنسا کر اسے آگے پیچھے کرنے لگا۔۔۔ ہما کو عجیب سا احساس ہونے لگا۔۔۔ وہ اپنی اس کیفیت کو کنٹرول کرنا چاہ رہی تھی۔۔ جو اسکے کنٹرول سے باہر ہوتی جا رہی تھی۔۔۔ رشید کا کالا سیاہ مگر گرم لوڑا اسکی چوت کی جلتی بجھتی آگ کو تیز کر رہا تھا۔۔۔۔۔ ہما کی نظر آئینے میں اپنے پیچھے کھڑے رشید کے بد صورت چہرے اور جسم پر پڑتی تو اسے برا لگتا۔۔۔ مگر جیسے ہی نیچے سے اسکا لوڑا ہما کی چوت کو چھوتا تو اسکی کیفیت ہی بدل جاتی۔۔۔ آخر ہما نے اپنی آنکھیں ہی بند کر لیں۔۔۔ رشید اپنا لوڑا ہما کی رانوں کے درمیان رگڑتا ہوا اسکی گردن کو چوم رہا تھا۔۔۔ اور اپنی زبان سے اسے چاٹ بھی رہا تھا۔۔۔۔۔ رشید کی زبان تو جیسے جلتی پر تیل کا کام کر رہی تھی ہما کے لیے۔۔۔ اسکے منہ سے نکلنے والی سسکاریوں کی آواز تیز ہوتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔

اچانک رشید نے ڈاکٹر ہما کے ننگے گورے جسم کو اپنے کالے مضبوط بازوؤں میں اٹھالیا اور ہما کے بیڈ کی طرف بڑھنے لگا۔۔۔ ہما نے ایک لمحے کے لیے اپنی آنکھیں کھولیں۔۔۔ اور پھر سے بند کر لیں۔۔۔ رشید نے چلتے ہوئے ہما کے گال کو چوما۔۔۔ اور پھر اسے لے جا کر بیڈ پر لٹا دیا۔۔۔ اور خود اسکی ٹانگیں کھول کر بیچ میں لیٹ گیا۔۔۔ ہما کی گلابی چوت رشید کی نظروں اور ہونٹوں کے بالکل سامنے تھی۔۔۔۔۔ چند لمحوں تک تو رشید اس ادھ کھلے گلابی پھول کو دیکھتا رہا۔۔۔ اور پھر اپنے ہونٹ اسکی چوت پر رکھ کر اسے چوم

لیا۔۔۔ ہما کا پورا جسم ہی لرز اٹھا۔۔۔ رشید نے اپنا ہاتھ ہما کی چوت پر رکھا اور اسے سہلانے لگا۔۔۔ ہما کی چوت کا دانہ بھی اسکے ہاتھ کے نیچے رگڑا جا رہا تھا۔۔۔ جس سے ہما کے پورے جسم میں کرنٹ سا پیدا ہو رہا تھا۔۔۔ ہما کی چوت کے دانے کو رگڑتے ہوئے رشید نے اپنی ایک انگلی ہما کی چوت کے اندر دال دی۔۔۔ اور اسے تیزی سے اندر باہر کرنے لگا۔۔۔ ہما کی آنکھیں بند ہو گئیں۔۔۔ مگر منہ پورے کا پورا کھل گیا۔۔۔

ہما کے منہ سے سسکاریاں نکل رہی تھیں۔۔۔ ہما اپنی گانڈ کو اٹھا کر اپنی چوت کو گھمار رہی تھی۔۔۔ جیسے وہ رشید کی انگلی کو اپنی چوت کے ار بھی اندر تک لینا چاہ رہی ہو۔۔۔ رشید نے نیچے کو جھک کر اپنا منہ ہما کی چوت کے گلابی لبوں پر رکھ دیا۔۔۔ اور اسے دھیرے دھیرے چومنے لگا۔۔۔ اسکی زبان منہ سے نکلی اور سرکتی ہوئی ہما کی چوت کے سوراخ کے اندر گھس گئی۔۔۔ رشید اپنی زبان کو ہما کی چوت کے اندر باہر کرنے لگا۔۔۔ اپنی زبان کی نوک سے ہما کی چوت کے اندر کے حصے کو چاٹنے لگا۔۔۔ پھر رشید نے اپنی زبان کی نوک ہما کی چوت کے لبوں کے درمیان اسکی چوت کے چھوٹے سے دانے پر رکھی اور اسے چاٹنے لگا۔۔۔ اپنی زبان کی نوک سے سہلانے لگا۔۔۔ ہما کی حالت خراب ہو رہی تھی۔۔۔ اسکے اندر کی آگ پوری طرح سے بھڑک اٹھی تھی۔۔۔ جس میں اسکا پورا جسم جل رہا تھا۔۔۔

چند منٹ تک رشید ہما کی چوت کو چاٹتے ہوئے ہما کو بے چین کرتا رہا۔۔۔ اسکی طلب کو بڑھاتا رہا۔۔۔ اسکی

بے قراری کو دیکھتا رہا۔۔۔ پھر اس نے ہما کی چوت سے اوپر کو اٹھ کر اسکی گہری ناف کو چوما۔۔۔ اپنی زبان کو اسکی گہرائی میں گھمایا۔۔۔ اور اندر سے چاٹا۔۔۔ اور پھر اسکے پیٹ کی درمیانی لکیر کو چاٹتا ہوا اوپر کو جانے لگا۔۔۔ اسکے سینے کے ابھاروں کی طرف۔۔۔ ہما کی دونوں چھاتیوں کے بیچ کے گورے حصے کو اپنے کالے ہونٹوں سے چومنے لگا۔۔۔ اپنے دونوں ہاتھوں کو ہما کی چھاتیوں پر رکھ کر دونوں کو اندر کی طرف دبایا۔۔۔ اور اپنا چہرہ بیچ میں دبائے لگا۔۔۔ پھر اس نے ہما کے ایک نپل کو چوم لیا۔۔۔ اور ہما کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے اپنی زبان کے ساتھ اسکو سہلانے لگا۔۔۔ جیسے ہی ہما کی نظر رشید کی نظر سے ملی تو ہما نے شرما کر اپنا چہرہ اگھمالیا۔۔۔ رشید ہما کے تنے ہوئے گلابی نپل کو اپنی زبان سے سہلا رہا تھا۔۔۔ جس سے اسکے پورے جسم میں کرنٹ سادوڑ رہا تھا۔۔۔

رشید نے ڈاکٹر ہما کے نپل کو اپنے دانتوں میں لیا اور اسکو آہستہ آہستہ کاٹنے لگا۔۔۔ دانتوں کے درمیان دبائے لگا۔۔۔ ہما سے اب برداشت نہیں ہو رہا تھا۔۔۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھوں کو رشید کے سر پر رکھا۔۔۔ اور اسکے بالوں کو اپنی دونوں مٹھیوں میں دبوا لیا۔۔۔ مگر اسکے سر کو اپنے مٹھے پر سے ہٹانے کی کوئی کوشش نہیں کی۔۔۔ ایسے ہی رشید نے ہما کے دوسرے نپل کو بھی چوسا اور کاٹا۔۔۔ اور ہما کو بے چین کرنے لگا۔۔۔

پھر رشید اوپر کو ہما کے چہرے کی طرف جانے لگا۔۔۔ ہما اسکی آنکھوں میں ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔ رشید نے

جیسے ہی اپنے ہونٹ ہما کے ہونٹوں پر رکھ کر اسکے ہونٹوں کو چوماتو ہمانے فوراً ہی اپنا منہ پرے ہٹالیا۔۔

نہیں۔۔۔۔۔ پلیز زرزرز۔۔۔۔۔ رشید ددددد۔۔۔۔۔ ایسے نہیں۔۔۔۔۔ یہ نہیں۔۔۔۔۔

پلیزرز ز ز ز ز ز ز ز ز ز ز

رشید تقریباً ہما کے اوپر سوار تھا۔۔۔ اسکا لوڑا ہما کی رانوں کے ساتھ رگڑ کھا رہا تھا۔۔۔ انگو سہلا رہا تھا۔۔۔

گرم گرم لوڑے کا لمس ہما کو اپنی رانوں پر کسی گرم راڈ کی طرح لگ رہا تھا۔۔ رشید نے اپنے لوڑے کو ہما

کی چوت کا راستہ دکھایا۔۔۔ اسے ہما کی چوت کے سوراخ پر رکھ کر رگڑنے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔

تھوڑی دیر کے بعد ہی رشید ہما کے اوپر سے اُٹھ گیا۔۔ مگر اسکی رانوں کے درمیان سے نہیں اٹھا۔۔ رشید

نے ڈاکٹر ہما کی دونوں رانوں کو پھیلا دیا۔ اور اپنے دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر آگے کو ہو کر اپنا لوٹا ہما کی

چوت یہ ٹکا دیا۔ اور آہستہ آہستہ آگ پیچھے کو ہوتے ہوئے اسکی پوری چوت کو اپنے لہندے سے سہلانے

لگا۔۔۔ ہما کی چوت کا دانہ بھی اسکے لوڑے کو نیچے رگڑا جا رہا تھا۔۔۔ کبھی کبھی وہ اپنے لوڑے کی ٹوپی کو ہما کی

چوت کے دانے پر رکھ کر دباتا۔۔ ہلکا ہلکا دھکا لگاتا تو ہما کی تو جیسے جان ہی نکل جاتی۔۔۔ ہما اب تڑپ رہی

تھی کہ کب رشید اپنا لوڑا اسکی جوت کے اندر ڈال دے۔۔ اور اسکی پیاس کو بجھا دے۔۔ مگر وہ تو اسکی

پیاس کو بجھانے کی بجائے اور بڑھائے جا رہا تھا۔۔۔ ہما کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے۔۔۔

ہمارشید کو کچھ کہنا چاہ رہی تھی۔۔۔ مگر کہہ نہیں پا رہی تھی۔۔۔ مگر اپنی نظروں سے اسکو پیغام دے رہی

تھی کہ وہ اب اپنا لوڑا اسکی چوت کے اندر ڈال دے۔۔۔ مگر وہ تو سن ہی نہیں رہا تھا۔۔۔ جب رشید کا بھی دل برداشت سے باہر ہوا تو اس نے اپنے لوڑے کو آہستہ سے ہما کی چوت کے اندر سرکا دیا۔۔۔ مگر صرف اپنے لوڑے کی ٹوپي کو اسکی چوت کے اندر کیا۔۔۔ اور مزید اندر نہیں ڈالا۔۔۔ لوڑے کا اگلا حصہ چوت کے اندر جانے سے ہما کی بے چینی اور بھی بڑھ گئی تھی۔۔۔ اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیا کرے۔۔۔ اسے اپنے سے دور کرے۔۔۔ یا اسے اپنی طرف کھینچ لے۔۔۔ ایک لمحے کے لیے ہما کو اپنے شوہر کا خیال آیا تو اس نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اس کے سینے پر رکھا اور اسے پیچھے کود ہکیلنے کی کوشش کی۔۔۔

ہما۔۔۔ رشید دددد۔۔۔ پلیر ززززززززززززززز۔۔۔ نکالو اسکو۔۔۔

پلیر ززززززززززززز اندر نہیں کرو۔۔۔ رک جاؤ۔۔۔ مجھے نہیں کرنا کچھ بھی۔۔۔

-- رشید نے ہما کو بگڑتا ہوا دیکھ کر اپنے دونوں ہاتھ ہما کے دونوں مموں پر رکھے اور ایک زور دھکے کے ساتھ اپنا پورا لوڑا ہما کی چوت کے اندر گھسا دیا۔۔۔ ہما کی ایک زوردار چیخ نکل گئی۔۔۔ جو پورے گھر میں گونج گئی۔۔۔ جیسے کچن میں ہوا تھا۔۔۔ اور انور آگیا تھا اسکو دیکھنے تو رشید کو اپنا لوڑا اسکی چوت سے نکالنا پڑا تھا۔۔۔ اور ہما کی جان اس سے چھوٹ گئی تھی۔۔۔ مگر اس بار ایسا کچھ نہیں ہوا۔۔۔ اب اسکی مدد کو آنے والا گھر میں کوئی نہیں تھا۔۔۔ اور رشید کا پورا لوڑا ہما کی چوت کے اندر اتر ا ہوا تھا۔۔۔ جڑ تک۔۔۔ ہما کی چوت کی گہرائی میں۔۔۔ رشید کا لوڑا انور اور زمان کے لوڑے سے موٹا تھا۔۔۔ مگر لمبا نہیں تھا۔۔۔ اسکے لوڑے

کی موٹائی نے ہما کو دوسری بار چیخنے پر مجبور کر دیا تھا۔۔۔ اسے ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے رشید نے کوئی گرم
گرم موٹی راڑا سکی چوت کے اندر ڈال دیا ہو۔۔۔ ہما کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے تھے۔۔۔ درد سے
اسے اپنی چوت پھیلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ ہمانے رشید کے سینے پر مکے مارتے ہوئے اسکو اپنے اوپر
سے پیچھے ہٹانے کی کوشش کی مگر۔۔۔ وہ سانڈھا اسکے اوپر سے اترنے والا نہیں تھا۔۔۔ رشید نے اپنے
دونوں ہاتھوں سے ہما کے کندھوں کو نیچے بیڈ پر دبایا۔۔۔ اور نیچے سے دھکے مارنے لگا۔۔۔ رشید کا لوڑا ہما کی
چوت میں اندر باہر ہونے لگا۔۔۔ ہما کی عجیب سی کیفیت ہو رہی تھی۔۔۔ اسکی چوت گرم ہو رہی تھی۔۔۔
رشید کے لوڑے کی گرمی سے۔۔۔ مگر موٹے لوڑے کے دھکوں کے ساتھ ہما کی چینیں نکل رہی تھیں
۔۔۔ وہ اسکی گرفت کے نیچے ٹپ رہی تھی۔۔۔ سک رہی تھی۔۔۔ مگر رشید اسکی ایک نہیں سن رہا تھا
۔۔۔ دھیرے دھیرے ہما کی چوت کو رشید کے لوڑے کی عادت ہونے لگی۔۔۔ اور وہ اسے برداشت
کرنے لگی۔۔۔ سی

رشید کے موٹے لوڑے کی چدائی نے ہما کو آخر اپنی منزل پر پہنچا دیا۔۔۔ اور وہ اپنی آنکھیں بند کر کے جھڑنے لگی۔۔۔ اسکی چوت نے گاڑھا گاڑھا پانی رشید کے لوڑے پر چھوڑنا شروع کر دیا۔۔۔ اسکی چوت رشید کے موٹے لوڑے کو دبا رہی تھی۔۔۔ بھینچ رہی تھی۔۔۔ رشید کے لوڑے نے بھی کچھ ہی دھکوں کے بعد پانی چھوڑ دیا۔۔۔۔۔ اور وہ بھی نڈھال ہو کر ہما کے اوپر ہی لڑھک گیا۔۔۔۔۔ مگر تب تک ہما کو

کچھ ہوش آچکا تھا۔۔۔ اس نے رشید کو اپنے بدن کے اوپر سے نیچے دھکیل دیا۔۔۔ اور وہ بھی اسکے ساتھ ہی اسکے بیڈ پر لیٹ گیا۔۔۔ اور دونوں لمبی لمبی سانسیں لیتے ہوئے اپنے اوسان بحال کرنے لگے۔۔۔

کس وقت ہما کی آنکھ لگ گئی یہ اسکو بھی پتہ نہیں چلا۔۔۔ مگر کمینے رشید کو کہاں نیند آنے والی تھی۔۔۔ وہ تو بس اپنے پہلو میں لیٹی ہوئی اس حور کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ جو اسی کے ہاسپٹل کی ایک ڈاکٹر تھی۔۔۔ ایک حسین اور خوبصورت ڈاکٹر۔۔۔ جس کو کبھی اس نے اپنے سپنوں میں بھی نہیں چودا تھا۔۔۔ مگر آج حقیقت میں وہ اس خوبصورت حسینہ کو چود چکا تھا۔۔۔ اسکے حسین جسم کا لطف اٹھا چکا تھا۔۔۔ اور اب بھی وہ بالکل ہی ننگی حالت میں اسکے پہلو میں تمام حالات سے بے خبر سو رہی تھی۔۔۔ اسکے چہرے پر سکون ہی سکون تھا۔۔۔

جیسے پتہ نہیں کتنے دنوں کے بعد اسکو ایسا سکون ملا ہو۔۔۔ رشید ہما کے ننگے گورے جسم کو دیکھتے ہوئے خود پر قابو نہیں رکھ سکا۔۔۔ اور اپنا ہاتھ ہما کے جسم پر پھیرنے لگا۔۔۔ آہستہ آہستہ اسکے جسم کو سہلانے لگا۔۔۔ اتنی آہستہ کہ کہیں اس حسن کی دیوی کی نیند نہ خراب ہو جائے۔۔۔ دھیرے دھیرے اسکے ہاتھ ہما کی چھاتیوں تک پہنچے۔۔۔ جو اسکی سانسوں کے ساتھ اوپر نیچے ہو رہی تھیں۔۔۔ وہ ہما کے سینے کے ابھاروں پر ہاتھ پھیرنے لگا۔۔۔ انکی سختی کو محسوس کرنے لگا۔۔۔ اسکے نپل ایک بار پھر اسکے ہاتھوں کے لمس سے اکڑتے جا رہے تھے۔۔۔ سینے کے ابھاروں سے رشید کے ہاتھ ہما کے بالکل سپاٹ اور ملائم پیٹ پر آ گئے۔۔۔ وہ اسکو سہلانے لگا۔۔۔ پیٹ پر سے اسکا ہاتھ اور نیچے کو گیا۔۔۔ ہما کی ناف سے نیچے اور چوت کے اوپر کے حصے پر۔۔۔ اور اسکی چوت کے اوپر کے حصے کے زیر ناف بالوں پر ہاتھ پھیرنے لگا۔۔۔ ہما کی چوت کے اوپر کے حصے کے بالوں پر ہاتھ پھیرنا بھی اسے بہت اچھا لگ رہا تھا۔۔۔ بہت مزہ آرہا تھا اسے۔۔۔ وہاں سے

کبھی اسکا ہاتھ ہما کی چکنی رانوں کو سہلانے لگتا

ہما کی ٹانگیں تھوڑی کھلی ہوئی تھیں۔۔ ہما کی رانوں کے اندر کے حصے کو سہلاتے ہوئے اسکے ہاتھ ہما کی چوت کی طرف بڑھ رہے تھے۔۔ اسکی چوت کے لب آپس میں جڑے ہوئے تھے۔۔ رشید ہما کی چوت کے لبوں پر انگلی پھیرنے لگا۔۔ اوپر سے نیچے کی طرف۔۔ لائن میں۔۔ ہما کی چوت پر انگلی پھیرتے ہوئے بھی رشید کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ اپنا کالا سیاہ لوڑا اس چوت میں ڈال کر اسے چود چکا ہے۔۔ اس خوبصورت چوت کی ٹائٹنسیس کو محسوس کر چکا ہے۔۔ رشید کالوڑا دوبارہ سے اکڑ رہا تھا۔۔ جسے وہ ہما کی رانوں سے رگڑ رہا تھا۔۔ ڈاکٹر ہما کی ملائم گوری رانوں کے ساتھ اپنا کالا لوڑا سہلانا اسے اچھا لگ رہا تھا۔۔

آخر جب رشید سے مزید برداشت نہ ہو سکا تو اس نے اوپر کو اٹھ کر ہما کے ایک نیل کو اپنے منہ میں لے لیا۔۔ اور اسے چوسنے لگا۔۔ نیل کو منہ میں لیتے ہی اس میں وحشیانہ پن آتا جا رہا تھا۔۔ اس نے زور زور کے ساتھ اسکے نیل کو چوسنا اور دوسرے نیل کو اپنی انگلیوں سے مسلنا شروع کر دیا۔۔ کچھ ہی دیر میں ہلکے ہلکے درد کی وجہ سے ہما کی آنکھ کھل گئی۔۔ اس نے رشید کو اپنے اوپر جھک کر اپنے مئے کو چوستے ہوئے دیکھا تو کچھ دیر پہلے ہوئی چدائی کا سارا منظر اسکی آنکھوں کے آگے گھوم گیا۔۔ جیسے ہی اسے اس لذت اور مزے کا خیال آیا جو رشید کے لٹڈنے اسے دیا تھا تو بے اختیار ہما نے اپنا ہاتھ رشید کے سر کے

بالوں میں رکھا۔۔ اور اسکے بالوں کو سہلانے لگی۔۔۔ پھر اسکے بالوں کو اپنی مٹھی میں لے کر کھینچ کر اسکے سر کو اپنی چھاتی پر سے اوپر اٹھانے کی کوشش کرنے لگی۔۔ رشید نے بھی اسکے کھینچنے کے ساتھ ہی اپنا سر اوپر اٹھا دیا۔۔ اور ہما کی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔۔ ہمانے بھی اس کی آنکھوں میں دیکھا۔۔ اور بولی۔۔۔ آہستہ کرونا۔۔ انکو توڑنا ہے کیا۔۔۔

رشید ہما کی اس بات پر ہنس پڑا۔۔ اور ایک بار پورے زور سے ہما کے نپل کو مسل دیا۔۔ جس سے ہما کا پورا جسم ہی تڑپ اٹھا۔۔ اور اسکی چیخ نکل گئی۔۔۔ ہمانے غصے سے رشید کو ایک مکہ مارا۔۔ رشید ہنستا ہوا اسکے اوپر سے اٹھ گیا۔۔ اور ایک جھٹکے سے اسکی ٹانگوں کو کھول کر درمیان میں آ گیا۔۔

ہمانے اسکے موٹے لوڑے کو اکڑتے ہوئے دیکھا تو اپنا ہاتھ اپنی چوت پر رکھ کر اسکو چھپاتی ہوئی بولی۔۔ بس بس۔۔ اب کچھ نہیں کرنے دوں گی میں۔۔ ایک بار جو مل گیا بس اسی کو کافی سمجھو اور یہاں سے جاؤ اب۔۔

لیکن اگر کوئی بات مان لی تو رشید نے ہی مان لی۔۔ اس نے ہما کا ہاتھ اسکی چوت پر سے ہٹایا۔۔ اور اپنے کالے لوڑے کی ٹوپی اسکی چوت کے سوراخ پر رکھ دی۔۔ اور ہما کی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔۔ ہما اب ایک زوردار دھکے کے لیے خود کو تیار کر رہی تھی۔۔۔

رشید ہما کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔۔ میڈم جی۔۔ زور سے یا آہستہ۔۔؟؟؟

ہما اسکو آنکھیں نکالتی ہوئی بولی۔۔۔ کرنا ہی ہے تو پھر انسانوں کی طرح کرنا۔۔ جانور نہ بن جانا پہلے کی طرح

رشید ہنسا۔۔۔ میڈم جی۔۔۔ آپ کی چوت جیسی چکنی چوت کو آرام سے چودا تو کیا چودا۔۔۔

ہما ہنس پڑی۔۔ بکو اس نہیں کرو۔۔ اور نہ ہی ایسی گندی زبان۔۔

رشید نے آہستہ آہستہ اپنا لوڑا ہما کی چوت کے اندر سرکانا شروع کر دیا۔۔۔ تھوڑا سا اندر ڈالتا پھر اسے باہر کو

کھینچتا۔۔ اور پھر پہلے سے زیادہ اندر ڈال دیتا۔۔ رشید کے لوڑے کی رگڑ سے ہما کو مزہ آنے لگا۔ اسکی

آنکھیں بند ہونے لگیں۔۔۔ سسکاری سی نکلنے لگی اسکے منہ سے۔۔۔

[illegible]

کینے-----

رشید پورا لوڑا ہما کی چوت کے اندر اتار کر۔۔ اپنے لوڑے کو بالوں کو ہما کی چوت کے بالوں کے ساتھ ملاتا
ہوا بولا۔۔ میڈم جی۔۔ کیا میرا لوڑا زمان صاحب کے لوڑے سے بھی موٹا ہے۔۔

ہما کا رنگ اسکی اس بات سے سرخ ہو گیا۔۔ باتیں نہیں کرو۔۔ اور جو کر رہے وہ کام کرو۔۔

رشید مسکرایا۔۔ اور اپنے دونوں ہاتھ ہما کے دونوں مموں پر رکھتے ہوئے بولا۔۔ یعنی کہ صرف آپ کی
چدائی کروں۔۔ باتیں نہیں۔۔ تو پھر ابھی لیں میں پسٹن سٹارٹ کرنے لگا ہوں اب آپ خود ہی
سنجھائیے گا۔۔۔

یہ کہتے ہوئے رشید نے دھکوں کی رفتار میں تیزی کر دی۔۔ دھنا دھن اسکی چوت کو چودنے لگا۔۔ اپنا
لوڑا تیزی سے اسکی چوت کے اندر باہر کرنے لگا۔۔ رشید کا موٹا لوڑا ابھی بھی پھنستا ہوا ہما کی چوت میں جا
رہا تھا۔۔۔ اور ہما کو بھی درد کے ساتھ ساتھ لذت بھی مل رہی تھی۔۔۔ اسکے منہ سے لذت اور درد
کے ملی جلی سسکاریاں بھی نکل رہی تھیں۔۔۔ ہما کو اس قدر مزہ مل رہا تھا کہ رشید کی چند منٹ کی چدائی
کے ساتھ ہی اسکی چوت نے پانی چھوڑ دیا۔۔۔

تھوڑی دیر تک رشید ہما کو ایسے ہی چودتا رہا۔۔۔ اور پھر اپنا لوڑا اسکی چوت سے نکال لیا۔۔۔ ہمانے بھی سُکھ کا سانس لیا کہ رشید نے اسکی جان چھوڑ دی ہے۔۔۔ مگر کہاں جی۔۔۔ اس نے ہما کو کروٹ دے کر الٹا کیا۔۔۔ پھر اسکے پیٹ کے نیچے ہاتھ ڈال کر اسکے جسم کو اوپر کو اٹھایا۔۔۔ اور ہما کو گھوڑی بنا دیا۔۔۔ ہمانے مڑ کر اسکی طرف دیکھا۔۔۔ اور بولی۔۔۔ اب کیا مصیبت ہے تمکو۔۔۔ بس بھی کرو

رشید اپنے لوڑے کو ہما کی گوری گوری گانڈ پر رگڑتے ہوئے بولا۔۔۔ میڈم جی اپنا پانی تو نکلوا لیا ہے۔۔۔ اب میرا بھی تو نکلنے دونا۔۔۔

ہمانے اسکی بات سن کر مسکرا کر اپنے منہ آگے کر کے اپنا ماتھا تکیے پر ٹکا دیا۔۔۔ پیچھے سے رشید نے ہما کی ٹانگوں کو تھوڑا کھولا اور اپنا لوڑا پیچھے سے ہما کی چوت کے سوراخ پر رکھ دیا۔۔۔ اور ہما کی پتلی کمر کو اپنے دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر ایک ہی دھکے میں اپنا پورا لوڑا ہما کی چوت میں اتار دیا۔۔۔ اس پوزیشن میں رشید کا ہوڑا زیادہ گہرائی تک گیا۔۔۔ اور ہما کی زوردار چیخ بیڈروم میں گونج گئی۔۔۔ ہمانے غصے سے مڑ کر رشید کی طرف دیکھا۔۔۔ مگر اس نے تو ہما کی کوئی بھی پرواہ کیے بنا ہی دھندا دھن ہما کی چوت کو چودنے لگا۔۔۔ ہما کی چیخیں نکلنے لگیں۔۔۔ مگر رشید نہیں سن رہا تھا۔۔۔ اس پر تو جیسے کوئی جنون سوار تھا۔۔۔ بے دردی اور بے رحمی کے ساتھ ہما کی چوت پر حملے کر رہا تھا۔۔۔ اسکے دھکوں کے پریشہ سے ہما نیچے ہی گر پڑی۔۔۔ پیٹ

کے بل۔۔ مگر رشید نے پھر بھی نہیں چھوڑا۔۔۔ اور اپنے دونوں ہاتھوں کو ہما کی گانڈ پر رکھ کر اسکو کھولتے ہوئے اپنا لوڑا اسکی چوت میں ڈالنے لگا۔۔۔ ہما کی آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے درد کے مارے۔۔۔ مگر اسکی چوت تو جیسے ایسے ہی دھکوں کی اور ایسے ہی لوڑے کی منتظر تھی۔۔۔ جس نے ایک بار پھر سے اپنا پانی چھوڑ دیا تھا۔۔۔ رشید نے ہما کی گانڈ کے دونوں چوڑوں کو کھولا ہوا تھا۔۔۔ اور ہما کی گانڈ کا ہلکے براؤن رنگ کا سوراخ رشید کی آنکھوں کو سامنے تھا۔۔۔ رشید سے برداشت نہیں ہو اتو اس نے تھوڑا سا جھک کر ہما کی گانڈ کے سوراخ پر تھوک دیا۔۔۔ اور اپنے انگوٹھے سے تھوک کو ہما کی گانڈ کے سوراخ پر ملنے لگا۔۔۔ جیسے ہی ہما کی گانڈ کو سوراخ کو رشید نے سہلایا تو ہما کو ایک الگ سا ہی مزہ آیا۔۔۔ رشید نے تھوڑا سا دباؤ بڑھایا۔۔۔ تو رشید کو انگوٹھا ہما کی گانڈ میں اتر گیا۔۔۔ صرف اگلا حصہ ہی۔۔۔ ہما کی درد کے مارے ایک اور چیخ نکل گئی۔۔۔ رشید نے اپنے لوڑے کو ہما کی چوت میں اندر باہر کرتے ہوئے اپنا انگوٹھا اسکی گانڈ کے اندر ہی گھمانا شروع کر دیا۔۔۔ ہما کی حالت عجیب ہونے لگی۔۔۔ ایسا کسی نے بھی اسکے ساتھ پہلی بار کیا تھا۔۔۔ پہلی بار کچھ اسکی گانڈ کے تنگ اور کنوارے سوراخ کے اندر گیا تھا۔۔۔ جس کی وجہ سے اسکی گانڈ میں درد ہونے لگا تھا۔۔۔ مگر اس سے مزہ بھی اسے آیا تھا۔۔۔ رشید کا لوڑا اسکی چوت کے اندر باہر بھی ہو رہا تھا۔۔۔ جو اسکی چوت کے پانی کی وجہ سے اور بھی چکنی ہو رہی تھی۔۔۔ ہما نے اپنی گانڈ کو تھوڑا اوپر کو اٹھادیا۔۔۔ تاکہ اسکی گانڈ کا درد کچھ کم ہو۔۔۔ اور اس کا لوڑا پورے کا پورا اسکی چوت کے اندر اتر سکے۔۔۔۔۔ تھوڑی دیر کے بعد آخر رشید بھی اپنی منزل کو پہنچ گیا۔۔۔ اور اسکے لوڑے نے بھی اپنا پانی ہما کی چوت میں اُگل دیا۔۔۔ رشید کے لوڑے سے منی کا فوارہ ہما کی چوت کے اندر چھوٹ رہا تھا۔۔۔ گرم گرم منی کی گرمی سے اسکی چوت نے ایک بار

پھر سے پانی چھوڑ دیا۔۔ تین چار بار کے پانی چھوڑنے اور رشید کی بے درد اور وحشیانہ چدائی کی وجہ سے ہما تو جیسے بے ہوش ہی ہو چکی تھی۔۔ اس میں اٹھنے یا سیدھا ہونے کی کوئی سکت باقی نہیں رہی تھی۔۔ رشید نے اپن لوڑا ہما کی چوت سے نکالا تو اس پر تھوڑا خون لگا ہوا تھا۔۔ ہما اوندھی ہی لیٹی ہوئی تھی۔۔ بے ہوش۔۔ اپنے لوڑے پر ہما کی چوت کا خون اور ہما کو نڈھال اور نیم بے ہوش دیکھ کر رشید تھوڑا ڈر گیا۔۔ اس نے جلدی جلدی اپنے کپڑے پہنے اور ہما کے فلیٹ سے نکل گیا۔۔ جانے سے پہلے اس نے یہ تسلی ضرور کر لی تھی کہ ہما کی سانسیں چل رہی ہیں۔۔

کوئی دو گھنٹے کی نیم بے ہوشی کی نیند کے بعد ہما کی آنکھ کھلی تو اس نے اٹھنے کی کوشش کی۔۔ مگر درد کی ایک لہر اسکی چوت سے شروع ہو کر پورے جسم میں پھیل گئی۔۔ بے اختیار اسکا ہاتھ اپنی چوت پر چلا گیا۔۔ اس نے اپنی چوت کو آہستہ آہستہ دبایا۔۔ تو کچھ سکون ملا۔۔ پھر وہ سیدھی ہو کر اٹھی۔۔ اپنے ہاتھ پر نظر پڑی تو اس پر خون لگا ہوا تھا۔۔ ہما چونک پڑی۔۔ فوراً ہی بیڈ پر دیکھا تو جہاں وہ لیٹی ہوئی تھی وہاں بھی خون کا نشان پڑا ہوا تھا۔۔ ہما گھبرا گئی۔۔ فوراً باتھ روم میں گئی۔۔ اور اپنی چوت کو دھونے لگی۔۔ اچھے سے اندر اور باہر سے دھو کر وہ باہر آئی اور اپنی چوت کے خون سے گندی ہو رہی ہوئی بیڈ شیٹ کو اٹھا کر کمرے سے باہر آ گئی۔۔ اسے لاندری میں واشنگ مشین میں ڈال کر بیڈ روم میں واپس آ گئی۔۔ دوبارہ باتھ روم میں جا کر باتھ ٹب کو نیم گرم پانی سے بھرا اور اسکے اندر بیٹھ گئی۔۔ اپنی چوت کی ٹکور کرنے کے لیے۔۔ گرم پانی میں بیٹھ کر اسکو اپنی چوت کے درد میں کمی کا احساس ہوا۔۔ گرم پانی کے ٹب میں بیٹھ کر

ٹب کی بیک سے اپنا سر ٹکا کر وہ کچھ دیر پہلے گزرے ہوئے لمحات کو یاد کرنے لگی۔۔۔ کبھی اسکو اس سب پر غصہ بھی آتا اور خود پر شرم بھی آتی۔۔۔ مگر جو مزہ آج رشید کی وحشیانہ چدائی کی وجہ سے آیا تھا وہ اسے نہ کبھی انور کے ساتھ آیا اور نہ ہی زمان کے ساتھ۔۔۔ کیوں کہ آج تک ان دونوں نے اسے بہت ہی پیار کے ساتھ چودا تھا۔۔۔ مگر رشید نے تو بالکل ہی جانور بن کر اسکی چوت کی چدائی کی تھی۔۔۔ اور وہ بھی اتنی کہ اسکی چوت سے خون نکل آیا تھا۔۔۔ اور اب گرم پانی کی ٹکڑ سے اسے تھوڑا سکون ملنے لگا۔۔۔

کچھ دیر نہانے کے بعد ہمانے کپڑے پہن لیے۔۔۔ اس نے نے ایک سفید رنگ کی لیگی اور شرٹ پہن لی جسکے سامنے بٹن لگے ہوئے تھے۔۔۔ شرٹ اسکی ہاف تھائیز تک تھی۔۔۔ اور سائیڈوں سے چاک بھی کھلے تھے۔۔۔ جسکی وجہ سے ہما کی سٹول ٹانگیں اور رانوں اور گانڈ کے کٹاؤ صاف نظر آرہے تھے۔۔۔ اور بہت ہی سیکی لگ رہے تھے۔۔۔ سفید لیگی اسکی گانڈ سے لے کر نیچے اسکی ٹانگوں تک اسکے جسم کے ساتھ چپکی ہوئی تھی۔۔۔ 8 بجے کے قریب بیل ہوئی تو ہمانے دروازہ کھولا۔۔۔ انور آیا تھا۔۔۔ اور اسکے ساتھ اسکا دوست یاسر بھی تھا۔۔۔ دونوں اندر آگئے۔۔۔ یاسر نے ہما کو ایسے سیکی لباس میں دیکھا تو اسکی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔۔۔ ہمانے بھی اسکی نظروں کو محسوس کر لیا۔۔۔ اور دل ہی دل میں مسکرا دی۔۔۔ ہمانے دونوں کو چائے لا کر دی تو بھی یاسر ہما کے کھلے گلے میں جھانکنے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔ اسکے مموں کا نظارہ کرنے کے لیے۔۔۔ اور اسکو ایک جھلک ملی بھی۔۔۔ ہما کو بھی ہمیشہ سے احساس تھا کہ یاسر اسکے لیے غلط خیالات رکھتا ہے۔۔۔ مگر اس نے کبھی بھی اسکی حوصلہ افزائی نہیں کی تھی۔۔۔ آخر وہ انور کا دوست

تھا۔۔۔ تو وہ ایسے اپنی ازدواجی زندگی کو خراب نہیں کر سکتی تھی۔۔۔ آج بھی ہما کو یاسر کی نظریں۔۔۔ یاسر کی بھوکی نظریں اپنے جسم پر محسوس ہو رہی تھیں مگر وہ آج بھی اسے نظر انداز کر رہی تھی۔۔۔ لیکن یہ بھی تھا کہ ہما کو یاسر کو ٹیز کر کے۔۔۔ تڑپا کے مزہ آتا تھا۔۔۔ اس لیے وہ ہمیشہ اسکو ستاتی رہتی تھی۔۔۔ مگر اس انداز میں کہ اسکو کبھی ایسا نہ لگے کہ وہ جان بوجھ کر اسکو اپنے جسم کا نظارہ کروا رہی ہے۔۔۔

دونوں کو چائے دے کر ہما بھی انکے سامنے ہی بیٹھ گئی۔۔۔ کچھ اس انداز میں کہ اپنی ایک ٹانگ کو دوسری ٹانگ پر اس طرح رکھا کہ اسکی پوری کی پوری ران اور ٹانگ اور گانڈیا سر کی نظروں کے سامنے آگئے۔۔۔ ہما بولی۔۔۔ یہ آپ دونوں آج صبح سے کہاں نکلے ہوئے ہو۔۔۔؟؟؟

انور۔۔۔ ارے یار۔۔۔ وہ شمع بھا بھی اپنے میکے گئی ہوئی ہیں نا تو بس ادھر ادھر گھومنے نکل گئے ہم۔۔۔

ہما مسکرائی۔۔۔ اچھا تو شمع بھابی کے جانے کے بعد عیاشی کی جارہی ہے۔۔۔ آنے دیں یاسر بھائی شمع کو میں انکو سب بتاؤں گی۔۔۔

یاسر ہما کے مموں اور اسکی ٹائٹ لیگی میں اسکی رانوں کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔ ارے بھابی جی۔۔۔ سب کچھ نہ بتائیے گا پلینز۔۔۔ وہ تو میرا حشر کر دے گی۔۔۔

ہما اسکی نظروں اور اسکی بات کو سمجھ گئی۔۔۔ کہ اسکا اشارہ کس طرف ہے۔۔۔ یا سر کی طرف دیکھتی ہوئی
ایک ادا سے بولی۔۔۔ اتنا ہی ڈرتے ہیں شمع بھابی سے تو پھر ایسی حرکتیں نہ کیا کریں نا

یا سر ہما کی طرف دیکھ کر آنکھ مارتے ہوئے بولا۔۔۔ بس کیا کریں بھابی جی۔۔۔ رہا بھی تو نہیں جاتا نا تھوڑی
عیاشی کرنے سے۔۔۔ کیوں انور۔۔۔

یا سر کی بات پر انور بھی ہنسنے لگا۔۔۔ اور وہ بھی ان دونوں کے ساتھ ہی ملکر ہنس پڑی۔۔۔ قریب ایک گھنٹہ
بیٹھنے اور ہما کے جسم کے نظارے کرنے کے بعد یا سر اپنے گھر چلا گیا۔۔۔

بجے ہما انور کے ساتھ ہاسپٹل کے لیے روانہ ہو گئی۔۔۔ آج اسکا ہاسپٹل جانے کا ارادہ تو نہیں ہو رہا تھا۔۔۔ 10
مگر آج ڈاکٹر زمان کی بھی چھٹی تھی تو اس لیے اسکا جانا ضروری تھا۔۔۔ ہاسپٹل میں جا کر وہ زیب سے ملی اور
پھر مریضوں کو چیک کرنے کے بعد اپنے آفس میں بیٹھ گئی۔۔۔

تھوڑی دیر کے بعد۔۔۔ قریب 11:30 بجے اسکے آفس کے دروازے پر دستک ہوئی تو ہما نے اندر آنے کی
اجازت دی۔۔۔ دروازہ کھلا اور رشید ہاتھ میں چائے کا کپ لے کر داخل ہوا۔۔۔ اور دروازہ بند کر دیا۔۔۔ جیسے
ہی ہما کی نظر رشید پر پڑی تو ہما کو غصہ آ گیا۔۔۔ اور وہ غصے سے ہی اسکی طرف دیکھنے لگی۔۔۔ جبکہ رشید زیر

لب مسکرا رہا تھا۔۔۔

رشید۔۔ میڈم چائے۔۔۔

ہما۔۔۔ میں نے منگوائی ہے کیا تم سے چائے۔۔۔ جو لے آئے ہو تم۔۔۔

رشید مسکرایا۔۔۔ میڈم جی لگتا ہے کہ آپ ناراض ہیں میرے سے۔۔۔

ہما۔۔۔ کیوں تم کو میری ناراضگی کی فکر کب سے ہونے لگی۔۔۔

رشید۔۔۔ نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ میڈم جی۔۔۔ ایسی تو کوئی بات نہیں۔۔۔ مجھے تو ہر وقت اُپکی ناراضگی کی فکر ہوتی ہے۔۔۔

ہما غصے سے بولی۔۔۔ میری ناراضگی کا تم کو اتنا ہی خیال ہوتا تو میری وہ حالت کرتے کیا۔۔۔ کتنا روکا تھا میں نے تم کو۔۔۔ مگر تم۔۔۔ تم تو ہو ہی جانور۔۔۔

رشید دھیرے سے مسکرایا۔۔۔ میڈم جی کیا ابھی بھی درد ہے آپکو۔۔۔

ہما۔۔۔ تمکو کیا اس سے۔۔۔ تم تو اپنی طرف سے مجھے مار ہی آئے تھے نا۔۔۔ میری جان نکال ہی آئے تھے۔۔۔

رشید۔۔۔ سوری میڈم جی۔۔۔ بس آپ کو اپنے نیچے پا کر مجھے ہوش ہی نہیں رہا۔ اس لیے اس انداز میں آپکو چودا۔ آئندہ خود پر کنٹرول رکھوں گا آپکو چودتے ہوئے۔۔۔
یہ کہتے ہوئے رشید نے ہما کے قریب آ کر ہما کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔

ہما نے اپنا ہاتھ اس سے چھڑوانے کی کوشش کی۔۔۔ اور بولی۔۔۔ خبردار آئندہ کبھی میرے قریب آنے کی کوشش کی تو۔۔۔

رشید نے مسکراتے ہوئے ہما کے ہاتھ کو ایک جھٹکا دیا اور اسے اپنی طرف کھینچ کر اپنی بانہوں میں بھرتے ہوئے بولا۔۔۔ ارے میڈم جی۔۔۔ آپ جیسی خوبصورت حسینہ کو ایک بار چودنے کے بعد کون کافر آپ سے دور رہ سکتا ہے۔۔۔ یہ کہتے ہوئے رشید نے ایک ہاتھ سے ہما کی گانڈ بھی دبا دی۔۔۔ ہما خود کو اس سے چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

[illegible]

رشید۔۔ نہیں چھوڑوں گا۔۔ آنے دو جو بھی آتا ہے۔۔۔

ہما۔۔۔ پلینز رشید چھوڑ دو مجھ کو۔۔۔

رشید مسکراتے ہوئے اسکی گانڈ کے ایک حصے کو دباتے ہوئے بولا۔۔۔ چھوڑ دوں گا۔۔ مگر میری پہلے ایک بار اپنے ان پیارے پیارے ہونٹوں کی شراب پی لینے دو۔۔

ہمارشید کے اسطرح اپنی تعریف کرنے پر جھینپ گئی۔۔۔ نہیں مجھے نہیں کرنا کوئی کس وس تم کو۔۔۔ دور ہٹو میرے سے۔۔۔

رشید نے ہما کو زور سے اپنے سینے سے لگایا۔۔ آپ کو نہ سہی مجھے تو کس کرنا ہی ہے نامیڈم جی۔۔ یہ کہتے ہوئے رشید نے اپنے ہونٹ ہما کے ہونٹوں پر رکھ دیئے۔۔ اور اسکو چومنے لگا۔ اسکے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں لپا اور انکو چوسنے لگا۔۔ اپنی زبان سے اسکے گلانی ہونٹوں کو گیل کرتا ہوا اسے چوس رہا تھا۔۔

اور ساتھ ہی ساتھ اسکی گانڈ کو دبا رہا تھا۔۔۔ ہمانے تھوڑی دیر تو ادھر ادھر سے سہارے ہوئے اپنا منہ اسکے منہ سے چھڑوانے کی پوری کوشش کی۔۔۔ مگر آخر کار اسکی مزاحمت بھی ختم ہو گئی۔۔۔ اور اس نے رشید سے جان چھڑوانے کے لیے اسے ایک بار کس کرنے کی اجازت دے دی۔۔۔ تھوڑی دیر بعد رشید نے ہما کو چھوڑا تو ہمانے اسکے سینے پر اپنے دونوں ہاتھ رکھ کر اسے دھکا دیا۔۔۔ چلو جاؤ اب دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔

رشید مسکرایا۔۔۔ ٹھیک ہے میڈم جی۔۔۔ جاتا ہوں میں۔۔۔ مگر میرا دل نہیں بھرا بھی۔۔۔

ہماغصے سے۔۔۔ تمہارا دل تو کبھی بھی نہیں بھرتا کیمنے۔۔۔ نکلو یہاں سے۔۔۔

اور رشید مسکراتا ہوا ہما کے آفس سے چلا گیا۔۔۔ رات کو رشید سے بچنے کے لیے ہمانے زیب کو اپنے ساتھ ہی کمرے میں سلایا۔۔۔ اور بیچارے رشید کو مٹھ مار کر ہی گزارہ کرنا پڑا۔۔۔

ہما ایسے ہی دن گزارنے لگی۔۔۔ جب موقع ملتا تو وہ زمان کے ساتھ ٹائم بیتا لیتی۔۔۔ اور رشید سے ہر ممکن بچنے کی کوشش کرتی۔۔۔ لیکن کبھی کبھی ایسی صورت حال بن جاتی کہ اسے رشید کے آگے ہتھیار ڈالنے ہی پڑتے۔۔۔ لیکن تب بھی اسے کوئی خاص برا نہ لگتا۔۔۔ کیوں کہ اسے رشید کے ساتھ کچھ الگ سا مزہ آتا تھا۔۔۔ ہمانے ان دونوں کو اس بات کے لیے تیار کر لیا ہوا تھا کہ وہ کبھی بھی اسکی ذاتی زندگی کو خراب نہیں

کریں گے۔۔۔ اور جب تک ہو سکے گا وہ یہ سلسلہ جاری رکھیں گے۔۔

صبح ہما انور کے ساتھ گھر جانے لگی تو رشید گیٹ پر ہی کھڑا اسکو حسرت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔ ہما نے اسکو مایوس نظروں سے دیکھتے ہوئے دیکھا تو اسکے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔۔۔ گاڑی چلنے سے پہلے ہما نے انور سے نظر بچا کر رشید کو ٹھینکا دکھا دیا۔۔۔ اور مسکراتی ہوئی نکل گئی۔۔۔ اسکی اس حرکت پر رشید کو بھی ہنسی آگئی۔۔۔ کیونکہ اسکو بھی پتہ تھا کہ اب ڈاکٹر ہما اسکے ہاتھوں سے نکل تو سکتی نہیں۔۔۔ اس نے ہما کو میسج کیا۔۔۔ میڈم جی۔۔۔ بھاگ لیں جتنا بھاگنا ہے۔۔۔ آخر تو میرے نیچے ہی آنا ہے نا۔۔۔

ہما نے اسکا میسج پڑھا تو مسکرا پڑی۔۔۔ کیونکہ اسے پتہ تھا کہ کہہ تو وہ سچ ہی رہا ہے۔۔۔ میسج پڑھ کر ہما نے ڈیلیٹ کر دیا۔۔۔ گھر پہنچ کر روز کی روٹین تھی۔۔۔ انور کے جانے کے بعد ہما نے ریسٹ کرنے کے لیے لیٹ گئی۔۔۔ مگر اسکو نیند نہیں آرہی تھی۔۔۔ اور بوریت بھی ہو رہی تھی۔۔۔ کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے۔۔۔ اچانک اسکو زمان کا خیال آیا۔۔۔ ہما نے فوراً ہی اسکے گھر جانے کا ارادہ کر لیا۔۔۔ جلدی سے اٹھ کر تیار ہوئی۔۔۔ اور ٹیکسی کروا کر زمان کے گھر پہنچ گئی۔۔۔

زمان اسکو اچانک اپنے گھر پر دیکھ کر خوش ہو گیا۔۔۔ اندر لاتے ہی اسکو اپنی بانہوں میں بھر لیا۔۔۔ اور اسکے لپ اسٹک سے سرخ ہو رہے ہوئے رسیلے ہونٹوں کو چوسنے لگا۔۔۔ ہما نے بھی اپنی بانہیں اسکے گلے میں ڈال دیں۔۔۔ اور اسکی کسنگ کا ساتھ دینے لگی۔۔۔ زمان نے ہما کی شرٹ کو نیچے سے پکڑا اور اسے اوپر اٹھاتے

ہوئے اسکے جسم سے الگ کر دیا۔۔ اب ہما صرف ایک برا اور جینز میں اسکے سامنے کھڑی تھی۔۔ زمان نے اسکو گھما کر اسکی برا اکا ہک کھولا۔۔ اور اسکی برا بھی اتار کر صوفے پر اچھال دی۔۔ اور اسکو گھما کر کر اپنی طرف کر کے اسکے مموں کو چوسنے لگا۔۔ ہما کے نپل کو اپنے منہ میں لیا اور اسکو کاٹنے اور اپنی زبان سے سہلانے لگا۔۔ ہما کے مموں کو چوستے ہوئے اس نے ہما کی جینز کی بیلٹ کھولی اور اسے بھی نیچے سرکا دیا۔۔ اب ہما صرف پینٹی میں اسکے سامنے کھڑی تھی۔۔ زمان نے ہما کے ننگے جسم کو اپنی بانہوں میں بھرا اور اسکو دوبارہ سے چوسنے لگا۔۔ کبھی اسکے گالوں کو۔۔۔ کبھی اسکی گردن کو۔۔ اور کبھی اسکے گورے گورے سینے کو چوم رہا تھا۔۔ پھر اس نے ہما کو اپنی بانہوں میں اٹھالیا۔۔ اور اپنے بیڈ روم میں لے آیا۔۔

بیڈ روم میں لا کر ہما کو بیڈ پر لٹا کر خود بھی اسکے اوپر لیٹ گیا۔۔ اور پھر شروع ہوئی انکی سیکس کی مستیاں۔۔ جو تقریباً ایک گھنٹے تک جاری رہیں۔۔ زمان نے بہت ہی اچھے سے ہما کے جسم کی آگ کو ٹھنڈا کیا۔۔ چدائی سے فارغ ہوئے تو ہما کو ہلکی سی غنودگی ہو گئی۔۔۔ کچھ دیر کے لیے اسکی آنکھ لگ گئی۔۔

آدھے گھنٹے کے بعد اسکی آنکھ کھلی تو وہ کمرے میں اکیلی تھی۔۔ زمان کمرے میں نہیں تھا۔۔ ہما نے تھوڑی دیر اسکا انتظار کیا۔۔ پھر واش روم میں جا کر اپنی چوت کو اچھے سے دھویا۔۔ نہا تو وہ ابھی سکتی نہیں تھی۔۔ باہر آئی تو صرف اسکی پینٹی بیڈ پر پڑی ہوئی تھی۔۔ اور یا پھر زمان کی اتاری ہوئی ٹی شرٹ۔۔ ہما نے اپنی پینٹی پہنی اور اوپری جسم پر زمان کی ٹی شرٹ پہن لی۔۔ جو کے اسکو کافی کھلی تھی۔۔ اور اسکی ہاف تھائیز

تک جا رہی تھی۔۔۔ ہمارے اپنے آپ کو آئینے میں دیکھا تو اسکو ہنسی آگئی۔۔۔ اسکا حلیہ بہت ہی عجیب لگ رہا تھا۔۔۔ مگر اس لباس میں بھی وہ بہت سیکسی لگ رہی تھی۔۔۔ کیونکہ اسکی ٹانگیں اور آدھی رانیں بالکل نکلی تھیں۔۔۔ اور شرٹ اتنی ڈھیلی ڈھالی تھی کا اسکے ایک کاندھے سے اترتی جا رہی تھی۔۔۔ ہمارے سوچا کہ زمان باہر بیٹھا ڈرنک کر رہا ہو گا۔۔۔ اس لیے وہ اسی حالت میں باہر جانے لگی۔۔۔ اچانک اسکی نظر بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پر پڑے ہوئے زمان کے موبائل پر گئی۔۔۔ ہمارے زمان کا موبائل اٹھا لیا۔۔۔ اور اسے ان لاک کر لیا۔۔۔ کیونکہ اسکے لاک کا پیٹرن تو وہ پہلے ہی دیکھ چکی ہوئی تھی زمان کے ہاتھ میں ہی۔۔۔ ہمارے زمان کے موبائل کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔ کچھ دیر تک ایسے ہی اسکے موبائل کو دیکھنے اور کچھ چیزیں اپنے موبائل میں منتقل کرنے کے بعد ہمارے زمان کی الماری کھول کر دیکھی۔۔۔ کچھ چیزیں الٹ پلٹ کیں۔۔۔ اور پھر الماری بند کر کے باہر آگئی۔۔۔

بیڈ روم کا دروازہ کھول کر باہر آئی تو زمان صوفے پر بیٹھا ہوا تھا اور ڈرنک ہی کر رہا تھا۔۔۔ ہمارے بھی اسکے ساتھ ہی صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔

ہمارے مجھے پتہ تھا کہ تم یہی کام کر رہے ہو گے۔۔۔

زمان مسکرایا۔۔۔ تم بھی لونا۔۔۔ میرے سیکسی ڈارلنگ۔۔۔ یہ کہتے ہوئے زمان نے ہمارے کو اپنی طرف کھینچا۔۔۔

اسے اپنی گود میں بٹھالیا۔۔ اور اسکو چومنے لگا۔۔ ہما کو اسکے منہ سے شراب کی بو آرہی تھی۔۔ مگر اب تو وہ خود بھی کبھی کبھی ڈرنک کر لیتی تھی۔۔ زمان نے اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا شراب کا گلاس ہما کے ہونٹوں سے لگایا۔۔ اور ہمانے بھی اس میں سے سپ لینا شروع کر دیا۔۔ زمان ہما کی ننگی رانوں پر ہاتھ پھیر رہا تھا۔۔

اچانک ہما کو کسی کے قدموں کی آواز سنائی دی۔۔۔ ہمانے اپنے ہونٹوں کو زمان کے ہونٹوں سے ہٹا کر اس طرف دیکھا تو کچن سے زمان کا دوست ڈاکٹر فرخ ہاتھ میں شراب کی بوتل لیے ہوئے باہر آ رہا تھا۔۔ ہمانے جیسے ہی اسکو دیکھا تو گھبرا گئی۔۔ جلدی سے زمان سے الگ ہو کر اسکی گود سے اٹھنے لگی۔۔ مگر زمان نے اسے اپنی گود سے نہ اٹھنے دیا۔۔ اور بولو بیٹھی رہونا جان۔۔ اس کمینے کو سب پتہ ہے ہمارے بارے میں۔۔۔ ہما کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیسے اپنے ننگے جسم کو چھپائے۔۔ فرخ بھی پہلے انہی کے ہاسپٹل میں جاب کرتا تھا۔۔ اور ہما کا بھی اچھا دوست رہا تھا۔۔ بلکہ اس پر لائن بھی مارتا رہا تھا۔۔ مگر ہمانے ہمیشہ ہی اسے ٹال دیا تھا۔۔ اور کبھی اسکے ہاتھ نہیں آئی تھی۔۔ فرخ کی تمام تر کوششوں کے باوجود بھی ہمانے اسکو کسنگ سے آگے بڑھنے نہیں دیا تھا۔۔ پھر فرخ کے جانے کے بعد زمان نے ہاسپٹل جو ان کیا تھا۔۔۔ اور اسکے ساتھ نہ چاہتے ہوئے بھی ہما بہک گئی تھی۔۔ مگر آج یہاں خود کو اس حالت میں فرخ کے سامنے دیکھ کر ہما یکدم سے گھبرا گئی۔

فرخ بھی اب ان دونوں کے سامنے ہی صوفے پر بیٹھ چکا تھا۔ اسی صوفے کی بازو پر ہما کی برائٹک رہی تھی۔ فرخ نے اپنے لیے گلاس میں شراب ڈالی۔ اور اسکی چسکی لگاتے ہوئے ہما کی برا کو اٹھایا۔ اور اسکا جائزہ لینے لگا۔۔۔

فرخ۔۔ ویری سٹائلش ہما جی۔۔۔۔

ہما اسکی بات سن کر شرما گئی۔۔۔ ادھر دو مجھے یہ بے شرم۔۔۔

فرخ ہنسا۔۔ ارے واہ ہما جی۔۔۔ آپ اتنی سیکسی حالت میں بیٹھی ہوئی ہو۔۔۔ اپنی چدائی کے بعد اور بے شرم آپ ہمیں کہہ رہی ہو۔۔۔ ویسے آپ نے نیچے سے پینٹی بھی پہنی ہوئی ہے یا نہیں۔۔۔

ہما ہنسی۔۔۔ بکو اس بند کرو فرخ اپنی۔۔۔

زمان نے ہما کے پیچھے سے اسکی شرٹ اوپر کو اٹھائی۔۔ اور فرخ کو اسکی پینٹی دکھاتے ہوئے بولا۔۔۔ لودیکھ لو۔۔۔ پہنی ہوئی ہے پینٹی میری جان نے۔۔۔

ہمارے زمانے کے سینے پر ایک مکہ مارا اور جلدی سے اپنی شرٹ پیچھے سے ٹھیک کرنے لگی۔۔۔ بہت ہی بد تمیز ہو تم دونوں ہی۔۔

وہ دونوں منسنے لگے۔۔۔۔۔ اور ہمازیر لب مسکرا رہی تھی۔۔۔۔۔

فرخ زمان سے بولا۔۔ کمینے تو ہے بڑا لکی۔۔ میں اس پر اتنا عرصہ ٹرائی کرتا رہا۔۔ اور مزے تو لے گیا۔۔
ویسے ہماچی۔۔ آپکے شوہر کو پتہ ہے کیا آپکے ان تعلقات کا۔۔۔۔۔

ہما ہنسی۔۔۔۔۔ ہاں اسی کی اجازت سے آئی ہوں میں۔۔۔۔۔ اب خوش۔۔۔ انوکھی ہی بات کرتے ہو تم
یا گل۔۔

فرخ ہنسا۔۔۔ اوہ ہاں۔۔۔ آخر آپکے شوہر کو کیسے پتہ ہو سکتا ہے۔۔۔ کہ اسکی حسین و جمیل بیوی اس وقت اپنے دو دوستوں کے ساتھ انجوائے کر رہی ہے۔۔۔

ہم۔۔۔ دو کون۔۔۔ اووووووووووووووووو۔۔۔ اتنا سمارٹ بننے کی کوشش نہ کرو تم۔۔۔ کچھ نہیں ملنے
والا تم کو۔۔۔

تھوڑا شراب کا اثر تھا۔۔۔ اور کچھ ان سے پرانی دوستی کا۔۔۔ کہ ہما بولڈ ہوتی جا رہی تھی۔۔۔ اور کھل کے بات کر رہی تھی۔۔۔

فرخ اٹھ کر انکے صوفے پر آگیا۔۔۔ اور دھیرے سے اپنا ہاتھ ہما کی ننگی ٹانگ پر رکھتے ہوئے بولا۔۔۔ کیوں جی۔۔۔ ہم بھی تو آپ کے دوست ہیں نا۔۔۔ تو ہمارا کوئی حق نہیں بنتا کیا۔۔۔

ہما فرخ کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ مار کے اسکا ہاتھ ہٹاتی ہوئی بولی۔۔۔ کیوں تمہاری وہ گرل فرینڈ کہاں ہے۔۔۔ اسکو پاس جاؤ نا۔۔۔

زمان۔۔۔ ہاں جی۔۔۔ ٹھیک کہہ رہی ہے ہما۔۔۔ اپنی گرل فرینڈ کے پاس جاؤ تم۔۔۔

فرخ۔۔۔ کمینے۔۔۔ زیادہ چالاکی نہ دکھا۔۔۔ جب میری گرل فرینڈ کو چودا تھا تم نے تب میں نے روکا تھا کیا تم کو۔۔۔

ہما زمان کی طرف دیکھنے لگی۔۔۔ زمان شرمندہ ہونے کی اداکاری کرتے ہوئے اپنا سر ہما کے مموں کے بیچ

تم مجھے بلیک میل کر دے گی۔۔۔ ٹھہرو میں ابھی تم کو بتاتی ہوں۔۔ ہمارے فرخ کے اوپر چڑھ کر اسکا گریبان پکڑ کر اسکو مکے مارنے لگی۔۔۔ اور فرخ کو خود کو بچانے کی کوشش کرنے لگا۔۔ ہنستے ہوئے۔۔۔ اسی دوران فرخ نے اپنے ہاتھ ہما کی کمر پر ڈالے اور اسکو اپنے سینے سے بھینچ لیا۔۔ اور اپنے ہونٹ اسکے ہونٹوں پر رکھ دیئے۔۔ اور اسکو چومنے لگا۔۔ ہمانے بھی اسکو نہیں روکا۔۔ اور اسکا ساتھ دینے لگی۔۔ اسکو اپنے ہونٹ چومنے دیئے۔۔۔ اور خود بھی اسکو ہونٹوں کو چوسنے لگی۔۔ فرخ کے ہاتھ ہما کی کمر پر سے نیچے کو سرکتے ہوئے ہما کی گانڈ پر پہنچ گئے۔۔ اس نے ہما کی شرٹ کو کھسکا کر اوپر کھینچا۔۔ اور اسکی ننگی گانڈ کو سہلانے لگا۔۔۔ چھوٹی سی پینٹی تھی ہما کی جس میں ہما کی گانڈ ننگی ہی لگ رہی تھی۔۔۔ ہما کو بھی مزہ آنے لگا تھا۔۔ فرخ کے ہاتھ کبھی اسکے چوتڑوں کو سہلاتے اور کبھی اوپر کو جا کر اسکی کمر کو ننگی کرتے ہوئے کمر کو سہلانے لگتے۔۔ تھوڑا سا ناس لینے کے لیے دونوں نے اپنے اپنے ہونٹ الگ کیے تو فرخ بولا۔۔

فرخ۔۔ اُف ہما۔۔۔ کتنے ہی دن کے بعد آج آئی ہو دوبارہ میری بانہوں میں۔۔۔ مزہ آگیا۔۔۔ قسم سے آج بھی تمہارے ہونٹوں میں وہی شہد ہے۔۔۔ کتنے ہی دنوں کے بعد خواہش پوری ہوئی ہے آج۔۔

ہما اسکے ہونٹوں پر ایک ہلکی سی کس کرتی ہوئی مسکرا کر بولی۔۔۔ بس۔۔۔ صرف یہی خواہش تھی نا۔۔۔ لو پوری کر دی ہے۔۔۔ اب جاؤ یہاں سے۔۔۔

فرخ۔۔۔ بابا بابا بابا۔۔۔ نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ ابھی تو تمھاری یہ پیاری سی چوت اپنے لوٹے سے چودنے کی خواہش بھی باقی ہے۔ وہ پوری کر دو نا پلیز زرزرز۔۔۔ یہ کہتے ہوئے فرخ نے ہما کی پیٹنی کو ہٹاتے ہوئے اپنی ایک انگلی ہما کی چوت کے اندر سرکا دی۔۔۔

انگلی چوت کے اندر جاتے ہی ہما کو ایک جھٹکا سا لگا۔ اور اسکی چوت یکدم سے سُکڑ گئی۔۔ اور فرخ کی انگلی کو اپنے اندر دبا لیا۔۔ اپنا ہاتھ نیچے لے جا کر ہما فرخ کی پینٹ کے اوپر سے ہی اسکے لوڑے کو اپنی مٹھی میں دباتی ہوئی بولی۔۔ تمھاری خواہشیں کچھ بڑھتی نہیں جا رہیں۔۔۔

ہمانے پورے زور سے فرخ کالوڑا اپنی مٹھی میں دبایا تو اسکی سسکاری نکل گئی۔۔۔ ابھی تو اس معصوم نے آپکا کچھ بگاڑا بھی نہیں ہے جو اس پر اتنا ظلم کر رہی ہو میری جان۔۔۔ اور ویسے بھی ہماری یہ خواہش تو بہت پہلے کی ہے۔۔۔ جو آپ نے آج تک پوری ہی نہیں کی۔۔۔۔۔۔

ہمانے فرخ کالوڑا اپنی مٹھی میں پکڑے ہوئے ہی دوسرے ہاتھ سے فرخ کا گریبان پکڑا اور بولی۔۔ یہ سالا کچھ میرا لگاڑ کے تود کھائے۔۔ جڑ سے اُکھاڑ دوں گی اسکو میں۔۔۔

اس بات پر فرخ اور زمان دونوں ہی ہنسنے لگے۔۔۔ اور فرخ نے دوبارہ سے ہما کے ہونٹوں کو چوم لیا۔۔ اور

ہوا۔۔ میں تو چاہتا ہی یہی ہوں کہ تم اس کو ہمیشہ کے لیے اپنے پاس رکھ لو۔۔ بلکہ ہمیشہ کے لیے اپنی چوت
میں چھپا لو۔۔

ہمانے بھی اپنی بائیں فرخ کی گردن میں ڈالیں اور دوبارہ سے دونوں ایک دوسرے کو چومنے لگے۔۔ ہما اور
فرخ کو ایک دوسرے میں گم دیکھ کر زمان اپنی جگہ سے اٹھا اور ہما کے پیچھے آگیا۔۔ ہما کی شرٹ کو پیچھے سے
اوپر کو اٹھانے لگا۔۔ ہما کو پتہ تھا کہ یہ زمان ہی ہے اس لیے اس نے مڑ کر اسکی طرف نہیں دیکھا اور فرخ
کے ساتھ ہی لگی رہی۔۔ زمان نے ہما کی گانڈ کو ننگا کیا۔۔ اور نیچے جھک کر اسکو کس کرنے لگا۔۔ گوری
گوری چکنی گانڈ کو اپنے ہونٹوں سے چومنے لگا۔۔ ہما کا ہاتھ ابھی بھی فرخ کے لوڑے پر تھا۔۔

کچھ دیر کے بعد فرخ نے ہما کو نیچے کو سر کا ناشروع کر دیا۔۔ ہما سرکتی ہوئی اسکی گود سے نیچے۔۔ کارپٹ پر
آگئی۔۔ فرخ کی ٹانگوں کے درمیان۔۔ اور اسکے لوڑے کو سہلانے لگی۔۔ فرخ نے اپنی بیلٹ کھولنی
شروع کر دی۔۔ اور پھر اپنی پینٹ کو کھول کر اپنی رانوں سے نیچے کو سر کا دیا۔۔ ہمانے اسکی پینٹ کو پکڑ کر
نیچے اسکے پیروں تک لے آئی۔۔ فرخ کا لوڑا اسکے سفید رنگ کے انڈروئیر کے اندر تمبو بنا ہوا تھا۔۔ اسکے
لوڑے کا موٹا ابھار بالکل سامنے نظر آرہا تھا۔۔ ہمانے مسکراتے ہوئے اسے اپنے ہاتھ میں لے لیا۔۔ اور
آہستہ آہستہ دبائے لگی۔۔ پھر نیچے کو جھکی اور فرخ کے لوڑے کو اسکے انڈروئیر کے اوپر سے ہی چومنے لگی
۔۔ اسکی موٹی ٹوپی کو اپنے منہ میں لے کر چوسنے کی کوشش کرنے لگی۔۔ کچھ دیر تک ایسے ہی فرخ کے

لوڑے سے کھیلنے کے بعد ہمانے اسکا انڈرویئر نیچے کو سرکانا شروع کیا تو فرخ تھوڑا سا اوپر کو اٹھا اور ہمانے اسکا نیکر بھی کھینچ لیا۔۔۔ فرخ کا اکڑا ہوا سفید لوڑا ہما کی آنکھوں کے سامنے لہرانے لگا۔۔۔ جسے فرخ نے اپنے مٹھی میں پکڑا اور اس پر نیچے سے اوپر کی طرف ہاتھ پھیرتا ہوا مسکراتے ہوئے ہما کو دیکھنے لگا۔۔

ہما بھی شرمیلی نظروں سے اسکی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔ فرخ نے اپنا ہاتھ بڑھا کر اسکے سر کے پیچھے رکھا اور اسے اپنے لوڑے کی طرف کھینچا۔۔۔ ہما کھینچی چلی آئی۔۔۔ ہما کا چہرہ اب فرخ کی رانوں کے درمیان اسکے لوڑے کے بالکل قریب تھا۔۔۔ فرخ نے ایک ہاتھ سے ہما کے سر کو پکڑا ہوا تھا۔۔۔ اور دوسرے ہاتھ میں پکڑے ہوئے لوڑے کو وہ اپنے ہاتھ سے ہما کے گال پر پھیرنے لگا۔۔۔ اسکے گال کو سہلانے لگا۔۔۔ اور پھر آگے کولاتے ہوئے اسکے ہونٹوں کو چھونے لگا۔۔۔ ہما کوئی اعتراض نہیں کر رہی تھی۔۔۔ بلکہ مسکرا رہی تھی۔۔۔ جیسے ہی فرخ نے ہما کے ہونٹوں کو اپنے لوڑے سے چھوا تو ہمانے آہستہ سے اسکے لوڑے کی ٹوپی کو چوم لیا۔۔۔ اور فرخ کو مسکرا کر دیکھنے لگی۔۔۔

فرخ نے ہما کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اپنی زبان باہر نکال کر اسے اپنی زبان باہر نکالنے کا اشارہ کیا۔۔۔ ہما ایک لمحے کے لیے رُکی اور پھر اپنی زبان باہر نکال دی۔۔۔ فرخ نے اپنے لوڑے کی ٹوپی کو ہما کی زبان پر رگڑنا شروع کر دیا۔۔۔ کبھی اس کی زبان پر آہستہ آہستہ لوڑے کو مارنے لگتا۔۔۔ ہما مسلسل اسکی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔۔۔ وہ کارپٹ پر گھوڑی بنی ہوئی فرخ کے لوڑے پر اپنی زبان پھیر رہی تھی۔۔۔ پھر فرخ

نے اسکے سر کے نیچے کی طرف کھینچا۔۔ اور اسکا لوڑا ہما کی زبان پر سے پھسلتا ہوا اسکے منہ کے اندر داخل ہو گیا۔۔ ہمانے بھی اپنے ہونٹ اسکے لوڑے کے گرد بند کر لیے۔۔ اور آہستہ آہستہ اپنے سر کو اوپر نیچے کو کرتی ہوئی اسکے لوڑے کو چوسنے لگی۔۔

زمان ہما کے پیچھے ہی تھا۔۔ اس نے بھی اپنے کپڑے اتار دیئے تھے۔۔ نیچے کو جھک کر زمان نے ہما کی گانڈ کو کھولا اور اسکی گانڈ کے گلابی سوراخ کو اپنی زبان کی نوک سے سہلانے لگا۔۔ سی سی سی سی سی سی سی سی۔۔ جیسے ہی زمان کی زبان نے ہما کی گانڈ کے سوراخ کو ٹچ کیا تو ہما کے منہ سے سسکاری نکل گئی۔۔ اور اس نے خود سے ہی اپنی گانڈ کو پیچھے کو دھکیل دیا۔۔ زمان کے منہ کی طرف۔۔ زمان نے بھی اپنی زبان کو ہما کی گانڈ کے سوراخ پر گھمانا شروع کر دیا۔۔ اسے چاٹنے لگا۔۔ ہما کی چوت سے پانی ٹپکنے لگا۔۔ آہستہ آہستہ بہتا ہوا باہر کو آنے لگا۔۔ ہما کی چوت گیلی ہو رہی تھی۔۔ ہما کی گانڈ کے سوراخ کو اپنی انگلی سے سہلاتے ہوئے۔۔ زمان نے منہ نیچے لے جا کر ہما کی چوت کو اپنی زبان سے چاٹا۔۔ لمبا۔۔ نیچے سے اوپر کی طرف۔۔ اور اس میں سے ٹپکتا ہوا پانی چاٹ گیا۔۔ اس دوہرے مزے نے ہما کو پاگل کر دیا۔۔ اور وہ تیزی کے ساتھ فرخ کا لوڑا چوسنے لگی۔۔ اپنے ہاتھ میں لے کر اوپر نیچے کرتے ہوئے۔۔ کبھی اسکو منہ سے باہر نکال کر اسکی پھولی ہوئی ٹوپی کو اپنی زبان سے چاٹنے لگتی۔۔ فرخ کے لوڑے کے سوراخ میں سے بھی پتلا پتلا پانی نکل رہا تھا۔۔ جسے ہمانے چاٹ لیا۔۔

کچھ دیر تک ہما کی چوت کو چاٹنے کے بعد زمان نے پیچھے سے اپنا لوڑا ہما کی چوت کے سوراخ پر رکھا۔ اور اسکی کمر کو اپنے دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر ایک دھکے سے پورا اندر ڈال دیا۔

ہماترٹی۔۔۔ اُ اُ اُ ف ف ف ف ف ف ف۔۔۔۔۔۔ یہ کیا کر رہے ہو۔۔۔۔۔۔

زمانہ ہما کی گوری گوری گانڈیر ایک تھپڑ مار کر گھسا لگاتا ہوا بولا۔۔ تمھاری چوت مار رہا ہوں میری جان۔۔

ہمانے اپنا منہ فرخ کے لوڑے پر سے ہٹایا اور فرخ کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی بولی۔۔ مگر تم دونوں ایک ساتھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زمانے نے ہمارا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں بھرا اور بولا۔۔ کیوں ڈاکٹر ہما۔۔ آپ نے پورن موویز میں پورن ایکٹریس کو دو مردوں سے چدواتے ہوئے نہیں دیکھا کبھی۔۔ اب یہ نہ کہنا کہ تم نے کبھی پورن مووی ہی نہیں دیکھی۔۔

ہما مسکرائی۔۔۔۔۔ دھت۔۔۔۔۔ میں کوئی یورن ایکٹریس ہوں کیا۔۔۔

فرخ۔۔ ارے آپ تو ان پورن سٹارز سے بھی زیادہ خوبصورت اور سیکسی ہو۔۔۔۔

ہما اسکی بات پر ہنسنے لگی۔۔ تو فرخ نے اسکا چہرہ دوبارہ اپنے لوڑے پر جھکا دیا۔۔ اور ہمانے دوبارہ سے اسکے لوڑے کو چوسنا شروع کر دیا۔۔ پیچھے سے زمان اپنا لوڑا ہما کی چوت کے اندر ڈالے اسے چود رہا تھا۔۔ ہما کو دونوں طرف سے مزہ آرہا تھا۔۔

کچھ دیر کے بعد فرخ نے ہما کے بازوؤں سے پکڑ کر اسے اپنے اوپر کھینچا۔۔ ہما آگے کو سر کی تو زمان کالوڑا اسکی چوت سے پھسل کر نکل گیا۔۔ ہما فرخ کے اوپر آگئی۔۔ اس کی گود میں۔۔ اسکا کڑا ہوا لوڑا اسکی چوت کے بالکل سامنے تھا۔۔ بالکل اسکی چوت کو چھوتا ہوا۔۔ فرخ نے اسکی شرٹ کو نیچے سے پکڑ کر اوپر کو اٹھانا شروع کر دیا۔۔ اور ہمانے اپنے بازو اوپر اٹھا کر اپنی شرٹ اتار کر ایک طرف پھینک دی۔۔ اور اب فرخ کی گود میں بالکل ننگی تھی۔۔ ہمانے تھوڑا سا اوپر کو اٹھ کر فرخ کالوڑا اپنی چوت کے سوراخ پر ٹکایا۔۔ اور آہستہ آہستہ نیچے کو بیٹھنے لگی۔۔ فرخ نے اسکے دونوں کندھوں پر ہاتھ رکھ کر اسے زور سے نیچے کو کھینچا۔۔ ہما ایک جھٹکے سے نیچے کو آئی اور فرخ کا پورا لوڑا اسکی چوت کے اندر اتر گیا۔۔ اور ساتھ ہی ہما کی ایک چیخ نکل گئی۔۔۔

ہمانے فرخ کے گال پر ہلکے سے ایک تھپڑ مارا۔۔ کمینے صبر نہیں ہوتا کیا۔۔ میں کرتور ہی تھی۔۔ کہیں

بھاگی تو نہیں جا رہی تھی۔۔۔ اتنا زور سے لگا ہے اندر جا کر۔۔۔

فرخ مسکرایا۔۔۔ اور ہما کے ننگے مموں کو پکڑ کر دباتے ہوئے بولا۔۔۔ بس صبر ہی تو نہیں ہوا تھا میری جان۔۔۔ یہ کہہ کر فرخ نے اپنے ہونٹ ہما کے نیپلز پر رکھ دیئے اور اسکے نیپلز کو چوسنے لگا۔۔۔ اپنے دانتوں سے کاٹنے لگا۔۔۔ ہمانے بھی آہستہ آہستہ اوپر نیچے۔۔۔ اور آگے پیچھے کو ہلنا شروع کر دیا۔۔۔ فرخ سے چدوانا ہما کو اچھا لگ رہا تھا۔۔۔ جو کچھ ہمانے آج تک فرخ کے ساتھ نہیں کیا تھا۔۔۔ آج اس نے اسے وہ سب کرنے کی اجازت دے دی تھی۔۔۔ ہمیشہ سے ہی وہ اپنی چوت اس سے بچاتی اور اسکو ترساتی اور تڑپاتی آئی تھی۔۔۔ مگر آج وہ اسکے ہاتھ آہی گئی تھی۔۔۔ ہمانے بھی اپنے دونوں ہاتھوں کو فرخ کے کندھوں پر رکھا ہوا تھا اور اوپر نیچے کو ہو رہی تھی۔۔۔ فرخ نے ہما کی کمر میں اپنے بازو ڈالے اور اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔۔۔ ہما کی ننگی چھاتیاں فرخ کے ننگے سینے سے دب گئیں۔۔۔ اور دونوں کے ہونٹ ایک دوسرے سے مل گئے۔۔۔

زمان نے پیچھے سے ہما کی گانڈ کے سوراخ کو ایک بار پھر سہلانا شروع کر دیا۔۔۔ اس بار اسکے ہاتھ میں تیل کی بوتل تھی۔۔۔ جسے وہ ہما کی گانڈ کے سوراخ پر لگا کر اسے چکنا کر رہا تھا۔۔۔ ایک بار تو اس نے اپنی ایک انگلی بھی ہما کی گانڈ میں کھسکا دی۔۔۔ اور ہما تڑپ کر رہ گئی۔۔۔ ہما کی گانڈ کے سوراخ کو تیل سے چکنا کرتے ہوئے زمان دوسرے ہاتھ سے اپنے لوڑے پر تیل لگا رہا تھا۔۔۔ پھر اس نے بوتل ایک طرف رکھی اور اپنے تیل سے پورا چکنا ہو رہے ہوئے لوڑے کو ہما کی گانڈ کے سوراخ پر رکھا۔۔۔ اور اسے دبانے لگا۔۔۔ ہمانے فوراً ہی

مٹر کر زمان کی طرف دیکھا۔۔۔ نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ نہیں کرنا پلیر زرزرزرزرز۔۔۔ نہیں ں



مگر زمان کہاں سن رہا تھا۔۔ اس نے ہما کی گانڈ کو پکڑ کر کھولا۔۔ اور ہلکا ساد باؤ اور بڑھایا تو اسکے لوڑے کی ٹوپی پھسل کر ہما کی گانڈ کے سوراخ میں چلی گئی۔۔ اور ہما کی چیخ نکل گئی۔۔۔۔۔ آہہہہہہہہہہہہ۔۔۔۔۔ اُف

فففففففففف۔۔۔۔۔ نہیں لیں لیں لیں لیں۔۔۔۔۔ کمینو۔۔ ایک

ساتھ ہی شروع ہو گئے ہو تم تو۔۔۔۔۔

فرخ نے اچھے سے ہما کو دبو چاہا ہوا تھا۔۔۔ اور وہ اسکو تھپڑ اور مکے مار رہی تھی۔۔۔ کیوں کہ ایک ساتھ دو لوڑے اسکے اندر جانے سے۔۔۔ ایک چوت اور دوسرا گانڈ کے اندر جانے سے اسے اپنی چوت اور گانڈ پھٹتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ اور درد کے مارے برا حال ہو رہا تھا۔۔۔ مگر دونوں ہی نہیں رک رہے تھے۔۔۔ تھوڑی دیر تک انہوں نے ہما کو ریلیکس ہونے کا موقع دیا۔۔۔ اور پھر باری باری دونوں شروع ہو گئے۔۔۔ کبھی ایک کا لوڑا اندر جاتا اور کبھی دوسرے کا۔۔۔ ہما کو بھی تھوڑی دیر کی تکلیف کے بعد درد کم ہونے لگا۔۔۔ دھیرے دھیرے ہما کو بھی مزہ آنے لگا۔۔۔ اور وہ بھی آہستہ آہستہ ہلتی ہوئی دونوں کے لوڑوں سے چدائی کا مزہ لینے لگی۔۔۔ بلکہ آگے پیچھے کو بھی ہلنے لگی۔۔۔ تقریباً ایک گھنٹے تک دونوں نے ہما کو پوزیشن بدل بدل کر چودا۔۔۔ اور پھر دونوں ہی ڈسچارج ہو گئے۔۔۔ جبکہ اس دوران ہما تین بار پانی چھوڑ گئی۔۔۔ وہ

نڈھال ہو کر صوفے پر پڑی ہوئی تھی اور وہ دونوں نہانے کے لیے چلے گئے۔۔ ہما کی نظر سائیڈ ٹیبل پر پڑے ہوئے فرخ کے موبائل پر ٹک گئی۔۔

آخر زمان کے گھر پر 3 گھنٹے گزارنے کے بعد ہما اپنے گھر واپس آ گئی۔۔

ہما گھر پہنچ تو گئی کسی نہ کسی طرح مگر اس کی حالت خراب ہو رہی تھی۔۔ آخر اپنی زندگی میں پہلی بار وہ ایک ہی وقت میں دو مردوں سے چدائی تھی۔۔ جنہوں نے ایک ہی وقت میں اسکی چوت اور گانڈ میں اپنے اپنے لوڑے ڈالے تھے۔۔ مگر ایک لذت کا احساس بھی تھا کہ وہ اپنے پسندیدہ مردوں سے چدتی ہی۔۔ اسکی گانڈ میں بہت درد ہو رہا تھا۔۔ اس وقت تو وہ لذت میں اور جسم کی گرمی میں سارا درد برداشت کر گئی تھی مگر اب اسے اپنی گانڈ جیسے پھٹی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔۔ آج سے پہلے اس نے یہ ڈبل کاسین صرف بلیو فلموں میں ہی دیکھا تھا۔۔ اور سوچتی تھی کہ کیا ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی عورت ایک ہی وقت میں دو مردوں کے لن اپنے اندر لے سکے۔۔ مگر آج اسے یقین ہو گیا تھا کہ ایسا ہو سکتا ہے کیونکہ آج وہ خود یہ کام کر کے آئی تھی۔۔ اپنے درد کو کم کرنے کے لیے ہمانے گرم پانی کے ٹب میں بیٹھ کر آج پھر اس نے اپنی چوت اور گانڈ کی ٹکڑ کی۔۔ اور اپنی چوت کو سہلاتے ہوئے کچھ دیر پہلے ہوئے تمام واقعہ کو یاد کرنے لگی۔۔۔ پھر نہا کر باہر آئی اور ننگی ہی بیڈ پر لیٹ کر سو گئی۔۔

سو کر اٹھنے کے بعد کی وہی روٹین تھی۔۔ انور کے آنے کے بعد کھانا کھایا دونوں نے۔۔ اور ادھر ادھر کی

بات چیت میں ٹائم گزر تا گیا اور اسکی ڈیوٹی کا وقت ہو گیا۔۔ انور اسے لے کر ہاسپٹل آ گیا چھوڑنے کے لیے۔۔ ہمارے اُتری اور ہاسپٹل میں داخل ہو گئی۔۔ انور نے گاڑی واپس موڑی اور واپس جانے لگا تو ہاسپٹل کے ساتھ ہی فٹ پاتھ پر کھڑی ہوئی ایک لڑکی پر اسکی نظر پڑی۔۔ جس نے نقاب کیا ہوا تھا۔۔ انور کو وہ لڑکی کچھ جانی پہچانی سی لگی۔۔ وہ بھی انور کی طرف ہی دیکھ رہی تھی۔۔ انور نے اسکے قریب گاڑی آہستہ کی تو اسے پتہ چلا کہ یہ لڑکی تو نرس زیب ہے۔۔ انور نے گاڑی اسکے پاس روک دی۔۔ زیب نے انور کو دیکھا تو گاڑی کے پاس آ گئی۔۔ انور نے اسکو گاڑی میں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔ زیب نے گاڑی کا دروازہ کھولا اور اندر بیٹھ گئی۔۔ اپنے چہرے پر سے نقاب ہٹایا اور مسکرا کر انور کو دیکھنے لگی۔۔

انور۔۔ ارے آپ کہاں جا رہی ہیں۔۔

زیب۔۔ اصل میں آج میں نے ایونگ ڈیوٹی کی ہے اس لیے اب واپس جا رہی ہوں۔۔ تو آپ مل گئے ہیں۔۔

انور۔۔ چلیں پھر میں آپ کو چھوڑ دیتا ہوں۔۔

زیب۔۔ ٹھیک کر رہے ہیں۔۔ جان چھڑوا رہے ہیں نا آپ۔۔ کہ جلدی سے اسکو ہاسپٹل اتاروں تاکہ کہیں

کچھ کھانا نہ پڑ جائے نا۔۔

انور۔۔ تو آپ نے کچھ کھانا ہے کیا۔۔

زیب۔۔ بھوک سے میرے پیٹ میں چوہے دوڑ رہے ہیں اور آپ ایسے پوچھ رہے ہیں

انور مسکرایا اور گاڑی آگے بڑھادی۔۔ چلو پھر چل کر آپ کو کھانا کھلاتا ہوں پہلے۔۔

زیب۔۔ لیکن پہلے تو میں فریش ہونا چاہوں گی کھانے سے پہلے۔۔ کیوں کہ ڈیوٹی کے بعد تو پہلے میں نہاتی ہوں پھر ہی کھانا کھاتی ہوں۔۔

انور۔۔ تو پھر اب۔۔۔۔؟؟؟؟

زیب۔۔ ارے آپ تو بالکل ہی معصوم ہیں۔۔ کھانا پیک کرواتے ہیں اور آپ کے گھر پہ چلتے ہیں۔۔ اب تو ڈاکٹر ہما بھی گھر پر نہیں ہونگی نا۔۔ تو آپ کو کس کا ڈر۔۔ زیب نے انور کو آنکھ ماری۔۔

انور مسکرایا اور سامنے روڑ پر دیکھنے لگا۔ ایک ہوٹل کے سامنے گاڑی روک کر انور اندر گیا اور جا کر کھانا پیک کروایا اور جلدی سے واپس آگیا۔ اور کچھ ہی دیر میں وہ زیب کو لے کر اپنے فلیٹ پر پہنچ گیا۔ فلیٹ پر پہنچ کر زیب نے اپنی چادر اتار دی۔ جیسے ہی زیب کی چادر اتری تو انور اسکے جسم کو دیکھنے لگا۔ اسکا ڈریس اسکے جسم پر پھنسا ہوا تھا۔ اسکی شرٹ اس قدر ٹائٹ تھی کہ اسکے مے بالکل تنے ہوئے نظر آرہے تھے۔ شرٹ کا گلا بھی کافی ڈیپ تھا۔ جس میں سے زیب کے مموں کی درمیانی لکیر نظر آرہی تھی۔ زیب نے انور کی نظروں کو اپنے جسم پر ہی اٹکے ہوئے دیکھا تو اپنے بازو اپنے مموں کے گرد لپیٹی ہوئی انور سے ڈرنے کی اداکاری کرتی ہوئی بولی۔ انور صاحب مجھے تو آپ کی نظروں سے ڈر لگ رہا ہے۔ مجھے ابھی جانا ہے یہاں سے۔

انور اسکی بات سن کر ہنسنے لگا۔ اوہ۔۔۔ سوری۔۔۔ آئیں آپ کو باتھ روم دکھا دوں آپ فریش ہو جائیں۔۔۔

زیب بھی مسکراتی ہوئی اسکے ساتھ بیڈ روم میں آگئی۔ انور اسکو اندر چھوڑ کر باہر آگیا۔ زیب ہما کے باتھ روم میں گئی اور اپنے کپڑے اتار کر نہانے لگی۔ نہا کر فارغ ہوئی تو تولیہ سے اپنا جسم صاف کر کے اپنی پینٹی اور برا پہن کر اوپر سے تولیہ اپنے ننگے جسم پر لپیٹ لیا۔ جو کہ اسکے مموں پر سے شروع ہو کر اسکی ہاف تھائیز تک جا رہا تھا۔۔۔ مموں سے اوپری جسم۔۔۔ گورے گورے کندھے اور سینہ ننگا تھا۔۔۔ کندھوں

پر اسکی برا کے سٹر پیس بھی نظر آرہے تھے۔۔ نیچے اسکی رانیں بھی ننگی تھیں۔۔ زیب نے اپنے آپ کو آئینے میں دیکھا اور مسکراتی ہوئی بیڈروم سے نکلی۔۔ ڈاکٹر ہما کے شوہر کو لبھانے اور اسے اپنے حسن کے جال میں پھنسانے کا آج اسکا پورا پورا پروگرام تھا۔۔ آج وہ انور جیسے خوبصورت مرد سے بھی چدوالینا چاہتی تھی۔۔ اتنی دیر میں انور نے کھانا ٹیبل پر لگا دیا ہوا تھا۔۔ زیب کو اس حالت میں دیکھا تو ایک بار پھر دیکھتا ہی رہ گیا۔۔ اسکا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔۔ زیب مسکراتی ہوئی ٹیبل کے قریب آئی۔۔ انور کا کھلا ہوا منہ دیکھ کر مسکرائی۔۔ اور اپنی انگلی اسکی تھوڑی کے نیچے رکھ کر اوپر کو اٹھاتے ہوئے اسکا منہ بند کر دیا۔۔ انور جیسے ہوش میں آگیا۔۔ اور شرمندہ ہو کر اسکے سامنے پلیٹ رکھنے لگا۔۔ زیب بھی بیٹھ چکی تھی۔۔ دونوں نے کھانا کھانا شروع کر دیا۔۔ انور کی نظریں بار بار زیب کے ننگے جسم پر جارہی تھیں۔۔

انور۔۔ زیب تم نے کپڑے کیوں نہیں پہنے۔۔

زیب۔۔ بس ایسے ہی۔۔ نہا کر کچھ دیر کے لیے جسم کو کھلا چھوڑنا اچھا لگتا ہے مجھے۔۔

انور شرارت سے بولا۔۔ پھا آج کھلا کیوں نہیں چھوڑا۔۔؟؟؟؟

زیب انور کی بات کا مطلب سمجھ گئی۔۔ اور ہنستی ہوئی بولی۔۔ بہت چالاک ہیں آپ۔۔ لیکن جو آپ سوچ

رہے ہیں نا وہ نہیں ہو گا۔۔ آئی سمجھ آپ کو۔۔

انور نے ہمت کر کے اپنا ہاتھ بڑھا کر زیب کے ہاتھ پر رکھا اور اسکے ہاتھ پر سے اپنا ہاتھ اوپر کو اسکی ننگی بازو پر لے جانے لگا۔ اسکی بازو کو سہلاتے ہوئے۔۔ اور بولا۔۔ کیوں جی۔۔ وہ کیوں نہیں ہو سکتا۔۔

زیب مسکرائی۔۔ کیونکہ آپ اپنی بیوی سے ڈرتے جو بہت ہو۔۔ ہے نا۔۔

انور۔۔ نہیں۔۔ نہیں۔۔ ایسی تو کوئی بات نہیں ہے۔۔ پر تم نے ایسا کیوں لگا۔۔

زیب مسکرائی۔۔ وہ اس لیے لگا کہ آپ کی جگہ کوئی اور ہوتا تو مجھے اس حالت میں دیکھ کر مجھ سے مجھے چھونے کی اجازت نہ مانگ رہا ہوتا۔۔ بلکہ اب تک۔۔۔

انور اسکی بات سن کر مسکرایا اور۔۔ اپنی جگہ سے اٹھا اور زیب کی کرسی کے پیچھے آکر اس پر جھکا اور پیچھے سے اسے اپنی بانہوں میں بھر لیا۔ اس کے دونوں ہاتھ اسکے مموں پر آگئے۔۔ انور نے اپنے ہونٹ زیب کی گردن پر رکھے اور اسکو چومنے لگا۔ زیب کے منہ سے بھی سسکاریاں نکلنے لگیں۔۔ انور نے اسکے مموں کو آہستہ آہستہ سہلانا اور دبانا شروع کر دیا۔ پھر اچانک سے انور نے زیب کو اپنی بانہوں میں اٹھالیا اور

اسے اپنے بیڈروم میں لے جانے لگا۔۔ زیب نے بھی اپنے بازو انور کی گردن میں ڈال دیئے اور مسکراتی ہوئی اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔۔۔ بیڈروم کی طرف جاتے ہوئے انور نے اسکے جسم پر لپٹا ہوا تولیہ بھی گرا دیا۔۔ اب زیب اسکی بانہوں میں صرف برا اور پینٹی میں تھی۔۔ اور انور اسکے نازک سے جسم کو اپنی بانہوں میں اٹھا کر اپنے بیڈروم میں لے جا رہا تھا۔۔ اسکے گالوں کو چومتے ہوئے۔۔

اپنے بیڈروم میں لے جا کر انور نے زیب کو اپنے بیڈ پر پھینک دیا۔۔ زیب کا جسم نرم نرم گدے پر اچھلا۔۔ اور وہ زور زور سے ہنسنے لگی۔۔ زیب صرف سرخ رنگ کی برا اور پینٹی میں انور کے سامنے بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی۔۔ اسکا جسم انور کے سامنے ننگا تھا۔۔ انور کچھ دیر تک اسکے جسم کو دیکھتا رہا۔۔ اسے ایسی حالت میں دیکھتے ہوئے دیکھ کر زیب بولی۔۔

زیب۔۔ بس دیکھتے ہی رہیں گے کیا۔۔۔

زیب کی بات سن کر انور ایک ہی جست میں بیڈ پر چڑھ گیا زیب کے ننگے جسم کے اوپر۔۔ ایک ہی جھٹکے سے زیب کی برا کو اتار کر اسکے مموں کو ننگا کر دیا۔۔ زیب کے مموں کے مقابلے میں چھوٹے تھے۔۔ مگر ٹائٹ ویسے ہی تھے۔۔۔ انور نے زیب کے دونوں ہاتھوں کو پکڑا اور اسکے سر کے اوپر لے جا کر اپنے ایک ہاتھ میں دونوں ہاتھ پکڑ کر بیڈ پر دبا دیئے اور زیب کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔۔ کیوں

مس زیب جی۔۔ اب تو ٹھیک ہے نہ۔۔ اب تو میں وہی کر رہا ہوں نا جو کسی بھی مرد کر کرنا چاہیے۔۔

زیب مسکرائی۔۔ اور تھوڑا اونچی آواز میں بولی۔۔ اب تو مجھے آپ سے ڈر لگ رہا ہے۔۔ بچاؤ۔۔ بچاؤ۔۔
کوئی ہے میری سننے والا تو مجھے بچاؤ اس درندے سے۔۔

انور مسکرایا۔۔ تم کو اس درندے سے بچانے والا کوئی نہیں ہے یہاں میری جان۔۔ یہ کہہ کر انور نے اپنے
ہونٹ زیب کے ہونٹوں پر رکھ دیئے اور اسکو ہونٹوں کو چومنے لگا۔۔ اپنے ہونٹوں میں لے کر چوسنے
لگا۔ زیب بھی اسکا ساتھ دینے لگی۔ زیب نے اپنی زبان انور کے منہ میں ڈال دی اور انور نے اسے
چوسنا شروع کر دیا۔ ساتھ ہی اپنے ایک ہاتھ سے زیب کی چھاتیوں کو دبانیے لگا۔ اسکے نیپلز کو دبانیے
لگا۔ انور کے پاجامے میں اسکا لوڑا اکڑ چکا تھا۔ جو کہ زیب کے پیٹ سے ٹکرا رہا تھا۔ انور نے بھی اپنے
لوڑے کو زیب کے پیٹ پر رگڑنا شروع کر دیا۔

زیب کے ہونٹوں سے اپنے ہونٹ ہٹا کر انور نے اسکے گورے گورے سینے کو چوما۔ اور پھر اسکے مموں
کے درمیانی حصے کو چومنے لگا۔ زیب کے تنے ہوئے مموں کو مختلف جگہوں سے چومتے ہوئے اسکے براؤن
نیپل پر آگیا۔ اپنی زبان کی نوک سے زیب کی چھاتی کے نیپل کو سہلانے لگا۔ اسے چاٹنے لگا۔ اسے
اپنے تھوک سے گھیلا کرنے لگا۔۔ پھر اپنے ہونٹوں میں لیا اور سے چوسنے لگا۔ لذت کے مارے زیب

کی آنکھیں بند ہونے لگیں۔۔۔ وہ انور کے سر کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگی۔۔۔ انور اسکے دونوں نیپلز کو باری باری چوس رہا تھا۔۔۔ اور نیچے سے اپنا لوڑا اسکی رانوں اور چوت پر رگڑ رہا تھا۔۔۔

کچھ ہی دیر میں زیب نے پلٹی کھائی اور انور کے اوپر آگئی۔۔۔ اور جھک کر اپنے ہونٹ انور کے ہونٹوں پر رکھے اور اسکو چومنے لگی۔۔۔ اسکے ہونٹوں کو اپنی زبان سے چاٹنے لگی۔۔۔ اپنی زبان اسکے منہ میں گھسانے لگی۔۔۔ انور اسکی تمام حرکتوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ اور گرم ہوتا جا رہا تھا۔۔۔ پھر زیب نے انور کے دونوں ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں لیا اور انکو چوسنے لگی۔۔۔ ان پر اپنی زبان پھیرتی ہوئی۔۔۔

چند منٹ بعد زیب سیدھی ہو کر انور کے رانوں پر بیٹھ گئی۔۔۔ اپنے ہاتھ انور کی شرٹ کے گریبان پر رکھے۔۔۔ اور ایک جھٹکے اسے اسکی شرٹ کے بٹنوں کو توڑ کا اسکی شرٹ کھول دی۔۔۔ شرٹ کے نیچے انور کا جسم ننگا تھا۔۔۔ زیب نے اپنے دونوں ہاتھوں کو انور کے دونوں نیپلز پر رکھا۔۔۔ اور اسکے چھوٹے چھوٹے سخت نیپلز کو اپنی انگلیوں میں مسلنے لگی۔۔۔ انور اس درد بھری لذت پر تڑپ اٹھا۔۔۔ اور ساتھ ہی اسکے منہ سے سسکاری بھی نکل گئی۔۔۔ زیب انور کے سینے کے بالوں کو سہلا رہی تھی اور اسکے نیپلز کو مسل رہی تھی۔۔۔ زیب انور کے سینے پر جھکی اور اپنے لمبے لمبے ناخن کے ساتھ انور کے نیپلز کو کریدنے لگی۔۔۔ ہلکے ہلکے لذت آمیز درد کے ساتھ انور تڑپ اٹھا۔۔۔ انور کو درد میں دیکھ زیب مسکرائی اور اسکے نیپلز کو اپنی زبان سے چاٹ کر اسکا درد کم کرنے لگی۔۔۔ اپنے ہونٹوں سے تھوڑا سا تھوک انور کے نیپل پر گرایا۔۔۔ اور پھر اپنی

انگلیوں سے اسے ملنے لگی۔۔ انور کو الگ ہی لذت مل رہی تھی آج۔۔ ایسا مزہ جو کبھی ہمارے ساتھ نہیں آیا تھا۔۔

تھوڑی دیر تک انور کے نیپلز سے کھیلنے کے بعد زیب نیچے کو جانے لگی۔۔ نیچے اسکی رانوں کے درمیان میں آکر انور کے پاجامے کے اوپر سے ہی اسکے لوڑے کو اپنی مٹھی میں لیا اور دبائے لگی۔۔ پھر اسکا پاجامہ نیچے کو سرکا دیا۔۔ اور انور کا اکڑا ہوا لوڑا اسکے سامنے لہرائے لگا۔۔ جھٹکے لینے لگا۔۔ زیب نے اسکا لوڑا پکڑا اور اسکی ٹوپی کو چوم لیا۔۔ پھر اسے منہ میں لے کر چوسنا شروع کر دیا۔۔ اپنے سر کو اوپر نیچے کو کرتی ہوئی لوڑے کو چوسنے لگی۔۔ انور کا لوڑا اسکے حلق تک جا رہا تھا۔۔ حلق سے ٹکراتا تو وہ اپنے منہ کو پیچھے لے جا کر لوڑا منہ سے نکال لیتی۔۔ کچھ ہی دیر میں انور کا لوڑا زیب کے تھوک سے لتھڑچکا تھا۔۔ گاڑھا گاڑھا تھوک اس پر لگا ہوا تھا۔۔ تھوک کی ایک تار سی بن کر اسکے منہ سے لوڑے تک جاتی جب وہ اسے منہ سے باہر نکالتی۔۔

جب انور کا لوڑا چوس کر زیب کی تسلی ہو گئی تو وہ اٹھ کر انور کے اوپر آگئی۔۔ اپنے پیروں کے بل بیٹھ کر زیب نے اسکا لوڑا پکڑ کر اپنی چوت کے سوراخ پر ٹکایا۔۔ اور آہستہ آہستہ نیچے کو بیٹھتی ہوئی اسکے لن کو اپنی چوت کے اندر لینے لگی۔۔ انور کا گورا چٹا لوڑا زیب کی چوت میں اترنے لگا۔۔ گرم گرم لن اپنی چوت میں جاتے ہی زیب کو مزہ آگیا۔۔ وہ انور کے سینے پر اپنے دونوں ہاتھ رکھ کر اوپر نیچے کو ہوتے ہوئے انور سے

اپنی چوت چدوانے لگی۔۔ انور بھی زیب کے مموں سے کھیل رہا تھا۔۔ اور کبھی کبھی نیچے سے اوپر کی طرف دھکا بھی مار دیتا تھا۔۔

کچھ دیر ایسے ہی زیب اوپر سے چدواتی رہی۔۔ پھر انور نے اسے بانہوں میں بھر کر پلٹ دیا۔۔ اور بنا لوڑا اسکی چوت سے نکالے اس کے اوپر آگیا۔۔ زیب کے جسم کے اوپر لیٹتے ہوئے انور نے اپنے ہونٹ اس کے ہونٹوں پر رکھے اور اسے چومتے ہوئے پیچھے سے دھکے لگانے لگا۔۔ زیب نے بھی اپنی ٹانگیں اس کے چوڑوں کے گرد کس لیں اور انور کے لوڑے کو اپنی چوت کی گہرائیوں تک لے جانے لگی۔۔ دونوں کو ہی خوب مزہ آرہا تھا۔۔ انور نے سیدھا ہو کر زیب کی دونوں ٹانگوں کو کھولا اور چوڑا کر کے دھکے لگانے لگا۔۔ کمرے میں تھپ۔۔ تھپ۔۔ تھپ کی آوازیں گونج رہی تھیں۔۔ اور انور زیب کی چوت چو درہا تھا۔۔ اسی دوران زیب کی چوت نے دوسری بار پانی چھوڑ دیا اور انور کے لوڑے کو دبائے لگی۔۔ آخر انور کے لوڑے سے بھی منی نکل کر زیب کی چوت کو بھرنے لگی۔۔ اور انور نڈھال ہو کر زیب کے اوپر لیٹ گیا۔۔ زیب نے اسی دوران اپنی اور انور کی کچھ تصویریں بھی بنالیں ہما کو دکھانے کے لیے۔۔

دوسری طرف۔۔ ہما ہاسپٹل میں پہنچی تو اسے پتہ چلا کہ آج زیب ڈیوٹی پر نہیں ہے بلکہ کوئی دوسری نرس کی ڈیوٹی ہے۔۔ جو عمر میں ہما سے بڑی تھی۔۔ اور ظاہر ہے کہ اس کے ساتھ زیب جیسی فرینکینس نہیں تھی۔۔ اس لیے ہما اپنے آفس میں ہی بیٹھی تھی۔۔ تھوڑی دیر میں رشید کمرے میں آیا اور صفائی کرنے لگا۔۔

اپنا کام کرتے ہوئے وہ بار بار مسکرا کر ہما کو دیکھنے لگا۔۔ ہما بھی اسکو دیکھ رہی تھی۔۔ کچھ دیر بعد بولی

ہما۔۔ رشید کیا بات ہے تم ایسے کیوں ہنس رہے ہو۔۔

رشید ہنسا۔۔ کچھ نہیں میڈم۔۔ بس میں سوچ رہا تھا کہ آج آپ نے ڈاکٹر زمان اور ڈاکٹر فرخ کے ساتھ
خوب مزے کیے ہیں نا۔۔

ہما نے چونک کر اسکی طرف دیکھا۔۔ اور پھر بولی۔۔ تم باز نہیں آتے نامیری جاسوسی کرنے سے۔۔

رشید بولا۔۔ سوری میڈم۔۔ ویسے میں نے آپ کو کچھ کہا تو نہیں نا۔۔ بس پوچھ ہی رہا ہوں نا کہ کتنے مزے
کیے آپ نے۔۔

ہما چڑ کر بولی۔۔ تم کو کیا اس سے۔۔ تم اپنا کام کرو جا کر۔۔ وہ جانے لگا تو ہما بولی۔۔ یہ ڈاکٹر زمان آج کیوں
نہیں آئے ابھی تک ڈیوٹی پر۔۔

رشید۔۔ پتہ نہیں میڈم جی۔۔ آپ کال کر کے پوچھ لیں۔۔

ہمانے اپنا موبائل اٹھایا۔ اور زمان کو کال کرنے لگی۔۔

ہما۔۔ اوہ ہو۔۔ میرا تو بیلنس ہی ختم ہو گیا ہے۔۔ جاؤ کارڈ لے کر آؤ۔۔

رشید نے اپنا موبائل نکال اور ہما کے سامنے کر دیا۔۔ میڈم آپ میرے موبائل سے کال کر لیں۔۔ ہمانے جھجکتے ہوئے اس سے موبائل لے لیا اور زمان کا نمبر ملانے لگی۔۔

ہما۔۔ نمبر مصروف جا رہا ہے اسکا۔۔

رشید۔۔ میڈم آپ ٹر آئی کریں میں اتنی دیر میں کارڈ لاتا ہوں۔۔ رشید کمرے سے باہر چلا گیا۔۔ تو ہما اسکا موبائل دیکھنے لگی۔۔ سوئپر ہونے کے باوجود بھی اسکے پاس مہنگا موبائل تھا۔۔ ہما دیکھنے لگی۔۔ اس میں رشید نے ننگی فلمیں بھری ہوئی تھیں۔۔ اور پتہ نہیں کس کس کے موبائل نمبرز تھے۔۔ کوئی دس منٹ کے بعد رشید واپس آ گیا۔۔ تو ہما ابھی بھی موبائل دیکھ رہی تھی۔۔

رشید۔۔ میڈم جی کیا دیکھ رہی ہیں۔۔

ہما۔۔ جو تم نے اس میں بھرا ہوا ہے وہ دیکھ رہی ہوں۔۔ تم مردوں کو بس یہی کام ہوتا ہے کیا۔۔

رشید ہنستا ہوا آگے بڑھا اور ہما کی کرسی کے پیچھے آکر اپنے ہاتھ آگے لا کر اسکے مموں پر رکھ کر انکو سہلاتے ہوئے بولا۔۔ بس میڈم جی ٹائم پاس کرنے کے لیے ہی ہے اور کیا۔۔

ہمانے اسکے ہاتھوں کو نہ روکا اور بولی۔۔ ایسی فلمیں دیکھ کر ہی تو بھی تم خراب ہوتے ہو اور ہر کسی کے ساتھ ایسی ہی گندی حرکتیں کرتے ہو۔۔۔

رشید نے جھک کر ہما کے گال کو چوما اور بولا۔۔ جس کسی کے ساتھ ایسی حرکت کرتے ہیں اسکو بھی تو مزہ آتا ہی ہے نا۔۔ ہے نا میڈم جی۔۔

ہمانے اسکا ہاتھ اپنے بوس پر سے ہٹایا۔۔ اور بولی۔۔ چلو جاؤ اب باہر۔۔ وہ نرس آگئی نا تو بہت برا ہو گا۔

رشید منہ لٹکا کر باہر کی طرف چل پڑا۔۔ اور ہما مسکراتی ہوئی اسکو جاتا ہوا دیکھتی رہی۔۔

ایک رات جب ہما اور زمان دونوں ہی ڈیوٹی پر تھے تو ڈاکٹر فرخ بھی ہاسپٹل میں آگیا۔ اس وقت رات کے 2 بج رہے تھے۔ کچھ دیر کے لیے سب بیٹھ کر گپ شپ کرتے رہے۔ رشید آفس میں چائے لے کر آیا تو سب کی نظر بچا کر اس نے ہما کی طرف دیکھا۔ اور فرخ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ہما کو آنکھ مار دی۔ خود بخود ہی ہما کے چہرے پر شرمیلی سی مسکراہٹ پھیل گئی۔۔۔ تھوڑی دیر بعد فرخ بولا

فرخ۔۔ آؤ یا رہا چل کر کچھ کھاپی کر آتے ہیں۔۔

پہلے تو ہما نہیں مانی لیکن دونوں کے بہت اصرار پر وہ انکے ساتھ چل پڑی۔ زمان نے اپنی گاڑی نکالی۔۔ ہما پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئی تو فرخ بھی پچھلی سیٹ پر ہی آگیا۔ ہما اسکا مطلب سمجھ گئی۔۔ مسکرا کر بولی۔۔

ہما۔۔ تم اگلی سیٹ پر جاؤ نا۔۔ پیچھے کیوں آگئے ہو۔۔

گاڑی جیسے ہی چلی تو فرخ نے ہما کو اپنی بانہوں میں کھینچ کر اپنی گود میں لٹالیا اور اس کے چہرے پر جھک گیا۔۔ میری جان تمہارے اس حسین جسم کا مزہ لینے کے ہی تو پیچھے آیا ہوں۔۔ یہ کہہ کر اس نے ہما کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھ دیئے۔۔ ہما بھی اسکا ساتھ دینے لگی۔۔ فرخ نے ہما کے ہونٹوں کو چوسنا شروع کر دیا۔۔

اپنی زبان کو ہما کے منہ میں ڈالا تو ہما نے اسکی زبان کو چوسنا شروع کر دیا۔۔ فرخ کے ہاتھ ہما کی شرٹ کے اوپر سے ہی اسکی چھاتیوں کو دبا رہے تھے۔۔ ان سے کھیل رہے تھے۔۔ فرخ نے ہما کی شرٹ کے نچلے حصے سے شرٹ کو ہٹایا۔۔ اور اپنا ہاتھ اسکے ننگے پیٹ پر رکھ دیا۔۔ اور پھر ہاتھ اوپر اسکے مموں کی طرف سرکانے لگا۔۔ ہاتھ اوپر لے جا کر اس نے ہما کی برا کے اوپر سے اسکے بولس پر رکھ دیئے۔۔ اور انکو آہستہ آہستہ دبائے لگا۔۔ ہما بھی گرم ہونے لگی تھی۔۔ مگر وہ خود کو کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔ کیونکہ وہ نہیں چاہتی تھی کہ ایسے وہ ان دونوں کے ساتھ گاڑی میں ہی کچھ کرے۔۔

مگر فرخ نے اپنی پینٹ کی زپ کھول کر اپنا لوڑا باہر نکال لیا۔۔ اور ہما کو اپنی گود میں ہی کروٹ دے دی۔۔ فرخ کا لوڑا اسکے منہ کے بالکل قریب آگیا۔۔ بالکل سامنے۔۔ ہما نے انکار کیا۔۔

ہما۔۔ نہیں یار۔۔ میں یہ نہیں کروں گی۔۔

فرخ۔۔ ارے یار بس تھوڑی سی دیر کے لیے۔۔ لے لو نا اپنے گرم گرم منہ میں۔۔

ہما۔۔ اور اگر یہ میرے گرم گرم منہ میں پگھل گیا تو۔۔؟؟؟؟

فرخ۔۔ تو پی جانا یار۔۔ ٹانک ہی ہے۔۔ تمہارے ان مموں کی صحت کے لیے بہت اچھا رہے گا۔۔

ہمانے اسکی تھائی پر ایک تھپڑ مارا۔۔ بد تمیز ہو بہت تم۔۔

فرخ۔۔ ہاں وہ تو میں ہوں۔۔۔ اور تم بھی تو اتنی ظالم ہونا کہ اس دن کے بعد دوبارہ آئی ہی نہیں میرے پاس۔۔ بس زمان کو ہی مزے کرواتی رہتی ہو۔۔ لگتا ہے کہ زمان کالوڑا کچھ زیادہ ہی پسند آگیا ہے تم کو۔۔

ہما۔۔ جی نہیں۔۔ اس دن کے بعد سے زمان کو بھی نہیں ملی میں۔۔

فرخ۔۔ کیوں۔۔ اسے کیوں نہیں دی۔۔ پیریڈز چل رہے تھے کیا۔۔

ہما۔۔ پکے کمینے ہو تم نا۔۔

فرخ ہنسنے لگا۔۔ اور اس نے ہما کا سر نیچے کو جھکایا۔۔ اور ہمانے اپنا منہ کھول کر فرخ کالوڑا اپنے منہ میں لے لیا۔۔ اور اسے چوسنے لگی۔۔ گاڑی چل رہی تھی۔۔ اور زمان بھی پیچھے مڑ کر یہ سب سین دیکھ رہا تھا۔۔ فرخ نے ہما کی گانڈ پر سے اسکا پا جامہ کھسکا دیا۔۔ اور اسکی گانڈ کو بھی ننگا کر دیا۔۔ گوری گوری گانڈ پر ہاتھ

پھیرتے ہوئے اپنا ہاتھ نیچے اسکی چوت تک لے گیا۔۔ اور اسکی چوت کو اپنی انگلی سے مسلنے لگا۔۔ اپنی انگلی
ہما کی چوت کے اندر ڈالی اور اسے اندر باہر کرتے ہوئے اسکی چوت کو گرم کرنے لگا۔۔ ہما کو بھی اچھا لگ
رہا تھا۔۔ اسی لیے وہ اور بھی زیادہ جوش و خروش سے فرخ کا لوڑا چوس رہی تھی۔۔

فرخ۔۔ ہما اوپر آؤنا ذرا میری گود میں۔۔

ہما۔۔ نہیں۔۔ نہیں۔۔ ایسے روڑ پر پر نہیں یار۔۔۔

فرخ۔۔ ارے یار رات کے 3 بج رہے ہیں۔۔ یہاں کس نے دیکھنا ہے اب ہم کو۔۔ اور ویسے بھی گاڑی
چل رہی ہے۔۔ اور ہم نے جلدی سے کر لینا ہے بس۔۔

ہما نے ادھر ادھر دیکھا۔۔ سڑک ساری سنسان تھی۔۔ فرخ کے دوبارہ سے کہنے پر ہما اٹھی، اپنے پا جا مے
کو نیچے کو سرکا کر اپنی ٹانگوں سے نکالا۔۔ اور اسے سیٹ پر رکھ کر فرخ کی گود میں چڑھ گئی۔۔ اپنی ٹانگیں
اسکی ٹانگوں کی دونوں طرف کر کے۔۔ فرخ نے اپنا لوڑا سیدھا کر کے ہما کی چوت پر ٹکایا۔۔ اور ہما نیچے کو
بیٹھنے لگی۔۔ فرخ کا لوڑا ہما کی چوت میں داخل ہونے لگا۔۔ ہما آہستہ آہستہ نیچے کو بیٹھ گئی۔۔ اور فرخ کا
پورے کا پورے لوڑا اسکی چوت کے اندر تھا۔۔ فرخ نے اسکے ہونٹوں کو چوما۔۔ اور اب وہ آہستہ آہستہ

اوپر نیچے کو ہونے لگی۔۔ فرخ کا لوڑا اپنی چوت میں اندر باہر لیتی ہوئی ہما اس سے چدوانے لگی۔۔ ایسے باہر کھلے میں۔۔ کھلی سڑک پر۔۔ چلتی ہوئی گاڑی میں کسی کے ساتھ سیکس کرنے کا اسکا پہلا موقع تھا۔۔ اور اس میں اسے کچھ الگ ہی مزہ آرہا تھا۔۔ فرخ کے کندھوں پر اپنے ہاتھ رکھے ہوئے اسکی گود میں اوپر نیچے ہونے کی ہما کی رفتار تیز ہوتی جا رہی تھی۔۔ اسکی چوت بھی پوری طرح سے گیلی ہو کر اسکے لوڑے کو آسانی مہیا کر رہی تھی۔۔ کچھ ہی دیر میں ہما کی چوت نے پانی چھوڑ دیا۔۔ اور اس نے اپنا سر فرخ کے کندھے پر رکھ دیا۔۔ ہما کی چوت نے فرخ کے لوڑے کو دبانا شروع کیا تو اسکے لوڑے نے بھی تھوڑی ہی دیر میں اپنا پانی ہما کی چوت کے اندر ڈال دیا۔۔ ہما اسکی گود سے نیچے اتر کر سیٹ پر بیٹھ گئی۔۔ زمان نے آگے سے ٹشو کا ڈبہ انکودیا۔۔ ہما ٹشو پیپر نکال کر اپنی چوت صاف کرنے لگی۔۔

فرخ۔۔ میرے اسکو بھی صاف کر دونا۔۔

ہما نے ایک نظر اسکی طرف دیکھا۔۔ اسکو گھورا۔۔ اور پھر مسکرا کر ٹشو سے اسکے لوڑے کو صاف کرنے لگی۔۔ اور پھر اسے سکی پینٹ کے اندر کر کے زپ بند کر دی۔۔ اور جلدی سے اپنے کپڑے بھی ٹھیک کر لیے۔۔

--

زمان۔۔ ارے ارے ہما جی ابھی کپڑے نہیں پہنو۔۔ ابھی تو میری باری ہے۔۔

ہما۔۔ بکو اس بند کرو اور خاموشی سے گاڑی چلاؤ۔۔

فرخ بھی ہنس پڑا۔ ہاہاہاہاہاہا۔۔۔ ارے یار تم ہاسپٹل جا کر چودلینا نا۔۔۔ کونسا ہمانے تم کو منع کرنا ہے۔۔۔

ہمانے بھی ہنستے ہوئے فرخ کی ران پر ایک تھپڑ مار دیا۔

ایک ریسٹورنٹ آچکا تھا۔۔ زمان نے گاڑی پارک کی اور تینوں گاڑی سے اتر آئے۔۔ فرخ نے ہما کی کمر میں اپنا بازو ڈالا اور اسے لیے ہوئے ریسٹورنٹ میں داخل ہونے لگا۔۔ ہما نے اسکا ہاتھ ہٹانا چاہا۔۔ مگر وہ نہیں مانا۔۔ اور آخر ہما نے بھی اسکو روکنا چھوڑ دیا۔۔ اور اسے من مانی کرنے کی اجازت دے دی۔۔ تینوں ریسٹورنٹ میں آگئے اور ایک کارنر میں بیٹھ گئے۔۔ ٹیبل کے گرد ایک صوفہ لگا ہوا تھا۔۔ گول گول۔۔ دونوں نے ہما کو بیچ میں بٹھایا۔۔ اور خود اسکے دونوں طرف بیٹھ گئے۔۔ اور بیٹھتے ہی اپنی شرارتیں شروع کر دیں۔۔ اسکی رانوں کو سہلانے لگے۔۔ اور کبھی کوئی اسکے گال کو چوم لیتا اور کبھی دوسرا۔۔ ہما انکو روک بھی رہی تھی۔۔ مگر وہ کہاں ماننے والے تھے۔۔ ہما کو ایک تسلی یہ بھی تھی کہ رات کے اس پہر۔۔ اتنی دور بھلا کون اسکا جاننے والا ہو گا۔۔ اس لیے بھی وہ انکو آزادی دے رہی تھی۔۔ اور اسکو بھی تو انکے ساتھ مزہ آرہا تھا نا۔۔ ایسے ہی تینوں نے کھانا کھایا۔۔ کھانے کھانے کے بعد ہما داش روم کی طرف جانے کے

لیے اٹھی۔۔ اور زمان کے آگے سے گزری تو زمان نے اسکی گانڈ کو دبا دیا۔۔ انکی طرف آتے ہوئے ایک ویڑنے بھی یہ منظر دیکھا اور مسکرا دیا۔۔ ہماشر مندہ ہو گئی۔۔ مگر خاموشی سے واش روم کی طرف چلی گئی

--

واش روم سے فارغ ہو کر نکلی تو اچانک ایک بندہ اسکے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔۔ جسے دیکھ کر ہماچونک پڑی

۔۔۔ اور اسکی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔۔۔

ہما و اش روم سے فارغ ہو کر نکلی تو اچانک ایک بندہ اسکے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ جسے دیکھ کر ہما چونک پڑی۔۔۔ اور اسکی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔۔۔ اسکے سامنے اسکے شوہر انور کا گہرا دوست۔۔۔ یاسر کھڑا تھا۔۔۔ اور اسے مسکرا کر دیکھ رہا تھا۔۔۔ جسے اچانک دیکھ کر ہما گھبرا گئی تھی۔ آخر سنبھلتی ہوئی بولی۔۔۔

ہما۔۔ ارے پاسر۔۔ آپ یہاں۔۔ آپ کب آئے۔۔

یاسر مسکرا اُپا۔ جب آپ اپنے دوستوں کے ساتھ اندر داخل ہوئیں اس سے پہلے کا یہاں آپا ہوا ہوں۔۔

ہمارا جواب سن کر گھبرا گئی۔ اور اس سے نظریں چرانے لگی۔ یا سراسے دیکھ کر مسکرایا۔ ارے ارے بھابی جی۔۔۔ گھبرا نہیں۔۔۔ آپ انجوائے کریں۔۔۔ اور بے فکر رہیں میں آپ کے میاں کو کچھ نہیں بتاؤں گا کہ آپ رات کے تین بجے اپنے دوستوں کے ساتھ ریسٹورنٹ میں کہا کر ہی تھیں۔۔۔

ہمارے چہرے کا رنگ اڑچکا ہوا تھا۔ اسکے ماتھے پر پسینہ آنے لگا تھا۔ یاسر نے اپنی پاکٹ میں سے رومال نکالا اور ہمارے ماتھے پر سے پسینہ صاف کرتے ہوئے بولا۔ ارے ارے۔ آپ کو تو پسینہ آنے لگا۔ میں نے کہا نا آپ کو گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ انور کو بالکل یہ پتہ نہیں چلے گا۔ کہ آپ کو کسی نائٹ ڈیوٹی کر رہی ہیں۔

ہما گھبرائی ہوئی آواز میں بولی۔۔ شکر یہ یا سر بھائی۔۔ وہ۔۔ وووو وووو ہووہ۔۔۔۔ میں کچھ نہیں کر رہی تھی۔ بس وہ دونوں ہی مجھے تنگ کر رہے تھے۔

یا سرہما کے گال پر آئی ہوئی اسکے بالوں کی ایک لٹ کو اسکے کان کے پیچھے کرتے ہوئے بولا۔ ارے چلتا ہے دوستوں میں ایسا سب کچھ۔۔ کوئی آپ انوکھا تھوڑا ہی کر رہی ہیں۔ بس آپ سے اتنی سی التجا ہے کہ ہمیں بھی اپنے ایسے ہی دوستوں کی فہرست میں شامل کر لیں۔۔

ہمانے چونک کر اسکی طرف دیکھا۔ یاسر اپنے دانت نکال کر مسکرا رہا تھا۔ اس نے اچانک سے ہما کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں پکڑا اور اس سے پہلے کہ ہما کچھ سمجھ پاتی۔۔ یاسر نے اسکے ہونٹوں کو چوم لیا۔ اور پھر اسے چھوڑ دیا۔۔ ہما ہکا بکا رہ گئی۔۔

یاسر مسکرایا۔ اوہ سوری بھابی جی۔ آپ کی اجازت کے بنا ہی آپ کو کس کر لیا۔ بس کیا کروں بہت دنوں کی پرانی خواہش تھی جو آج پوری ہوئی ہے۔

ہمانے غصے سے اسکو دیکھا۔۔۔ اور وہاں سے جانے لگی۔۔۔ یا سرنے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔ اور اپنی طرف کھینچا۔۔۔ اور بولا۔۔۔
میری پیاری سی بھابی جی۔۔۔ غصہ نہیں کرنا۔۔۔ کیوں کہ غصہ آپ کے لیے خطرناک بھی ہو سکتا ہے۔۔۔ کیوں کہ آپ
اپنے دوستوں کے ساتھ جو بھی مستیاں کر رہی تھیں ان کی میرے پاس ویڈیو موجود ہے۔۔۔ بائے بھابی جی۔۔۔ سی یو
سون۔۔۔

ہمانے اس سے اپنا ہاتھ چھڑوایا اور فرخ اور زمان کی طرف بڑھ گئی۔ اور اپنی سیٹ پر بیٹھی جا کر تو تھوڑی دیر کے بعد یاسر انکے پاس سے گزرا۔ اور اس نے مسکراتی ہوئی ایک نظر ہمارے ڈالی اور اسے آنکھ ماردی۔ کچھ ہی دیر میں ہمان دونوں کے ساتھ واپسی کے لیے نکل گئی۔

واپسی کے دوران اس بار زمان ہمارے ساتھ پچھلی سیٹ پر بیٹھا تھا۔ اب اس نے ہمارے ساتھ چھیڑ چھاڑ شروع کی۔ مگر اب ہمارا من نہیں تھا یہ سب کچھ کرنے کا۔ اس لیے اس نے آرام سے سمجھا دیا کہ وہ اسکا موڈ نہیں ہے۔ زمان نے بھی تھوڑا موڈ خراب کیا۔ مگر پھر مان گیا۔ اور ہمارے کو صرف اپنے جسم کے ساتھ چپکا کر بٹھالیا۔

اگلے دن دوپہر کو جب انور گھر واپس آیا تو یاسر بھی اسکے ساتھ تھا۔ اسکے ہاتھ میں ایک شاپنگ بیگ تھا۔ شاید کسی مال سے شاپنگ کر کے آ رہا تھا۔ جیسے ہی ہمانے یاسر کو انور کے ساتھ گھر آتے ہوئے دیکھا تو اسکے چہرے پر پریشانی کے آثار نظر آنے لگے۔ یاسر ہمارے کو دیکھ کر مسکرایا۔ اور اسے آنکھ بھی ماردی۔ ہمانے سب کے لیے ٹیبل پر کھانا لگایا۔ اور تینوں ملکر کھانا کھانے لگے۔

یاسر بولا۔ اور سنائیں بھابی جی۔ آپکی نائٹ ڈیوٹی کیسی جارہی ہے۔

ہمارے گھر آکر۔۔۔ آآآ۔۔۔ ہاں۔۔۔ ٹھیک جارہی ہے۔۔۔

یاسر۔۔۔ لگتا ہے بھابی جی کو نائٹ ڈیوٹی میں زیادہ ہی مزہ آنے لگ گیا ہے جو مسلسل نائٹ ڈیوٹی ہی کیے جارہی ہیں۔۔۔

ہمانے بے بسی سے یاسر کی طرف دیکھا۔ تو وہ مسکرائے لگا۔

کھانا کھانے کے بعد انور اٹھ کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔ اور ہمانے خاموشی سے برتن اٹھائے اور ٹرے لے کر کچن میں چلی گئی۔۔۔ یاسر بھی اسکے پیچھے آگیا۔ اور اندر آتے ہی ہمارے پیچھے سے اپنی بانہوں میں بھر لیا۔ ہمارے گھر آ گئی۔

ہما۔۔۔ یاسر بھائی۔۔۔ پلیز۔۔۔ چھوڑ دیں مجھے۔۔۔ پلیز نہیں کریں۔۔۔

یا سرنے ہمارے جسم پر اپنی گرفت سخت کی۔۔ اور اسکی گردن کو چومتے ہوئے بولا۔ کیوں بھابی جان۔۔ باہر والے آپکے اس حسین جسم کے مزے لے رہے ہیں تو میں کیوں نہ لوں۔۔ میرا تو آپ پر حق زیادہ منتا ہے۔۔ یا سرنے ہمارے جسم کو اپنی بانہوں میں گھمایا۔۔ اور اپنے ہونٹ اسکے ہونٹوں پر رکھ دیئے۔۔ اور اسکے ہونٹوں کو چومنے لگا۔۔ ہما زحمت کرنے لگی۔۔ خود کو چھڑوانے کی کوشش کرنے لگی۔۔ مگر وہ یا سرنے کے قبضے میں سے اپنا جسم نہ چھڑوا سکی۔۔ پیچھے سے انور کے ہاتھ ہمارے جسم پر سرک رہے تھے۔ اسکے جسم کو سہلارہے تھے۔ ہما بے بس ہوتی جا رہی تھی۔ یا سرنے اپنا ہاتھ نیچے لے جا کر ہما کی سڈول گانڈ کو دبائے لگا۔۔ اتنے میں بیڈروم کا دروازہ کھٹنے کی آواز سنائی دی۔ یا سرنے جلدی سے ہما کو چھوڑ دیا۔ اور تھوڑا سختی سے بولا۔ آج شام کو ڈیوٹی پر جانے سے پہلے۔۔ 7 بجے۔۔ تم میرے گھر پر آؤ گی۔۔ سمجھ آگئی ہے نا۔۔ اور اگر نہ آئی تو۔۔۔۔۔ تم کو پتہ ہی ہے کہ میں کیا کروں گا۔۔

یہ کہہ کر یاسر نے ہما کو چھوڑا اور کچن سے باہر نکل گیا۔ اور جا کر یاسر کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گیا۔ کھانے کے بعد سب نے چائے پینے لگے۔ یاسر نے اپنا شاپنگ بیگ سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا ہوا تھا۔ جو کہ اس وقت انور اور یاسر کے درمیان میں تھی۔ اچانک ہی انور نے وہ بیگ اٹھایا اور بولا۔

انور۔ ارے یار دکھاؤ تو سہی کیا شاپنگ کر کے آرہے ہو۔
پاسر نے اس سے بیگ واپس لینا چاہا۔ ارے پارکچھ نہیں ہے بس ایسے ہی۔۔۔ رننے دو تم۔۔۔

مگر انور نے بیگ کو اپنی طرف کر لیا۔ اور اسکو کھول کر ایک چھوٹا سا پیکیٹ نکالا۔ ہما بھی انور کے قریب ہی بیٹھی ہوئی تھی۔ اس پیکیٹ کو کھولا تو اس میں ایک لیڈر بژرئیس تھا۔ انور نے اسے پورا کھول دیا۔

انور۔۔ ارے یاریہ تو ناٹتی ہے۔۔ اور وہ بھی اتنی سیکی۔۔ لگتا ہے بھابی کے لیے لے کر آئے تھے۔۔ سوری میں نے کھول کر دیکھ لی۔۔ ویسے سے زبردست چیز۔۔

وہ ایک نائی تھی۔۔ باریک سی نیٹ والی بلکل ٹرانسپیرنٹ نائی۔۔ جسکو پہننے کے بعد نیچے سے پورا جسم ہی ننگا نظر آتا تھا۔۔ ہما بھی اسے دیکھ رہی تھی۔۔ مگر اس نے کوئی بات نہیں کی۔۔ انور نے اسے واپس ہنڈ بیگ میں ڈالا اور بیگ ایک طرف رکھ دیا۔۔ تھوڑی دیر کے بعد باسرا اپنے گھر چلا گیا۔۔

ہمارتن وغیرہ سمیٹ رہی تھی کہ اسکا فون بجلا۔ اس نے دیکھا تو اسکے ہاسپٹل کے مالک۔۔ اور پاس۔۔ کمال صاحب کی کال تھی۔۔ ہمانے جلدی سے کال اٹینڈ کی۔۔ اور ان سے باتیں کرنے لگی۔۔ کچھ دیر تک پاس سے بات چیت کرنے کے بعد ہمانے فون بند کر دیا۔۔ اور پھر ہمانور کے ساتھ آرام کرنے کے لیے لیٹ گئی۔۔۔ لیٹ کر بھی وہ یاسر کے متعلق ہی سوچ رہی تھی۔۔ جو کچھ اس نے کچن میں اسکے ساتھ کیا تھا۔۔ اور وہ جو شام کو اسکے ساتھ کرنے والا تھا۔۔ وہ اچھے سے جانتی تھی کہ وہ اسکو چودے بنا نہیں چھوڑے گا آج۔۔۔ مگر ہما کے پاس کوئی اور چارہ بھی تو نہیں تھا نا۔۔۔

- [illegible]

- اب وہ صرف سفید بر اور بیٹی میں تھی۔ ہمارے بیڈ پر رکھے ہوئے بیگ میں سے نائی نکالی اور اسے اپنے نیم برہنہ جسم پر پہن لیا۔ اسکا گورا گورا جسم اس کالے رنگ کی ٹرانسپیرنٹ نائی میں جیسے چمک اٹھا۔ باریک نائی میں سے جھانکتا ہوا اسکا جسم بہت ہی سلیکی لگ رہا تھا۔ نائی اسکی ہاف تھائیز تک تھی۔ نیچے سے آدھی رانیں اور پوری ٹانگیں بالکل نکلی تھیں۔ اوپر سے بھی نائی کے بازو نہیں تھے۔ بلکہ صرف باریک ڈوریاں تھیں اسکے کندھوں پر۔ پورا سینہ تو ویسے ہی نکلا ہوا تھا۔ اور باقی جسم نائی میں سے جھانک رہا تھا۔ خود کو دیکھ کر ہمارا آہستہ آہستہ دروازے کی طرف بڑھی۔

- جیسے ہی ہمارا دروازہ کھول کر بیڈ روم سے باہر آئی تو یاسر نے اسے دیکھتے ہی ایک زوردار سیٹی ماری۔ جس پر ہمارا بھی شرمائی۔ اور آہستہ آہستہ چلتی ہوئی اسکی طرف آنے لگی۔ یاسر کے قریب آئی تو اس نے اپنی ران پر ہاتھ مار کر اسے وہاں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ ہمارا جھجکتی ہوئی آگے بڑھی اور یاسر کی ران پر بیٹھ گئی۔ اسے بہت ہی عجیب لگ رہا تھا۔ یہ تو اسے ہمیشہ سے ہی پتہ تھا کہ یاسر اسکا دیوانہ ہے اور ہر وقت اسکے جسم کو تاڑتا رہتا ہے۔ مگر اس نے کبھی یہ نہیں سوچا تھا کہ ایک دن وہ اسکی بانہوں میں ہوگی۔

یاسر نے اپنی گود میں بیٹھی ہوئی اپنے بہترین دوست کی بیوی کی نکلی رانوں کو سہلانا شروع کر دیا۔ اسکا ہاتھ ہمارا چمکی رانوں پر پھسل رہا تھا۔ رانوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اس نے ہمارے گال کو چوم لیا۔ اور بولا۔ بھابی جی بہت ہی چکنی ہو آپ تو۔ بالکل مکھن کی ڈلی لگتی ہو۔ یاسر کی اس بات پر ہمارا بھی ہولے سے مسکرا دی۔ یاسر نے اب اپنے ہونٹ ہمارے ہونٹوں پر رکھ دیئے اور اسکے ہونٹوں کو چومنے لگا۔ پھر اپنا منہ ہٹا دیا۔ اور اپنی زبان نکال کر ہمارے ہونٹوں پر پھیرنے لگا۔ دونوں کی نظریں ملی ہوئی تھیں۔ ہمارے اپنے لبوں کو تھوڑا سا کھول دیا۔ اور یاسر نے اپنی زبان ہمارے ہونٹوں کے اندر سرکا دی۔ ہمارے اپنے لبوں کے درمیان اسکی زبان کو جکڑ لیا۔ اور آہستہ آہستہ اسے چومنے لگی۔ یاسر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے۔ شاید اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اگر یاسر سے چدنا ہی اسکے مقدر میں لکھا ہے تو کیوں نا اسے انجوائے کیا جائے اور مزہ لیا جائے۔

یاسر کو بھی ہمارا تعاون دیکھ کر خوشی ہو رہی تھی۔ اس نے اپنا ہاتھ اسکی ران سے اوپر کو بڑھایا۔ اور ہمارے مٹھے پر رکھ دیا۔ اور اسکی باریک نائی اور برا کے اوپر سے ہی اکی چھاتی کو دبائے لگا۔ ان سے کھیلنے لگا۔ اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ ایک دن وہ اپنے اتنے اچھے دوست کی بیوی کے مٹھے سے کھیلے گا۔ اور اسے اسکو چودنے کی بھی پوری آزادی ہوگی۔ تھوڑی دیر تک ہمارے لبوں کا رس پینے کے بعد یاسر نے ہمارے نازک سے جسم کو اپنی بانہوں میں اٹھایا اور اپنے بیڈ روم کی طرف بڑھنے لگا۔ نیچے گرنے سے بچنے کے لیے ہمارے اپنے بازو یاسر کی گردن کے گرد ڈال دیئے۔

یہ کہتے ہوئے یاسر نے اپنا منہ ہما کی چوت پر رکھ دیا۔ اور اسکی چوت کو چومنے لگا۔ دونوں ہاتھوں سے ہما کی چوت کو کھولا۔ ہما کی چوت کا گلابی منہ کھل گیا۔ اندر سے بھی گلابی گلابی حصہ جھانک رہا تھا۔ چوت کے اوپری حصے پر ہما کی چوت کا چھوٹا سادانہ نظر آ رہا تھا۔ یاسر نے جیسے ہی اسے اپنی زبان کی نوک سے چھوا۔ تو ہما کے

- پورے جسم میں کرنٹ سا دوڑ گیا۔ یاسر نے اس چھوٹے سے دانے کو اپنی زبان کی نوک سے ہی رگڑنا شروع کر دیا۔ پھر اس حصے پر اپنے ہونٹ رکھے۔ اور اسے اپنے منہ کے اندر سک کرنے لگا۔ پریش دیتے ہوئے اس چھوٹے سے دانے کو اپنے منہ کے اندر کھینچنے لگا۔ ساتھ ہی اپنی زبان بھی اس پر پھیر رہا تھا۔ ہما کا تولد کے مارے برا حال ہو رہا تھا۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھ بڑھا کر یاسر کے سر کے بالوں میں رکھے۔ اور اسکے بالوں کو اپنی مٹھی میں لے کر اس کا سر اپنی چوت کی طرف کھینچنے لگی۔ یاسر نے اپنی زبان کو ہما کی چوت کے دانے سے نیچے کو سرکایا۔ اور اس کی چوت کے اندر ڈال دیا۔ اور اندر کے حصے کو اپنی زبان سے چھیڑنے لگا۔ ہما کو تو کنٹرول کرنا مشکل ہو رہا تھا۔ ہما کی چوت کو اپنی زبان سے چاٹتے ہوئے ہی یاسر نے اپنا پا جامہ نیچے سرکادیا۔ نیچے اس نے کچھ نہیں پہنا ہوا تھا۔ اسکو اکڑا ہوا لوڑا ننگا ہو گیا۔ بیڈ کے اوپر ہی گھومتے ہوئے یاسر نے اپنا لوڑا ہما کے منہ کے اوپر کر دیا۔ اور اپنا منہ اسکا بھی ہما کی چوت پر ہی تھا۔

ہمانے اپنے منہ کے سامنے جیسے ہی یاسر کا لوڑا دیکھا تو اسے عجیب سا لگا۔ مگر اسکا لوڑا اس پوزیشن میں ہونے کی وجہ سے بار بار اسکے گالوں اور منہ کو چھو رہا تھا۔ ہما یاسر کا مطلب تو سمجھ ہی چکی تھی۔ اس نے یاسر کا لوڑا اپنے ہاتھ میں پکڑ لیا۔ اور اسے آہستہ آہستہ سہلانے لگی۔ سیکس سنو ریز کی طرح۔ بہت کوئی موٹا یا لمبا لوڑا نہیں تھا۔ بس نارمل سائز کا ہی تھا۔ مگر تھا سفید رنگت کا۔ ہمانے اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے۔ اور بار بار اپنے ہونٹوں کو ٹچ کرتے ہوئے لوڑے کو اپنے ہونٹوں سے چوم لیا۔ اور پھر بار بار چومنے لگی۔ دھیرے دھیرے اپنا منہ کھولا۔ اور یاسر کے لوڑے کی ٹوپی کو اپنے منہ میں لے لیا۔ اب اسے چوسنے لگی۔ کبھی منہ سے نکال کر اسے چاٹنے لگتی۔ یاسر نے بھی نیچے کو زور لگانا شروع کیا۔ تو اسکا لوڑا ہما کے منہ کے اندر حلق تک جانے لگا۔ حلق سے ٹکرانے لگا۔ یاسر تو جیسے اسکے منہ کو ہی اس کی چوت سمجھ کر چود رہا تھا۔ لوڑے کو منہ میں اندر باہر کرتے ہوئے۔

کچھ دیر تک دونوں ہی ایک دوسرے کے لنڈ اور چوت کو چاٹتے اور چوستے ہوئے ایک دوسرے کو مزہ دیتے رہے۔ پھر یاسر اٹھ گیا۔ اور ہما کے چہرے کے اوپر ہی تھوڑا سا کھڑے ہوتے ہوئے اپنے ٹٹے اسکے منہ کے آگے لہرانے لگا۔ ہمانے ایک نظر یاسر کے چہرے کی طرف دیکھا۔ اور پھر اپنی زبان اسکے ٹٹوں کی جھری دار تھیلی پر پھیرنے لگی۔ اسکو چاٹنے لگی۔ یاسر نے نیچے کو ہاتھ لے جا کر اپنے ٹٹوں کو پکڑا اور ایک کو ہما کے منہ کے اندر ڈالنے لگا۔ ہمانے اپنا پورا منہ کھولا اور اسکے ایک ٹٹے کو اپنے منہ کے اندر لے کر اسے آہستہ آہستہ چوسنے اور اسے پر زبان پھیرنے لگی۔ یاسر کو اس طرح سے ہما سے اپنے ٹٹے چسوانے میں بھی بے حد مزہ آرہا تھا۔ اسکے خوبصورت مے یاسر کے سامنے تھے۔ جن سے وہ کھیل رہا تھا۔

پھر یاسر اٹھا۔ اور ہما کے سینے پر آکر بیٹھ گیا۔ اپنے لوڑے کو ہما کی دونوں چھاتیوں کے درمیان رکھا۔ اور اس کی چھاتیوں کو اپنے لوڑے پر دبا لیا دونوں طرف سے۔ اور لوڑا آگے پیچھے کرنے لگا۔ مگر لوڑا ٹھیک سے حرکت نہیں کر رہا تھا۔ یاسر نے اپنے لوڑے کو اس کی چھاتیوں کے درمیان میں سے ہٹا دیا۔ اور نیچے جھک کر دونوں چھاتیوں کے درمیان کی جگہ پر تھوک گرا دیا۔ دو تین بار میں کافی سارا تھوک گرا کر اپنے لوڑے کی ٹوپی سے اسے درمیانی حصے پر ملنے لگا۔ پھر اپنا لوڑا اسکے سینے کے ابھاروں کے درمیان رکھا۔ اور آہستہ آہستہ اپنا لوڑا آگے پیچھے کرنے لگا۔ ہما کی چکنی چھاتیوں کے درمیان اب یاسر کا لوڑا پھسل رہا تھا۔ اور وہ اس کی چھاتیوں کو اپنے لوڑے پر دبائے جا رہا تھا۔ ہما کو بھی یہ سب اچھا لگ رہا تھا۔

- کچھ دیر کے بعد یاسر نیچے آیا۔ ہما کی دونوں ٹانگوں کو کھول کر اپنے کندھوں پر رکھا۔ اور اپنا لوڑا ہما کی چوت پر رکھ دیا۔ لوڑے سے ہما کی چوت کے دانے کو رگڑا تو ہما تڑپ کر رہ گئی۔ ہما کو یاسر اپنے لوڑے سے تڑپا رہا تھا۔ آخر اپنی چوت کی آگ سے تنگ آکر ہما نے اپنا ہاتھ بڑھا کر اسکا لوڑا پکڑا اور اسے اپنی چوت پر ٹکا کر اپنی دونوں ٹانگوں کو اسکی کمر پر رکھ کر زور سے اپنی طرف کھینچ لیا۔ اور غراپ کی آواز کے ساتھ یاسر کا لوڑا پورے کا پورا۔ ہما کی چوت میں اتر گیا۔ ہما کی اس حرکت پر یاسر مسکرا کر رہ گیا۔

یاسر۔۔ لگتا ہے بہت زیادہ آگ لگی ہوئی ہے آپکی چوت میں بھابی جی۔۔

ہما۔ جب دیور صرف بھابی کو تڑپاتا ہی رہے گا تو بھابی کو بھی کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی ہو گا نا۔

یاسر۔۔ بھابی جی۔۔ اب اپنے دیور کو تھوڑا آزاد تو کریں تاکہ ٹھیک سے آپکی چوت چود سکے۔

ہما نے مسکرا کر اپنی ٹانگیں اسکی کمر پر سے ہٹا دیں۔

یاسر نے مسکرا کر اپنے دونوں ہاتھ ہما کی دونوں چھاتیوں پر رکھے۔ اور نیچے سے دھکے لگاتے ہوئے ہما کو چودنے لگا۔ اسکا لوڑا ہما کی چوت میں گہرائی تک جاتا اور پھر سے باہر نکال کر اسے اندر ڈال دیتا۔ ہما بھی اسکا ساتھ دے رہی تھی چدائی میں۔ تقریباً آدھے گھنٹے تک وہ ہما کو چودتا رہا۔ اس دوران ہما کی چوت نے دو بار اپنا پانی چھوڑ دیا۔ اور بالآخر یاسر کے لوڑے کا بھی پانی ہما کی چوت میں نکل گیا۔ دونوں نڈھال ہو کر ایک دوسرے کے پاس ہی بیڈ پر لیٹ گئے۔

تھوڑا ہوش آیا تو یاسر نے ہما کے مموں کو اپنے ہاتھوں سے سہلانا شروع کر دیا۔

یاسر۔۔ بھابی جی۔۔ آپ ناراض تو نہیں ہیں نا۔

- ہما مسکرائی۔۔ دیور جی۔۔ پہلے اپنے دوست کی بیوی کو بلیک میل کرتے ہو اور پھر پوچھتے ہو کہ ناراض تو نہیں ہوں۔ ابھی بتاتی ہوں میں اسکا جواب۔۔
ہما بیڈ پر سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔ سائیڈ ٹیبل پر رکھا ہوا اپنا مینڈیگ اٹھایا۔ اور اس میں سے اپنا موبائل نکال لیا۔ کچھ نمبر ملانے لگی۔

ہما۔۔ ہیلو۔۔ ہاں ڈاکٹر زمان۔۔ یار میں آج رات ڈیوٹی پر نہیں آرہی۔ آپ پلیز کوور کر لینا۔ اوکے
بھینکس۔۔۔



فون بند کر کے ہمانے مسکراتے ہوئے یا سر کی طرف دیکھا۔ تو وہ خوشگوار حیرت سے ہما کو دیکھ رہا تھا۔ تو کیا اب آپ گھر واپس جائیں گی ہاسپٹل کی بجائے۔

ہمانے ایک ادا سے اسکی طرف دیکھا اور بولی۔ آپ تو مجھے اپنے گھر سے نکالنے پر تیار ہو۔ کیا ایک رات کے لیے اپنی بھابی کو اپنے گھر پر رہنے نہیں دے سکتے۔۔۔۔۔؟؟؟؟

ہما کی ایسی کھلی آفر سن کر یا سر کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔ اس نے فوراً ہی ہما کو اپنے اوپر کھینچ لیا اپنی بانہوں میں بھرتے ہوئے۔ ارے بھابی جی۔۔ جم جم رہو آپ۔۔ یہ گھر بھی آپ کا ہے۔ اور یہ دیور بھی آپ کا ہی ہے۔۔۔۔۔ ہمانے بھی مسکراتے ہوئے اپنا سر یا سر کے سینے پر رکھ دیا۔۔

زیب مسکرائی۔۔ اور شرارت سے آنکھ مار کر بولی۔۔ او۔۔۔۔۔ آتے ہی مستیاں کرنے کا پروگرام بن گیا ہے کیا۔۔
ہمانس پڑی۔۔ نہیں یا ایسی تو کوئی بات نہیں ہے۔۔ میں تو ویسے ہی پوچھ رہی تھی۔۔ اور تم ہمیشہ ہی بات کو کہیں کا کہیں
لے جاتی ہو۔۔

زیب۔۔ ارے چھوڑیں ڈاکٹر ہما۔ آپ کو ایک چیز دکھاتی ہوں۔ یہ کہہ کر زیب ہما کے قریب آگئی۔ اور اپنے موبائل کی گیلری کھول کر ہما کے سامنے ایک تصویر کر دی۔ جو کہ زیب کی تھی۔ اور وہ ہاتھ روم میں ننگی کھڑی نہا رہی تھی۔ ہمانے غور سے دیکھا اور بولی۔ ارے یہ کیا۔ یہ تو میرے ہاتھ روم کی تصویر ہے۔۔ کہیں تم نے

----- ہمانے اپنی بات کو ادھر اور اچھوڑا اور تصویروں کو آگے سلائیڈ کرنے لگی۔ کچھ تصویریں زیب کی ہاتھ روم میں تھیں۔ اور اسکے بعد ہما کے بیڈ روم میں ننگی کھڑی ہو کر کچھ تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ ہما حیرانی سے انکو دیکھتی رہی۔ اور پھر اگلی تصویر میں ہما چونک پڑی۔ کیونکہ اس تصویر میں انور ہما کو چودر ہاتھا۔ اور آگے کی تصویریں ان دونوں کی ایک ساتھ کی تھیں۔۔۔

زیب۔۔ کیوں پھر ڈاکٹر صاحبہ۔۔ کیسا رہا۔۔ کر دی نامیں نے اپنی کبھی ہوئی بات پوری۔۔

ہما مسکرائی۔۔ بہت کمینی ہو تم یار۔۔۔۔۔
 زیب بننے لگی۔۔ بابا بابا بابا بابا بابا۔۔۔۔۔ ہاں وہ تو میں ہوں
 دونوں مننے لگیں۔۔ ہما کی نظر زیب کے ہاتھ میں پہنی ہوئی ڈائنمنڈ رنگ پیرٹی۔۔۔

ہما۔ ارے یہ کب لی تم نے۔۔ بہت پیاری ہے یہ تو۔۔ دکھاؤ تو۔۔

زیب نے اپنا ہاتھ آگے کر کے ہما کے ہاتھ میں پکڑ لیا۔ اور ہما اسکی رنگ کو دیکھنے لگی۔۔ پھر زیب نے رنگ اتار کر اسے پکڑا دی۔۔۔

- ہمارے کتنے کی لی ہے۔۔
- زیب۔۔ گفٹ ہے یا یہ تو۔۔
- ہما حیران ہو کر۔۔ ارے اتنا قیمتی گفٹ دے دیا تمکو تمہارے اس بوائے فرینڈ نے /
- زیب مسکرائی۔۔ نہیں ڈاکٹر ہمارے۔۔ یہ میرے بوائے فرینڈ نے نہیں دیا۔۔ بلکہ کسی اور نے دیا ہے۔۔
- ہما حیران ہوئی۔۔ اور کون دینے لگا تم کو اتنا مہنگا گفٹ۔۔
- زیب مسکرائی۔۔ ہے بس ایک خاص دوست۔۔ جو اپنے دوستوں کو اس سے بھی مہنگے گفٹ دیتا ہے۔۔ بس دوستی کی اور خاص ہونی چاہیے۔۔ زیب نے ہما کو آنکھ مار کر کہا۔۔
- ہما اسکی بات کو کچھ سمجھ گئی تھی۔۔ مگر اس سے پہلے کہ ہما کچھ اور پوچھتی زیب بولی۔۔
- زیب۔۔ آپ کسی دن چلیں نا۔۔ میں آپ کو اس سے ملواؤں گی۔۔
- ہما کی نظر ابھی بھی اسکی ہیرے کی انگوٹھی پر تھی۔۔ ہیں کون آخر وہ تمہارے خاص دوست۔۔
- زیب۔۔ وکرم سیٹھ۔۔ سنا ہی ہو گا تم نے انکا نام۔۔
- ہما بولی۔۔ نہیں۔۔ میں نے تو نہیں سنا۔۔ ویسے کافی امیر لگتے ہیں تمہارے یہ دوست۔۔
- زیب۔۔ میں نے تو کہا ہے کہ کسی دن چلیں آپ کو ملواتی ہوں ان سے۔۔ بلکہ آپ کی بھی ان سے دوستی کروادیتی ہوں۔۔ بولیں کریں گی ان سے دوستی۔۔ کچی والی۔۔
- ہما کے چہرے پر لالی دوڑ گئی۔۔ اب اور کس کس سے دوستی کرواؤ گی میری تم۔۔ پہلے زمان اور پھر فرخ۔۔ اور اب یہ وکرم سیٹھ۔۔

- زیب آگے کو جھکی اور ہما کے گال کو چوم کر بولی۔۔ ارے میری بھولی بھالی ہما جی۔۔ اس زندگی کو انجوائے کریں۔۔ ایک ہی بار تو ملتی ہے زندگی۔۔
- ہما۔۔ لیکن یار۔۔ وہ انور۔۔
- زیب ہما کی شرٹ کے اوپر سے ہی ہما کے مئے پر ہاتھ پھیرتی ہوئی بولی۔۔ ارے انکی فکر کیوں کر رہی ہیں آپ۔۔ دیکھا نہیں وہ تو خود انجوائے کر رہے ہیں۔۔ ان کی فکر نہ کریں انکو میں سنبھال لوں گی۔۔
- ہما مسکرا دی۔۔
- زیب۔۔ پھر کب چلنا ہے وکرم سیٹھ کی طرف۔۔
- ہما۔۔ اچھا میں پھر بتاؤں گی۔۔ ایک دو دن میں۔۔
- زیب۔۔ اوکے۔۔
- اتنے میں دروازہ کھلا اور ڈاکٹر زمان اندر داخل ہوئے۔۔ اور آکر انکے سامنے کے صوفے پر بیٹھ گئے۔۔ زیب شرارت سے مسکراتی ہوئی بولی۔۔ ڈاکٹر زمان چیک کر آئے پھر آپ روم 27 والے مریض کو۔۔
- ڈاکٹر زمان مسکرائے۔۔ ہاں۔۔ کر آیا ہوں۔۔ اور کچھ دیر بعد دوبارہ جاؤں گا۔۔
- زیب۔۔ بہت چکر لگ رہے ہیں روم 27 کے۔۔ کوئی کام بنا بھی آپ کا یا نہیں ابھی۔۔
- زمان مسکرایا۔۔ اور آنکھ مار کر بولا۔۔ ہاں۔۔ کچھ کچھ تو بن گیا ہے۔۔ اُمید ہے کہ رات کو کام پورا ہو جائے گا۔۔
- ہما انکی باتیں سن رہی تھی۔۔ وہ بھی بول پڑی۔۔ یہ کیا معاملہ ہے روم 27 کا۔۔ مجھے بھی تو بتاؤ۔۔ کہیں پھر کوئی فی میل اینڈینٹ کا معاملہ تو نہیں۔۔

- زیب ہنسنے لگی۔ بالکل ٹھیک اندازہ لگایا ہے آپ نے ڈاکٹر ہما۔ یہی معاملہ ہے۔ وہاں جو مریض داخل ہے نا اتفاق سے اسکی بیوی بہت خوبصورت ہے۔ اور جوان بھی تو ہمارے زمان صاحب بس اسی کے چکر میں ہیں شام سے۔۔۔

• ہما بھی مسکراتے لگی۔ ڈاکٹر زمان کسی کو تو چھوڑ دیا کریں۔۔۔

- زمان مسکرایا۔ ارے ہر کسی کو چود کر چھوڑ ہی تو دیتا ہوں۔۔۔ اور ویسے بھی میں اسکی مدد کرنا چاہ رہا ہوں اور کچھ نہیں۔۔۔
- ہما۔ کیسی مدد۔۔۔

- زمان مسکرایا۔ دراصل اسکا شوہر 5 مہینوں سے بیمار ہے اور اتنے عرصے سے وہ اسکے جسم کی پیاس نہیں بجھا پا رہا۔ اس لیے وہ بہت پیاسی ہے۔۔۔
- زیب۔ اور اسی لیے آج ہمارے ڈاکٹر زمان صاحب اس خاتون کی پیاس بجھائیں گے۔۔۔

- اتنے میں دروازہ ناک ہوا۔ اور پھر کھل گیا۔ ایک خوبصورت سی عورت اندر داخل ہوئی۔ جسکی عمر تقریباً 32 سال رہی ہوگی۔ بھرا بھرا جسم۔ گوار رنگ۔ خوبصورت چہرہ۔ ٹائٹ شرٹ میں پھنسے ہوئے اور تنے ہوئے اسکے بوس۔ اور شرٹ کے گہرے گلے میں سے جھانکتا ہوا اسکے کلیو تن کا اوپری حصہ۔ نیچے اس نے لوز سائز اوڑھنا ہوا تھا۔ شکل و صورت اور لباس سے ہی اچھے گھرانے کی لگ رہی تھی۔ ویسے بھی اس پر انیویٹ ہسپتال میں اچھے اور امیر گھر کے لوگ ہی آتے تھے۔ ہما کو بھی پہلی ہی نظر میں وہ عورت اچھی لگی۔۔۔

- ایکسیوزمی۔۔۔ ڈاکٹر صاحب سوری میں نے آپ کو ڈسٹرب کیا۔ دراصل مجھے یہ پوچھنا تھا کہ میں اپنے شوہر کو کھانے میں کیا دوں۔۔۔

- زیب اور ہما ایک دوسری کی طرف دیکھ کر زیر لب مسکرائیں۔ زیب اپنی جگہ سے اٹھی اور بولی۔ ڈاکٹر ہما پلیز آپ میرے ساتھ آئیں۔۔۔ وہ روم نمبر 14 والے مریض کو دیکھنا تھا۔ ہما بھی اسکی بات کا مقصد سمجھ گئی۔ اور اسکے ساتھ ہی دروازے کی طرف بڑھی۔ اور پاس سے گزرتے ہوئے اس نے مسکرا کر اس عورت کی طرف دیکھا۔ اور بولی۔ آپ پلیز بیٹھیں۔ بیٹھ کر بات کر لیں۔ اس عورت کے چہرے پر شرم کی لہر دوڑ گئی۔ جیسے اسکی چوری پکڑی گئی ہو۔ زیب پہلے کمرے سے نکلی۔ اور اسکے پیچھے پیچھے ہما باہر آگئی۔ اور اپنے پیچھے آفس کا دروازہ بند کر دیا۔۔۔

- باہر آتے ہی دونوں ہنسنے لگیں۔۔
- وہ خوبصورت عورت جسکا نام نیلو فر تھا۔ اندر کھڑی تھی۔۔ زمان نے اسے اپنے پاس صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔ وہ جھجکتی ہوئی ڈاکٹر زمان کے قریب ہی صوفے پر بیٹھ گئی۔۔
- زمان۔۔ کیا آپکے ہسپتال سو گئے ہیں۔۔
- نیلو فر۔۔ جی
- زمان تھوڑا سے نیلو فر کی طرف کھسکا۔۔ ارے آپ اتنا گھبرا کیوں رہی ہیں۔۔ یہ کہتے ہوئے اس نے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ پر رکھ دیا۔۔
- نیلو فر نے گھبرا کر اپنا ہاتھ پیچھے کھینچا۔۔ نہیں۔۔ نہیں پلیز۔۔ کوئی آجائے گا۔۔
- زمان مسکرایا۔۔ دوبارہ سے اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے ہاتھ میں لیا۔۔ اور اسکو سہلانے لگا۔۔ مس نیلو فر آپ واقعی ہی بہت خوبصورت ہیں۔۔
- نیلو فر شرمائی۔۔ بھول رہے ہیں آپ کہ میں مس نہیں۔۔ مسز ہوں۔۔
- زمان اسکے ہاتھ کو اپنے ہاتھ سے سہلاتے ہوئے بولا۔۔ مگر زندگی تو آپ مس والی ہی گزار رہی ہیں نا۔۔ بالکل تنہا۔۔ اور بے مزہ زندگی۔۔
- نیلو فر نے نظریں نیچے جھکا لیں۔۔ زمان تھوڑا اور قریب کھسکا۔۔ اور اپنا ہاتھ صوفے کی بیک پر لے جاتے ہوئے نیلو فر کے دوسرے کندھے پر رکھ دیا۔۔ نیلو فر گھبرا گئی۔۔
- نیلو فر۔۔ نہیں۔۔ پلیز زرز۔۔ ڈاکٹر زمان۔۔ تھوڑا پیچھے ہٹ جائیں۔۔ کوئی آگیا تو بہت برا ہو گا۔۔
- زمان نے دوبارہ نیلو فر کو اپنی طرف کھینچا۔۔ نہیں ڈرو نہیں آپ۔۔ کوئی نہیں آئے گا۔۔

- نیلو فر بہت گھبرا رہی تھی۔۔۔ زمان نے آہستہ سے نیلو فر کے گال کو چوم لیا۔۔۔
- نیلو فر۔۔۔ نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ ڈاکٹر زمان۔۔۔ میں یہ سب نہیں کر سکتی۔۔۔ یہ ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ میں بھلا اپنے شوہر کو کیا منہ دکھاؤں گی۔۔۔ پلیز زرز۔۔۔ نہیں کریں۔۔۔
- مگر زمان آہستہ آہستہ نیلو فر کی گردن کو چوم رہا تھا۔ اور اسکی کمر کو سہلا رہا تھا۔ نیلو فر کے جسم میں جیسے کرنٹ سا دوڑتا جا رہا تھا۔ وہ گھٹکنے لگی تھی۔ اتنے سارے دنوں کے بعد کسی مرد کے۔۔۔ اور وہ بھی ایک غیر مرد۔۔۔ لیکن بہت ہی بینڈ سم اور خوبصورت مرد کے ہاتھوں کے لمس نے اسکو پاگل کرنا شروع کر دیا ہوا تھا۔ وہ مزاحمت کر رہی تھی۔ مگر اسکی مزاحمت دم توڑتی جا رہی تھی۔۔۔ نیلو فر کی گردن کو چومتے ہوئے زمان نے اپنے ہونٹ اس کے پتلے پتلے گلابی ہونٹوں پر رکھ دیئے۔ اور اس کے ہونٹوں کو چومنے لگا۔ زمان نے نیلو فر کے نچلے ہونٹ اپنے ہونٹوں میں لیا اور اسکو چومنے لگا۔ اپنے دونوں ہاتھوں کو نیلو فر کی کمر پر کستے ہوئے۔ ابھی تک وہ اپنے ہاتھوں کو اس کے سینے کے ابھاروں سے دور رکھ رہا تھا۔ وہ اچانک سے اس پر حملہ نہیں کر دینا چاہتا تھا۔ بلکہ ماہر شکاری کی طرح اپنے شکار کو آہستہ آہستہ اپنے بچھائے ہوئے جال کی طرف لا رہا تھا۔ تاکہ جب وہ مکمل طور پر پھنس جائے
- تو اس میں سے نکل نہ سکے۔ نیلو فر کے ہونٹ کو چومتے ہوئے زمان نے دھیرے سے اپنی زبان اس کے منہ کے اندر سرکائی۔ نیلو فر کی آنکھیں بند ہو رہی تھیں۔ اس نے زمان کی زبان کو چومنا شروع کر دیا۔ اچانک زمان نے نیلو فر کے ہونٹ کو اپنے دانتوں سے ہولے سے کاٹا۔ نیلو فر کے منہ سے سسکاری نکلی۔۔۔ اور وہ جیسے ہوش میں آگئی۔ وہ جلدی سے زمان کی بانہوں میں سے نکلی۔ اور اسے پیچھے دھکیلتی ہوئی صوفے سے اٹھ کر باہر کے دروازے کی طرف بڑھی۔ زمان نے اسے آوازیں بھی دیں۔ اٹھ کر روکنے کی کوشش بھی کی۔ مگر نیلو فر نے ایک نہیں سنی اور آفس سے باہر نکل گئی۔ اور زمان بے مزہ ہو کر صوفے پر بیٹھا رہ گیا۔ اسے اپنا شکار ہاتھ سے نکلنے کا افسوس ہو رہا تھا۔۔۔ مگر اسے پتہ تھا کہ اب نیلو فر کے جسم کی پیاس اسے چین نہیں لینے دے گی۔۔۔ وہ سوئی ہوئی پیاس جسے زمان نے جگا دیا تھا۔ اور اسے یقین تھا کہ تھوڑی دیر کے بعد وہ دوبارہ اسکی بانہوں میں ہو گی۔۔۔
- جیسے ہی نیلو فر کمرے سے باہر نکلی تو ڈاکٹر ہما اور زیب نرسنگ کاؤنٹر پر بیٹھی ہوئی تھیں۔ نیلو فر کا شرم سے لال چہرہ۔۔۔ اور اسے گھبرائی ہوئی دیکھ کر زیب بولی۔۔۔
- زیب۔۔۔ میم۔۔۔ خیریت تو ہے نا۔۔۔ آپ گھبرائی ہوئی سی لگ رہی ہیں۔۔۔ ڈاکٹر زمان نے کوئی سیریس بات کی ہے کیا آپ کے شوہر کے بارے میں۔۔۔ یا کچھ اور۔۔۔

- نیلو فر اپنی حالت پر قابو پانے کی کوشش کرتی ہوئی بولی۔۔۔ن۔۔۔ن۔۔۔نہیں۔۔۔نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔ یہ کہہ کر وہ آگے بڑھ گئی لفٹ کی طرف اپنے کمرے میں جانے کے لیے۔
- زیب نے معنی خیز انداز میں ہما کی طرف دیکھا اور دونوں مسکرانے لگیں۔۔۔ اور پھر دونوں آفس میں داخل ہوئیں اور زیب زمان سے بولی۔
- زیب۔۔۔ ڈاکٹر زمان۔۔۔ لگتا ہے کہ اس پجاری پر آپ نے پہلی ہی ملاقات میں ہاتھ ڈال دیا ہے۔۔۔ بہت گھبرائی ہوئی تھی وہ۔۔۔
- زمان ہنسنے لگا۔۔۔ بابا بابا بابا۔۔۔ ہاں بات تو کچھ ایسی ہی ہے۔۔۔ لیکن کیا ہے ناکہ پھر بھی وہ ہاتھ سے پھسل گئی ہے۔۔۔
- ہما۔۔۔ پھسل گئی ہے ہاتھ سے تو پھر کونسا آپ نے اس کا پیچھا چھوڑ دینا ہے۔۔۔
- زمان نے قریب ہی کھڑی ہوئی ہما کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔۔۔ اور اسے اپنی گود میں کھینچ لیا۔۔۔ اور بولا۔۔۔ جیسے تمہارا پیچھا نہیں چھوڑا تھا ویسے ہی نا۔۔۔
- ہما کو اپنی بانہوں میں سمیٹ کر زمان نے اپنے ہونٹ اسکے ہونٹوں پر رکھ دیئے اور اسکو چومنے لگا۔۔۔ کچھ دیر کے لیے ہمانے بھی اسکا ساتھ دیا۔۔۔ اور پھر اسے پرے ہٹاتی ہوئی بولی۔۔۔ ہٹو پیچھے۔۔۔ مجھے نہیں شوق کہ کسی اور کے لیے جاگی ہوئی اپنی ہوس تم میرے پر پوری کرو۔۔۔ یہ کہہ کر ہما ہنسنے لگی۔۔۔ اور وہ دونوں بھی۔۔۔ کچھ دیر تک زمان ہما اور زیب دونوں کہ ہی آفس میں چھیڑ چھاڑ کرتا رہا۔۔۔ انکو کسنگ کرتا رہا۔۔۔ انکے مموں سے کھیلتا رہا۔۔۔ اور زیب بھی اسکے لوڑے کو دبائی رہی۔۔۔ اور پھر بولا۔۔۔ رکو تم لوگ میں ذرا نیلو فر کو ایک ڈوز اور دے کر آتا ہوں۔۔۔ یہ کہہ کر وہ کمرے سے نکل گیا۔
- نیلو فر کے روم میں پہنچا تو اسکا شوہر سو رہا تھا۔۔۔ اور نیلو فر ایک صوفے پر بیٹھی ہوئی اپنا موبائل دیکھ رہی تھی۔۔۔ زمان کو اپنے کمرے میں داخل ہوتا ہوا دیکھ کر وہ گھبرا گئی۔۔۔ اور اپنے شوہر کی طرف دیکھنے لگی۔۔۔ زمان نے آہستہ سے دروازہ بند کیا اور نیلو فر کی طرف بڑھا۔۔۔ نیلو فر گھبرا کر اسے سر کے اشارے سے قریب آنے سے منع کرنے لگی۔۔۔ مگر زمان اسکے قریب گیا۔۔۔ اور اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے صوفے سے اٹھا لیا۔۔۔ نیلو فر انکار میں سر ہلاتی ہوئی بھی اُٹھ گئی۔۔۔ اور زمان اسے اپنے ساتھ اسکے شوہر کے بیڈ کے سرہانے کی طرف لے آیا۔۔۔ جہاں پر اسکی نظر نہیں پڑ سکتی تھی۔۔۔

- اس جگہ لاتے ہی زمان نے نیلو فر کو اپنی بانہوں میں کھینچ لیا۔ اور اپنے سینے سے لگا لیا۔
- آہستہ سے اسکے کان میں سرگوشی کی۔۔۔ میرے اندر آگ لگا کر کیوں بھاگ آئی تھی میری جان۔۔۔
- نیلو فر بھی آہستہ سے بولی۔۔۔ نہیں پلیز مجھے چھوڑ دیں۔۔۔ یہ سب ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ میں ایسا نہیں کر سکتی۔۔۔
- زمان نے اپنا ہاتھ اسکی کمر پر سہلاتے ہوئے کہا۔۔۔ نہیں ایسا کر سکتی تو کیا ایسے ہی اپنے جسم کو اس آگ میں جلاتی رہو گی۔۔۔
- نیلو فر اس ہو گئی۔۔۔ اور اپنی مزاحمت کو بھول کر بولی۔۔۔ یہ تو میرا مقدر ہے اب۔۔۔
- زمان نے اسکی تھوڑی کو اپنی انگلی سے اوپر کو کیا اور اسکے گلانی ہونٹوں کو چوم کر بولا۔۔۔ اپنا مقدر تو تم کو خود ہی بدلنا ہے نا۔۔۔ اور اگر ایسا موقع ملنے پر بھی تم فائدہ نہیں اٹھاؤ گی تو پھر سد ایسا ہی رہ جاؤ گی۔۔۔ اپنا ہاتھ اسکی کمر پر پھیرتے ہوئے بولا۔۔۔ کیا ایسے ہمیشہ کے لیے اپنے جسم کو پیاس کو جھیل پاؤ گی۔۔۔ برداشت کر سکو گی۔۔۔ بولا۔۔۔
- نیلو فر کے جسم پر سرکتے ہوئے زمان کے ہاتھ اس پر جادو کر رہے تھے۔۔۔ اسکے جسم کو پگھلا رہے تھے۔۔۔ اسکی بے چینی میں اضافہ کر رہے تھے۔۔۔ اسکے جسم کی تڑپ کو بڑھا رہے تھے۔۔۔ اسکے اندر کالا آبگھلا رہے تھے جو اسکی چوت میں سے ٹپکنے کو تیار تھا۔۔۔ نیلو فر سسکی۔۔۔ پلیز زرز زرز اکثر صاحب۔۔۔ چھوڑ دیں مجھے۔۔۔ بڑی مشکل سے اس آگ کو اپنے اندر روکا ہوا ہے جسے آپ ہوا دے رہے ہیں۔۔۔ پلیز زرز زرز نہیں کریں۔۔۔ میں آپ کے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں۔۔۔ ایسا نہ ہو کہ میں بہک جاؤں۔۔۔
- زمان نے اسکی بات پوری ہونے سے پہلے ہی اپنے ہونٹ نیلو فر کے ہونٹوں پر رکھ دیے اور انکو چوسنے لگا۔۔۔ اسکا ہاتھ اسکی کمر پر کس گیا۔۔۔ اور نیلو فر کے سینے کے ابھار زمان کی چھاتی پر دب گئے۔۔۔ نیلو فر کی سانسیں تیز ہونے لگیں۔۔۔ اسکی مزاحمت ختم ہوتی جا رہی تھی۔۔۔ اسکو خود بھی احساس نہیں ہوا کہ کب اسکے دونوں بازو اٹھے اور زمان کی گردن کے گرد حائل ہو گئے۔۔۔ نیلو فر کو خوبصورت اور گداز جسم اب زمان کی بانہوں میں تھا۔۔۔ زمان نے بھی اسکی خود سپردگی کو دیکھتے ہوئے اپنے ایک ہاتھ کو اسکی شرٹ کے نیچے سرکایا۔۔۔ اور اسکے ننگے ملائم جسم پر رکھ دیا۔۔۔ اور اسکی ننگی کمر کو سہلانے لگا۔۔۔ اسکا ہاتھ اوپر کو سرک رہا تھا نیلو فر کی کمر پر۔۔۔ اور پھر اسکا ہاتھ نیلو فر کی بریزر کے ہک سے کھیلنے لگا۔۔۔ دوسرا ہاتھ نیلو فر کی گانڈ کو دبائے لگا۔۔۔ نیلو فر کے منہ سے سسکاریاں نکل رہی تھیں۔۔۔ اور اب وہ زمان کے جسم کے ساتھ چپکتی چلی جا رہی تھی۔۔۔ نیچے سے اسے زمان کی پینٹ میں اسکا اکڑا ہوا لوڑا بھی اپنی چوت پر دباؤ ڈالتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔ اب نیلو فر بھی کسنگ کرنے میں زمان کا ساتھ دے رہی تھی۔۔۔

- زمان نے جب دیکھا کہ اب نیلو فر مکمل طور پر اسکے قابو میں ہے تو اس نے اسے چھوڑ دیا اور اس سے الگ ہو گیا۔ نیلو فر حیرانی سے زمان کی طرف دیکھنے لگی۔۔۔ جیسے پوچھ رہی ہو کہ کیا ہوا۔
- زمان۔۔۔ یہاں ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ تھوڑی دیر بعد میں تمکو بلاؤں گا تم آ جانا۔ پھر وہاں سب کچھ کریں گے۔۔۔ نیلو فر اسکی بات سن کر شرما گئی۔۔۔ زمان کمرے سے نکل گیا۔ اور نیلو فر واپس صوفے پر آ کر بیٹھ گئی۔ اس نے نہ چاہتے ہوئے بھی اپنا ہاتھ اپنے ٹراؤز کے اوپر سے اپنی چوت پر رکھا تو اسے اپنی چوت گیلی ہوتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔ چوت کو ہاتھ لگتے ہی ہماسک پڑی اور زور سے اپنی چوت کو اپنی مٹھی میں دبایا۔
- رات کے 2 بج رہے تھے۔ اور نیلو فر بار بار ٹائم دیکھ رہی تھی۔ زمان ابھی تک اسے بلانے کے لیے نہیں آیا تھا۔۔۔ اسے حیرانی ہو رہی تھی کہ کیا زمان اسے بھول گیا ہے۔۔۔ اسے غصہ آ رہا تھا کہ اس نے زمان کا موبائل نمبر بھی نہیں لیا۔ ورنہ شاید وہ اسے کال بھی کر دیتی۔ اس کا شوہر تو ابھی تک سو رہا تھا۔ شاید کچھ میڈیسن کا اثر تھا۔ نیلو فر اپنے موبائل میں خود کو مصروف کر رہی تھی۔ اتنے میں دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی۔ نیلو فر چونک اٹھی۔ اور اسکے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ اس نے دوڑ کر دروازہ کھولا تو اسے اپنی مسکراہٹ فوراً چھپانی پڑی۔ کیونکہ سامنے ہاسپٹل کا سوئیپر رشید کھڑا تھا۔
- نیلو فر۔۔۔ جی۔۔۔ کیا بات ہے۔۔۔؟؟؟؟
- رشید۔۔۔ میڈم جی۔۔۔ وہ آپ کو ڈاکٹر زمان بلا رہے ہیں اپنے اوپر والے آفس میں۔۔۔ شاید آپکے مریض کے بارے میں کچھ بات کرنی ہے۔
- نیلو فر سمجھ گئی تھی کہ زمان نے کونسی بات کرنی ہے۔۔۔ وہ بولی۔۔۔ اچھا میں آتی ہوں۔
- رشید چلا گیا۔ نیلو فر نے اندر جا کر اپنے شوہر کو چیک کیا۔ کہ وہ سو رہا ہے نا ابھی تک۔۔۔ پھر ہاتھ روم میں جا کر اپنے پرس میں سے لپ اسٹک نکال کر اپنے ہونٹوں پر لگا لی۔ اپنے میک اپ کو دوبارہ سے ہلک پھلکا کھینچ دیا۔ اور فریش ہو کر اپنے کمرے سے باہر نکل آئی۔ اور ادھر ادھر دیکھا۔ کوئی نہیں تھا۔ ایک طرف رشید ایک پنج پر لیٹا ہوا تھا۔ شاید وہ بھی سو گیا تھا۔ نیلو فر آہستہ آہستہ اوپر کی طرف بڑھی۔ اس نے سیڑھیوں سے ہی جانے کا ارادہ کیا۔
- اوپر پہنچ کر دیکھا تو ایک کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اور لائٹ جل رہی تھی۔ باقی کمرے تو جیسے خالی ہی لگ رہے تھے۔ یا کوئی اندر مریض تھا بھی تو دروازے بند تھے۔ نیلو فر کھلے ہوئے دروازے کی طرف گئی۔ تھوڑا سا اسے کھولا تو اسے ڈاکٹر زمان اندر صوفے پر بیٹھا ہوا نظر آیا۔ یہ وہی کمرہ تھا جہاں زمان نے ہما کو پہلی بار چودا تھا۔ اور نجانے اب تک کتنی اور لڑکیوں کو وہیں پر چود چکا تھا۔ نیلو فر نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے اپنے قدم کمرے میں داخل کر دیئے۔ اور اندر جا کر دروازہ بند کر دیا۔

- زمان اسکو کمرے میں دیکھ کر خوش ہو گیا۔ اپنی جگہ سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اور اسکے لیے اپنی ہانہیں پھیلا دیں۔ نیلو فر شرماتی۔ لجاتی ہوئی اسکی طرف بڑھی اور خود کو اسکی ہانہوں میں دے دیا۔ زمان نے بھی اسکے نرم و گداز جسم کو اپنی ہانہوں میں بھر لیا۔ اب دیر کس بات کی تھی۔ ہانہوں میں لیتے ہی زمان اسکے ہونٹوں کو چومنا لگا۔ اور نیلو فر بھی اسکا بھرپور ساتھ دینے لگی۔ زمان نے اپنے ہاتھ نیلو فر کی چھاتیوں پر رکھ دیئے۔ اور انکو آہستہ آہستہ دبائے لگا۔ پہلی بار زمان نے اسکے بوس کو چھوا تھا۔ بہت ہی بھرے بھرے اور ٹائٹ مٹھے نیلو فر کے۔ زمان انکو دباتے ہوئے اسکے ہونٹوں کو چوس رہا تھا۔ زمان نے اسکی شرٹ کو نیچے سے پکڑا اور اوپر کو اٹھانے لگا۔ نیلو فر نے اپنے بازو اوپر اٹھا دیئے۔ اور زمان نے اگلے ہی لمحے اسکی شرٹ اتار کر ایک طرف پھینک دی۔ نیلو فر گور گور ابدن اسکے سامنے نکلا تھا۔ اسکے اوپری جسم پر صرف ایک سفید رنگ کی برائھی تھی۔ جس میں سے بھی اسکے مٹھے آدھے باہر کو ابلے پڑ رہے تھے۔

- زمان نے اسکی تنگی کمر کو اپنے ہاتھوں میں لیا۔ اور اسکے مموں کا جائزہ لینے لگا۔ بڑے بڑے مموں کی درمیانی کلیو تاج بہت ہی سیکسی لگ رہی تھی۔ زمان نے اپنے ہونٹ اسکے مموں کے بیچ میں رکھے اور اسکے کلیو تاج کو چوم لیا۔ پھر دونوں مموں کے درمیان میں اپنی زبان پھیرنے لگا۔ نیلو فر نے اپنے دونوں ہاتھ زمان کے سر کے پیچھے رکھے اور اسے اپنی چھاتیوں کی طرف کھینچ لیا۔ زمان نے نیلو فر کی برا کے کپس کو نیچے کو سرکا کر اسکے مموں کو ننگا کر دیا۔ اور اسکے ایک نیل کو اپنے منہ میں لے کر چوسنے لگا۔ نیلو فر کے منہ سے سسکاریاں نکلنے لگیں۔

- زمان نے اسکے نیپلز کو باری باری چوستے اور کاٹتے ہوئے نیلو فر کی چوت کو اسکے ٹراؤزر کے اوپر سے سی سہلانا شروع کر دیا۔ اسے محسوس ہو گیا تھا کہ اسکی چوت گیلی ہو رہی تھی۔ زمان نے اسکے ٹراؤزر کو بھی نیچے سرکا دیا۔ جو اسکے پیروں میں جا گرا۔ اب زمان نے نیلو فر کی برا کا ہک بھی کھول دیا اسکی کمر پر سے اور اسکی برا بھی اتر کر نیچے گر پڑی۔ اب نیلو فر کا پورا جسم بالکل ننگا تھا۔ اور ننگا جسم زمان کی ہانہوں میں تھا۔ زمان نے اسے لے جا کر بیڈ پر لٹا دیا۔ اور اسکے جسم کو یہاں وہاں سے چومنے لگا۔ کبھی اسکے پیٹ کو کبھی اسکے کندھوں کو۔ کبھی گردن کو تو کبھی اسکی رانوں کو۔ اور آخر اسکی ٹانگوں کو کھول کر اپنا منہ نیلو فر کی چوت کے اوپر رکھ دیا۔ جیسے ہی اسکی چوت کو چوما تو نیلو فر کا جسم کانپ کر رہ گیا۔ زمان نے اسکی چوت کے بند لیوں پر آہستہ آہستہ اپنی زبان اوپر نیچے کو چلابانی شروع کر دی۔ چوت کی لائن میں اسکی زبان اسے چاٹ رہی تھی۔ بنا کسی دیر کے نیلو فر کی چوت سے پانی بہنے لگا۔ جسے چاٹنے میں زمان نے کوئی دیر نہیں کی۔ نیلو فر کی چوت کا نمکین پانی۔ زمان کے منہ میں جانے لگا۔ وہ اسے چاٹنے لگا۔ کبھی اپنی زبان کو اسکی چوت کے اندر سرکا کر اسے اندر باہر کرتا تو نیلو فر تو جیسے پاگل ہی ہو جاتی۔

- جب نیلو فر کی حالت زیادہ ہی خراب ہونے لگی تو زمان کو اس پر ترس آ ہی گیا۔ اس نے اٹھ کر اپنی پینٹ اتاری۔ اور اپنا اکڑا ہوا لوڑا نیلو فر کی چوت کے سوراخ پر رکھ دیا۔ اور آہستہ آہستہ اسے اسکی چوت پر رگڑنے لگا۔

- چوت سے نکلے ہوئے پانی نے اسکے لوڑے کو چکنا کر نا شروع کر دیا۔ اور جیسے ہی زمان نے اپنے لوڑے کا دباؤ نیلو فر کی چوت پر بڑھایا۔ تو وہ پھسل کر اندر داخل ہو گیا۔ اتنے لمبے عرصے کے بعد اپنی چوت میں لوڑے کے جاتے ہی نیلو فر سسک پڑی۔ اور اس کی چوت نے فوراً ہی پانی چھوڑ دیا۔ کیونکہ اسکے لوڑے کی گرمی کو وہ برداشت نہیں کر پائی تھی۔۔۔

- زمان اس کی حالت دیکھ کر خوش ہو گیا۔ اب اس نے آہستہ آہستہ دھکے لگاتے ہوئے نیلو فر کو چو دنا شروع کر دیا۔۔۔ نیلو فر نے بھی اپنی دونوں ٹانگیں اٹھا کر زمان کے کندھوں پر رکھ دیں۔ اور زمان کے دھکوں میں تیزی آنے لگی۔ نیلو فر کے منہ سے سسکاریاں بھی نکل رہی تھیں۔ جو پورے کمرے میں گونج رہی تھیں۔۔۔ زمان بھی نیلو فر کی بہت سارے دنوں کی پیاس کو اچھے سے بجھانا چاہ رہا تھا۔۔۔ بنا رکے وہ نیلو فر کو چو د رہا تھا۔۔۔ اور نیلو فر بھی اس کا پورا پورا ساتھ دے رہی تھی۔۔۔ اس دوران وہ ایک بار پھر پانی چھوڑ چکی تھی۔۔۔ اور زمان کے لوڑے کو اپنی چوت میں دبا رہی تھی۔۔۔ اپنی چوت کے مسلسلز کے ساتھ۔۔۔ 15 منٹ کے بعد زمان کے لوڑے نے بھی نیلو فر کی چوت کے اندر ہی اپنا پانی چھوڑ دیا۔۔۔ بلکہ نیلو فر کی چوت کے اندر دھکتے ہوئے انگاروں پر اپنے لوڑے کا پانی چھڑک کر انکو ٹھنڈا کر دیا۔۔۔ چاہے کچھ وقت کے لیے ہی سہی۔۔۔۔

قریب ایک گھنٹہ کی چدائی کے بعد زمان نے نیلو فر کو اسکے کمرے میں واپس جانے دیا۔۔ نیلو فر واپس آئی تو اسکا شوہرا بھی بھی سو رہا تھا۔ نیلو فر نے شکر کا سانس لیا۔ کہ اسکے شوہر کو کچھ پتہ نہیں چلا۔۔ کمرے میں واپس آکر واش روم میں گئی اور اپنی چوت کی صفائی کرنے کے بعد واپس آکر لیٹ گئی۔۔ اسکے تن بدن میں اتنا سکون دوڑ رہا تھا کہ لیٹتے ہی اسکی آنکھ لگ گئی۔۔ صبح 7 بجے زیب نے ہی اسکو جگایا۔۔ اسکا شوہر جمشید بھی جاگ چکا تھا۔۔ زیب نے نیلو فر کو جگایا۔ نیلو فر اٹھی اور اپنے کپڑے ٹھیک کرنے لگی۔۔

زیب۔۔ میڈم لگتا ہے آپ کو کافی سکون کی نیند آئی ہے رات کو۔۔

نیلو فر نے گھبرا کر زیب کے چہرے کی طرف دیکھا مگر اسے کچھ بھی غلط تاثرات نظر نہیں آئے بس ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔۔ جسکے جواب میں نیلو فر بھی مسکرا دی۔۔ اتنے میں ڈاکٹر زمان بھی کمرے میں داخل ہوا۔ اس نے بس ایک ذرا سی نظر نیلو فر پر ڈالی۔۔ ایک زیر لب مسکراہٹ کے ساتھ۔۔ اور پھر جمشید صاحب کو چیک کرنے لگا۔۔ ڈاکٹر زمان کو دیکھ کر نیلو فر کے دل کی دھڑکن اتھل پتھل ہونے لگی تھی۔۔ مگر اس نے اپنے دل کو سنبھالنا شروع کر دیا۔۔

زمان۔۔ جمشید صاحب۔۔ اب آپ کی طبیعت کافی بہتر ہے امید ہے کہ آج آپ کو چھٹی ہو جائے گی
ہاسپٹل سے۔۔۔

جمشید ہنستے ہوئے۔۔ کمال ہے ڈاکٹر صاحب۔۔ آپ کو تو اپنے ہاسپٹل کا بل بڑھانے کی فکر ہونی چاہیے۔۔

مگر آپ ہیں کہ مجھے ڈسچارج کرنے کا پلان بنا رہے ہیں۔۔

جمشید صاحب کی بات سن کر سب ہی ہنسنے لگے۔۔

جمشید۔۔ ڈاکٹر صاحب یہ تو مذاق کی بات تھی۔۔ باقی یہ حقیقت ہے کہ آپ نے اور آپ کے ہاسپٹل نے

میرا بہت اچھا علاج کیا ہے۔۔ میری آپ سے ایک درخواست تھی۔۔

زمان۔۔ جی۔۔ جی۔۔ بولیں۔۔

جمشید۔۔ آپ سے گزارش ہے کہ اگر آگے بڑھا محسوس نہ ہو تو کچھ دن کے بعد آپ میرے گھر پر آکر مجھے

چیک کر جائیں۔۔ تاکہ مجھے یہاں آنے کا جھنجھٹ نہ ہو۔۔ لیکن یہ آپ پر ہے کہ اگر آپ کو کوئی پر اہم نہ

ہو تو۔۔ فیس کی آپ فکر نہیں کریں۔۔ وہ میں آپ کو ضرور ادا کروں گا۔۔

جمشید کی بات سن کر زمان نے ایک نظر نیلو فر کی طرف دیکھا۔۔ اس کے چہرے پر بھی ہلکی سی مسکراہٹ

پھیل گئی تھی۔۔ خوشی سے بھرپور مسکراہٹ۔۔ جسے وہ چھپانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

زمان۔۔ نہیں۔ نہیں۔۔ جمشید صاحب۔۔ اگر آپ کہیں گے تو میں ضرور آ جاؤں گا۔۔

جمشید۔۔ نیلو فر۔۔ آپ پلیز ڈاکٹر صاحب کو گھر کا ایڈریس بتا دیجئے گا۔۔

نیلو فر۔۔ ٹھیک ہے۔۔ آپ بے فکر رہیں۔۔

میڈیسن دینے کے بعد ڈاکٹر زمان اور زیب کمرے سے نکل آئے۔۔

زیب۔۔ زمان صاحب۔۔ آپ کا کام تو خود بخود ہی بن گیا ہے۔۔ بنا کوئی محنت کیے ہوئے۔۔ ہا ہا ہا ہا ہا

زمان بھی مسکرا نے لگا۔۔

تھوڑی دیر کے بعد انور ہما کو لینے کے لیے آگیا۔۔ تو وہ گاڑی پارک کر کے اندر آگیا۔۔

ہما۔۔ ارے میں تو تیار ہوں۔۔ آپ اندر آگئے میں آہی رہی تھی۔۔

انور۔۔ یار رُکو ذرا۔۔ مجھے بھی کچھ کام تھا یہاں۔۔

ہما۔۔ یہاں۔۔ ہاسپٹل میں۔۔ کیا کام ہے۔۔

انور۔۔ یار وہ میرے باس بیمار ہیں اور وہ اسی ہاسپٹل میں داخل ہیں۔۔ میں نے سوچا کہ ان کی خبر بھی لیتا جاؤں صبح صبح ہی۔۔ بس رات کو ہی پتا چلا ہے مجھے بھی۔۔

ہما۔۔ ہاں۔۔ ہاں۔۔ ضرور۔۔ کیا نام ہے انکا۔۔

انور۔۔ جمشید صاحب۔۔

ہما چونک پڑی۔۔ اسکے چہرے پر سے ایک رنگ سا آکر گزر گیا۔۔ اور رات کی ساری بات اسکے دماغ میں گھوم گئی۔۔ وہ اب انور کو کیا بتاتی کہ اسکے باس کی بیوی ڈاکٹر زمان سے رات کو چداتی رہی ہے۔۔ ہمانے چُپ ہی رہنے کا فیصلہ کیا۔۔ اور انور کو لے کر جمشید صاحب کے کمرے کی طرف بڑھی۔۔ کمرے میں

جا کر انور نے اپنے باس کا حال دریافت کیا۔۔ اور نیلو فر سے بھی ملا۔۔ انکو پتہ چلا کہ ہما انور کی بیوی ہے تو جمشید صاحب بہت خوش ہوئے اور ڈاکٹر ہما کی تعریف کی۔۔ مگر نیلو فر تھوڑا گھبرار ہی تھی۔۔ ہما نیلو فر کے قریب گئی اور اسکا ہاتھ پکڑ کر بولی۔۔ میڈم گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے۔۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔ نیلو فر نے شرم سے اپنی نظریں جھکا لیں۔۔ ہما نے نیلو فر کے ساتھ موبائل نمبرز بھی ایکسچینج کیے۔۔ پھر ہما اور انور کچھ دیر کے بعد انکے کمرے سے نکل آئے۔۔ باہر کاؤنٹر پر انور کا ٹاکرا زیب سے ہو گیا۔۔ اس نے مسکرا کر انور کی طرف دیکھا تو انور کے چہرے پر گھبراہٹ کے آثار پھیل گئے۔۔

زیب۔۔ ہیلو انور صاحب۔۔ کیسے ہیں آپ۔۔؟؟؟

انور۔۔ ہہہہ۔۔ ہیلو۔۔ بالکل ٹھیک ہوں میں۔۔

انور زیادہ بات نہیں کرنا چاہتا تھا زیب سے اس لیے وہ جلدی سے ہما کا ہاتھ پکڑ کر باہر نکل آیا۔۔ اور زیب پیچھے مسکراتی ہوئی انکو جاتا ہوا دیکھتی رہ گئی۔۔ انور کے چہرے کی گھبراہٹ ہما نے بھی دیکھ لی تھی۔۔ وہ سمجھ گئی کہ انور اسکے سامنے زیب کے اس طرح بات کرنے پر گھبرا گیا ہے۔۔ اس بات پر ہما بھی مسکرا دی

--

گاڑی میں ہما بولی۔۔ آپ کے باس کی طبیعت اب ٹھیک ہے۔۔ ہو سکتا ہے کہ آج انکی چھٹی ہو جائے۔۔

انور۔۔ چلو اچھی بات ہے یہ تو۔۔

ہمانے انور کی طرف دیکھا۔۔ انور تم کچھ پریشان لگ رہے ہو۔۔

انور۔۔ نہیں۔۔ نہیں تو۔۔ ایسی تو کوئی بات نہیں ہے۔۔

ہما۔۔ اوکے۔۔ ٹھیک ہے۔۔ ویسے تمہارے باس کی بیوی تو کافی خوبصورت ہے۔۔

انور مسکرایا۔۔ ہاں۔۔ یہ تو ہے۔۔

ہما انور کے بازو پر چٹکی کاٹتی ہوئی بولی۔۔ تم مردوں کی نظریں ہر وقت عورتوں کو ہی کیوں تاڑتی رہتی ہوتی ہیں۔۔۔

انور ہنسنے لگا۔۔ ارے یار۔۔ بھلا کون اتنی پیاری پیاری عورتوں کو دیکھنے سے خود کو باز رکھ سکتا ہے۔۔۔

دونوں ہنسنے لگے اور گھر پہنچ گئے۔۔۔ آج سٹڈے تھا۔۔۔ تو انور کو بھی ڈیوٹی پر نہیں جانا تھا۔۔۔ دونوں نے ناشتہ کیا اور کچھ دیر ریسٹ کرنے کے لیے لیٹ گئے۔۔۔ انور تو سو گیا۔۔۔ مگر ہما کو نیند نہیں آرہی تھی۔۔۔ اچانک اس کو کچھ خیال آیا۔۔۔ اس نے انور کا موبائل اٹھایا۔۔۔ اور اس کا جائزہ لینے لگی۔۔۔ اسکے میسیجز میں اسے زیب کے میسج بھی نظر آئے۔۔۔ جن کو پڑھ کر ہما کو پریشانی ہوئی۔۔۔ مگر پھر اس نے خود کو تسلی دی کہ کوئی بات نہیں سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ اسے امید تھی کہ جو بھی ہو رہا ہے وہ بہت آگے تک نہیں جائے گا۔۔۔ اور ہو سکتا ہے کہ یہ سب کچھ بہت جلد ہی ختم ہو جائے۔۔۔ اسے خیال آنے لگا کہ وہ خود بھی تو یہی سب کچھ کر رہی ہے۔۔۔ اور یہاں تک کہ انور کے خاص دوست یاسر کے ساتھ بھی وہ جسمانی تعلقات قائم کر چکی ہے۔۔۔ اور کچھ دن پہلے ہی وہ ہاسپٹل سے غائب ہو کر پوری رات یاسر کے ساتھ اسکے گھر میں اسکے بستر پر گزار کر آئی ہے۔۔۔ یاسر کا ذہن میں آتے ہی اسکے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔۔۔ شروع میں تو یاسر نے اسکو بلیک میل کیا تھا۔۔۔ مگر پھر سب کچھ دوستانہ انداز میں ہونے لگا تھا۔۔۔ اور ہمانے بھی اس سب کو قبول کر لیا تھا۔۔۔ کیونکہ وہ جانتی تھی کہ یاسر بہت عرصے سے اس پر نظر رکھے ہوئے تھا۔۔۔ اور جیسے ہی اسے موقع ملا اس نے ہما کو اپنے بستر پر لانے کا موقع ہاتھ سے نہ جانے دیا۔۔۔

پھر ہما اپنا موبائل دیکھنے لگی۔۔۔ اتنے میں اسکو ایک واٹس ایپ میسج آیا۔۔۔ ہمانے دیکھا تو یہ یاسر کا تھا۔۔۔ یاسر کا میسج دیکھ کر ہما مسکرا پڑی۔۔۔ اپنے ساتھ ہی لیٹے ہوئے اپنے شوہر اور یاسر کے دوست انور پر نظر ڈالی تو وہ کروٹ لے کر سو رہا تھا۔۔۔

(اب آگے کی کچھ بات چیت جو ہوگی وہ ہمارا اور یاسر کے واٹس ایپ میسجز ہوں گے)

ياسر - هيلو -

ہم۔۔۔ لوجی۔۔۔ ادھر شیطان کو یاد کرو۔۔۔ اُدھر شیطان حاضر۔۔۔ ہاہاہاہاہاہاہا۔۔۔

یا سر۔۔۔ زہے نصیب۔۔۔ زہے نصیب۔۔۔ اسکا مطلب ہے کہ ہماری بھائی جان ہمیں ہی یاد کر رہی تھیں

سنائیں۔۔ بھائی جان کیسی ہیں آپ۔۔۔؟؟؟

ہما۔۔ میں ٹھیک ہوں۔۔ آپ اپنی سنائیں۔۔؟؟؟

یاسر۔۔ ارے ہم تو مڑپ رہے ہیں آپ سے ملنے کے لیے۔۔

ہما مسکرائی۔۔۔ کیوں جی۔۔ ہم سے ملنے کے لیے کیوں تڑپ رہے ہیں۔۔ لگتا ہے شمع بھابی ابھی تک گھر

واپس نہیں آئیں۔۔

یاسر۔۔ اب تو لگتا ہے کہ شمع آ بھی جائے گی تو بھی ہمیں سکون نہیں ملنے والا۔۔

ہما مسکرائی۔۔ کیوں جی۔۔۔۔؟؟؟؟

یاسر۔۔ بس آپ کی یاد ہمیں بے چین کر دیتی ہے نا۔۔

ہما۔۔ اچھا جی۔۔۔۔ پر اس رات آپ کی بے چینی دور کر تو دی تھی اچھے سے۔۔

یاسر۔۔ اسی ایک رات نے تو میری بے چینی کو بڑھا دیا ہے۔۔ ویسے انور کہاں ہے۔۔

ہما۔۔ سو رہے ہیں یہاں میرے پاس ہی۔۔

یاسر۔۔ گڈ۔۔ یہ اچھی بات ہے۔۔۔

ہما مسکرائی۔۔ کیوں جی۔۔ یہ اچھی بات کیسے ہو گئی۔۔ آپ کا دوست سو رہا ہے اور آپ اسکی بیوی سے
عشق لڑا رہے ہیں موبائل پر۔۔۔

یا سر۔۔ آپ کو ہمارے موبائل پر عشق لڑانے پر اعتراض ہے تو وہاں آپ کے پاس آ جاتے ہیں۔۔

ہما۔۔ جی نہیں۔۔ شکریہ۔۔ مجھے کوئی عشق نہیں لڑانا آپ سے۔۔

یا سر۔۔ اچھا یہ تو بتائیں کہ ابھی آپ نے پہنا ہوا کیا ہے۔۔

ہما۔۔ گاؤں پہنا ہوا ہے۔۔۔

یا سر۔۔ اور گاؤں کے نیچے۔۔

ہما۔۔ کیوں بتاؤں۔۔۔

یا سر۔۔ بتائیں نا بھابی۔۔۔ پلیز زرزرز۔۔۔۔

ہما۔۔۔ برا اور پینٹی۔۔۔

اتنے میں یاسر نے اسے واٹس ایپ پر ویڈیو کال کر دی۔۔۔ کچھ دیر تک تو ہما اپنے موبائل کی سکرین کو دیکھتی رہی اور پھر اس نے کال اٹینڈ کر لی۔۔۔ سکرین پر یاسر کی تصویر ابھر آئی۔۔۔ اور ہما کی تصویر بھی دوسری طرف جانے لگی۔۔۔ یاسر بھی اپنے بیڈ پر لیٹا ہوا تھا۔۔۔ اس نے ہما کو دیکھ کر ہاتھ ہلایا۔۔۔ تو ہما نے بھی مسکرا کر ہاتھ ہلادیا۔۔۔ ہما بار بار انور کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔ ہما نے موبائل کا کیمرہ انور کی طرف موڑا اور سوتے ہوئے انور کو یاسر کو دکھایا۔۔۔ یاسر کچھ کہہ رہا تھا مگر اسے یاسر کی کوئی بھی بات سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔۔ وہ بیڈ سے اٹھی اور کمرے سے باہر آگئی۔۔۔ اور باہر لاونج کے صوفے پر لیٹ گئی۔۔۔ ایسی جگہ پر کہ اسکی نظر اپنے بیڈ روم کے دروازے پر رہے۔۔۔ لیکن اگر انور اچانک کمرے سے باہر نکلے تو ہما کی تو نظر اس پر پڑے مگر وہ اسکو نہ دیکھ سکے۔۔۔ کہ وہ کس حالت میں لیٹی ہوئی ہے۔۔۔

یاسر۔۔۔ یہ ٹھیک کیا آپ نے کہ باہر آگئی ہیں۔۔۔ ورنہ انور نے ہم لوگوں کو ڈسٹرب کرتے رہنا تھا۔۔۔

ہما مسکرا دی۔۔۔ یاسر صاحب۔۔۔ آپکے ارادے کچھ نیک نہیں لگ رہے مجھے۔۔۔

یاسر۔۔ ارادے ہمارے بالکل نیک ہیں بھابی جی۔۔ آپ موبائل تھوڑا پیچھے کرو اور مجھے دکھاؤ کہ تم نے کیا پہنا ہوا ہے۔۔ اور کیسی لگ رہی ہو۔۔ ہمارے اپنا ہاتھ دور کر کے موبائل دور کیا۔۔ اور خود کو دکھانے لگی۔۔ وہ اس وقت ایک پنک کمر کے گاؤن میں تھی۔۔ اور اسکی بیلٹ تھوڑی ڈھیلی ہونے کی وجہ سے اسکا گلہ کھلا ہوا تھا۔۔ اور گورا گورا سینہ نظر آ رہا تھا۔۔

یاسر۔۔ بھابی جی۔۔ اپنا گاؤن تو کھولیں نا۔۔

ہما مسکرائی۔۔ اور اسکو ٹھینکا دکھانے لگی۔۔ پھر اپنے کندھے پر سے اپنے گاؤن کو سرکایا۔۔ اور اسکے کندھے پر اسکی برا کی سٹریپ نظر آنے لگی۔۔ ایسے ہی دوسری طرف سے بھی اس نے اپنے کندھے کو کھول دیا۔۔ اور یاسر کو تڑپانے لگی۔۔ مسکراتی ہوئی۔۔

یاسر۔۔ بھابی جی۔۔ کیوں ایسے تڑپا رہی ہو آپ ہمیں۔۔ جلدی سے کھول کر دکھا دونا۔۔

ہما مسکرائی۔۔ اپنے بیڈروم کے دروازے کی طرف ایک نظر ڈالی۔۔ اور پھر اپنے گاؤن کی بیلٹ کھول کر اپنا سینہ ننگا کر دیا۔۔ ہما اب خود کو ویب کیم پر دکھا رہی تھی یاسر کو۔۔ اپنا برا میں لپٹا ہوا سینہ۔۔ سرخ رنگ کی برا میں سے اسکے سینے کے ابھار باہر کو نکل رہے تھے۔۔ لیٹے ہونے کی وجہ سے ابھار کچھ اور بھی باہر کو

نکل آئے تھے۔۔ گورا گوراسینہ بھی ننگا ہو گیا تھا۔۔ ہما کیمرے میں دیکھتی ہوئی اپنے سینے پر ہاتھ پھیرنے لگی۔۔ اور پھر اپنی انگلیا کے اوپر سے ہی اپنے مموں کو سہلانے لگی۔۔

یاسر۔۔ اُف ہما جی۔۔۔ آپ تو ایسے ہی ہمارا پانی نکلو اوگی۔۔۔

ہما مسکرائی۔۔ تو نکال دونہ۔۔ کس نے روکا ہے آپ کو۔۔

یاسر۔۔ نہیں نا۔۔ پانی تو میں آپ کے اندر ہی نکالوں گا۔۔

ہما مسکرائی۔۔ نا۔۔ بابا۔۔ نا۔۔ مجھے نہیں نکلوانا اپنے اندر آپ کا پانی۔۔ ایسے کچھ ہو گیا تو۔۔

یاسر بولا۔۔ ارے بھابی جی اگر کچھ ہوا بھی تو آپ تو سنبھال ہی لیں گی۔۔ آخر ڈاکٹر ہیں آپ خود۔۔

ہما بھی مسکرا دی۔۔۔ اچھا تو آپ اپنے مطلب کے لیے میری ڈاکٹری کا استعمال کرنا چاہتے ہیں۔۔

یاسر نے کیمرہ اگھمایا۔۔ اور اگلے ہی لمحے اسکا کیمرہ اپنے لوڑے پر تھا۔۔ جسے اس نے ننگا کیا ہوا تھا۔۔ ہمانے

اسکے لوڑے کو ننگا دیکھا تو مسکرا دی۔۔۔ اسے یاد آگیا کہ کیسے کچھ دن پہلے اس نے پوری رات اسی لوڑے کے مزے لیے تھے۔۔۔

یاسر۔۔ کیوں بھابی جی۔۔ منہ میں پانی آیا نا۔۔۔

ہما جھینپ گئی۔۔ جی نہیں۔۔ کوئی پانی وانی نہیں آیا میرے منہ میں۔۔۔

یاسر ہما کو چھیڑتے ہوئے۔۔ منہ میں نہیں تو پھر چوت میں تو آیا ہی ہو گا نا۔۔

ہما۔۔ جی نہیں۔۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔

یاسر۔۔ چلیں تو پھر دکھائیں ذرا اپنی چوت۔۔

ہما۔۔ نہ جی نہ۔۔۔ ایسا کچھ نہیں کروں گی میں۔۔

یاسر۔۔ پلیز بھابی جی۔۔۔ گاؤں کھول کر دکھائیں تو سہی۔۔۔ پلیز۔۔ پلیز۔۔۔

ہما مسکرانے لگی۔۔ اسے بھی یاسر کے ساتھ یہ سب کرنا اچھا لگ رہا تھا۔۔ ہمانے اپنے گاؤن کی بیلٹ کھول کر گاؤن کو ادھر ادھر کر کے اپنے جسم کو پورا رنگا کر لیا۔۔ اب اسکی برا اور پینٹی صاف دکھ رہی تھی۔۔ ہما نے اپنے موبائل کا کیمرہ اپنے جسم کی طرف موڑا اور یاسر کو اپنے جسم کا نظارہ کروانے لگی۔۔ یاسر کا دل بھی مچل رہا تھا۔۔ ہما کے گورے گورے ننگے جسم کو برا اور پینٹی میں دیکھ کر۔۔۔

یاسر۔۔ بھابی۔۔ پلیر اپنی پینٹی نیچے اتاریں نا پلیر زرزرز۔۔۔۔

ہما۔۔ جی نہیں۔۔ میں اب کچھ اور نہیں دکھا رہی آپ کو کیمرے پر۔۔

یاسر۔۔ تو اسکا مطلب ہے کہ اور کچھ دیکھنے کے لیے آپ کے گھر آنا پڑے گا۔۔ ٹھیک ہے پھر۔۔ آتا ہوں میں۔۔

ہما۔۔ نہیں بالکل بھی نہیں۔۔ کوئی ضرورت نہیں آنے کی۔۔

یاسر۔۔ ارے بھابی جی۔۔ آنے دیں نا۔۔ مزے کریں گے۔۔

ہما۔ منہ دھو کر رکھیں۔۔ کچھ نہیں ملنے والا آج آپ کو۔۔ اور ویسے بھی انور گھر پہ ہے آج تو۔۔

یاسر۔۔ اچھا چلیں دیکھتے ہیں۔۔ کچھ ملتا ہے کہ نہیں۔۔ قسمت تو آزمانی ہی چاہیے نا۔۔

ہما ہنس پڑی۔۔ آزماتے رہیں قسمت اپنی۔۔

یاسر۔۔ بھابی جی۔۔ تھوڑا سیکیسی ڈریس پہن کے رکھیے گا میرے آنے پر۔۔

ہما مسکرائی۔۔ واہ جی واہ۔۔

یاسر کچھ بولا مگر۔۔ اتنے میں بیڈروم کا دروازہ کھلا۔۔ تو ہما نے جلدی سے اپنا گاؤن بند کر لیا۔۔ اور
موبائل چیٹ بھی آف کر دی۔۔ اور نارمل ہو کر صوفے پر لیٹی رہی۔۔ انور آیا تو بولا۔۔ چائے پیو گی۔۔

میں بنانے جا رہا ہوں۔۔

ہما۔۔ ہاں پلو ا دو۔۔

انور کچن میں چلا گیا چائے بنانے کے لیے۔۔ انور کے کچن میں جانے کے بعد ہمانے دوبارہ موبائل اوپن کیا تو یاسر ابھی بھی آن لائن تھا۔ اسکے میسجز آئے ہوئے تھے کہ کیا ہوا۔ کہاں چلی گئی اچانک۔۔ ہمانے اسے انور کے اٹھنے کا بتایا۔ اور پھر اسے گڈ بائے کہہ دیا۔ اور موبائل ایک طرف رکھ دیا۔ کچھ دیر بعد انور چائے بنا کر لے آیا اور دونوں چائے پینے لگے۔ پھر ہمانے ناشتہ بنایا۔ اور دونوں نے ناشتہ کیا۔ ہما کو پتہ تھا کہ یاسر کچھ دیر میں ضرور آئے گا۔ وہ سوچ رہی تھی کہ اب کیا پہنے۔۔ آخر اس نے یہی فیصلہ کیا کہ وہ یہی گاؤن پہنے رکھے گی۔ اور وہ بھی برا اور پینٹی کے بغیر۔۔ یہ سوچ کر اسکے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔۔ وہ اپنے بیڈ روم میں گئی۔ نہا کر اس نے اپنا ایک اور گاؤن نکالا اور بنا برا اور پینٹی کے پہن لیا۔ یہ گاؤن اسکے گھٹنوں سے تھوڑا نیچے تک تھا۔ نیچے سے اسکی آدھی ٹانگیں نکلی تھیں۔۔

دوپہر کا ایک بج رہا تھا جب باہر کی بیل بجی۔۔ ہما اس وقت کچن میں تھی۔ انور نے جا کر دروازہ کھولا تو یاسر اسکے ساتھ اندر آ گیا۔ دونوں ہنستے ہوئے۔۔ قہقہے لگاتے ہوئے ٹی وی لاونج میں آ گئے۔ اور وہیں بیٹھ گئے۔۔ تھوڑی دیر کے بعد ہما باہر نکلی تو یاسر کو دیکھ کر مسکرائی اور اسے ہیلو ہائے بولا۔۔ اور ان لوگوں کے سامنے ہی بیٹھ کر ان سے باتیں کرنے لگی۔ بیٹھنے سے ہما کا گاؤن تھوڑا اور بھی اوپر کو چڑھ گیا تھا۔۔ جس سے اسکی ٹانگیں اور بھی نکلی گئی تھیں۔ اور یاسر کی نگاہیں وہیں پر جمی ہوئی تھیں۔۔ مگر انور کچھ غلط محسوس نہیں کر رہا تھا۔ اسے سب کچھ روٹین کا لگ رہا تھا۔ ہما کے بال ابھی بھی گیلے تھے۔ اور اسکے شانوں پر لٹک رہے تھے۔ گیلے بالوں اور نہائی ہونے کی وجہ سے ہما اور بھی پیاری اور سیکسی لگ

رہی تھی۔۔

تھوڑی دیر بعد ہمارے کچن میں چائے بنانے چلی گئی۔۔ تو بہانے سے یاسر بھی کچن میں آگیا۔۔ اور آتے ہی اس نے ہمارے کچن میں ہمارے کچن میں بھرا اور اسے چومنے لگا۔۔ ہمارے کچن میں مزاحمت کر رہی تھی۔۔ خود کو چھڑوانے

کی۔۔

یاسر۔۔ اُف بھابی جی۔۔۔ نہیں رہا جاتا آپ سے دور۔۔

ہمارے۔۔ ہٹ جاؤ پیچھے۔۔ میں ابھی ابھی نہا کر آئی ہوں۔۔ اب میں کچھ نہیں کرنے والی تمہارے ساتھ۔۔

یاسر نے ہمارے گاؤں کھولا اور ہاتھ اندر ڈالا تو اس کا ہاتھ سیدھا ہمارے کچن پر گیا۔۔

یاسر۔۔ واؤ۔۔۔ بھابی جی۔۔ آپ نے تو پہلے ہی تیاری کی ہوئی ہے۔۔۔

ہمارے ماگئی۔۔ جی نہیں۔۔ نہا کر آئی ہوں اس لیے کچھ نہیں پہناتا ابھی۔۔ اور اوپر سے آپ آگئے۔۔

یاسر ہما کی نگلی چھاتیوں سے کھیلنے لگا۔۔ اور پھر ہاتھ نیچے لے کر گیا تو اسے پتہ چلا کہ ہما تو نیچے سے بھی نگلی ہے۔۔۔ وہ خوش ہو گیا۔۔ جلدی سے نیچے بیٹھا اور ہما کی چوت پر اپنے ہونٹ رکھ کر اسکی چوت کو چومنے لگا۔۔ یاسر کھڑا ہوا اور ہما کو اپنی ایک بازو کے گھیرے میں لیتے ہوئے اپنے ہونٹ اسکے ہونٹوں پر رکھ کر اسے چومنے لگا۔۔ اسکے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں لیا اور انکو چوسنے لگا۔۔ نیچے سے اس نے اپنے دوسرے ہاتھ کی ایک انگلی ہما کی چوت میں ڈال دی۔۔ اور اسکی چوت میں اندر باہر کرنے لگا۔۔ یاسر کی انگلی کے اثر سے ہما کی چوت گیلی ہونے لگی۔۔ اسکا جسم مچلنے لگا۔۔ اس نے بھی یاسر کے ہونٹوں کو چوسنا شروع کر دیا۔۔ اور اسکے ساتھ لیٹنے لگی۔۔ مگر ہما کو انور کا بھی ڈر تھا۔۔۔

ہمارے اسکے سر کو پیچھے ہٹاتے ہوئے کہا۔۔ چلو اب بس کرو۔۔ انور آجائے گا۔۔ جاؤ باہر جا کر بیٹھو۔۔ یاسر نے ہما کی چھاتی کا ایک چُمالیا۔۔ اور بولا۔۔ بھابی جی۔۔ جاؤں گا تو میں آج اپ کو چود کر ہی۔۔۔۔۔ ہمارے مسکراتے ہوئے اسکو اپنا انگوٹھا دکھایا۔۔ اور اسکے جانے کے بعد چائے بنانے لگی۔۔ ہما جانتی تھی کہ یاسر ایسے ہی موقع پا کر اسکے ساتھ ایسی ہی چھیڑ چھاڑ تو کرتا رہے گا۔۔ مگر انور کے ہوتے اسے چود نہیں سکے گا۔۔۔

ہما چائے بنا کر لائی تو سب بیٹھ کر چائے بنانے لگے۔۔ چائے پیتے ہوئے انور بولا۔۔ ہما یا سر آیا ہے کیا بناؤ گی آج کھانے میں۔۔

ہما۔۔ جو کہیں بنا لیتی ہوں۔۔

یاسر۔۔ ارے نہیں یار۔۔ آج کچھ باہر سے لاتے ہیں۔۔ ایک ہی چھٹی ہوتی ہے بھابی جی کو اور اس میں بھی
تم انکو کچن میں لگائے رکھو گے کیا۔۔

انور۔۔ ہاں یہ بھی ٹھیک ہے یار۔۔ چلو کیا لانا ہے پھر۔۔ چائینیز یا دیسی۔۔

یاسر۔۔ یہ تو بھابی ہی فیصلہ کریں گی۔۔

ہما۔۔ یار چائینیز نہیں۔۔ کچھ اور بنوالاؤ جا کر۔۔

انور اٹھا۔۔ اچھا چلو دیکھتے ہیں۔۔ آؤ یاسر چلیں پھر۔۔

یاسر صوفے پر لیٹتے ہوئے بولا۔۔ نابا بانا۔۔ میں تو مہمان ہوں۔۔ میں تو آرام کروں گا۔۔ تم خود ہی جا کر
لاؤ جو لانا ہے۔۔

انور ہنستے ہوئے۔۔ واہ بھی واہ۔۔ یہ بھی اچھی زبردستی ہے۔۔

یاسر۔۔ ٹھیک ہے جو بھی سمجھ لو یار۔۔۔

ہما بھی مسکرا نے لگی۔۔ یاسر کو دیکھتے ہوئے کیونکہ وہ سمجھ گئی تھی کہ یاسر انور کے ساتھ کیوں نہیں جا رہا

آخر انور کو اکیلے ہی جانا پڑا۔۔ جیسے ہی انور دروازہ بند کر کے گیا۔۔ تو یاسر چیتے کی طرح صوفے پر اٹھا۔۔

اور ہما کی طرف لپکا۔۔ مگر ہما بھی کسی چوکس ہرنی کی طرح اپنی جگہ سے چھلانگ لگا کر اٹھی اور ایک

طرف بھاگی۔۔ اب ہما ہنستی ہوئی آگے آگے بھاگ رہی تھی۔۔ اور یاسر اس کے پیچھے پیچھے۔۔۔

ہما۔۔ یاسر۔۔ بیٹھ جاؤ۔۔ میں کچھ نہیں کرنے والی تمہارے ساتھ۔۔

یاسر۔۔ پلیز بھابی جلدی سے آجائیں۔۔ ورنہ انور آجائے گا۔۔

ہما جلدی سے اپنے بیڈ روم کی طرف بھاگی۔۔ اور اندر جا کر دروازہ بند کرنے لگی۔۔ مگر یاسر بھی پہنچ گیا۔۔

اور دروازہ کو دھکادینے لگا۔ اندر ہما ہنستی ہوئی زور لگا رہی تھی۔۔ اور باہر سے یاسر۔۔ آخر یاسر جیت گیا۔ اور دروازے کو دھکیل کر اندر داخل ہو گیا۔ اور اندر آتے ہی اس نے ہما کو پکڑ لیا۔ اور اسے اٹھ کر بیڈ پر لے آیا۔ ہما اور انور کے بیڈ پر۔۔ اور وہاں لٹا کر اسکے اوپر لیٹ گیا۔ اور ہما کو چومنے لگا۔ ہما نے بھی ہنستے ہوئے اپنی شرارت والی مزاحمت ختم کر دی۔۔ اور یاسر کا ساتھ دینے لگی۔۔

ہما کو ہونٹوں اور گالوں کو چومتے ہوئے یاسر نے ہما کا گائون کھول دیا۔۔ اور اسکے مموں کو سہلانے لگا۔ اور انکو دبانے لگا۔ پھر اسکا ہاتھ نیچے کو جانے لگا۔ ہما کی چوت کی طرف۔۔ ہما کی چوت کو سہلایا تو اسے محسوس ہوا کہ ہما کی چوت بھی گیلی ہونے لگی تھی۔۔ اس میں سے پانی سانکل رہا تھا۔۔ یاسر نے اپنی ایک انگلی ہما کی چوت کے اندر سرکا دی۔۔ اور اسے اندر باہر کرتے ہوئے ہما کی ایک چھاتی کو چوسنے لگا۔۔ لذت کے مارے ہما کی بھی آنکھیں بند ہونے لگیں۔۔ سسکاریاں نکلتے لگیں۔۔

یاسر نیچے کو سرکا اور ہما کی ٹانگوں کے بیچ میں جا کر ہما کی چوت کو چاٹنے لگا۔ جیسے ہی یاسر کی زبان ہما کی چوت سے ٹکرائی تو ہما کی چوت میں جیسے کرنٹ سادوڑنے لگا۔ وہ اپنی چوت کو اوپر کو اچھالنے لگی۔۔ یاسر کے منہ میں دھکیلنے کے لیے۔۔ ہما کی چوت کو چاٹتے ہوئے یاسر نے اپنی پینٹ بھی اتار دی۔۔ اسکا لوڑا اکڑا ہوا تھا۔ اس نے ایک کروٹ بدلی اور اپنا لوڑا ہما کے چہرے کے اوپر لے آیا۔ اور اپنے لوڑے کو ہما کے منہ سے ٹکرائے لگا۔ ہما نے اپنا ہاتھ بڑھا کر اسکا لوڑا پکڑا اور اسے منہ میں لے کر چوسنے لگی۔۔ یاسر کا گورا

گوراسفید لوڑا اسے اچھا لگ رہا تھا۔۔۔ یاسر نے کروٹ بدلی اور ہما کو اپنے اوپر لے آیا۔۔۔ ہما نے اپنی چوت کو یاسر کے منہ پر ٹکا کر اسے اسکے منہ پر رگڑنا شروع کر دیا۔۔۔ اور خود جھک کر یاسر کا لوڑا پکڑ کر اسے چاٹنے لگی۔۔۔ ہما کے منہ سے اسکا تھوک نکل نکل اسکے لوڑے پر لگ رہا تھا۔۔۔ اور اسکا لوڑا اچھے سے گیلا ہوتا جا رہا تھا۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر تک یاسر کا لوڑا چوسنے کے بعد ہما سیدھی ہو کر یاسر کے لوڑے کے اوپر آئی۔۔۔ اپنی چوت کے سوراخ پر یاسر کے لوڑے کی ٹوپی کو رکھا۔۔۔ اور اس پر بیٹھتی ہوئی نیچے کو آنے لگی۔۔۔ اسکا لوڑا اپنی چوت کے اندر لیتی ہوئی۔۔۔ ہما نے اپنا گاؤن بھی اتار پھینکا۔۔۔ اور اب بالکل ننگی ہو کر یاسر کے لوڑے پر اوپر نیچے ہو رہی تھی۔۔۔ اسکے لوڑے کو اپنی چوت میں اندر باہر لیتی ہوئی۔۔۔ اس سے چدوانے لگی۔۔۔ اسے یہ بھی خیال تھا کہ انور کسی بھی وقت پہنچ سکتا ہے۔۔۔ اس لیے وہ جلدی سے جلدی اپنی منزل کو پہنچنا چاہتی تھی۔۔۔ صبح سے جاری مستی کی وجہ سے ہما زیادہ دیر تک نہیں چل سکی۔۔۔ اور جھڑ گئی۔۔۔ اسکی چوت نے پانی چھوڑ دیا۔۔۔ اسکی چوت نے یاسر کے لوڑے کو دبایا۔۔۔ اچھے سے۔۔۔ اور اپنا گرم گرم پانی اسکے لوڑے پر گرا دیا۔۔۔

جیسے ہی ہما کا اور گیزم پورا ہوا تو تھوڑی دیر بعد اس نے ہما کو اپنے اوپر سے اٹھایا۔۔۔ اسے بیڈ سے اتار کر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے لے جا کر وہاں ہاتھ رکھوا کر اسے جھکا دیا۔۔۔ اور خود پیچھے کھڑا ہو کر اپنا لوڑا اسکی

چوت پر رکھا۔ اور اسے اندر داخل کرنے لگا۔ ہما کی گانڈ کو پکڑ کر دھکے مارنے لگا۔ اسکا لوڑا تیزی سے ہما کی چوت میں اندر باہر ہونے لگا۔

ہما اپنی گانڈ کو آگے پیچھے کرتی ہوئی بولی۔۔ جلدی کرو اب۔۔ انور آنے والا ہو گا۔

یاسر کی رفتار بھی تیز ہوتی جا رہی تھی۔ اور وہ بھی جیسے اپنی منزل کی طرف بڑھ رہا تھا۔ اس نے دھنا دھن۔۔ ہما کو چودنا شروع کر دیا۔ کچھ ہی دیر کے بعد یاسر کے لوڑے سے پانی نکل کر ہما کی چوت میں گرنے لگا۔ گرم گرم پانی ہما کی چوت کو بھرنے لگا۔۔

اپنی اپنی منزل پالینے کے بعد دونوں نڈھال ہو چکے تھے۔۔ دونوں بیڈروم کے ہی ایک صوفے پر بیٹھ کر ریست کرنے لگے۔۔ تھوڑی دیر کے بعد دونوں اٹھے اور اپنے اپنے کپڑے پہن کر بیڈروم سے باہر آگئے۔۔ یاسر تو اسی صوفے پر لیٹ گیا۔ اور ہما کچن میں چلی گئی۔ کچھ ہی منٹ بعد انور بھی آگیا کھانا لے کر۔۔ اور پھر سب ملکر کھانا کھانے لگے۔۔ کھانے کے بعد یاسر اپنے گھر واپس چلا گیا۔۔ ہما نے مسکراتے ہوئے اسے گیٹ پر سے رخصت کیا۔۔

جمشید صاحب کو ہاسپٹل سے چھٹی تو اسی روز ہی مل جانی تھی مگر ڈاکٹر زمان نے جان بوجھ کر اسکو ایک دن کے لیے مزید ہاسپٹل میں روک لیا۔ اور اس رات ایک بار پھر بھرپور انداز میں اس نے نیلو فر کی چدائی

کی۔۔ اور اسکے خوبصورت گداز جسم کا پورا پورا لطف اٹھایا۔۔ جب زمان نیلو فر کو چودر ہاتھ تو زیب ہمانچے اپنے آفس میں تھی۔۔ اسے علم نہیں تھا کہ زمان اپنا کام شروع کر چکا ہوا ہے۔۔ زیب اندر آئی اور ہما سے بولی۔۔ آپ کو ڈاکٹر زمان اوپر والے آفس میں بلا رہے ہیں۔۔

ہما مسکرائی۔۔ کیوں۔۔ کیا آج نیلو فر سے چانس نہیں ملا۔۔

زیب مسکرائی۔۔ ہاں۔۔ ہو سکتا ہے جمشید صاحب جاگ رہے ہوں اور وہ نہ جاسکی ہو۔۔

ہما مسکرائی۔۔ اور خاموشی سے اوپر کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔ ہمانے جا کر آفس کا دروازہ کھولا اور جیسے ہی اندر داخل ہوئی تو اندر کا منظر دیکھ کر چونک گئی۔۔ اندر نیلو فر تنگی حالت میں کاؤچ پر لیٹی ہوئی تھی۔۔ بالکل تنگی۔۔ اور ڈاکٹر زمان نیچے کھڑے ہو کر اسکو چودر ہاتھ۔۔ وہ بھی بالکل ننگا تھا۔۔ اسکا لوڑا نیلو فر کی چوت میں اندر باہر ہو رہا تھا۔۔ جیسے ہی ہمانے اندر کا منظر دیکھا تو ایک لمحے کے لیے تو ساکت ہو گئی۔۔ اور نیلو فر کو دیکھنے لگی۔۔ نیلو فر بھی اسی کو دیکھ رہی تھی۔۔ گھبرائی ہوئی۔۔ پریشان سی۔۔ اور جلدی سے اپنے ہاتھ اپنی دونوں چھاتیوں پر رکھ کر خود کا ننگا پن چھپانے کی کوشش کرنے لگی۔۔

ہما کو ہوش آیا۔۔ اوہ۔۔۔ سوری۔۔۔ آئی ایم ریلی سوری۔۔۔

یہ کہہ کر ہمانے جلدی سے کمرے سے باہر آئی اور دروازہ بند کر دیا۔ اسکا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا
۔۔ وہ نیچے آئی تو زیب اسکو دیکھ کر ہنسنے لگی۔۔

زیب۔۔ ارے آپ واپس بھی آگئیں۔۔

ہما تھوڑے غصے سے۔۔ یہ کیابد تمیزی ہے یا۔۔ تم تو کہتی تھی کہ نیلو فر زمان کے ساتھ نہیں ہے۔۔

زیب مسکرائی۔۔ سوری۔۔ سوری۔۔ میں نے تو اس لیے بھیج دیا آپ کو تا کہ آپ بھی انک سے ساتھ مل
کر مزے لے سکیں۔۔ میرا مطلب ہے کہ تھری سم۔۔۔

زیب بھی مسکرا کر رہ گئی۔۔ آدھے گھنٹے کے بعد زمان بھی واپس آگیا۔۔ اور ہما اور زیب کو مزے لے لے
کر ساری بات بتائی کہ کیسے اس نے نیلو فر کی چوت ماری ہے۔۔

زمان۔۔ ڈاکٹر ہما آپ واپس کیوں آگئیں۔۔ رکتی تو سہی۔۔۔

ہما۔۔ جی نہیں۔۔ مجھے نہیں شوق ہر کسی کے ساتھ خواہ مخواہ میں شامل ہونے کا۔۔

زمان ہنسنے لگا۔۔ نیلو فر بار بار کہہ رہی تھی مجھے کہ میں انکے گھر ضرور آؤں۔۔

ہما۔۔ ڈاکٹر زمان تو کیا آپ جمشید صاحب کے گھر جائیں گے۔۔۔؟؟؟

زمان۔۔ ہاں۔۔ بالکل جاؤں گا۔۔ اتنا اچھا موقع جو مل رہے ہے اس حسینہ کے قریب جانے کا۔۔

ہما۔۔ یار وہ انور کے پاس ہیں اور وہ انکی بیوی۔۔۔ کچھ تو خیال کرو نا۔۔

زمان۔۔ ارے یار۔۔ وہ ایک عورت ہے۔۔ اور پیاسی ہے۔۔ اسکے جسم کی پیاس بجھانا تو اچھی بات ہے نا۔۔

اور پھر جب وہ خود اپنا سب کچھ لٹانے کے لیے تیار ہے تو پھر مجھے کیوں اعتراض ہو گا۔۔

زیب۔۔ ڈاکٹر زمان۔۔ لگتا ہے وہ نیلو فر تو آپ سے محبت کرنے لگی ہے۔۔۔

زمان ہنسا۔۔ ارے میں محبت و جبت پر یقین نہیں رکھتا۔۔ مجھے تو بس کلیوں کا اور پھولوں کا رس چوسنا ہوتا

ہے۔۔ اور بس۔۔

زیب بھی ہنسنے لگی۔۔ اور ہما کو بھی انکی ہنسی میں انکا ساتھ دینا پڑا۔۔

صبح صبح ہی ہما کے آفس کا دروازہ ناک ہوا۔۔ اور پھر نیلو فراندر داخل ہوئی۔۔ اسکے چہرے پر شرمندگی کی جھلک تھی۔۔ ہما بھی اسکو دیکھ کر تھوڑا گھبرا گئی تھی۔۔ شرمندگی محسوس کر رہی تھی۔۔ پھر بھی بولی۔۔

ہما۔۔ آئیں۔ آئیں میڈم۔۔ خیریت۔۔

نیلوفر۔۔ ووووووو۔۔ ڈاکٹر ہما۔۔ کچھ بات کرنی تھی آپ سے۔۔

ہما سمجھ تو گئی تھی کہ اسے کیا بات کرنی ہے۔۔ پھر بھی بولی۔۔ جی۔ جی بتائیں۔۔

نیلوفر۔۔ ڈاکٹر ہما۔۔ آئی ایم سوری۔۔ وہ رات جو۔۔۔۔

ہما۔۔ خاموش تھی۔۔۔

نیلو فر۔۔ میرا مطلب ہے کہ رات جو بھی آپ نے دیکھا۔۔ پلیز زرز۔۔

ہمارا مطلب سمجھ گئی۔۔ نہیں۔۔ نہیں۔۔ میڈم۔۔ آپ بالکل فکر نہیں کریں۔۔ ہو جاتا ہے ایسا کبھی کبھی۔۔ آپ بے فکر رہیں۔۔ یہ بات میرے سے کبھی آگے نہیں جائے گی۔۔

نیلو فر مسکرائی۔۔ شکریہ ڈاکٹر ہما۔۔ مجھے اُمید تھی کہ آپ میری مجبوری سمجھ سکیں گی۔۔

ہما بھی مسکرائی۔۔ اُس اوکے۔۔ بیٹھیں آپ کو چائے پلاتی ہوں۔۔

نیلو فر۔۔ نہیں شکریہ۔۔ بلکہ کسی دن میں خود آپ کو اور انور کو اپنے گھر پر بلواؤں گی۔۔

ہما۔۔ شکریہ۔۔ پھر نیلو فر واپس چلی گئی۔۔ اسی دن جمشید صاحب ڈسچارج ہو کر اپنے گھر چلے گئے۔۔

کوئی چار دن کے بعد جمشید صاحب نے زمان کو فون کیا۔۔ اور اسے گھر آنے کو بولا۔۔ زمان نے دوپہر کو آنے کا وعدہ کیا۔۔ دوپہر کو زمان انکے بتائے ہوئے پتے پر پہنچا تو دیکھا کہ اچھا خاصا بڑا بنگلہ ہے۔۔ چوکیدار

نے اسکے آنے کی اندر اطلاع دی۔۔ جلد ہی زمان کو اندر بلا لیا گیا۔۔ نیلو فرنے اسکا استقبال کیا۔۔ نیلو فر
ایک خوبصورت سے شلوار قمیض میں ملبوس تھی۔۔ جسکی شرٹ کافی ٹائٹ تھی اسکے سینے کے ابھاروں پر
۔۔ گلہ بھی تھوڑا گہرا تھا۔۔ جس میں سے اسکا خوبصورت کلیو تاج جھانک رہا تھا۔۔ اور نیچے سے شلوار تھی
۔۔ آجکل کے فیشن کے مطابق ٹائٹ۔۔ زمان کو وہ گھر میں اکیلی ہی لگی۔۔ زمان نے ادھر ادھر دیکھتے
ہوئے اسے اسے اپنی بانہوں میں بھرنا چاہا۔۔ مگر نیلو فر اسکی پہنچ سے نکل گئی۔۔ اور مسکراتی ہوئی بولی
۔۔ ڈاکٹر صاحب جس کام آئے ہیں پہلے وہ تو کر لیں۔۔ جمشید صاحب بیڈروم میں آپ کا انتظار کر رہے
ہیں۔۔

زمان مسکرایا۔۔ اچھا۔۔ میں تو سوچ کر آیا تھا کہ آپ بیڈروم میں میرا انتظار کر رہی ہوں گی۔۔ لیکن مجھے تو
لگتا ہے کہ یہاں کچھ نہیں ملنے والا ہمیں۔۔۔

نیلو فر مسکرائی۔۔ ارے ڈاکٹر صاحب آپ چلیں تو سہی۔۔ سب کچھ مل جائے گا۔۔ تھوڑا صبر تو رکھیں۔۔

زمان مسکراتے ہوئے اسکے پیچھے پیچھے ایک بیڈروم میں داخل ہو گئے۔۔ جمشید صاحب بیڈپر لیٹے ہوئے
تھے۔۔ زمان نے آگے بڑھ کر ان سے گرمجوشی سے ہاتھ ملایا۔۔ اور ایک کرسی کھینچ کر انکے بیڈ کے قریب
بیٹھ گیا۔۔ نیلو فر نے زمان کو سٹیٹھو سکوپ اور بلڈ پریشر چیک کرنے کا آلہ دیا اور زمان جمشید صاحب کا

معائنہ کرنے لگا۔۔ 15 منٹ تک زمان نے اچھی طرح جمشید صاحب کا معائنہ کیا پھر نیلو فر نے جمشید صاحب کو میڈیسن دی۔۔ جسے کھا کر وہ دوبارہ لیٹ گئے۔۔

جمشید۔۔ نیلو فر۔۔ ڈاکٹر صاحب کو کھانا کھلا کر بھیجنا۔۔ ایسے نہیں جانے دینا۔۔

زمان۔۔ نہیں سر۔۔ مجھے کھانے کی بلکل بھی طلب نہیں ہے۔۔ یہ کہتے ہوئے زمان نے نیلو فر کی طرف دیکھا۔۔ تو نیلو فر مسکرا دی۔۔ اسے پتہ تھا کہ زمان کو کس چیز کی طلب ہے۔۔ اور اسے یہ بھی پتہ تھا کہ وہ اپنی طلب کیسے پوری گا اسکے ساتھ۔۔

نیلو فر زمان کو لے کر بیڈ روم سے باہر نکل آئی۔۔ باہر آ کر وہ لاؤنج میں بیٹھ گئے۔۔ نیلو فر الگ صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔ اس نے اپنی ملازمہ کو آواز دی اور اسے کولڈ ڈرنک لانے کا کہا۔۔ جیسے ہی وہ لے کر آئی تو اسے اس نے اپنے کوارٹرز میں جانے کے لیے بول دیا۔۔ اور وہ شکریہ کہہ کر اپنے کوارٹر میں چلی گئی۔۔ اسکے جاتے ہی زمان مسکراتے ہوئے نیلو فر کو دیکھنے لگا۔۔ اور اسے اپنی طرف آنے کا اشارہ کیا۔۔ نیلو فر مسکرائی۔۔ اور اٹھ کر بولی۔۔ آئیں میرے ساتھ۔۔

نیلو فر زمان کو لے کر اوپر کی منزل پر آگئی۔۔ اور ایک بیڈ روم کھول کر اسے اندر لے آئی۔۔

نیلو فر۔۔ لیس جی ڈاکٹر صاحب۔۔ اب وصول کر لیں اپنی فیس۔۔ اب آپ کو کوئی ڈسٹرب نہیں کرے گا یہاں۔۔

زمان نے اپنا موبائل ڈریسنگ ٹیبل پر رکھا اور نیلو فر کو اپنی بانہوں میں لیا اور اسکے بھرے بھرے ہونٹوں کو چومنے لگا۔۔ نیلو فر نے بھی اپنے بازو زمان کے گلے میں ڈال دیئے اور اسکا ساتھ دینے لگی۔۔ زمان کے ہاتھ نیلو فر کی کمر پر پھسل رہے تھے۔۔ اور کبھی اسکی گانڈ کو سہلارہے تھے۔۔ تھوڑی دیر تک نیلو فر کے ہونٹوں کا رس پینے کے بعد زمان نے اپنے ہونٹ اسکے ہونٹوں پر سے ہٹائے تو وہ اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔۔ اور ساتھ ہی اپنا ہاتھ زمان کی پینٹ کے اوپر سے اسکے لوڑے پر رکھ دیا۔۔ جو اسکی پینٹ کے اندر اکڑا ہوا تھا۔۔

نیلو فر نے زمان کے لبوں کو ایک بار پھر چوما۔۔ اور پھر نیچے بیٹھ گئی۔۔ زمان کی پینٹ کھولی اور اسے نیچے کو سرکا دیا۔۔ زمان کا لوڑا اسکے سفید انڈروئیر میں اکڑا ہوا تھا۔۔ اسکی پوری شپ نظر آرہی تھی۔۔ نیلو فر نے اپنے ہونٹ اسکے انڈروئیر کے اوپر سے ہی اسکے لوڑے پر رکھے اور اسے چومنے لگی۔۔ اسکے اوپر ہاتھ پھیرتے ہوئے۔۔ پھر اسکا انڈروئیر نیچے کو سرکایا۔۔ اور زمان کا لوڑا باہر نکل کر اسکے چہرے کے سامنے لہرانے لگا۔۔ اوپر نیچے کو جھٹکے لینے لگا۔۔ بنا اسکے لوڑے کو پکڑے نیلو فر نے اپنے ہونٹ آگے لے جا کر

اسکے لوڑے کی ٹوپی کو چوم لیا۔۔ پھر اپنی زبان باہر نکالی اور بنا اسکے لوڑے کو چھوئے اسکی ٹوپی کو اپنی زبان سے چاٹنے لگی۔۔ پھر اپنا منہ کھول دیا۔۔ اور زمان نے اپنا لوڑا اسکے منہ کے اندر داخل کرنا شروع کر دیا۔۔ زمان کو بھی بہت مزہ آرہا تھا۔۔ نیلو فراسکو بھرپور مزہ دے رہی تھی۔۔

اب نیلو فرنے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔۔ اور زمان کے لوڑے کے نیچے لے جا کر اسکے ٹٹوں کو سہلانے لگی۔۔ اور ساتھ ہی اسکا لوڑا چوسنے لگی۔۔ نیلو فرنے زمان کا لوڑا اپنے منہ سے نکالا اور اس پر اپنی زبان پھیرنے لگی۔۔ نیچے سے اوپر کی طرف اسے چاٹنے لگی۔۔ اپنی مٹھی میں اسے بھر کر اسکی مٹھ مارنے لگی۔۔ اتنے دن کے بعد ایک لوڑے کا مزہ اسے مل رہا تھا۔۔ زمان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اسکے لوڑے کو دوبارہ اپنے منہ میں لیا اور چوسنے لگی۔۔ زمان بھی آہستہ آہستہ دھکے مارے ہوئے نیلو فر کے منہ کو چود رہا تھا۔۔ اسکے منہ کو ہی پھدی سمجھتے ہوئے۔۔

کچھ دیر کے بعد زمان نے نیلو فر کے منہ سے اپنا لوڑا باہر نکالا۔۔ اور اسے پکڑ کر کھڑا کیا۔۔ اور اپنے ہونٹ اسے ہونٹوں پر رکھ کر اسے چومنے لگا۔۔ اپنی زبان اسکے منہ کے اندر ڈالی جسے نیلو فر نے چوسنا شروع کر دیا۔۔

نیلو فر کے ہونٹوں کو چوستے ہوئے ہی زمان نے اسکی شرٹ اوپر اٹھانی شروع کر دی۔۔ نیلو فر نے بھی اپنے

بازو اوپر اٹھا دیئے اور زمان نے اسکی شرٹ اتار دی۔۔ نیچے اس نے بلیک کلر کا برا پہنا ہوا تھا۔۔ جو کہ اسکے گورے گورے جسم پر بہت بیچ رہا تھا۔۔ زمان نے اپنا منہ اسکے دونوں ابھاروں کے درمیان رکھا۔۔ اور اسکے چومنے لگا۔۔ اپنی زبان کو اسکے دونوں مموں کے درمیان پھیرا اور انکو چاٹنے لگا۔۔ اپنا تھوک اسکی کلیوٹیج میں گرایا جو اسکے مموں کے درمیان میں بہنے لگا۔۔ زمان نے اسے نیچے بٹھایا۔۔ اور اپنا لوڑا اسکے کلیوٹیج پر رکھ کر نیچے کودبانے لگا۔۔ نیلو فر کے مموں نے اسکے لوڑے کو جکڑ لیا۔۔ اور زمان بھی اپنے لوڑے کو اسکے مموں کے بیچ میں رگڑنے لگا۔۔ پھر زمان نے نیلو فر کو بیڈ پر لٹایا۔۔ اور خود اسکے پیٹ پر چڑھ گیا۔۔ اپنے لوڑے کو اسکی برکانچلا حصہ اٹھا کر اسکے دونوں مموں کے درمیان رکھا۔۔ اور گھسے مارتے ہوئے اسکے مموں کو چودنے لگا۔۔ نیلو فر کو بھی مزہ آرہا تھا۔۔ اس نے اپنے دونوں مموں کو دبا لیا۔۔ زمان نے اپنے لوڑے کو اسکے مموں کے بیچ میں ہی رگڑنا شروع کر دیا۔۔

کچھ دیر کے بعد زمان نیچے کو آیا۔۔ اور نیلو فر کی شلواری کو اتارنے لگا۔۔ نیلو فر نے بھی اپنی گانڈ اوپر اٹھادی۔۔ اور اگلے ہی لمحے نیلو فر بالکل ننگی اپنے بنگلے میں اپنے بیڈ پر زمان کے سامنے لیٹی ہوئی تھی۔۔ زمان اسکی چوت کو دیکھنے لگا۔۔ جو کہ بالوں سے بالکل پاک۔۔ اور بالکل ملائم تھی۔۔ وہ اس پر اپنا ہاتھ پھیرنے لگا۔۔ اسکے چکنے پن کو محسوس کرنے لگا۔۔

نیلو فر۔۔ پسند آئی۔۔ آج ہی شیو کی ہے۔۔ صرف اور صرف آپ کے لیے۔۔

زمان نے جھک کر نیلو فر کی چوت کو چوما۔۔ اور بولا۔۔ تھینکس نیلو جی۔۔۔

زمان نے نیلو فر کی چوت کو چومنا شروع کر دیا۔۔ اسکے ہونٹوں کو چومنے لگا۔۔ دھیرے دھیرے اپنی زبان کو اسکی چوت کے لبوں کی درمیانی لکیر پر پھیرنے لگا۔۔ اوپر سے نیچے۔۔ اور نیچے سے اوپر۔۔۔ اسے اپنی زبان پر تھوڑا نمکین سا ذائقہ محسوس ہوا۔۔ نیلو فر کی چوت کا پانی چوت میں سے رس کر باہر آ رہا تھا۔۔ زمان نے اسے چاٹ لیا۔۔ اپنی انگلی اسکی چوت میں ڈالی تو اسے اندر چکنا پین محسوس ہوا۔۔ انگلی کو باہر نکالا تو وہ گیلی ہو رہی تھی۔۔ زمان نے اپنی وہی انگلی نیلو فر کے ہونٹوں پر پھیر دی۔۔ اور پھر اسکے منہ میں ڈال کر اسے چسوانے لگا۔۔ نیلو فر بھی زمان کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی اسکی انگلی پر سے اپنی ہی چوت کا پانی چوس رہی تھی۔۔

زمان نے دوبارہ سے اپنا منہ نیلو فر کی چوت پر رکھ دیا۔۔ اسے چاٹنے لگا۔۔ اپنے ہاتھ سے نیلو فر کی چوت کے لبوں کو کھولا۔۔ اور اپنی زبان کو اسکی چوت کے اندر سرکا دیا۔۔ اور زبان کی نوک کو اندر باہر کرتے ہوئے اپنی زبان سے ہی اسکی چوت کو چودنے لگا۔۔ اور اندر سے اسکی چوت کا پانی چاٹنے لگا۔۔ نیلو فر کا بھی مزے کے مارے بر حال ہو رہا تھا۔۔ وہ اپنی چوت کو اوپر کو اچھال کر زمان کے منہ میں دینے کی کوشش کر رہی تھی۔۔ زمان نے اسکی دونوں ٹانگوں کو موڑ کر اسی کے ہاتھوں میں پکڑ لیا۔۔ اور خود اسکی چوت کو

چاٹنے لگا۔ اس نئی پوزیشن میں نیلو فر کی گانڈ کا گلابی سوراخ بھی اسکے سامنے تھا۔ زمان نے اسکے چوڑوں کو کھولا اور اپنی زبان کی نوک اسکی گانڈ کو سوراخ پر رکھ دی۔ اور اسے سہلانے لگا۔ اپنی گانڈ کے سوراخ پر زمان کی زبان کی نوک کا لمس محسوس کر کے نیلو فر تو پاگل ہونے لگی۔ اس کی برداشت جواب دینے لگی۔ اس کا جسم جھٹکے لینے لگا۔ اور اسکی چوت نے پانی چھوڑ دیا۔ جو اسکی چوت میں سے نکل کر بہتا ہوا اسکی گانڈ کے سوراخ تک آنے لگا۔ جہاں سے زمان اسے چاٹ رہا تھا۔ نیلو فر آنکھیں بند کر کے ہانپ رہی تھی۔ مگر زمان کی زبان رکنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔ وہ اپنی انگلی نیلو فر کی چوت میں ڈالے اسکی گانڈ کے گلابی سوراخ کو چاٹ رہا تھا۔ پھر اس نے اپنے منہ سے تھوک نیلو فر کی گانڈ کے سوراخ پر گرایا۔ اور اپنی انگلی سے اسے ملنے لگا۔ پھر آہستہ سے اپنی انگلی اسکی گانڈ کے سوراخ میں داخل کر دی۔ نیلو فر تو تڑپ ہی اٹھی۔ اپنے پیروں کو بیڈ پر ٹکا کر اپنی گانڈ کو اوپر اٹھا دیا۔ اور زمان اپنی انگلی اسکی گانڈ کے سوراخ میں اندر باہر کرنے لگا۔ نیلو فر سے بھی برداشت نہیں ہو رہا تھا۔ ایسے ہی تڑپتے ہوئے بند آنکھوں کے ساتھ اسکی چوت نے پانی چھوڑ دیا۔

زمان نے بیڈ سے نیچے کھڑے ہو کر نیلو فر کو ٹانگوں سے پکڑ کر نیچے کو بیڈ کے کنارے پر کھینچا۔ اور اسکی دونوں ٹانگیں اوپر کر کے اسکے پیٹ سے ملا دیں۔ اسکی گانڈ کا گلابی سوراخ ایک بار پھر زمان کے سامنے تھا۔ زمان نے نیچے کو جھک کر ایک بار پھر اسکی گانڈ کے سوراخ پر اپنا تھوک گرایا۔ اور اس بار اپنے لوڑے کی موٹی ٹوپی کے ساتھ اسے سوراخ پر ملنے لگا۔ پھر اس نے اسے نیلو فر کی گانڈ کے سوراخ پر دبانا شروع

کر دیا۔۔ اور اسکا لوڑا پھسل کر نیلو فر کی گانڈ میں اتر گیا۔۔ اور ساتھ ہی نیلو فر کے منہ سے ایک کراہ نکل گئی۔۔۔ درد کے مارے۔۔ مگر زمان اپنا آدھا لوڑا نیلو فر کی گانڈ میں اتار چکا ہوا تھا۔۔ اس نے آہستہ آہستہ اپنا آدھا لوڑا ہی اسکی گانڈ میں اندر باہر کرنا شروع کر دیا۔۔ اور اپنے آدھے لوڑے کے ساتھ ہی اسکی گانڈ مارنے لگا۔۔

دھیرے دھیرے زمان نے اپنا پورا لوڑا نیلو فر کی گانڈ میں اتار دیا۔۔ اور اسکے دھکوں کی رفتار میں بھی تیزی آنے لگی۔۔ زمان اپنا لوڑا۔۔ ٹوپی تک باہر نکالتا اور پھر ایک تیز دھکے کے ساتھ دوبارہ اندر کر دیتا۔۔ پہلے پہل تو نیلو فر کو درد محسوس ہوئی اپنی گانڈ میں مگر پھر درد ختم ہو گئی۔۔ اور اسکی جگہ لذت نے لے لی۔۔ اس نے اپنی ٹانگیں پھیلا کر زمان کی کمر کے گر لپیٹ لیں۔۔ اور اسے اپنی طرف کھینچنے لگی۔۔ زمان بھی اب دھندل دھندل اسکو چود رہا تھا۔۔ نیلو فر کی ٹائٹ گانڈ میں اپنا لوڑا ڈال کر اسے چودنے میں اسے بھرپور مزہ آرہا تھا۔۔ اسکی گانڈ مارتے ہوئے اسے احساس ہو رہا تھا کہ نیلو فر کی گانڈ کنواری ہے۔۔ اور اگر پہلے کسی نے اسکی گانڈ ماری بھی ہے تو بہت کم۔۔ جسکی وجہ سے ابھی بھی اسکی گانڈ ٹائٹ تھی۔۔ اور زمان کا موٹا لوڑا پھنستا ہوا اسکی گانڈ میں اندر باہر ہو رہا تھا۔۔ نیلو فر نے اپنا ایک ہاتھ اپنی چوت پر رکھا ہوا تھا۔۔ اور اپنی چوت کے دانے کو خود ہی سہلا رہی تھی۔۔ اسے مسل رہی تھی۔۔ اور زمان سے اپنی گانڈ مروا رہی تھی۔۔ اسی دوران اسکی چوت نے ایک بار پھر پانی چھوڑ دیا۔۔

نیلو فر کا جسم ڈھیلا پڑ گیا۔۔ زمان نے اپنا لوڑا اسکی گانڈ سے نکالا۔۔ اور اسے ایک ہی دھکے میں اسکی چوت کے اندر دھکیل دیا۔۔ اور اسکی ٹانگوں کو پھیلا کر اسے چودنے لگا۔۔ زمان نیچے کو جھکا اور اپنے ہاتھ نیلو فر کی بغلوں کے نیچے سے لے جا کر اسکے کندھوں کو پکڑا۔۔ اور اسی پوزیشن میں زور زور سے اسکی چوت مارنے لگا۔۔ زمان کے دھکوں کی رفتار اتنی تیز تھی کہ نیلو فر کے منہ سے ہلکی ہلکی چیخیں نکلنے لگیں۔۔ زمان نے اپنی رفتار ہلکی کرنے کی بجائے اپنا ہاتھ اسکے منہ پر رکھا۔۔ اسکے منہ کو دبا کر اسکی چیخوں کو بند کیا۔۔ اور اپنی رفتار پہلے سے بھی بڑھادی۔۔ نیلو فر کا برا حال ہونے لگا۔۔ اسکا پورا جسم جیسے ٹوٹنے لگا۔۔ مگر زمان تو جیسے وحشی ہو رہا تھا۔۔ اس پر تو بس نیلو فر کی چوت کی چدائی کا بھوت سوار تھا۔۔ آخر کر زمان بھی اپنی منزل کو پہنچنے لگا۔۔ اور اسکا جسم اکڑ گیا۔۔ اور اسکے لوڑے سے منی نکلنے والی ہوئی تو اس نے اچانک سے اپنا لوڑا نیلو فر کی چوت سے نکالا۔۔ اور ایک بار پھر اسے نیلو فر کی گانڈ میں ڈال دیا۔۔ اور پورا اندر۔۔ گہرائی تک لے جا کر اسکے لوڑے نے اپنی منی اسکی گانڈ میں اگل دی۔۔ اسی دوران نیلو فر کی چوت نے ایک بار پھر پانی چھوڑ دیا۔۔ ایک ہی چدائی میں اتنی زیادہ دفعہ پانی اسکی چوت نے پہلی بار چھوڑا تھا۔۔ دونوں نڈھال ہو چکے تھے۔۔ زمان بھی اسکے اوپر ہی گر پڑا۔۔ اور اسکے جسم کے اوپر ہی لیٹا رہا۔۔ نیلو فر بھی آنکھیں بند کر کے لیٹی ہوئی تھی۔۔

تھوڑی دیر کے بعد آخر زمان ہی پہلے اٹھا۔۔ ادھر ادھر دیکھنے لگا۔۔ نیلو فر نے اسکی تلاش کو سمجھتے ہوئے ایک دروازے کی طرف اشارہ کیا۔۔ تو زمان اس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔۔ وہ واش روم تھا۔۔ اندر

جا کر خود کو دھو کر صاف کیا۔۔ اور پھر باہر آکر اپنے کپڑے پہنے لگا۔ نیلو فر بھی بڑی مشکل سے اُٹھی۔۔
اور اپنے کپڑے پہنے لگی۔۔۔

نیلو فر۔۔ کیا ہو گیا تھا ڈاکٹر صاحب آج آپ کو۔۔ آج تو آپ بالکل ہی وحشی ہو گئے ہوئے تھے۔۔

زمان اپنی شرٹ کے بٹن لگاتے ہوئے بولا۔۔ کیوں مزہ نہیں آیا کیا۔۔

نیلو فر نے آگے بڑھ کر زمان کے ہونٹوں پر کس کیا اور بولی۔۔ مزے کا تو آپ پوچھو ہی مت۔۔

پھر دونوں ہنستے ہوئے نیچے آگئے۔۔ نیلو فر زمان کو گیٹ تک چھوڑنے کے لیے آئی۔۔ چوکیدار نے گیٹ کھولا۔۔ ابھی وہ دونوں پورچ میں ہی کھڑے تھے کہ ایک گاڑی آکر رکی۔۔ اس میں سے ڈاکٹر ہما باہر نکلی۔۔ اور اندر کی طرف بڑھی۔۔ جہاں زمان اور نیلو فر کھڑے تھے۔۔ ہما کو اپنے سامنے دیکھ کر نیلو فر گھبرا گئی۔۔ وہ آج ایک بار پھر زمان کے ساتھ پکڑی گئی تھی۔۔ اسکے ماتھے پر پسینے کی بوندیں نمودار ہونے لگیں۔۔ ہما انکے نزدیک پہنچی اور جا کر نیلو فر سے ہاتھ ملایا۔۔

ہما مسکرائی۔۔۔ ہیلو میڈم۔۔ کیسی ہیں آپ۔۔؟؟؟

ہما کی مسکراہٹ میں ایک شرارت تھی۔۔ جسے نیلو فر محسوس کر رہی تھی۔۔ پھر ہما زمان کی طرف دیکھتی ہوئی بولی۔۔ ڈاکٹر زمان۔۔ ہو گیا چیک اپ۔۔؟؟؟

زمان مسکرایا۔۔ جی ہاں۔۔ ہو گیا چیک اپ۔۔

ہما مسکرائی۔۔ اور فیس۔۔؟؟؟؟

زمان نے مسکرا کر نیلو فر کی طرف دیکھا اور بولا۔۔ جی فیس بھی وصول کر لی۔۔

زمان کی اس ذومعنی بات پر نیلو فر شرما گئی۔۔ اور شرم سے اسکا سر نیچے جھک گیا۔۔ اتنے میں انور بھی گاڑی اندر لے آیا۔۔ اور گاڑی سے اتر کر ان تینوں کی طرف ہی آگیا۔۔ زمان نے اس سے ہاتھ ملایا۔۔ اور پھر جانے کے لیے نکل پڑا۔۔ اور نیلو فر ہما اور انور کے لے کر اندر آگئی۔۔

نیلو فر ابھی بھی گھبرا رہی تھی۔۔ ہما نے اسکا ہاتھ پکڑ کر دبایا۔۔ اور آہستہ سے بولی۔۔ ڈونٹ وری اباؤٹ یور سیکرٹ۔۔ اٹل آل ویز بی اے سیکرٹ۔۔۔

اس بات پر نیلو فرنے ہما کی طرف دیکھا۔۔۔ تو نیلو فرنے مسکرا کر اپنا سر ہلا دیا۔۔۔ اور نیلو فر بھی مسکرا دی۔۔۔
دونوں نے جا کر جمشید صاحب کی خیریت دریافت کی۔۔۔ اور وہیں بیڈروم میں ہی جمشید صاحب کے ساتھ
ہی چائے پی۔۔۔ کچھ دیر بیٹھنے کے بعد وہ دونوں اپنے گھر واپس آ گئے۔۔۔

ہما اور انور گھر پہنچے تو ہما کچن میں چلی گئی۔۔۔ اتنے میں اسکا فون بجا اس نے دیکھا تو اس کے باس کمال صاحب کی
کال تھی۔۔۔ ہما کچن میں ہی ان سے بات کرنے لگی۔۔۔ تھوڑی دیر کے بعد ہما اپنے کمرے کی طرف گئی تو
اس نے دیکھا کہ انور کسی سے فون پر بات کر رہا تھا۔۔۔۔۔ وہ اسے نہیں دیکھ پایا۔۔۔ انور تھوڑا پریشان لگ رہا
تھا۔۔۔ ہما کو تھوڑی فکر ہوئی۔۔۔ وہ اسکی باتیں سننے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔ جہاں تک ہما کو سمجھ آئی۔۔۔ کچھ
پیسوں کی پیمینٹ کا معاملہ تھا شاید۔۔۔ پھر ہما کمرے میں داخل ہوئی تو انور نے کال ختم کر دی۔۔۔ مگر ہما نے
بھی اس سے کوئی بات اس معاملے میں نہیں کی۔۔۔ کیونکہ وہ انور کے دفتری معاملات میں کم ہی مداخلت
کرتی ہوتی تھی۔۔۔ اور دونوں اپنے اپنے کاموں میں لگ گئے۔۔۔

اگلی رات کی ڈیوٹی پر بھی زیب نے ہما کو اس کے ساتھ وکرم صاحب کے پاس چلنے کو بولا۔۔۔ کچھ سوچ کر ہما نے
اوکے کر دیا۔۔۔

زیب۔۔۔ یہ ہوئی نابات۔۔۔ آپ کل صبح میں تیار رہنا۔۔۔ میں آجاؤں گی یا پھر آپ آکر مجھے پک کر لیجیے

گا۔۔ پھر ہم وکرم صاحب کی طرف چلیں گی۔۔ یقین کرو آپ ان سے مل کر بہت خوش ہوگی۔۔

ہما۔۔ ویسے ہم وہاں جا کر کریں گی کیا۔۔

زیب مسکرائی۔۔ تھوڑی پارٹی کریں گے۔۔ تھوڑا ہلا گلا۔۔ اور بس۔۔ ساتھ ہی زیب نے ہما کو آنکھ مار دی۔۔ ہما اسکی پارٹی کا مطلب سمجھ گئی تھی۔۔ وہ بھی دھیرے سے مسکرا دی۔۔

اگلی صبح ہاسپٹل سے آکر ہما نے ناشتہ بنا کر انور کو دیا۔۔ اور وہ ناشتہ کے بعد تیار ہو کر اپنے آفس کے لیے نکل پڑے۔۔ انکے جانے کے بعد ہما جانے کے لیے تیار ہونے لگی۔۔۔۔ اسے کچھ کچھ اندازہ تو تھا ہی کہ وہاں کیا ہو گا۔۔ اس لیے اس نے نہانے سے پہلے اپنے جسم کا جائزہ لیا۔۔ اسکی چوت پر ہلکے ہلکے بال تھے۔۔ قریب ایک ہفتہ ہو چکا ہوا تھا اسے اپنی چوت کے بال صاف کیے ہوئے۔۔ اس نے اپنے بازو اوپر اٹھا کر اپنی بغلوں کا جائزہ لیا۔۔ وہاں بھی ہلکے ہلکے بال تھے۔۔ ہما نے ان سب کو ریمو کرنے کا فیصلہ کیا۔۔ ریزر لے کر اچھے سے اپنی چوت کے بال صاف کیے۔۔ اسکی چوت بالکل چکنی ہو چکی ہوئی تھی۔۔ پھر اپنی بغلیں بھی صاف کیں۔۔۔ اب اسکا جسم چمک رہا تھا۔۔ اسکے بعد اچھے سے نہا کر تولیہ سے جسم کو صاف کرتی ہوئی باہر اپنے کمرے میں آگئی۔۔ اور پھر تولیہ ایک طرف رکھ کر۔۔ وہ آئینے کے سامنے کھڑی ہو گئی۔۔ اپنے ننگے جسم کو دیکھتی ہوئی۔۔۔ وکرم کے بارے میں ہی سوچنے لگی کہ پتہ نہیں کون ہے یہ وکرم۔۔۔ اور

اسکے ساتھ کیا کرے گا۔۔ مگر زیب نے اسکی دولت اور دریا دلی کے قصے سنا سنا کر اسکے دل میں بھی وکرم سے ملنے کی خواہش پیدا کر دی ہوئی تھی۔۔ اس لیے وہ اس سے ملنے کے لیے تیار ہوئی تھی۔۔

یہ تو ہما کو پتہ چل چکا تھا کہ وکرم ایک ہندو ہے۔۔ اس لیے اس نے سوچا کہ کیوں نہ آج ساڑھی پہنی جائے وکرم کو امپریس کرنے کے لیے۔۔ یہ سوچ کر وہ مسکرائی۔۔ اور اپنی الماری کی طرف بڑھ گئی۔۔ الماری سے اپنی سرخ رنگی کی ساڑھی نکالی۔۔ اسکے ساتھ کابلآؤز بھی نکال لیا۔۔ ایک مصیبت تھی کہ ساڑھی تو بہت اچھی تھی مگر ٹرانسپیرنٹ تھی۔۔ اور اسکا بلاؤز بھی سلیو لیس تھا۔۔ اور آگے پیچھے سے کافی گہرا تھا۔۔ جس کی وجہ سے آگے اور پیچھے سے اسکا گورا گورا جسم نگار ہوتا تھا۔۔ مگر پھر بھی ہمانے اسی کو پہننے کا فیصلہ کیا۔۔

ہما ساڑھی پہن کر تیار ہوئی اور میک اپ کرنے لگی۔۔ اسکا گورا گورا جسم بلاؤز میں سے جھلک رہا تھا۔۔ اسکے خوبصورت مئے اسکے بلاؤز کے گہرے گلے میں سے چھلکے پڑ رہے تھے۔۔ گھوم کر اپنی کمر کو آئینے میں دیکھا تو کمر کا اوپری حصہ نگاہور ہا تھا۔۔ بلاؤز تھا بھی شارٹ۔۔ اسکا گورا گورا پیٹ بھی پورا نگاہور ہا تھا۔۔ اسکی گہری ناف بہت ہی سیکسی لگ رہی تھی۔۔ ہمانے بالوں کو کنگھی کیا۔۔ اور پھر ساڑھی کا پلو اپنے سینے پر ڈالتے ہوئے کندھے پر گرالیا۔۔ مگر ساڑھی کا کپڑا ٹرانسپیرنٹ ہونے کی وجہ سے ہما کا جسم چھپانے کی بجائے اور بھی سیکسی انداز میں پیش کر رہا تھا۔۔ ہما کے سینے کے ابھاروں کے نظارے کو اور بھی مست بنا دیا

تھا۔ ساڑھی کے پتلے کپڑے میں سے اسکا گورا گورانگا پیٹ بھی جھانک رہا تھا۔ اور بہت ہی سیکسی لگ رہا تھا۔ ہمانے میک اپ مکمل کیا تو اور بھی حسین لگنے لگی۔ ایک آخری نظر اپنے قیامت خیز بدن پر ڈالی۔ اب وہ وکرم سیٹھ پر بجلیاں گرانے کے لیے تیار تھی۔۔۔ اسے خود سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ ایک انجان آدمی سے ملنے کے لیے اتنا کیوں تیار ہو رہی ہے۔۔۔ پتہ نہیں کیوں وہ اتنی ایکسائیٹڈ ہو رہی تھی۔۔

ہمانے تیار ہو کر زیب کو فون کیا۔۔ تھوڑی دیر کے بعد زیب نے فون اٹینڈ کیا۔۔

ہما۔۔ ہیلو۔۔ تیار ہونا تم۔۔ میں گھر سے نکل رہی ہوں۔۔ اور بس تھوڑی ہی دیر میں تمہارے پاس پہنچ رہی ہوں۔۔

زیب۔۔ اوہ سوری ہامیڈم۔۔ میں آپ کے ساتھ نہیں جا پاؤں گی۔۔ مجھے ایک ضروری کام پڑ گیا ہے۔۔ آپ ایسا کرو کہ آپ اکیلی چلی جاؤ۔۔

ہما۔۔ نہیں یار۔۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔۔ میں اکیلے کیسے جاسکتی ہوں۔۔ اگر تم کو پر اہلم ہے تو ہم پھر کسی دن چلے جائیں گے۔۔

زیب۔۔ نہیں۔۔ نہیں۔۔ پلیز آپ چلی جاؤ۔۔ میں نے وکرم صاحب کو بتا دیا ہوا ہے۔۔ وہ ہمارا انتظار کر رہے ہیں۔۔ اور اگر ہم میں سے کوئی بھی نہیں گیا تو وہ بہت ناراض ہوں گے۔۔ اگر آپ چلی جاؤ گی نا تو آپ کو دیکھ کر وہ میری غیر موجودگی کو بھول جائیں گے۔۔

ہما کیلی جانا نہیں چاہ رہی تھی۔۔ مگر زیب کے بار بار اصرار کرنے پر وہ راضی ہو گئی۔۔ زیب نے اسکو ایڈریس سمجھا دیا۔۔ اور پھر فون بند ہونے کے بعد ہما وکرم صاحب کے پاس جانے کے لیے نکل اپنی کار پر گھر سے نکل پڑی۔۔ اس وقت دس بج رہے تھے۔۔

مختلف سڑکوں پر سے گھومتی ہوئی ہما زیب کے بتائے ہوئے ایڈریس پر پہنچی۔۔ ایک بہت بڑا سا بنگلہ تھا ایک بہت ہی پوش کالونی میں۔۔ گیٹ پر رک کر اس نے اپنی کار کا ہارن بجایا تو چھوٹے گیٹ میں سے ایک باوردی سیکورٹی گارڈ نکل کر باہر آیا۔۔ ہما کی کار کے پاس آکر اس سے بولا۔۔

گارڈ۔۔ جی میڈم۔۔ آپ کو کس سے ملنا ہے۔۔

ہما۔۔ جی۔۔ وہ مجھے وکرم صاحب سے ملنا ہے۔۔

گارڈ۔۔ میڈم آپ کا نام۔۔

ہما۔۔ ڈاکٹر ہما۔۔

گارڈ۔۔ میڈم کیا آپ نے سیٹھ صاحب سے ملاقات کا ٹائم لیا تھا۔۔

ہما۔۔ جی۔ جی۔۔ وہ زیب نے وکرم صاحب کے ساتھ ٹائم طے کیا تھا ملنے کا۔۔

زیب کا نام سن کر گارڈ چونکا۔۔ اور عجیب سے نظروں سے ہما کی طرف دیکھنے لگا۔۔ پھر اسکے چہرے پر ہلکی سی مسکان پھیل گئی۔۔ اور وہ دوبارہ بولا۔۔

گارڈ۔۔ میڈم کیا آپ ڈاکٹر ہیں۔۔

ہما تھوڑا عجیب محسوس کرتی ہوئی۔۔ ہاں۔۔ میں ڈاکٹر ہوں۔۔ آپ وکرم صاحب کو بتاؤ۔۔ پلیز۔۔

گارڈ نے ایک نظر ہما کے حلیے اور اسکے جسم پر ڈالی۔۔ اور پھر اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے فون پر اندر

اطلاع دی۔۔ وکرم نے اسے اندر بھیجنے کا کہا۔۔

گارڈ۔۔ میڈم وکرم صاحب آپ کا ہی انتظار کر رہے ہیں۔۔ میں گیٹ کھولتا ہوں آپ گاڑی اندر لے آئیں۔۔

ہما گاڑی اندر لائی تو دیکھا کہ بہت بڑا سا گیراج تھا۔۔ اور اسکے دونوں طرف بڑا سے گرا سی لان تھا۔۔ ہما اس بنگلہ کی بناوٹ اور اسکی خوبصورتی سے بہت متاثر ہو رہی تھی۔۔ ہمانے گاڑی ایک طرف لگائی اور کار سے اتری۔۔ اندر گیٹ پر ایک گارڈ اور بھی تھا۔۔ پہلے والا گارڈ دوسرے کو کچھ بتا رہا تھا۔۔ اور دونوں ہی آہستہ آہستہ ہنس رہے تھے۔۔ جیسے ہی ہما گاڑی سے اتری تو اپنی ساڑھی کو سنبھالنے لگی۔۔ ہمانے ان گارڈز کی طرف دیکھا تو وہ اسکو ہی دیکھ رہے تھے۔۔ اتنے میں دوسرا گارڈ جلدی سے آگے بڑھا۔۔ اور ہما کو راستہ بتانے لگا۔۔ ہما اسکے پیچھے پیچھے چلنے لگی۔۔ اندر کے گیٹ سے داخل ہو کر وہ ایک بہت بڑے سے ہال کمرے میں پہنچے۔۔ وہاں سے وہ ہما کو لے کر ایک کمرے کے دروازے پر آیا۔۔ دروازے پر دستک دی۔۔ اندر سے۔۔ یس۔۔ کی بھاری بھر کم آواز آئی۔۔ اور گارڈ نے ہما کو اندر جانے کو بولا۔۔ ہمانے ایک نظر اس گارڈ پر ڈالی۔۔ ہمانے اسکی زیر لب مسکراہٹ دیکھ لی۔۔ مگر خاموشی سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گئی۔۔

ہما اندر داخل ہوئی تو اس نے دیکھا کہ ایک بہت بڑا سا کمرہ ہے۔۔ بہت ہی شاندار۔۔ بہت ہی خوبصورت ٹائیلز والا فرش۔۔ اے سی چل رہا تھا۔۔ بہت ہی خوبصورت اور بڑے بڑے صوفے لگے ہوئے تھے۔۔ اور وہیں ایک صوفے پر ایک بہت ہی بھاری بھر کم شخص بیٹھا ہوا تھا۔۔ یقیناً وہی وکرم ہے۔۔ ہمانے سوچا۔۔ وکرم کو دیکھ کر اسے تھوڑی مایوسی ہوئی تھی۔۔ وہ کافی موٹا آدمی تھا۔۔ بھاری چہرہ۔۔ بڑا پیٹ۔۔ باہر کو نکلا ہوا۔۔ سر کے بال تھوڑے اڑے ہوئے تھے۔۔ عمر کوئی 60 یا 65 سال ہوگی۔۔ چہرہ کلین شیو تھا۔۔ ہما ایک ہی جگہ کھڑی ہوئی اسکا جائزہ لے رہی تھی۔۔ پھر ہما کو اسکی آواز سنائی دی۔۔

وکرم۔۔ آئیں آئیں۔۔ ڈاکٹر ہما۔۔ رُک کیوں گئی ہیں آپ۔۔

ہما اپنے خیالات سے باہر آئی۔۔ وکرم اپنی جگہ پر کھڑا ہو چکا ہوا تھا ہما کا استقبال کرنے کے لیے۔۔ جیسے ہی ہمانے اسکی طرف قدم بڑھائے۔۔ تو وکرم نے بھی اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا۔۔ اس سے ہاتھ ملانے کے لیے۔۔ وکرم کے قریب جا کر ہما تھوڑی دیر کے لیے جھجکی۔۔ اور پھر کچھ سوچ کر اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر وکرم کے بھاری بھر کم۔۔ موٹے ہاتھ میں دے دیا۔۔ وکرم نے ہما کے نرم و نازک ہاتھ کو اپنے بھاری کھر درے ہاتھ میں لیا۔۔ اور اسکے ہاتھ کو آہستہ آہستہ ہلانے لگا۔۔ دباتے ہوئے۔۔ ہما اسکی آنکھوں میں ہی دیکھ رہی تھی۔۔

وكرم۔۔ ڈاكٲرهما۔۔ ويسے زيبنے آپ كى خوبصورتى كے بارے ميں بهت جھوٹ بولا ہے ميرے سے۔

هما گھبرا كر۔۔ ك ك ك ك۔۔ كيا مطلب۔۔

وكرم مسكرايا۔۔ اورهما كى آنكھوں ميں ديكھتے ہوئے بولا۔۔ جتنا زيبنے بتايا۔۔ آپ تو اس سے كہيں زيادہ خوبصورت هيں۔۔

هما اس موٹے سے اپنى تعريف سن كر شرما گئي۔۔

وكرم۔۔ ڈاكٲرهما۔۔ آپ كا تو انگ انگ۔۔ اپنى خوبصورتى كى خود گواہى دے رها ہے۔۔ ميرى آنكھوں كو خيره كر رها ہے۔۔

هما شرمارہى تھى۔۔ آہستہ سے اپنا ہاتھ وكرم كے ہاتھ سے چھڑوانے كى كوشش كرنے لگى۔۔ وكرم نے اسے اپنے ساتھ ہی صوفے پر بٹھايا۔۔ اور اس كا ہاتھ چھوڑ ديا۔۔

وكرم۔۔ ايك منٹ ڈاكٲر صاحبہ۔۔

یہ کہہ کر وکرم اپنی جگہ سے اٹھا اور ایک الماری کی طرف بڑھا۔ ہمارے اٹھل پٹھل ہوتے ہوئے جسم کو دیکھ رہی تھی۔ جو ڈولتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا۔ وکرم نے الماری کھولی۔ اور اس میں سے ایک خوبصورت سا ڈبہ نکال کر لے آیا۔ واپس اپنی جگہ بیٹھ کر اس نے وہ ڈبہ ہمارے طرف بڑھایا۔ اب وہ ہمارے اور بھی قریب بیٹھا تھا۔

ہمارے یہ کیا ہے وکرم صاحب۔

وکرم۔ ارے ڈاکٹر صاحبہ آپ پہلی بار ہمارے گھر پر تشریف لائی ہیں۔ تو یہ ایک حقیر سا تحفہ ہے آپ کے لیے۔ پلیز انکار نہ کیجیے گا۔

ہمارے اس ڈبے کو دیکھتی ہوئی۔ ل ل ل ل ل۔ ل ل لیکن اس میں ہے کیا۔

وکرم۔ آپ کھول کر دیکھ لیں نا خود ہی۔

ہمارے دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ وہ ڈبہ کھولنے لگی۔ اسکا دل بڑی تیزی کے ساتھ دھڑک رہا تھا۔

جیسے کہ وہ کوئی لاٹری کا بکس کھول رہی ہو۔۔ جیسے ہی ہمانے وہ ڈبہ کھولا۔۔ ہما کی آنکھیں تو جیسے پھٹنے کو آگئیں۔۔ اس ڈبے میں ایک ہیرے کا پورا سیٹ جگمگا رہا تھا۔۔ پورا بڑا ہار۔۔ انگوٹھی۔۔ اور ہیرے کا ہی بریسیٹ۔۔ ہما تو جیسے آنکھیں جھپکنا ہی بھول گئی۔۔ اسکی آنکھیں ڈائمنڈ سیٹ سے خیرہ ہو رہی تھیں۔۔ وکرم نے اپنے ہاتھ ہما کی آنکھوں کے سامنے لہرایا۔۔

وکرم۔۔ کہاں کھو گئیں ڈاکٹر صاحبہ۔۔

ہما جیسے ہوش میں آگئی ہو۔۔ یہ یہ یہ۔۔ تو بہت قیمتی ہے۔۔ یہ میں نہیں لے سکتی پلیز زرز۔۔

وکرم نے دھیرے سے اپنا ہاتھ ہما کی ران پر رکھا۔۔ ارے ڈاکٹر ہما آپ سے قیمتی تو نہیں ہے نا۔۔ بلکہ آپ کے حسن کے سامنے تو یہ بے وقعت ہے۔۔ پلیز۔۔ انکار نہیں کریں۔۔ اور اسے رکھ لیں۔۔ اور پھر یہ تو ابھی صرف ابتداء ہے۔۔ اس جیسے کئی ڈائمنڈ آپکے جسم کی زینت بننے کے منتظر ہیں۔۔

ہیروں کے سیٹ کو دیکھتے ہوئے ہما کو وکرم کا ہاتھ اپنی ران پر محسوس ہی نہیں ہو رہا تھا۔۔ جو آہستہ آہستہ اسکی ران کو سہلا رہا تھا۔۔

و کرم۔۔ ہما جی۔۔ پلیر اسے پہن کر دکھائیں نا۔۔

ہمانے و کرم کی طرف دیکھا۔۔ اور اسکے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔۔ وہ ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔ اسے ایک آئینہ نظر آیا۔۔ وہ اٹھ کر اسکی طرف بڑھی۔۔ آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر ہمانے اپنا آرٹیفیشیل سیٹ اتارا۔۔ اور وہ ہیرے کا ہار پہنے لگی۔۔ ایک ماتھے کا جھومر بھی تھا۔۔ سب کچھ پہن کر خود کو آئینے میں دیکھتی ہوئی وہ دل ہی دل میں بہت خوش ہو رہی تھی۔۔ ان ہیروں نے اسکے حسن کو جیسے چار چاند لگا دیئے تھے۔۔ پھر وہ مڑی اور آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی ہوئی و کرم کی طرف بڑھنے لگی۔۔ ایک شرمیلی سی مسکراہٹ اپنے ہونٹوں پر لیے ہوئے۔۔ اب و کرم صوفے پر ہاتھ میں شراب کا گلاس لیے ہوئے ہما کو دیکھ رہا تھا۔۔

ہما واپس آ کر و کرم کے سامنے کھڑی ہو گئی۔۔ صوفے پر نہیں بیٹھی۔۔ بلکہ و کرم کے سامنے اپنے حسن بکھیرتی ہوئی کھڑی رہی۔۔ و کرم نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر ہما کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔۔ اسی ہاتھ میں ہما نے ہیرے کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی۔۔ و کرم نے آہستہ سے ہما کے ہاتھ کی پشت کو چوما۔۔ اور پھر اسے اپنے قریب صوفے پر بٹھالیا۔۔

و کرم۔۔ ہما جی۔۔ آپ نے تو ان ہیروں کی شان ہی بڑھا دی ہے۔۔

و کرم کی بات پر ہما مسکرا دی۔۔۔ شرما گئی۔۔۔

و کرم نے اپنی طرف کی ٹیبل سے ایک اور شراب کا گلاس اٹھایا۔۔ اور اسے ہما کی طرف بڑھایا۔۔ ہما چاہتے ہوئے بھی اتنے امیر آدمی کی آفر کو انکار نہیں کر پائی۔۔ ہما نے اسکے ہاتھ سے گلاس پکڑ لیا۔۔ وہ و کرم سے بہت زیادہ متاثر ہو چکی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ جتنا قیمتی سیٹ اس نے ہما کو پہلی ہی ملاقات میں دے دیا تھا۔۔ اسے خریدنے کا سوچنا تو دور کی بات ہما نے ایسا سیٹ کبھی دیکھا بھی نہیں تھا۔۔ چہ جائیکہ وہ اسے پہن کر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ تو اب وہ اسے یہ قیمتی سیٹ دینے والے کو کیسے انکار کر سکتی تھی۔۔ ہما کے اندازے کے مطابق کم سے کم بھی اس سیٹ کی قیمت دس لاکھ کے قریب ہوگی۔۔ اتنے قیمتی ہیروں کے سیٹ نے تو اسکے اندر کی مزاحمت کو بالکل ہی ختم کر دیا تھا۔۔ وہ چاہتے ہوئے بھی و کرم کو نہیں روک پارہی تھی۔۔ آخر عورت ہی تو تھی نا۔۔ ہیروں اور زیورات کی دیوانی۔۔ آخر اتنا قیمتی سیٹ لینے کے بعد وہ بھلا اس مرد کو کیسے روکتی۔۔ عورت ہی کیا کوئی مرد بھی اتنا قیمتی تحفہ حاصل کرنے کے بعد دینے والے کا بے دام غلام بن جاتا۔

ہما شراب کا گلاس ہاتھ میں لیے ہوئے بیٹھی ہوئی تھی۔۔ و کرم نے اپنا گلاس ہما کی طرف بڑھایا۔۔ اور بولا۔۔۔ یہ پہلا جام آپ جیسی خوبصورت حسینہ سے پہلی ملاقات کے نام۔۔۔ ہما نے شرمیلی سے مسکراہٹ کے

ساتھ اپنا گلاس وکرم کے گلاس کے ساتھ ٹکرا دیا۔۔۔ کمرے میں ہلکی سی۔۔۔ مدھر سی چھن کی آواز گونجی۔۔۔ اور پھر وکرم نے اپنا گلاس اپنے ہونٹوں سے لگا لیا۔۔۔ اور اسکا سپ لینے لگا۔۔۔ اسکی دیکھا دیکھی۔۔۔ ہما نے بھی اپنا گلاس اپنے ہونٹوں سے لگا لیا۔۔۔ اور اسکی چسکیاں لینے لگی۔۔۔ دونوں بہت قریب بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔ وکرم نے اپنا ہاتھ ہما کے پیچھے سے لا کر صوفے کی بیک پر رکھ دیا۔۔۔ اس کا ہاتھ ہما کے کندھے کو چھو رہا تھا۔۔۔ ننگے کندھے کو۔۔۔ مگر ہما کوئی بھی حرکت نہیں کر رہی تھی۔۔۔ خود کو دور کرنے یا اسکے ہاتھ کو ہٹانے کی۔۔۔ جیسے اُن ہیروں نے اسکے ہاتھ پیروں اور دماغ تک کو مفلوج کر دیا ہو۔۔۔ وکرم کے چھونے سے ہما کا جسم ہلکی سی جھرجھری سی لے کر رہ گیا۔۔۔

جیسے ہی دونوں کے جام ختم ہوئے تو وکرم نے ریموٹ سے ایک طرف لگا ہوا ساؤنڈ سسٹم آن کر دیا۔۔۔ کمرے میں بہت ہی رومینٹک سا۔۔۔ ہلکا ہلکا میوزک بجنے لگا۔۔۔ بہت ہی مسحور کن دھن تھی۔۔۔

وکرم اپنی جگہ سے اٹھا۔۔۔ اپنا ہاتھ ہما کی طرف بڑھایا۔۔۔ اور بولا۔۔۔ آئیں ڈانس کرتے ہیں تھوڑا۔۔۔

ہما انکار نہ کر سکی۔۔۔ اپنا ہاتھ اس نے وکرم کے موٹے ہاتھ میں دے دیا۔۔۔ اور اسکے ہاتھ کے سہارے صوفے پر سے اٹھ گئی۔۔۔ وکرم ہما کو کمرے کے درمیان میں لے آیا۔۔۔ اور دونوں ایک دوسرے کے بازہ پکڑ کا آہستہ آہستہ میوزک کی لے پر تھرکنے لگے۔۔۔ ویسے تھرکنا تو ہما کا جسم ہی تھا۔۔۔ وکرم جیسے موٹے

آدمی کا جسم تو تھل تھل ہی کر رہا تھا۔۔۔ ہمارے لیے یہ ایک الگ ہی تجربہ تھا۔۔۔ کہ ایک موٹے آدمی کے ساتھ اس طرح وہ ڈانس کرے۔۔۔ ایسا آدمی آج تک ہمارے زندگی میں نہیں آیا تھا۔۔۔ جو اس کے اتنا قریب آسکا ہو۔۔۔ مگر اسکا دیا ہوا دس لاکھ کا ڈائمنڈ کا سیٹ ہمارے سب کچھ بھلانے پر مجبور کر رہا تھا۔۔۔

کچھ ہی دیر کے بعد وکرم نے اپنا بازو ہمارے کمر کے گرد ڈالا اور آہستہ سے ہمارے اپنی طرف کھینچ لیا۔۔۔ ہمارے جسم وکرم کے موٹے پیٹ سے ٹچ ہونے لگا۔۔۔ اس کے سینے کے خوبصورت ابھار وکرم کے سینے سے دبنے لگے۔۔۔ دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے۔۔۔ وکرم کی گرم گرم سانسیں ہمارے چہرے پر پڑ رہی تھیں۔۔۔ ہمارے عجیب سالک رہا تھا مگر وہ یہ سب کر رہی تھی۔۔۔ اور کرنے دے رہی تھی۔۔۔

ہمارے آنکھوں میں دیکھتے ہوئے وکرم نے اپنے ہونٹ ہمارے ہونٹوں کی طرف بڑھائے۔۔۔ ہمارے اپنے ہونٹوں کو ہٹانے کی کوئی کوشش نہیں کی۔۔۔ بس وکرم کی آنکھوں میں دیکھتی رہی۔۔۔ اور پھر وکرم کے ہونٹ ہمارے ہونٹوں پر آکر جم گئے۔۔۔ بہت ہی آہستہ سے وکرم نے ہمارے ہونٹوں کو چوم لیا۔۔۔ ہمارے پورے جسم میں ایک عجیب سی لہر دوڑ گئی۔۔۔ ایک کرنٹ سا دوڑ گیا۔۔۔ ہمارے وکرم کی آنکھوں میں دیکھتی رہی۔۔۔ مگر اپنے ہونٹ پیچھے ابھی بھی نہیں ہٹائے۔۔۔ دونوں کا ڈانس رک چکا ہوا تھا۔۔۔ وکرم نے دوبارہ سے اپنے ہونٹ ہمارے ہونٹوں پر رکھے۔۔۔ اور اب انکو بار بار چومنے لگا۔۔۔ آہستہ آہستہ۔۔۔ ہمارے پتلے سے نازک سے سرخ سرخ نچلے ہونٹ کو اپنے موٹے موٹے ہونٹوں میں لیا۔۔۔ اور اسے چومنے لگا۔۔۔ ہمارے

دل کی دھڑکن عجیب سی ہو رہی تھی۔۔ اس کے جسم میں گرم سی پیدا ہوتی جا رہی تھی۔۔ وہ بے چین ہونے لگی تھی۔۔ ہمارے ہونٹوں کو چومتے ہوئے وکرم نے اپنے ہاتھ کر گرفت ہمارے تنگی کمر پر اور بھی سخت کی۔۔ اور اسے سختی سے اپنے جسم کے ساتھ چپکالیا۔۔ اور اس کی تنگی کمر کو سہلانے لگا۔۔ دوسرا ہاتھ ہمارے ساڑھی کے اوپر سے اس کی گانڈ کو سہلارہا تھا۔۔ ہمارے حالت خراب ہوتی جا رہی تھی۔۔

اپنی بانہوں میں لیے ہوئے ہی وکرم نے ہمارے ساڑھی کا پلو گر ادیا۔۔ اب ہمارا اوپر جسم صرف اس مختصر سے بلاؤز میں وکرم کے سامنے تھا۔۔ وکرم اپنے ہونٹ ہمارے ہونٹوں پر سے ہٹا کر اس کے جسم کا جائزہ لینے لگا۔۔ ہمارے اوپر نیچے ہوتے ہوئے ابھاروں کو دیکھنے لگا۔۔ اس کی نظریں ہمارے چھاتیوں کی درمیانی لکیر میں پھسلتی جا رہی تھیں۔۔۔ نیچے چکنا۔۔ ننگا پیٹ۔۔ قیامت ڈھارہا تھا۔۔ دونوں کی نظریں دوبارہ سے ملیں تو ہمارا شرما گئی۔۔ اور اپنی نظریں جھکا لیں۔۔۔

وکرم نے ہمارے بازو سے پکڑ کر گھمایا۔۔ اور اس کی کمر کو اپنے جسم کے ساتھ چپکاتے ہوئے اپنے ہاتھ اس کے بازوؤں کے نیچے سے لے جا کر اس کی دونوں چھاتیوں کو اپنے موٹے موٹے ہاتھوں میں تھام لیا۔۔ اور اپنے ہونٹ ہمارے گردن پر رکھ دیئے۔۔ ہمارے منہ سے سسکاری نکل گئی۔۔ سی سی سی سی سی۔۔۔۔۔

وکرم نے جب دیکھا کہ ہمارے کوئی مزاحمت نہیں کی۔۔ تو اس نے اپنے ہونٹ ہمارے گردن کی گوری

گوری ملائم جلد پر "گاڑ" دیئے۔۔۔ ہاں۔۔۔ اپنے ہونٹوں کا دباؤ اسکی گردن پر بڑھاتے ہوئے اسکی گردن کی

جلد کو چوسنے لگا۔۔ سک کرنے لگا۔۔ اپنے ہونٹوں میں کھینچنے لگا۔۔ اور ساتھ ہی آہستہ آہستہ ہما کی

چھاتیوں کو مسلنے لگا۔۔ ان پر دباؤ بڑھانے لگا۔۔ ہما کے منہ سے سسکیاں نکلنے لگیں۔۔ وہ مچلنے لگی۔۔۔

[illegible]

و کرم کے ہونٹ اور اسکے ہاتھ ہمارے جسم میں عجیب سی بے چینی پیدا کر رہے تھے۔۔ شراب بھی اپنا اثر

دکھا رہی تھی۔۔ اور ہما آہستہ آہستہ اس بوڑھے مگر بہت امیر و کرم کے ہاتھوں کا کھلونا بنتی جا رہی تھی

و کرم نے ہما کی سسکاریوں کو سنا تو اسکا حوصلہ بڑھنے لگا۔۔ اس نے اپنی زبان نکالی اور آہستہ آہستہ ہما کی

گردن پر پھیرتے ہوئے اسکی گردن کو چاٹنے لگا۔ اسکی زبان سے اسکا تھوک ہما کی گردن کو گیل کر رہا

تھا۔ اور آگے سے اسکے ہاتھ ہما کی چھاتیوں سے کھیل رہے تھے۔۔۔ کبھی انکو آہستہ دباتے اور کبھی زور

سے۔۔ ہما کی آنکھیں بند تھیں۔۔ اور گردن ایک طرف کوڑھلکی ہوئی تھی۔۔ منہ سے ہلکی ہلکی

سسکاریاں نکل رہی تھیں۔۔

[illegible]

سکاری نکلی جیسے ہی وکرم نے اسکے کندھے اور گردن کے سنگم پر اپنے دانت گاڑھ کر اسکو ہولے سا

کاٹا۔ وکرم کے دانت ہما کی جلد میں دھنس گئے۔۔ ہما کی آنکھیں سکڑ گئیں۔۔ مگر بند ہی رہیں۔۔ اور اسکے ہاتھ اوپر کو اٹھے اور اس نے وکرم کے سر پر اپنا ہاتھ رکھ کر اسکے سر کے بالوں کو اپنی مٹھی میں بھر لیا۔۔ اور زور سے دبایا۔۔ وکرم کے دانتوں کی گرفت ہلکی ہوئی۔۔ اور ہما کو کچھ سکون ملا۔۔ مگر اگلے ہی لمحے وکرم نے اپنی دونوں مٹھیوں کو بھینچ کر اسکے مموں کو زور سے دبا دیا۔۔ اور اسکے منہ سے ہلکی سی چیخ نکل گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

وکرم آہستہ سے ہما کے کان میں بولا۔۔ سوری ی ی ی ی۔۔۔۔۔۔۔۔ اور ساتھ ہی اپنی زبان کی نوک سے ہما کے کان کو سہلانے لگا۔۔ ہما کو اچھا لگنے لگا۔۔ وکرم نے اپنی زبان کی نوک کو ہما کے کان کے سوراخ میں داخل کر دیا۔۔ اور آہستہ آہستہ اسے اندر باہر کرنے لگا۔۔ اور کان کو اندر سے چاٹنے لگا۔۔ وکرم اپنی انگلیوں سے ہما کے بلاؤز کے اوپر سے ہی اسکے نیپلز کو مسل رہا تھا۔۔ اور ہما کی حالت خراب ہوتی جا رہی تھی۔۔ اسے اپنی پینٹی میں اپنی چوت میں گیلا پن محسوس ہو رہا تھا۔۔ ہما کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وکرم جیسا بوڑھا۔۔ اور موٹا شخص اس جنسی کھیل میں اس قدر ماہر ہو گا۔۔ کہ وہ چند لمحوں میں ہی۔۔ بنا اسکو ننگا کیے ہوئے۔۔ اسکی چوت کو پانی پانی کر دے گا۔۔

ہما کا ہاتھ ابھی بھی وکرم کے سر پر تھا۔۔ اور وہ اسکے بالوں کو سہلا رہی تھی۔۔ وکرم کا ایک ہاتھ اسکی ایک چھاتی کو چھوڑ کر اوپر کو سرکا۔۔ اور وہ ہما کی ملائم چکنی بغل کو سہلانے لگا۔۔ ہما کو ایک بار پھر الگ سا احساس

ہوا۔۔ پھر وکرم نے ہما کی ساڑھی کے پلو کو اسکے پیٹی کوٹ میں سے نکال دیا۔۔ اور اسکی ساڑھی کا ڈھیلا کرنے لگا۔۔ اور چند لمحوں میں ہی اسکی ساڑھی گھل کر ہما کے پیروں میں گر چکی ہوئی تھی۔۔ اور وہ وکرم کی بانہوں میں۔۔ صرف اپنے مختصر سے بلاؤز اور چھوٹے سے پیٹی کوٹ میں تھی۔۔ ہما کا پیٹی کوٹ بھی صرف اسے گھٹنوں تک تھا۔۔ وکرم کے ہاتھ اب ہما کے ننگے پیٹ پر پھسل رہے تھے۔۔ اسکو سہلا رہے تھے۔۔ اور اسکی گردن کو چوم رہے تھے۔۔

ایک ہاتھ سے وکرم نے ہما کا چہرہ پیچھے کو اپنی طرف موڑا۔۔ اور اپنے ہونٹ ہما کے گالوں پر رکھ کر اسکو چومنے لگا۔۔ اسکے گالوں کے بو سے لینے لگا۔۔ گورے گورے گالوں کو چاٹنے لگا۔۔ پھر اپنے ہونٹوں کو تھوڑا سا کھولا۔۔ اور اسکے گال کو چوستے ہوئے اپنے منہ کے اندر کھینچ لیا۔۔ کچھ دیر کے بعد اسکے گال کو اپنے ہونٹوں سے نکالا تو اسکا گورا گورا گال اس جگہ سے لال سرخ ہو رہا تھا۔۔ اور وکرم کے تھوک سے لتھڑا بھی ہوا تھا۔۔ ہما کو یہ سب بہت ہی عجیب مگر بہت ہی اچھا لگ رہا تھا۔۔ وہ اس سب کو انجوائے کر رہی تھی۔۔۔

وکرم نے آہستہ سے ہما کے پیٹی کوٹ کی ڈوری کو کھول دیا۔۔ اور اسکا پیٹی کوٹ بھی اسکے جسم سے سرک کر نیچے گر پڑا۔۔ ہما اب ایک مختصر سی پینٹی میں تھی۔۔ جو کہ اسکی گانڈ کو آدھا ڈھک رہی تھی۔۔ جبکہ اسکی آدھی گانڈ نکلی تھی۔۔ وکرم نے ہما کو اپنی طرف گھمایا۔۔ اور اسکے ہونٹوں کو چومتے ہوئے اسکی گانڈ کو

سہلانے لگا۔۔ ہمانے ایک لمحہ کے لیے اپنی آنکھیں کھول کر وکرم کی آنکھوں میں دیکھا۔۔ جہاں اسے
ہوس ہی ہوس نظر آئی۔۔ اور اس نے دوبارہ سے اپنی آنکھیں بند کر کے اپنا سروکرم کے کندھے پر ٹکا
دیا۔۔ اور اسے اپنی ننگی گانڈ سے کھیلنے کی مکمل اجازت دے دی۔۔۔

وکرم ہما کو کمرے میں ہی پڑے ہوئے ایک کاؤچ کی طرف لے جانے لگا۔۔ اور پھر اسے آہستہ سے اس
کاؤچ پر لٹا دیا۔۔ اور خود بھی اسکے ساتھ لیٹ گیا۔۔ ہما کے اوپر جھکتے ہوئے اس نے اپنے ہونٹ ہما کے گلابی
ہونٹوں پر رکھ دیئے۔۔ اور اسکے ہونٹوں کو چومنے لگا۔۔ پھر اسکے نچلے ہونٹ کو اپنے ہونٹوں میں لے کر
چوسنے لگا۔۔ اتنی زور سے اسکے ہونٹ کو چوسا کہ ہما کو اپنے ہونٹ میں سے خون نکلتا ہوا محسوس ہوا۔۔
وکرم نے اپنا منہ ہٹا کر اسکے ہونٹ میں سے نکلتے ہوئے خون کو دیکھا۔۔ اور پھر آہستہ سے اسی ہونٹ کو
اپنے ہونٹوں میں لے کر ہما کے خون کو چوسنے لگا۔۔ اسے بند کرنے کے لیے۔۔ اور ساتھ ہی اس جگہ کا
اپنی زبان سے مساج کرنے لگا۔۔ ہما کو بہت اچھا لگ رہا تھا یہ سب۔۔ اسکی زبان بھی خود ہی وکرم کی زبان
سے ٹکرائے لگی۔۔ وکرم نے جب ہما کو اس طرح سے مست ہوتے ہوئے دیکھا تو اس نے اپنی زبان ہما
کے منہ میں دے دی۔۔ اور ہمانے فوراً ہی اسے چوسنا شروع کر دیا۔۔ وکرم کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے
۔۔

ہما کے ہونٹوں سے کھیلتے ہوئے۔۔ انکو چومتے ہوئے۔۔ وکرم کے ہاتھ ہما کے مموں پر تھے۔۔ جن کو وہ

آہستہ آہستہ دبار ہاتھا۔۔ سہلار ہاتھا۔۔ اور ان ٹائٹ چھاتیوں کا مزہ لے رہا تھا۔۔ وکرم کا ہاتھ سرکتا ہوا نیچے کو جانے لگا۔۔ ہمارے پیٹ پر سے ہوتا ہوا۔۔ ہمارے پیٹ میں چھپی ہوئی چوت کی طرف۔۔ اور پھر جیسے ہی وکرم کا ہاتھ ہمارے چوت پر پہنچا۔۔ اس نے ہمارے پوری چوت کو اپنی مٹھی میں لے لیا۔۔ اسکی پینٹی کے اوپر سے ہی۔۔ ہمارے ایک بار پھر تڑپ اٹھی۔۔ اسکا نچلا دھڑا اوپر۔۔ ہوا میں اٹھ گیا۔۔ وکرم کے بوڑھے ہاتھوں کا لمس مکمل طور پر لینے کے لیے۔۔ وکرم کے دیئے ہوئے ڈائمنڈ کے تحفے نے اسکی ساری مزاحمت ختم کر دی ہوئی تھی۔۔ اور بدلے میں اسکے اندر خود سپردگی ہی خود سپردگی پیدا کر دی تھی۔۔

و کرم نے ہما کو تڑپتے ہوئے دیکھا تو مسکرا کر اپنے ہونٹ ہما کے سینے کے ننگے حصے پر رکھ دیئے۔۔ اور اسے چومنے لگا۔۔ ہما کی چوت پر آہستہ آہستہ اپنا ہاتھ پھیرتے ہوئے۔۔ کبھی اسکی ملائم ننگی رانوں کو سہلانے لگتا۔۔ اور کبھی اسکی پینیٹی کے اوپر سے اسکی چوت کو سہلانے لگتا۔۔ ہما کی آنکھیں بند تھیں۔۔ مگر اس نے اپنی رانیں کھول دیں تھیں۔۔ ٹانگیں پھیلا دیں تھیں۔۔ و کرم کے ہاتھوں کو مکمل سہولت دینے کے لیے۔۔ و کرم بھی ہما کی پینیٹی کے اوپر سے ہی اسکی چوت کے سنگم پر اپنا ہاتھ پھیر رہا تھا۔۔ اسکی چوت کی لکیر کو سہلا رہا تھا۔۔ ہما کی چوت رسنا شروع ہو رہی تھی۔۔ پینیٹی گیلی ہونے لگی تھی۔۔ اور وہ بن جل کے مچھلی کی طرح مچل رہی تھی۔۔۔

ہمارے سینے کو چومتے ہوئے وکرم ہمارے مموں کو دیکھنے لگا۔۔ جو کہ اسکے بلاؤز میں اسکی تیز ہوتی ہوئی

[illegible]

اب وکرم نیچے آچکا تھا۔۔ اور ہما کی گوری گوری۔۔ ملائم چکنی ننھی رانوں کو دیکھ رہا تھا۔۔ اور اگلے ہی لمحے وہ ہما کی ننھی رانوں اور ٹانگوں پر ٹوٹ پڑا۔۔ انکو جگہ جگہ سے چومنے لگا۔۔ ادھر ادھر سے اوپر نیچے سے چاٹنے لگا۔۔ کاؤچ سے نیچے کھڑے ہو کر وکرم نے ہما کا ایک پیر اپنے ہاتھ میں لیا۔۔ اسکا پہنا ہوا خوبصورت ساسینڈل اپنے ہاتھوں سے کھول کر اتارا۔۔ اور اسے نیچے رکھ دیا۔۔ پھر ہما کے پیر کو چومنے لگا۔۔ ہما آنکھیں کھول کر حیرت سے وکرم کو دیکھ رہی تھی۔۔ اس جیسا امیر کبیر شخص۔۔ اس طرح اسکے پیر کو چوم رہا تھا۔۔ اور پیر کو چاٹ رہا تھا۔۔ وکرم نے ہما کو حیرت سے اپنی طرف دیکھتے ہوئے دیکھا تو مسکراتے لگا۔۔

وکرم نے ہما کے پیروں کی انگلیوں کو اپنے منہ میں لے کر چوسنا شروع کر دیا۔۔

ہا۔۔۔ یہ یہ یہ یہ۔۔۔ یہ۔۔۔ یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔۔۔ پلیزززز۔۔۔

و کرم۔۔۔ کچھ نہیں کر رہا۔۔۔ جو کر رہا ہوں کرنے دو مجھے۔۔۔ آپ جیسی خوبصورت لڑکی کے پیروں کو چاٹنا تو بڑے مقدر کی بات ہے میڈم جی۔۔۔

ہما بس مسکرا کر رہ گئی۔۔۔ اچانک و کرم کے ہاتھ اوپر کو بڑھے۔۔۔ اور اس نے ہما کی پینٹی کو سائیڈز سے پکڑ کر نیچے کھینچنے کے لیے ہلکا سا زور لگایا۔۔۔ ہما کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے۔۔۔ جیسے اس سے اجازت طلب کر رہا ہو۔۔۔ ہما و کرم کے اس انداز پر مسکرا پڑی۔۔۔ اور آہستہ سے خود ہی اپنی گانڈ کو کاؤچ سے تھوڑا اوپر اٹھا دیا۔۔۔ و کرم کو اپنی من مانی کرنے کی اجازت دیتے ہوئے۔۔۔ و کرم نے ہما کی پینٹی کو نیچے سرکاتے ہوئے اسے اتار کر اسکے جسم سے الگ کر دیا۔۔۔ اب ہما کا نچلا جسم بالکل ننگا تھا۔۔۔

ہما کا نچلا جسم و کرم کے سامنے ننگا ہو چکا تھا۔۔۔ اپنی پینٹی اترتے ہی ہما نے اپنی دونوں رانوں کو جوڑ کر اپنی چوت کو چھپا لیا۔۔۔ اور شرمیلی سی مسکراہٹ سے و کرم کی طرف دیکھنے لگی۔۔۔ جیسے اسے تنگ کر رہی ہو۔۔۔ و کرم نے ہما کی رانوں پر اپنا ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔ ہما جی۔۔۔ کیوں تڑپا رہی ہیں آپ ہمیں۔۔۔ کیوں اس خوبصورت چیز کے نظارے سے محروم کر رہی ہیں۔۔۔ کھول دیں نا پلیزززز۔۔۔

و کرم نے ہلکا سا اسکی رانوں کو کھولا تو ہمانے اپنے ہاتھ اپنی آنکھوں پر رکھتے ہوئے اپنی رانوں کو کھول دیا۔۔ اور اگلے ہی لمحے ہما کی خوبصورت گلابی چوت۔۔ جس پر ایک بھی بال نہیں تھا۔۔ جسے ہمانے کچھ دیر پہلے ہی صاف کیا تھا۔۔ ہما کی چوت کے پتلے پتلے ہونٹ آپس میں ملے ہوئے تھے۔۔ چوت کے منہ پر پانی کا چھوٹا سا قطرہ موتی کی طرح چمک رہا تھا۔۔ و کرم نے چوت کے پانی کے اس قطرے کو دیکھا۔۔ اپنی ہاتھ کو بڑھا کر اپنی ایک انگلی سے اس موتی کو اپنی انگلی کی پور پر لیا۔۔ اور ہما کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے اسے اپنے منہ میں لے کر اپنی انگلی چوسنے لگا۔۔ مم مم مم مم مم مم مم مم۔۔۔۔۔ و کرم کے منہ سے نکلا۔۔ اور ہما شرمائی۔۔

و کرم ہما سے پیچھے ہٹا۔۔ ہما جی یہ بلاؤز بھی اتار دو پلیز۔۔ گندہ ہو جائے گا۔۔

یہ کہہ کر و کرم ٹیبل پر رکھی ہوئی شراب کی بوتل کی طرف بڑھا۔۔ ہمانے اسکے مڑنے کے بعد۔۔ خود ہی اٹھ کر اپنا بلاؤز نیچے سے پکڑ کر اوپر کو کھینچا۔۔ اور اسے اپنے جسم سے الگ کر دیا۔۔ اب اسکے گورے گورے جسم پر صرف اور صرف ایک کالے رنگ کی براتی تھی۔۔ جو اسکے گورے رنگ پر بہت جچ رہی تھی۔۔ اور اسکے مموں کو آدھا ڈھانپ رہی تھی۔۔ اور آدھا دکھا رہی تھی۔۔ و کرم ہاتھ میں شراب کی بوتل لے کر ہما کی طرف مڑا تو ہما کو اس حالت میں دیکھ کر مسکرا نے لگا۔۔ ہما کے قریب آ کر اس نے بوتل سے

منہ لگا کر شراب کا ایک گھونٹ لیا۔۔ ہما کی رانوں کو سہلانے لگا۔۔ ہما کے اوپر جھکتے ہوئے بوتل سے تھوڑی سی شراب ہما کے پیٹ پر۔۔ اسکی ناف میں گرانے لگا۔۔ ذرا سی دیر میں ہی ہما کی ناف شراب سے بھر گئی۔۔ ایک گھونٹ ہی تو آنا تھا نا۔۔ ٹھنڈی ٹھنڈی شراب سے ہما کی عجیب سی کیفیت ہو رہی تھی۔۔ وکرم نے جھک کر اپنے ہونٹ ہما کی ناف پر رکھے۔۔ اور اسکی ناف میں پڑی ہوئی شراب کو ایک ہی بار میں چوس گیا۔۔ پی گیا۔۔ ہما ٹپ کر رہ گئی۔۔ وکرم نے مسکرا کر ہما کی طرف دیکھا۔۔ تو ہما شرما گئی۔۔

وکرم نے اب بوتل سے شراب تھوڑی تھوڑی ہما کی چوت کے اوپری حصے پر گرانی شروع کر دی۔۔ اور خود نیچے منہ لگا دیا۔۔ ہما کی چوت سے نیچے۔۔ اور اسکے چوت پر سے بہہ کر آتی ہوئی شراب کو پینے لگا۔۔ وکرم کا منہ جیسے ہی ہما کی چوت کو لگا تو ہما اچھل ہی پڑی۔۔ اب وکرم نے اسکی چوت پر بہتی ہوئی شراب کو اپنی زبان سے چاٹنا شروع کر دیا۔۔ وکرم کی زبان ہما کی چوت پر چلنے لگی۔۔ اسکو رگڑنے لگی۔۔ اور ہما کی حالت غیر ہونے لگی۔۔ وہ بہت بے چین ہو رہی تھی۔۔ مست ہوتی جا رہی تھی۔۔ یہ سب جو اسکے ساتھ ہو رہا تھا وہ اسکی برداشت سے باہر ہوتا جا رہا تھا۔۔ وہ ننگی ہو کر وکرم کے آگے لیٹی ہوئی تھی۔۔ اور وکرم اسکی چوت کو چاٹ رہا تھا۔۔ مگر سب سے حیرت کی بات یہ تھی کہ وکرم ابھی تک پورے پورے لباس میں تھا۔۔ اس نے ایک بھی کپڑا اپنے جسم سے نہیں اتارا تھا۔۔ اس بات کی طرف دھیان جاتے ہی ہما کو حیرت ہوئی۔۔ مگر اگلے ہی لمحے وکرم کی زبان کی حرکت نے اسے پھر سے سب کچھ بھلا کر چوت کی لذت کو محسوس کرنے پر مجبور کر دیا۔۔ وہ اپنے ہاتھ سے وکرم کے سر کو اپنی چوت کی طرف کھینچ رہی تھی۔۔

اور تڑپتے ہوئے۔۔ ہما کی چوت نے پانی چھوڑ دیا۔۔ جسے وکرم شراب کے ساتھ ہی اپنی زبان سے چاٹ کر اپنے اندر اتار گیا۔۔

ہما اپنی منزل کو پہنچنے کے بعد۔۔ آنکھیں بند کر کے کاؤچ پر پڑی ہوئی۔۔ لمبی لمبی سانسیں لے رہی تھی۔۔ نڈھال ہو کر۔۔ اسکی چوت پانی چھوڑ چکی تھی۔۔ مگر اسکے اندر کی پیاس ختم نہیں ہوئی تھی۔۔ بلکہ اور بھی بڑھ گئی ہوئی تھی۔۔ اسکو اب اپنی چوت کے اندر لوڑے کی طلب ہو رہی تھی۔۔ جو اسکے اندر جا کر اسکی پیاس کو بجھائے۔۔ بند آنکھوں کے ساتھ ہما سوچ رہی تھی۔۔ اور چاہ بھی رہی تھی۔۔ کہ اب وکرم اپنا لوڑا نکال کر اسکی چوت میں ڈالے گا۔۔ اور اسکی چوت کو چودے گا۔۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ اپنے منہ سے وکرم کو ایسا کچھ کہے۔۔ اتنے میں اسے وکرم کی آواز سنائی دی۔۔

وکرم۔۔ شکریہ ڈاکٹر ہما۔۔ آپ کے تعاون کرنے کا شکریہ۔۔ آپ چاہیں تو اب جاسکتی ہیں۔۔ ہما نے جلدی سے اپنی آنکھیں کھولیں۔۔ اور حیرانی سے وکرم کی طرف دیکھنے لگی۔۔ اسے حیرت ہو رہی تھی کہ کیسے وہ اسے اس حالت میں چھوڑ سکتا ہے۔۔ اس طرح پیاسا۔۔ مگر وکرم نے اسے مسکرا کر ایک بار دیکھا۔۔ اور کمرے سے باہر کی طرف نکل گیا۔۔ ہما حیران پریشان اسے جاتا ہوا دیکھ رہی تھی۔۔ اسے جیسے اپنی بے عزتی محسوس ہو رہی تھی۔۔ وکرم نے اسکے حسن کی توہین کی تھی۔۔ اسے اس طرح ننگا کر کے اسے بنا چودے ہوئے چھوڑ کر چلا گیا تھا۔۔ اسے اور اسکی چوت کو آگ میں جلتا ہوا چھوڑ کر۔۔ ہما کو

کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔۔ کچھ ہی دیر کے بعد وہ اپنی جگہ سے اٹھی۔۔۔ تھکے تھکے جسم کے ساتھ کپڑے پہننے لگی۔۔۔ وکرم کے دیئے ہوئے سیٹ کے ڈبہ کو بھی اٹھایا۔۔۔ اور پھر اپنی چیزیں سمیٹ کر غصہ سے باہر نکل آئی۔۔۔ گیٹ پر وہی دونوں گارڈ موجود تھے۔۔۔ انھوں نے ہما کی گاڑی کے لئے گیٹ کھولا۔۔۔ اور جیسے ہی ہما انکے قریب سے گزری تو اسے انکے چہروں پر مسکراہٹ نظر آئی۔۔۔ ہماغصے اور بے بسی کی کیفیت کے ساتھ وہاں سے نکل گئی۔۔۔ اسکی اس قدر بے قدری۔۔۔ اور بے عزتی آج تک کسی نے نہیں کی تھی۔۔۔ اسے رہ رہ کر یہی خیال آرہا تھا کہ وکرم نے آخر اسے کیوں نہیں چودا۔۔۔

ہما کو نہیں پتہ چلا کہ وہ کب اور کیسے گھر پہنچی۔۔۔ بے بسی۔۔۔ بے قراری۔۔۔ بے چینی۔۔۔ اور غصہ کی کیفیات تھیں۔۔۔ جو سب کی سب ایک ساتھ اس پر حاوی تھیں۔۔۔ اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ آخر یہ سب کیا ہوا۔۔۔ کیسے ایک آدمی اس جیسی خوبصورت لڑکی کو ننگا کرنے کے بعد۔۔۔ اور اتنا سب کچھ کرنے کے بعد جانے کا کہہ سکتا ہے۔۔۔ اب وہ اپنے بیڈروم میں۔۔۔ اپنی ساڑھی اتار کر بالکل ننگی ہو کر آئینے کے سامنے کھڑی ہوئی۔۔۔ اپنے جسم کا جائزہ لیتی ہوئی یہی سب سوچ رہی تھی۔۔۔ کہ مجھ میں ایسی کونسی کمی ہے۔۔۔ میرے حسن میں کیا کشش کم ہو گئی ہے۔۔۔ یہی سوال بار بار اسکے دماغ میں گونج رہا تھا کہ۔۔۔ وکرم نے چودے بنا۔۔۔ اپنے گھر سے۔۔۔ مجھے کیوں نکالا۔۔۔ آخر کیوں نکالا مجھے۔۔۔ کوئی تو بتائے مجھے۔۔۔ مگر اسکے اس سوال کا جواب دینے والا کوئی نہیں تھا۔۔۔

آئینے میں اپنے ننگے گورے جسم کا جائزہ لیتے ہوئے اسے اپنے جسم پر جگہ جگہ پڑے ہوئے نیلے نشان۔۔۔

اور دانتوں کے نشان نظر آنے لگے۔۔ جو کہ وکرم نے اسکے جسم کو چوس چوس کر۔۔ اور کاٹ کاٹ کر ڈال دیئے ہوئے تھے۔۔ اسکی گردن پر۔۔ اسکے مموں پر۔۔ اسکی پیٹ پر۔۔ اسکی رانوں پر۔۔ اسکی چوت پر۔۔ ہر جگہ۔۔ اپنی چوت کو چھواتو ایک بار پھر سے تڑپ اٹھی۔۔ جیسے اسکی چوت ایک بار پھر سے سلگ اٹھی ہو۔۔ جیسے چوت کی پیاس ایک بار پھر سے جاگ گئی ہو۔۔ وہ آئینے میں اپنی ہی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی۔۔ اپنی چوت کو رگڑنے لگی۔۔ چوت کو رگڑنے سے ہونا بھی کیا تھا۔۔ اسکی پیاس اور تڑپ بڑھتی ہی جا رہی تھی۔۔ آخر ہمانے اپنے ہاتھ کو ہٹایا۔۔ اور باتھ روم میں جا کر باتھ ٹب میں ٹھنڈا پانی بھر کر اس میں بیٹھ گئی۔۔ اپنی چوت کو سکون دینے کے لیے۔۔ مگر سکون کہاں تھا۔۔ دل چاہ رہا تھا کہ کوئی تو ہو جو اسکی چوت میں اپنا لوڑا ڈال کر اسکی چوت کو چود ڈالے۔۔ اسکی چوت کی پیاس کو بجھا دے۔۔ اس کیفیت میں ایک عجیب بات یہ ہو رہی تھی کہ لوڑے کی طلب کے وقت اسکا ذہن اپنے شوہر انور کی طرف نہیں۔۔ بلکہ۔۔ ڈاکٹر زمان۔۔ رشید۔۔ اور یاسر کی طرف جا رہا تھا۔۔ کہ کاش ان میں سے کوئی ہوتا جو اس وقت اسکی چوت کی آگ کو بجھا سکتا۔۔ پانی میں ہی بیٹھ کر اپنی چوت کو رگڑتے ہوئے۔۔ اور اپنی ہی انگلی اپنی چوت میں اندر باہر کرتے ہوئے ہمانے اپنی چوت کا پانی نکال لیا۔۔ کچھ حد تک اسکے پیاسے جسم کو سکون ملا۔۔ وہ نہا کر باہر نکل آئی۔۔ ایک تولیہ اپنے جسم پر لپیٹ کر۔۔

چند دن بعد۔۔ ہما شاپنگ کے لیے نکلی۔۔ ایک بڑے مال میں ابھی وہ داخل ہی ہوئی تھی کہ اسکا فون بج اٹھا۔۔ ہمانے اپنے بیگ سے اپنا فون نکال کر دیکھا تو یاسر کا فون تھا۔۔

ہما۔۔ ہیلو۔۔ کیسے ہیں یا سر بھائی۔۔

یا سر۔۔ میں ٹھیک ہوں مائی ڈار لنگ بھابی جی۔۔۔ بس آپ سے ملنے کو دل چاہ رہا تھا۔۔

ہما مسکرائی۔۔ اچھا جی۔۔۔ مگر وہ کیوں جی۔۔۔؟؟؟

یا سر۔۔ بس بہت دن ہو گئے ہیں نا آپ سے ملے ہوئے تو اس لیے یہ دل مچل اٹھا آج۔۔۔

ہما کھنکھاتی ہوئی آواز میں ہنسی۔۔ دل مچل اٹھایا کچھ اور۔۔۔۔

یا سر۔۔ ہا ہا ہا ہا ہا ہا۔۔۔ سب تو پتہ ہے آپ کو۔۔ بھلا اب میرے لوڑے سے بھی آپ سے زیادہ عرصہ دور

نہیں رہا جاتا نا۔۔۔ ویسے ہیں کہاں پر آپ ابھی۔۔۔

ہما۔۔ میں ڈیلیکس مال میں ہوں۔۔ شاپنگ کے لیے۔۔

یاسر۔۔ او۔۔ واؤ۔۔ میں بھی ڈیلیکس کے قریب ہی ہوں۔۔ بس ابھی آپ کے پاس پہنچتا ہوں۔۔ پھر مل کر شاپنگ کریں گے۔۔

ہما مسکرائی۔۔ دیکھ لیں یاسر بھائی۔۔ پھر بل بھی آپ کو ہی پے کرنا پڑے گا۔۔

یاسر۔۔ کر دیں گے میری جان۔۔ آپ کے لیے تو جان بھی حاضر ہے۔۔

ہما مسکرائی۔۔ ہا ہا ہا ہا۔۔ یہ ڈائلاگ رہنے دیں آپ۔۔ آپ کو بھی پتہ ہے کہ مجھے آپ کی جان نہیں۔۔ کچھ اور چاہیے ہے۔۔

یاسر۔۔ ہا ہا ہا ہا۔۔ سب کچھ ملے گا۔۔ بس میں آیا ابھی۔۔ یہ کہہ کر یاسر نے فون بند کر دیا۔۔ اور ہما ادھر ادھر کی دکانوں پر ونڈ و شاپنگ میں مصروف ہو گئی۔۔

کوئی دس منٹ کے بعد۔۔ ہما اور یاسر اکٹھے مال میں گھوم رہے تھے۔

ہما اور یاسر ڈریسیز کی ایک دکان میں داخل ہوئے۔۔ صبح کے وقت کوئی رش نہیں تھا مال میں۔۔ یہی حال

اس دکان کا بھی تھا۔۔ بالکل خالی تھی۔۔ ایک نوجوان لڑکا کاؤنٹر پر کھڑا تھا۔۔ بہت ہی خوش اخلاقی سے ان دونوں کا استقبال کیا۔۔ اور بولا۔۔ سر میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں۔۔

ہما۔۔ کچھ جینز اور ٹاپ دکھائیں پلیز۔۔

سیلز بوائے انکو دکان کے ایک حصے میں لے گیا

سیلز بوائے۔۔ میم ویسٹ کیا ہے آپ کی۔۔

ہما سے پہلے یا سر بول اٹھا۔۔ چیک کر لیں آپ خود ہی۔۔

ہما نے گھور کر اسے دیکھا۔۔ اور پھر مسکرا کر بولی۔۔ 28

سیلز بوائے بھی مسکرا دیا۔۔ اور الماری میں سے جینز نکال کر انکے سامنے رکھنے لگا۔۔ سکین ٹائٹ ٹائپ کی جینز تھیں۔۔ میم یہ بالکل نئی اور لیٹیسٹ فیشن کی ورائٹی آئی ہے۔۔ آپ اسے چیک کریں۔۔

ہما اور یاسر جینز دیکھ رہے تھے۔۔

ہما۔۔ یہ سائز تو مجھے کافی چھوٹا لگ رہا ہے۔۔ جبکہ اس پر نمبر 28 ہی لکھا ہوا ہے ویسٹ کا۔۔

سیلز بوائے۔۔ میم یہ سٹریچ ہونے والا سٹف ہے۔۔ آپ پلیز اسے ٹرائی کر کے دیکھ لیں۔۔ پھر فیصلہ کیجیے گا۔۔

ہما تھوڑا ہچکچا رہی تھی مگر یاسر بولا۔۔ ہاں ہم ٹرائی کر لیتے ہیں۔۔ مگر اسکے ساتھ ٹاپ بھی دکھائیں کوئی اچھا سا۔۔

سیلز بوائے نے ٹاپس بھی سامنے رکھ دیئے۔۔ وہ بھی بالکل چھوٹے چھوٹے لگ رہے تھے۔۔ اس پر بھی سیلز بوائے نے انکو پہن کر چیک کرنے کا بولا۔۔

آخر ہما اور یاسر دکان کے پچھلے حصے میں بنے ہوئے ٹرائی روم کی طرف چلے گئے۔۔ ہما اندر گئی اور اپنے کپڑے اتارنے لگی۔۔ اگلے ہی لمحے اسے اپنا جسم سامنے لگے آئینے میں صرف برا اور پینٹی میں نظر آ رہا تھا۔۔ وہ مسکرائی اور وہ جینز پہننے لگی۔۔ جینز بہت ہی زیادہ ٹائٹ تھی۔۔ بہت ہی مشکل سے اسکے جسم پر

چڑھی۔۔ مگر جب اس نے اسکے بٹن بند کیے تو کافی ریلیکس محسوس ہوئی۔۔ پہننے کے بعد جینز اسکے پیس اور رانوں اور ٹانگوں سے بالکل چپک گئی ہوئی تھی۔۔ اسکا انگ انگ بالکل صاف نظر آرہا تھا۔۔ اسکی خوبصورت گانڈ بہت ہی سیکسی لگ رہی تھی۔۔ سامنے چوت کے حصہ پر سے بھی جینز بالکل چوت سے چپکی ہوئی تھی۔۔ ہمانے اتنی ٹائٹ جینز کبھی نہیں پہنی تھی۔۔ اسے تھوڑا عجیب لگ رہا تھا۔۔

پھر ہمانے ٹاپ اٹھا کر اسے دیکھا۔۔ وہ تو ایسے لگ رہا تھا کہ جیسے کسی چھوٹی بچی کے لیے ہو۔۔ مگر ہمانے جب وہ ٹاپ پہنا اور اسے کھینچ کر نیچے لائی تو اسے حیرانی ہوئی کہ وہ بھی بالکل اسکے جسم کو پورا کوور کر گئی تھی۔۔ اسکی جینز کی بیلٹ تک آرہی تھی۔۔ اوپر سے ٹاپ کا کپڑا اسکی چھاتیوں سے بالکل چپک گیا ہوا تھا۔۔ اسکے سینے کے ابھاروں کا اتار اور چڑھاؤ بالکل واضح ہو رہا تھا۔۔ ٹاپ اسکے مموں کی اونچائی کے ساتھ اوپر کو جا رہی تھی اور پھر نیچے سے ہوتی ہوئی بالکل اسکے جسم کے ساتھ چپک گئی تھی۔۔ آج ہما کو آئینے میں اپنا الگ ہی روپ نظر آرہا تھا۔۔ مگر اسے اچھا لگ رہا تھا۔۔ کیونکہ اس ڈریس میں تو وہ اور بھی کم عمر کی لگ رہی تھی۔۔۔

اب مرحلہ تھا باہر آنے کا۔۔ یاسر اور اس سیلز بوائے کے سامنے آنے کا۔۔ ہمانے ہمت کی اور دروازہ کھول کر باہر آئی۔۔ یاسر اس سیلز بوائے کے ساتھ باتیں کر رہا تھا۔۔ ان دونوں نے جیسے ہی ہما کو دیکھا تو یاسر نے تو سیٹی ہی بجا دی۔۔۔ اور اس پر وہ سیلز بوائے مسکرا نے لگا۔۔ ہما بھی مسکرا کر رہ گئی۔۔

ياسر۔ وَاَوُوْٓوُۥؤُوْٓوُۥءٌ۔ ہما جی۔۔ یہ تو آپ پر بہت بچ رہے ہیں۔ تھوڑا گھوم کر دکھائیں نا پلیز۔

ہما مسکرا کر گھومی۔۔ اور اپنی گانڈ ان دونوں کی طرف کی۔۔ اور چلتی ہوئی تھوڑا دور تک گئی۔۔ اسکی مٹکتی ہوئی گانڈ بہت ہی سیکی لگ رہی تھی اس ٹائٹ جینز میں۔۔ ہمایا سر کی طرف واپس آئی تو اسکے ممے اس ٹاپ میں بہت ہی مست نظارہ دے رہے تھے۔۔ یاسر کے قریب آئی تو اس نے آہستہ سے ہما کی گانڈ پر اپنا ہاتھ رکھا۔۔ اور بولا۔۔ بہت زبردست چیز ہے یہ تو۔۔ اور یہ کہتے ہوئے یاسر نے ہما کی گانڈ کو آہستہ سے دبا بھی دیا۔۔ اس سیلز بوائے نے بھی یہ منظر دیکھ لیا۔۔ اور دھیرے سے مسکرا دیا۔۔ ہما کا چہرہ تھوڑا لال ہو گیا۔۔

یا سر۔۔ ارے بھئی۔۔ ایک ڈریس تو آپ یہی پیک کر دو۔۔ اسکے علاوہ بھی کچھ ایسا ہی سپیشل ہے تو دکھاؤ

سیلز بوائے۔۔ سر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کچھ سکریٹس آئے ہیں۔۔ اگر آپ پسند کریں تو۔۔

یاسر۔۔۔ ہاں ہاں۔۔۔ دکھائیں پلیز۔۔۔

ہما۔۔ نہیں نہیں۔۔ بس ایک ہی کافی ہے۔۔ اور کچھ نہیں لینا یاسر۔۔

مگرا تنے میں سیلز بوائے نے کچھ سکرٹس نکال کر کاؤنٹر پر رکھ دیں۔۔ وہ بہت ہی چھوٹی سکرٹس تھیں۔۔

یاسر انکو اٹھا کر دیکھنے لگا۔۔

ہما۔۔ ارے یہ تو بہت چھوٹی ہیں۔۔ اسے کون پہن سکتا ہے ہمارے ہاں۔۔

یاسر بھی چپ رہا۔۔ کیونکہ ہما ٹھیک کہہ رہی تھی۔۔

سیلز بوائے مسکرایا۔۔ اور بولا۔۔ میم۔۔ آپ بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں۔۔ یہ بہت شارٹ ہیں لینتھ میں۔۔

ہما۔۔ تو پھر انکو کون خریدتا ہو گا۔۔

سیلز بوائے مسکرایا۔۔ میم تھوڑا ماڈرن فیملیز کی لڑکیاں خریدتی بھی ہیں انکو۔۔

ہما۔۔ مگر انکو پہنتی کہاں ہوں گی۔۔

سیلز بوائے مسکرا کر۔۔ میم اپنے بوائے فرینڈز اور ہسبنڈز کے سامنے۔۔ گھر میں ہی۔۔

یاسر۔۔ ہمایار آپ بھی لے لو نا۔۔

ہما۔۔ نہیں نہیں۔۔ میں کیسے لے سکتی ہوں۔۔ اور مجھے نہیں پہننی یہ سب۔۔

سیلز بوائے۔۔ میم آپ ٹرائی تو کر کے دیکھیں۔۔ اگر اچھی لگے تو خرید لیں۔۔ ٹرائی کرنے کے کوئی پیسے

نہیں ہیں۔۔ سیلز بوائے مسکرایا۔۔

ہما بھی مسکرا دی۔۔ یاسر بولا۔۔ ہما ٹرائی تو کرو نا۔۔

ہما شرماتا کر۔۔ لیکن یہ بہت شارٹ ہے یار۔۔

یاسر۔۔ کچھ نہیں ہوتا یار۔۔ کوئی نہیں دیکھنے والا یہاں۔۔

ہمانے سیلز بوائے کی طرف دیکھا۔۔

یاسر۔۔ ارے یار انکا تو یہ روز کا معمول ہے۔۔ ان کا کیا ہے۔۔

سیلز بوائے نے بھی آگے سے دانت نکال دیئے۔۔

ہمانے ایک سکرٹ لی اور ٹرائی روم کی طرف چل پڑی۔۔ اندر جا کر پہلی والی جینز اتار دی۔۔ اور وہ سکرٹ پہن لی۔۔ سکرٹ اسکی ہاف تھائیز تک تھی۔۔ آدھی رانیں۔۔ اور نیچے سے گوری گوری ٹانگیں بالکل ننگی تھیں۔۔ سکرٹ تھی بھی کافی ٹائٹ۔۔ اسکی گانڈاب بھی بڑی سیکیس لگ دے رہی تھی۔۔ ہما کو اس طرح نیم برہنہ حالت میں اس سیلز بوائے کے سامنے جانے میں شرم محسوس ہو رہی تھی۔۔ مگر پھر بھی۔۔ ہمانے ہمت کر کے دروازہ کھولا اور باہر نکل آئی۔۔

جیسے ہی دونوں کی نظر ہما پر پڑی تو انکے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے۔۔ سیلز بوائے تو پہلی بار ہما کو اس حالت میں دیکھ رہا تھا۔۔ مگر اسکے ساتھ ساتھ یاسر کی نظریں بھی ہما کی ننگی ٹانگوں اور ننگی چکنی رانوں پر جمی ہوئی

تھیں۔۔ ہما کو بھی پتہ نہیں کیوں یہ سب اچھا لگ رہا تھا۔۔ اپنے جسم کی نمائش کرنا۔۔ اور اس پر ان دو مردوں کی تعریفی نظریں۔۔ ہما کو مزہ دے رہی تھیں۔۔ ہوتا بھی تو ایسا ہی ہے نا۔۔ جب لڑکیاں ٹائٹ قسم کے ڈریسز پہن کر باہر نکلتی ہیں۔۔ جن میں انکا جسم جھانک رہا ہو تو۔۔ پھر انکی خواہش یہ بھی ہوتی ہے کہ لوگ انکو دیکھیں۔۔ اور دل ہی دل میں انکی تعریف کریں۔۔ تب ہی انکو اپنے ڈریسز اور خود کو ایکسپوز کرنے کی قیمت وصول ہوتی ہے نا۔۔ ایسا ہی کچھ حال ہما کا بھی تھا۔۔ اسے بھی یہ سب اچھا لگ رہا تھا۔۔ اور وہ تھوڑا ادھر ادھر چلتی ہوئی انکو وہ سکرٹ اور اپنا جسم دکھانے لگی۔۔ جیسے وہ انکو تھوڑا اور بھی ٹیز کرنا چاہتی ہو۔۔۔

ہما یا سر کے قریب جا کر رکی اور مسکرا کر بولی۔۔ بس۔۔ اب تو اتار دوں نا۔۔

سیلز بوائے۔۔ میم یہ آپ پر بہت سوٹ کر رہا ہے۔۔ آپ کو یہ لے لینا چاہیے۔۔

ہما۔۔ نہیں پلیز۔۔ میں یہ نہیں لے سکتی۔۔

یا سر۔۔ نہیں۔۔ آپ اسے بھی پیک کر دیں۔۔ ہما جی یہ میری طرف سے آپ کے لیے سپیشل گفٹ ہے۔۔ پلیز انکار نہیں کرنا۔۔

ہما مسکرا کر رہ گئی۔۔ پھر ہما واپس ٹرائی روم میں گئی اور اپنے کپڑے پہن کر واپس آئی۔۔ یاسر نے پیمنٹ کی۔۔ اور پھر دونوں ہاتھ میں شاپنگ بیگز لے کر باہر نکل آئے۔۔

ادھر ادھر پھرتے ہوئے ایک امپورٹڈ لنگری کی شاپ پر نظر پڑی تو یاسر بولا۔۔ بھابی چلو آپ کو کچھ برا اور پینٹی بھی لے کر دوں۔۔ ہمایاسر کی اس بات پر تھوڑا شرمگئی۔۔ اور اسکے ساتھ چلنے سے انکار کیا۔۔ مگر یاسر بھلا کہاں ماننے والا تھا۔۔ وہ اسے اس امپورٹڈ لنگری کی شاپ میں لے آیا۔۔ یوں تو ہمایاسر کے ساتھ کئی بار چدواچکی ہوئی تھی۔۔ مگر اس طرح باہر کھلے میں اسکے ساتھ اپنے لیے برا اور پینٹی خریدنا۔۔ اسکے لیے تھوڑا عجیب لگ رہا تھا۔۔ اور اسے گھبراہٹ ہو رہی تھی۔۔ یاسر ہما کو لے کر برا کی دکان میں داخل ہوا۔۔ اور ایک کارنر میں ایک خوبصورت سی نوجوان لڑکی کا ونٹر پر کھڑی تھی۔۔ وہ دونوں اسکی طرف بڑھے۔۔ اس لڑکی نے مسکرا کر انکا استقبال کیا۔۔

سیلز گرل۔۔ جی سر اینڈ میم۔۔ میں آپ کو کس طرح کی کولیکشن دکھاؤں۔۔

ہما کی بجائے یاسر بولا۔۔ مس تھوڑے لیٹیسٹ اور بولڈ ٹائپ آسٹم دکھائیں۔۔

سیلز گرل نے مسکرا کر ہما کی طرف دیکھا۔۔ اور ہما کے چہرے پر سرخی دوڑ گئی۔۔ سیلز گرل نے کچھ نیو قسم کے ڈیزائنز برا لا کر کاؤنٹر پر رکھے۔۔ ہما کو تو یاسر کے ساتھ یہ سب دیکھنے میں تھوڑی جھجک ہو رہی تھی۔۔ مگر یاسر اسے تنگ کرنے کے لیے خود اسکا میٹیریل چیک کر رہا تھا۔۔

یاسر۔۔ ہما یہ کیسی ہے۔۔ اچھی لگی کیا آپ کو۔۔

سیلز گرل۔۔ یس سر۔۔ یہ بالکل نیو ڈیزائن ہے۔۔ یہ آپ کی مسز پر بہت اچھا لگے گا۔۔

سیلز گرل نے ہما کو یاسر کی مسز بولا تو ہما ایک بار پھر شرمائی گئی۔۔ اور یاسر مسکرا کر لگا۔۔

سیلز گرل۔۔ سر اگر میم اسے ٹرائی کرنا چاہیں تو ادھر سائیڈ میں ہی ٹرائی روم ہے۔۔ آپ جا کر ٹرائی کر سکتے ہیں۔۔

ہما۔۔ ن ن ن ن۔۔ نہیں۔۔ اسکی ضرورت نہیں ہے۔۔

یاسر کے لیے تو یہ گولڈن چانس تھا۔۔ اس نے ہما کا ہاتھ پکڑا اور اسے ٹرائی روم کی طرف لے جانے

لگا۔۔ ہمانے بھی موقع کی مناسبت سے خاموشی اختیار کر لی۔۔ اور اسکے ساتھ چل دی۔۔

ٹرائی روم کے پاس جا کر ہما بولی۔۔ تم اب یہیں ٹھہرو۔۔ میں اکیلی ہی جاؤں گی ٹرائی کرنے۔۔

یاسر رونی صورت بناتے ہوئے بولا۔۔ یہ تو غلط بات ہے یار۔۔

ہما اسکی شکل دیکھ کر مسکرائی۔۔ اور اندر داخل ہو گئی۔۔ ٹرائی روم شاپ کے پچھلے حصے میں تھا۔۔ اور دکان سے ہٹ کر تھا۔۔ کاؤنٹر پر کھڑے ہوئے لوگ وہاں نہیں دیکھ سکتے تھے۔۔ یاسر انتظار کرنے لگا۔۔ اور ہمانے اندر جا کر اپنی شرٹ اتاری۔۔ پھر اپنی برا۔۔ اور پھر نئی برا پہن لی۔۔ اور خود کو آئینے میں دیکھنے لگی۔۔ یاسر نے ٹرائی روم کا دروازہ ناک کیا۔۔

یاسر۔۔ بھابی ڈار لنگ دیکھنے تو دونہ۔۔

ہما۔۔ نہیں کوئی آجائے گا۔۔۔

یاسر۔۔ بھابی جی۔۔ کوئی بھی نہیں ہے یہاں پر۔۔ آپ دروازہ کھولو پلیز۔۔

ہما۔۔ لیکن تم وعدہ کرو کہ اندر نہیں آؤ گے۔۔ اور نہ ہی کوئی غلط حرکت کرو گے۔۔

یاسر۔۔ ہاں۔۔ ہاں۔۔ پکا وعدہ۔۔

ہمانے کچھ سوچ کر دروازہ کھول دیا۔۔ اور اب وہ یاسر کے سامنے اس نئی برائیں کھڑی تھی۔۔ یاسر کا منہ بھی کھلے کا کھلا رہ گیا۔۔ ہما کے خوبصورت مئے آدھے اس برائیں سے نکل رہے تھے۔۔ اور بہت ہی سیکسی لگ رہے تھے۔۔ یاسر نے آگے بڑھنا چاہا تو ہمانے اشارے سے روک دیا۔۔ یاسر مایوس ہو گیا۔۔ پھر یاسر نے اسے ایک اور برا اور اسکے ساتھ پینٹی بھی دی۔۔ اور دونوں پہننے کو بولا۔۔ ہمانے وہ دونوں لیے اور دروازہ بند کر لیا۔۔ اور اس برا کو اتار کر نئی برا پہن لی۔۔ اور پھر اپنی جینز اتار کر اپنی پینٹی بھی تبدیل کر لی۔۔ اب وہ اس دکان کے ٹرائی روم میں صرف برا اور پینٹی میں کھڑی تھی۔۔ وہ دونوں چیزیں اس پر کافی بیچ رہی تھیں۔۔ اور اسے پتہ تھا کہ یہ یاسر کو ضرور پسند آئیں گی۔۔ وہ بھی اب کافی حد تک ریلیکس ہو چکی ہوئی تھی۔۔ اور یاسر کی حرکتوں کے ساتھ ہی خود بھی تھوڑا ایڈونچر میں شامل ہونے کا من ہو رہا تھا۔۔ وہ بھی اس ساری صورتحال کا مزہ لینا چاہ رہی تھی۔۔

ہمانے اب آواز دی۔۔ یاسر۔۔ باہر کوئی ہے تو نہیں۔۔

ٹھیک اسی وقت ایک عورت اس طرف آئی۔۔ اس کے ہاتھ میں بھی ایک برا تھی۔۔ وہ بھی شائد ٹرائی کرنے آئی تھی۔۔ وہ یاسر کے قریب ہی کھڑی ہو کر ٹرائی روم خالی ہونے کا انتظار کرنے لگی۔۔ اس وقت یاسر اس خوبصورت عورت کا ہی جائزہ لے رہا تھا جب اسے ہما کی آواز آئی تھی۔۔ پتہ نہیں کیوں یاسر کو شرارت سو جھی۔۔ وہ بولا۔۔ ہاں کھول دو کوئی نہیں ہے باہر۔۔

اس عورت نے حیرانی سے یاسر کی طرف دیکھا۔۔ تو یاسر نے بھی اس کی طرف مسکرا کر دیکھا۔۔ اتنے میں ہما نے دروازہ کھول دیا۔۔ جیسے ہی ہما نے دروازہ کھولا تو یاسر نے دروازہ پکڑ لیا۔۔ اب ہما سامنے صرف برا اور پینٹی پہنے ہوئے نیم برہنہ حالت میں کھڑی ہوئی تھی۔۔ یاسر اس کو دیکھنے لگا۔۔ ہما کو وہ کئی بار چود چکا ہوا تھا۔۔ مگر ہمیشہ کی طرح ہی آج بھی اسے اس حالت میں دیکھ کر اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔۔

یاسر۔۔ واؤؤؤؤؤؤؤؤ۔۔۔۔۔ ہما۔۔۔۔۔ تم تو بہت ہی سیکسی لگ رہی ہو یا۔۔ اس برا اور پینٹی میں۔۔

ہما مسکرا نے لگی۔۔ یاسر کی بات سن کر وہ عورت بھی تھوڑا آگے ہوئی۔۔ ہما کو دیکھنے کے لیے۔۔ اور جیسے ہی اس کی نظر اس ٹرائی روم میں کھڑی ہوئی ہما پر پڑی۔۔ تو وہ ہما کو دیکھ کر دنگ رہ گئی۔۔ اور اسے دیکھ کر ہما کا بھی منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔۔ اور ایک ہی لمحے میں ہما کے چہرے کا رنگ اُڑ گیا۔۔ ہما کی نظروں کے سامنے

کھڑی ہوئی عورت۔۔۔ نیلو فر تھی۔۔ جو ڈاکٹر ہما کو صرف برا اور پینٹی پہن کر ایک نئے مرد کے سامنے کھرا ہوا دیکھ کر حیران ہو رہی تھی۔۔ اور ہما کا بھی اس طرح پکڑے جانے کی وجہ سے رنگ سفید ہو گیا ہوا تھا۔۔ وہ اپنی جگہ پر بالکل ساکت کھڑی ہوئی تھی۔۔ اسے جیسے کچھ ہوش ہی نہیں رہا تھا۔۔ آخر اسے نیلو فر کی آواز نے ہی چونکایا۔۔

نیلو فر۔۔ کہہ تو آپ ٹھیک رہے ہیں۔۔ واقعی ہی بہت سیکسی لگ رہی ہیں ڈاکٹر ہما۔۔

یاسر بھی اس عورت کی بات پر چونکا۔۔ کیا آپ ہما کو جانتی ہیں۔۔

نیلو فر مسکرائی۔۔ جی۔۔ بلکل۔۔ اور اب تو اور بھی اچھے سے جان گئی ہوں۔۔

ہمانے ہوش میں آتے ہوئے جلدی سے دروازہ کو پکڑ کر اپنی طرف کھینچ کر دروازہ بند کیا۔۔ اور جلدی جلدی اپنے کپڑے پہنے لگی۔۔ اس کے ہاتھ پیر پھول رہے تھے اس طرح رنگے ہاتھوں نیلو فر کے ہاتھوں پکڑے جانے کی وجہ سے۔۔

باہر یاسر بھی پریشانی کی حالت میں کھڑا تھا۔۔ اور نیلو فر اسکی حالت سے محظوظ ہو رہی تھی۔۔ اتنے میں ہما

باہر آئی۔۔ وہ اب بھی شرمندہ شرمندہ تھی۔۔ اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے برا اور پینٹی کے سیٹ
یاسر کے ہاتھ میں پکڑائے۔۔ پلیز اسے واپس کر دیں۔۔ اور خود نیلو فر کی طرف متوجہ ہوئی۔۔ اپنی نظریں
جھکا کر بولی۔۔

ہما۔ آئی ایم سوری۔ میم۔ یہ۔ یہ۔۔۔ یا سر ہیں۔۔۔ انور کے فرینڈ۔۔۔

نیلو فرمسکرائی۔۔۔اوہوہوہوہوہوہوہو۔۔۔انور کے فرینڈ۔۔۔اور۔۔۔آپکے بوائے فرینڈ۔۔۔گڈ۔۔۔ویری گڈ۔۔

ہم۔۔۔ن۔ن۔ن۔ن۔۔۔نہیں۔۔۔نہیں۔۔۔ایسی کوئی بات نہیں ہے میم۔۔۔

نیلو فر۔۔ اووووووو۔۔ یعنی یاسر صاحب صرف آپ کو برا کی سلیکشن میں ہیلپ کرنے کے لیے یہاں آئے ہوئے ہیں۔۔

ہمانے شرمندگی سے سر کو جھکا لیا۔۔۔ یا سرنے نیلو فر کو مسکراتے ہوئے دیکھا تو صورتِ حال کو سنبھالنے کے لیے بولا۔۔۔

یاسر۔۔ ارے میڈم جی۔۔ آپ کیوں فیل کر رہی ہیں۔۔ آپ کو ہیلپ چاہیے ہے سلیکشن میں تو آپ کی ہیلپ بھی کر سکتا ہوں۔۔ یاسر نے مسکراتے ہوئے نیلو فر کو آنکھ ماری۔۔

یاسر کی یہ بات سن کر ہمانے یاسر کو گھورا۔۔ پھر اس نے نیلو فر کی طرف دیکھا تو وہ غصہ کرنے کی بجائے یاسر کی بات پر مسکرا رہی تھی۔۔۔

نیلو فر۔۔ مجھے تو کوئی اعتراض نہیں۔۔ لیکن میرا خیال ہے کہ ڈاکٹر ہما کو میرا آپ سے مدد لینا پسند نہیں آئے گا۔۔۔ کیوں ہما جی۔۔۔

ہما گھبرا کر۔۔۔ ک ک ک ک ک۔۔۔ کیا۔۔۔ ن ن ن ن ن ن۔۔۔ نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ ایسی تو کوئی بات نہیں۔۔۔

نیلو فر ہنسنے لگی۔۔ ارے اب یہیں باتیں کرتے رہنا ہے کیا۔۔ آئیں یہیں ریسٹورنٹ میں بیٹھتے ہیں۔۔ ہما گھبرا رہی تھی۔۔ مگر یاسر آگے آگے چل پڑا۔۔ اور نیلو فر ہما کے ساتھ۔۔ نیلو فر اپنا منہ ہما کے کان کے پاس لاتی ہوئی آہستہ سے بولی۔۔۔۔ ڈونٹ وری اباؤٹ یور سیکرٹ۔۔ اٹ ول آل ویز بی اے سیکرٹ۔۔۔

نیلو فر کے منہ سے اپنا ہی کہا ہوا فقرہ سن کر ہمانے چونک کر نیلو فر کی طرف دیکھا۔۔ تو نیلو فر نے مسکرا کر ہما کو آنکھ مار دی۔۔ اور اب پہلی بار ہما بھی مسکرا دی۔۔

نیلو فر۔۔ ڈاکٹر ہما۔۔ ویسے آپ کا بوائے فرینڈ ہے ہینڈ سم۔۔

ہما بھی مسکرا دی۔۔

نیلو فر۔۔ اور میرا خیال ہے کہ یہ ٹھکانی بھی ٹھیک ٹھاک کرتا ہو گا۔۔

ہما پھر مسکرا کر رہ گئی۔۔ اور بولی۔۔ میڈم جی۔۔ کہیں آپ کی بھی نیت تو نہیں پھسل رہی۔۔

نیلو فر مسکرائی۔۔ تو کیا حرج ہے۔۔ اگر آپ کو کوئی اعتراض نہ ہو تو۔۔

ہما مسکرا کر رہ گئی۔۔ یہ اسکی طرف سے ہاں تھی۔۔

باہر آکر نیلو فران سے بولی کہ سب اسکے بنگلے پر چلیں۔۔۔

ہما۔۔ لیکن وہ جمشید صاحب بھی تو گھر پر ہوں گے نا۔۔

نیلو فر۔۔ ارے نہیں یار۔۔ وہ آج ہی آفس گئے ہیں تو ہی میں شاپنگ کے لیے نکلی تھی۔۔ مگر مجھے کیا پتہ تھا کہ یہاں میری لاٹری نکل آئے گی۔۔ ہما بھی مسکرا نے لگی۔۔

یاسر۔۔ ارے بھئی کونسی لاٹری نکل آئی ہے آپ کی۔۔ ہمیں بھی تو پتہ چلے۔۔۔

ہما اور نیلو فر نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور ہنسنے لگیں۔۔

یاسر اور ہما نے اپنی اپنی گاڑی وہیں مال میں ہی پارک رہنے دیں۔۔ اور نیلو فر کی گاڑی میں بیٹھ کر اسکے گھر کی طرف چل پڑے۔۔

اندر ٹی وی لاؤنج میں بٹھانے کے بعد نیلو فر نے چائے کا کہا۔۔ اور تھوڑی ہی دیر میں نوکرانی چائے لے کر آگئی۔۔ چائے رکھوانے کے بعد نیلو فر نے اسے گھر سے باہر اسکے کو اڑڑ میں بھجوا دیا۔۔ یاسر جیسا کائیاں

آدمی بھی سمجھ چکا تھا کہ نیلو فرکس ٹائپ کی عورت ہے۔۔ اسے بھی مفت کی چوت چودنے پر کیا اعتراض ہو سکتا تھا۔۔

چائے پیتے ہوئے نیلو فر بولی۔۔ یاسر صاحب۔۔ کب سے آپ نے ہماری پیاری سی ڈاکٹر صاحبہ کو اپنے جال میں پھنسا یا ہوا ہے جناب۔۔۔

یاسر۔۔ ایسے نہ کہیں۔۔ جال میں نہیں پھنسا یا میں نے جی۔۔۔ یہ تو ہماری بھابی ہیں۔۔ بہت ہی پیاری بھابی۔۔ اور ہم تو ان پر جان چھڑکتے ہیں۔۔

ہم یاسر کی بات سن کر ہنس پڑی۔۔

نیلو فر انکو چھیڑتی ہوئی بولی۔۔ جتنا دور ہو کر آپ ہمارے بیٹھے ہوئے ہیں۔۔ اس سے لگتا تو نہیں ہے۔۔۔

ہم یاسر کے ساتھ ہی بڑے صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔ یاسر نے ایک نظر ہمارے طرف دیکھا۔۔ اور اسکا ہاتھ پکڑ کر ایک جھٹکے اسے اسے اپنی گود میں گرالیا۔۔ اور نیلو فر کی طرف دیکھتا ہوا بولا۔۔ کیوں اب تو یقین آگیا نا۔۔

نیلو فر۔۔ ہا ہا ہا ہا ہا۔۔ اتنے پر کیسے یقین کر لوں۔۔ اچھا چلیں آپ کہتے ہیں تو مان لیتی ہوں۔۔

یاسر نے اپنی گود میں لیٹی ہوئی ہمارے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھ دیئے اور اسکو چومنے لگا۔۔ اسکے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں لے کر چوستے ہوئے۔۔ نیلو فر کے بالکل سامنے۔۔ ہمارے فرنیچ کس کرنے لگا۔۔ اپنے ہاتھ ہمارے مموں پر رکھے اور آہستہ آہستہ ان کو بھی دبائے لگا۔۔

نیلو فر۔۔ یاسر جی۔۔ ویسے اس سے زیادہ تو میں ٹرائی روم میں دیکھ چکی ہوں۔۔

یاسر نے ایک نظر مسکرا کر نیلو فر کی طرف دیکھا۔۔ اور پھر ہمارے شرٹ کو اوپر اٹھانے لگا۔۔ ہمارے بھی مزاحمت نہیں کی۔۔ اور خود ہی اپنی شرٹ اتار کر ایک طرف پھینک دی۔۔ شرٹ اترتے ہی ہمارے برا میں تھی۔۔ یاسر نے اسکی برا کو بھی اوپر کو کھینچتے ہوئے اسکے مموں کو باہر نکال لیا۔۔ نیلو فر کے سامنے انکو ننگا کر لیا۔۔

نیلو فر۔۔ واؤ واؤ واؤ واؤ۔۔۔۔۔ ہمارے۔۔۔۔۔ آپ کے بوس تو بہت مست ہیں۔۔۔

یاسر۔۔ نیلو فرجی۔۔ قریب آکر دیکھیں آپ کو اور بھی مست لگیں گے۔۔

نیلو فریاسر کی بات کو سمجھ گئی۔۔ اور مسکراتی ہوئی اپنی جگہ سے اٹھ کر انکی طرف بڑھی۔۔ اور ہما کی دوسری طرف بیٹھ گئی۔۔ ہما کے گورے گورے تنے ہوئے۔۔ خوبصورت مے۔۔ نیلو فر کی نظروں کے سامنے ننگے تھے۔۔ جن کو یاسر نے جھک کر چومنا شروع کر دیا۔۔ اور پھر نیلو فر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اسکے نپل کو اپنی زبان سے چھیڑنے لگا۔۔ نیلو فر ہما کے قریب ہی بیٹھی اسکی جینز کے اوپر سے ہی اسکی رانوں کو سہلا رہی تھی۔۔ یاسر نے اپنا ہاتھ بڑھا کر نیلو فر کا ہاتھ پکڑا۔۔ اور اسے آگے لا کر ہما کی چھاتی پر رکھ دیا۔۔ نیلو فر نے مسکراتے ہوئے ہما کی چھاتی کو سہلانا شروع کر دیا۔۔ نیلو فریاسر کی آنکھوں میں ہی دیکھتی ہوئی ہما کے نپل کو مسل رہی تھی۔۔ جو کہ یاسر کی گود میں اپنا سر رکھے ہوئے لیٹی ہوئی تھی۔۔

ہمانے ان دونوں کو ایک دوسرے میں اس طرح گم دیکھا تو اپنا ہاتھ بڑھا کر نیلو فر کی گردن کے پیچھے رکھا اور اسکے سر کو یاسر کی طرف کھینچنے لگی۔۔ یاسر بھی ہما کا مطلب سمجھ گیا۔۔ اس نے بھی اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر نیلو فر کی گردن کے پیچھے رکھ کر اپنے ہونٹ اسکے ہونٹوں پر رکھ دیئے۔۔ اور اسکو چومنے لگا۔۔ اپنے ہونٹوں کو کھول کر یاسر نے نیلو فر کے نچلے ہونٹ کو اپنے ہونٹوں میں لیا۔۔ اور اسکو چوسنے لگا۔۔ نیچے لیٹی ہوئی ہما ان دونوں کے ہونٹوں کا ملن دیکھ رہی تھی۔۔ نیلو فر کی ٹائٹ شرٹ میں تنے ہوئے اسکے مے ہمے کے چہرے کے اوپر ہی تھے۔۔ جس پر ہمانے اپنا ہاتھ رکھ دیا۔۔ اور اپنے دونوں ہاتھوں میں نیلو فر کے

مموں کو لے کر انکو سہلانے لگی۔۔۔

کچھ دیر تک نیلو فر بھی یاسر کو کس کرتی رہی۔۔ پھر وہ اُٹھی اور بولی۔۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں بیڈ روم میں چلنا چاہیے۔۔ ہما اور یاسر میں سے کسی نے بھی اعتراض نہیں کیا۔۔ اور اسکے پیچھے پیچھے چل پڑے۔۔

اسکے پیچھے چلتے ہوئے یاسر سے رہا نہیں گیا تو اس نے نیلو فر کی مشق ہوئی گانڈ پر ایک زوردار تھپڑ مار دیا۔۔

نیلو فر۔ آؤ جج جج جج جج جج جج۔۔۔۔۔۔ تھوڑا دھیرے سے جناب۔۔۔۔۔۔

یاسر نے اپنا ہاتھ بڑھا کر نیلو فر کی گانڈ کو اپنی مٹھی میں لے کر مسلا۔۔ اور بولا۔۔ آپ جیسی سیکسی چیز کو سامنے دیکھ کر صبر نہیں ہوتا نا۔۔

ہما اور نیلو فردونوں ہنسنے لگے۔۔۔ اندریڈ روم میں داخل ہوتے ہی یاسر نے نیلو فر کو اپنی بانہوں میں بھر لیا۔۔۔ اور اسے اپنے سینے سے لگا کر اسکے ہونٹوں کو چوسنے لگا۔۔۔ کچھ دیر کے بعد یاسر نے نیلو فر کے ہونٹوں کو چھوڑا تو وہ ہما سے بولی۔۔۔

نیلو فر۔۔ ہما جی۔۔ یہ مردوں کی عادت ہوتی ہے کہ ہر نئی عورت کو سامنے دیکھ کر مچل جاتے ہیں۔۔

ہما مسکرائی۔۔ ہاں۔۔ میں جانتی ہوں مردوں کی نیچر کو۔۔

یاسر نے ہما کا بازو پکڑ کر اسے بھی اپنی بانہوں میں لے لیا اور بولا۔۔ مردوں کی ایک نیچر یہ بھی ہوتی ہے کہ وہ اپنی پہلے کی گرل فرینڈ کو بھی نہیں بھولتے۔۔ یہ کہہ کر یاسر نے ہما کے ہونٹوں کو چومنا شروع کر دیا۔۔ اب ایک ہی وقت میں یاسر نے ہما اور نیلو فر کو اپنی بانہوں میں بھر رکھا تھا۔۔ اور وہ دونوں کو ہی باری باری چوم رہا تھا۔۔ تینوں کے چہرے بہت قریب تھے۔۔ کچھ دیر کے بعد یاسر نے دونوں کے سر کے پیچھے اپنے ہاتھ رکھے۔۔ اور دونوں کے ہونٹوں کو ایک دوسرے سے ملانے لگا۔۔ ہما نے ایک نیلو فر کی آنکھوں میں دیکھا تو وہ مسکرا رہی تھی۔۔ ہما نے بھی مسکرا کر اسکی طرف دیکھا۔۔ اور اپنے ہونٹ نیلو فر کے ہونٹوں پر رکھ دیئے۔۔ اب دونوں ایک دوسری کو چومنے لگیں۔۔ ہما نے نیلو فر کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں لے کر چوسنا شروع کر دیا۔۔ نیلو فر بھی اسکے ہونٹوں کو چوسنے لگی۔۔ نیلو فر نے اپنی زبان ہما کے منہ میں ڈال دی۔۔ جسے ہما نے چوسنا شروع کر دیا۔۔ ہما کا اوپر جسم ننگا تھا سو اُسکی برا کے۔۔ جبکہ نیلو فر ابھی مکمل کپڑوں میں تھی۔۔ یاسر دونوں کی کمر کو سہلا رہا تھا۔۔ ہما کی کمر کو سہلاتے ہوئے یاسر نے اسکی برا کا ہک کھول دیا۔۔ اور اسے ہما کے جسم سے الگ کر دیا۔۔ دوسرا ہاتھ نیلو فر کی شرٹ کے نیچے سے ڈال کر اسکی ننگی کمر کو سہلانے لگا۔۔ جب یاسر نے دیکھا کہ ہما اور نیلو فر اپنے ہونٹ الگ ہی نہیں کر رہیں تو اس نے بھی اپنے ہونٹ ان دونوں کے ہونٹوں سے ملا دیئے۔۔ اور تینوں ہی ایک دوسرے کے

ہوٹوں کو چومنے اور چاٹنے لگے۔۔ ایک دوسرے کے جسموں کو سہلاتے ہوئے۔۔

یاسر نے دونوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھا۔۔ اور انکو نیچے کو بٹھانے لگا۔۔ ہما اور نیلو فر دونوں اپنے گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھ گئیں۔۔ اور یاسر انکے سامنے کھڑا تھا۔۔ وہ انکے سر کے بالوں کو سہلانے لگا۔۔ نیلو فر نے اسکی طرف دیکھا تو یاسر نے اپنی آنکھوں سے ہی اپنے لہڈ کی طرف اشارہ کیا۔۔ ہما نے مسکرا کر یاسر کی پیٹ کھولنی شروع کر دی۔۔ اور پھر اسکی زپ کو کھول کر پیٹ کو نیچے سرکا دیا۔۔ یاسر کا لوڑا اسکے انڈرویئر کے اندر تپتا ہوا تھا۔۔ فل اکڑا ہوا تھا۔۔ اور اکڑتا بھی کیسے نا۔۔ جب دو انتہائی خوبصورت لڑکیاں اسکی بانہوں میں تھیں۔۔ اور دونوں ہی اس سے چدنے کو تیار تھیں۔۔ نیلو فر نے بھی مسکراتے ہوئے یاسر کے انڈرویئر کے ابھار پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔۔ اور اسکے لوڑے کو دبانی لگی۔۔ ہما نے یاسر کا انڈرویئر نیچے سرکا دیا۔۔ اور اسکا لوڑا اچھل کر ان دونوں کے چہروں کے سامنے لہرانے لگا۔۔

یاسر نے مسکراتے ہوئے۔۔ ملتے ہوئے اپنے لوڑے کو دائیں بائیں لہراتے ہوئے اسے ہما اور نیلو فر کے چہروں سے ٹکرانا شروع کر دیا۔۔ نیلو فر نے یاسر کا لوڑا اپنے ہاتھ میں پکڑ لیا۔۔

نیلو فر۔۔ بہت گرمی دکھا رہا ہے یہ تو۔۔۔

یاسر۔۔ تو آپ اسکی گرمی نکال دیں نا۔۔۔

نیلو فر نے مسکرا کر یاسر کے لنڈ کی ٹوپی کو چوم لیا۔۔ پھر اسکے اوپر اپنی زبان پھیرنے لگی۔۔ اسکو چاٹنے لگی۔۔ اپنی زبان کی نوک کو یاسر کے لوڑے کے سوراخ میں داخل کرنے لگی۔۔ اسے اندر سے چاٹنے کے لیے۔۔۔ پھر اسکی پھولی ہوئی ٹوپی کو اپنے ہونٹوں میں لیا اور اسے چوسنے لگی۔۔ اپنی زبان سے اسے چاٹتی ہوئی۔۔۔

ہمایاسر کی بالوں سے بھرپور ننگی رانوں کو سہلار ہی تھی۔۔ اسکے ہاتھ یاسر کے ٹٹوں پر پہنچ گئے۔۔ جن کو اس نے آہستہ آہستہ سہلانا شروع کر دیا۔۔ اپنے ہاتھوں سے مسلنے لگی۔۔ پھر نیچے کو جھک کر اسکے ٹٹوں کو چوم لیا۔۔ ان پر اپنی زبان پھیرنی شروع کر دی۔۔ یاسر کے ٹٹوں کی تھیلی کو اپنی زبان سے چاٹنے لگی۔۔۔ کبھی اسے منہ میں لے کر چوسنے کی کوشش کرتی۔۔۔ جیسے اسے کھا ہی جانا چاہتی ہو۔۔۔

یاسر کالذت کے مارے بُر حال ہو رہا تھا۔۔ ایک خوبصورت لڑکی اسکا لوڑا منہ میں لے کر چُوس رہی تھی۔۔ اور دوسری لڑکی اسکے ٹٹوں کو چاٹ رہی تھی۔۔ وہ تو جیسے ہواؤں میں اُڑ رہا تھا۔۔ یاسر نے آہستہ آہستہ دھکے مارنے شروع کر دیے۔۔ اور اپنے لوڑے کو نیلو فر کے منہ میں اندر باہر کرنے لگا۔۔ نیلو فر بھی اسکا پورا پورا ساتھ دے رہی تھی۔۔ اسکے لوڑے کو اپنے منہ کے اندر جگہ دیتی جا رہی تھی۔۔ جتنا بھی وہ

اندر آ رہا تھا۔۔۔

کچھ دیر کے بعد نیلو فر نے یاسر کا لوڑا اپنے منہ سے نکالا۔۔ اور اسے ہم کی طرف بڑھا دیا۔۔ نیلو فر کے
ٹھوک سے لتھڑے ہوئے لوڑے کو ہمانے فوراً ہی اپنے منہ میں لے لیا۔۔ اور اسے چوسنے لگی۔۔ نیلو فر
یاسر کے پیچھے گئی اور اسکے چوتڑوں کو چومنے لگی۔۔ ان پر ہاتھ پھیرنے لگی۔۔ یاسر اپنا لوڑا ہما کے حلق
میں اتارنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔ مگر اس میں کامیاب نہیں ہو پا رہا تھا۔۔ کافی دیر تک ہما اور نیلو فر ایسے
ہی اپنی اپنی جگہ تبدیل کر کے یاسر کا لوڑا چوستی رہیں پھر یاسر نے ان دونوں کو اٹھا کر ایک بار پھر اپنی
بانہوں میں بھر لیا۔۔ اور انکو چومنے لگا۔۔۔

یاسر نے نیلو فر کی شرٹ بھی اتار دی۔۔ اور اسکی برائیں سے جھانکتے ہوئے اسکے خوبصورت بھاری کلیو تاج
کو چومنے لگا۔۔ اس میں اپنی زبان پھیرنے لگا۔۔ پیچھے سے اسکی تنگی کمر کو سہلاتے ہوئے اس نے نیلو فر کی
برا بھی کھول دی۔۔ اور اسکے اوپری جسم کو بھی ہما کی طرح بالکل ننگا کر دیا۔۔ نیلو فر کے خوبصورت مے
اب یاسر اور ہما کی نظروں کے سامنے تھے۔۔ ہما تو پہلے بھی اسکے مموں کو دیکھ چکی ہوئی تھی۔۔ مگر اتنے
قریب سے دیکھنے کا یہ پہلا موقع تھا۔۔ یاسر نے فوراً ہی نیلو فر کے ننگے مموں کو اپنے ہاتھوں میں لیا اور انکو
دبانے لگا۔۔ نیلو فر کے منہ سے سسکاریاں نکلنے لگیں۔۔ یاسر نے اپنے ہونٹ اسکے نیل پر رکھ دیئے اور
انکو چوسنے لگا۔۔ اپنے ہونٹوں میں لے کر کھینچنے لگا۔۔ چوستے ہوئے ان پر زبان پھیرنے لگا۔۔ نیلو فر کی

سسکاریاں تیز ہوتی جا رہی تھیں۔۔

ہما بھی انکے قریب ہی بیٹھ چکی تھی۔۔ نیلو فر کے بالوں کو اسکے چہرے پر سے پیچھے کو ہٹا رہی تھی۔۔ اسکا خوبصورت چہرہ ہما کے بالکل سامنے تھے۔۔ لپ اسٹک سے سرخ ہو رہے ہوئے خوبصورت ہونٹ دیکھ کر ہمانہ رہ سکی۔۔ اور جھک کر اپنے ہونٹ نیلو فر کے ہونٹوں پر رکھ دیئے۔۔ اور انکو دھیرے دھیرے چومنے لگی۔۔ نیلو فر نے ایک لمحے کے لیے اپنی آنکھیں کھول کر ہما کی آنکھوں میں دیکھا۔۔ اور پھر دوبارہ سے اپنی آنکھیں بند کرتے ہوئے اپنے لبوں کو ہما کے ہونٹوں کے حوالے کر دیا۔۔ اسکے نپلز پہلے ہی یاسر کے ہونٹوں میں تھے۔۔ جنکو وہ چوس رہا تھا اور دانتوں سے کاٹ بھی رہا تھا۔۔

نیلو فر کے نپلز کو چوستے ہوئے ہی یاسر نے نیلو فر کا ٹراؤزر بھی اتار دیا۔۔ اب اسکے جسم کا نچلا حصہ بھی ننگا ہو چکا ہوا تھا۔۔ یاسر کے ہاتھ نیلو فر کی ننگی رانوں کو سہلا رہے تھے۔۔ اسکی رانوں کو سہلاتے ہوئے اسکا ہاتھ نیلو فر کی چوت تک پہنچ گیا۔۔ اور اس نے آہستہ آہستہ اسکی چوت کو سہلانا شروع کر دیا۔۔ چوت کو ہاتھ لگتے ہی نیلو فر کے منہ سے سسکاری نکل گئی۔۔

یاسر نیچے کو سرکنے لگا۔۔ اور نیلو فر کی رانوں کے درمیان آگیا۔۔ نیلو فر کی جھانٹوں سے پاک۔۔ خوبصورت گلابی چوت اسکے سامنے تھی۔۔ اس سے رہا نہیں گیا۔۔ تو اس نے اپنے ہونٹ نیلو فر کی چوت پر

رکھ کر اسے چوم لیا۔۔۔ جیسے جیسے وہ نیلو فر کی چوت کو چومتا جاتا اسکی شہوت میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔۔۔ اس نے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں سے نیلو فر کی چوت کے لبوں کو الگ کیا۔۔۔ سامنے ہی اسکی چوت کا سوراخ نظر آنے لگا۔۔۔ یاسر نے اپنی زبان کو باہر نکال کر سخت کیا۔۔۔ اور اسکی نوک کو نیلو فر کی چوت کے دانے سے ٹچ کیا۔۔۔ نیلو فر کو تو جیسے کرنٹ سا لگا۔۔۔ ہما بھی مسکرا دی۔۔۔ یاسر نے اسکی چوت کے دانے کو اپنی زبان کی نوک سے رگڑنا شروع کر دیا۔۔۔ پھر اپنی زبان کو اسکی چوت کے گلابی سوراخ میں ڈال دیا۔۔۔ اور آہستہ آہستہ اسے چاٹنے لگا۔۔۔ اندر باہر کرنے لگا۔۔۔ کبھی چوت کے منہ کے اندر ہی گھمانے لگتا۔۔۔ نیلو فر نے بھی اپنے ہاتھ یاسر کے سر پر رکھے اور اسے اپنی چوت پر کھینچنے لگی۔۔۔

ہما اب نیلو فر کے ننگے مموں سے کھیل رہی تھی۔۔۔ نیلو فر نے ہما کے سر کو اوپر اٹھایا۔۔۔ اور بولی۔۔۔ ڈاکٹر صاحبہ آپ بھی تو ہمیں اپنی رانی کی جھلک دکھائیں نا۔۔۔

ہما مسکرا دی۔۔۔ اور پھر اپنی جگہ سے کھڑی ہو کر اپنی جینز اتارنے لگی۔۔۔ اگلے ہی لمحے وہ بھی ننگی تھی۔۔۔ تینوں خوبصورت بدن کمرے میں ننگے تھے۔۔۔ اور ایک دوسرے کے ساتھ چپکے ہوئے تھے۔۔۔ ہمانے ننگی ہونے کے بعد بیڈ پر آئی اور نیلو فر کے منہ کے اوپر کھڑی ہو کر اپنی چوت کو اس کے منہ پر نیچے کولانے لگی۔۔۔ اور بولی۔۔۔ لیس اب اچھے سے دیکھ لیں۔۔۔

یہ کہتے ہوئے اپنی چوت کو نیلو فر کے لبوں پر رکھ دیا۔ نیلو فر نے ہما کی چوت کو چومنا شروع کر دیا۔۔۔ ہما کی چوت سے گرم گرم لبسدار پانی نکل رہا تھا۔۔۔ جسے نیلو فر اپنی زبان سے چاٹتی ہوئی اپنے منہ میں لینے لگی۔۔۔ نیچے سے اسکی چوت کو یاسر چاٹ رہا تھا۔۔۔ اور اوپر وہ خود ہما کی چوت کو چاٹ رہی تھی۔۔۔ ہما کو بھی مزہ آرہا تھا۔۔۔ وہ بھی گرم گرم ہونے لگی تھی۔۔۔ وہ بھی اپنی چوت کو نیلو فر کے منہ پر رگڑ رہی تھی۔۔۔ اپنی چوت کو اسکے منہ پر رکھے ہوئے ہی اسکے اوپر جھک گئی۔۔۔ اور نیچے کو نیلو فر کی چوت کے قریب اپنا منہ لے آئی۔۔۔ یاسر نے اپنا چہرہ اٹھا کر ہما کو دیکھا۔۔۔ دونوں کی نظریں ملیں تو دونوں ہی مسکرا دیئے۔۔۔ یاسر نے ہما کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھے اور اسے چومنے لگا۔۔۔ ہما بھی یاسر کے ہونٹوں پر سے نیلو فر کی چوت کا پانی چاٹنے لگی۔۔۔ اور اسکی زبان کو چوسنے لگی۔۔۔ تھوڑی دیر تک دونوں ایک دوسرے کو کس کرتے رہے اور پھر ہما نے اپنا منہ نیلو فر کی چوت پر رکھ دیا۔۔۔ اور اسکی چوت کو چاٹنے لگی۔۔۔ اپنی زبان کو اسکی چوت کے اندر ڈال کر اندر باہر کرنے لگی۔۔۔ اب حالت یہ تھی کہ جیسے جیسے ہما کر رہی تھی ویسے ویسے ہی نیلو فر بھی اسکی چوت کو چاٹ رہی تھی۔۔۔

کچھ دیر کے بعد ہما نے یاسر کو کھڑے ہونے کا اشارہ کیا۔۔۔ وہ اٹھا تو ہما نے اسکے لوڑے کو پکڑ کر نیلو فر کی چوت پر ٹکا دیا۔۔۔ اور یاسر کا لوڑا نیلو فر کی چوت پر رگڑنے لگی۔۔۔

نیلو فر سسکی۔۔۔ اُف ڈال بھی دو اندر۔۔۔ اپنی ہی مستیوں میں لگے ہوئے آپ دونوں تو۔۔۔ کچھ میرا بھی تو

خیال کرونا۔۔۔

ہما مسکرائی۔۔ اور یاسر کالوڑانیلو فرکی چوت میں داخل کرنے لگی۔۔۔ یاسر بھی آگے کو دھکا لگا رہا تھا۔۔ اور دھیرے دھیرے یاسر کالوڑانیلو فرکی چوت میں پورا اتر گیا۔۔ یاسر کالوڑانیلو فرکی چوت میں اترا تو جیسے اسے سکون مل گیا۔۔ اب یاسر نے دھیرے دھیرے اپنا لوڑا اسکی چوت میں اندر باہر کرنا شروع کر دیا۔۔ اور نیلو فر کو چودنے لگا۔۔ چوت میں لوڑا جانے کے بعد اب نیلو فر اور بھی مست ہو کر ہما کی چوت کو چاٹ رہی تھی۔۔ اپنے ہونٹوں کو اسکی چوت پر رکھ کر اسکی چوت کو چوس رہی تھی۔۔ ہما نیلو فر کی چوت میں یاسر کالوڑا اندر باہر ہوتا ہوا دیکھ رہی تھی۔۔ اس نے جھک کر اپنی زبان نیلو فر کی چوت کے دانے پر رکھ دی۔۔۔ اور اسے اپنی زبان سے چھیڑنے لگی۔۔ ایک تو یاسر کے لوڑے کا چوت میں اندر باہر ہونا۔۔ اور دوسرا ہما کی زبان کا جادو۔۔۔ نیلو فر تو اس ڈبل لذت سے تڑپ اُٹھی۔۔ اسکی چوت زیادہ دیر تک برداشت نہ کر سکی۔۔ اور اس نے پانی چھوڑ دیا۔۔ ہما نیلو فر کے اوپر سے گھوم کر مڑی اور اپنی گانڈیا سر کی طرف کر دی۔۔۔ یاسر نے اپنا لوڑا نیلو فر کی چوت سے نکالا۔۔ اور ہما کی چوت میں داخل کر دیا۔۔ اور اسکی گانڈ کو پکڑ کر اپنا لنڈا اسکی چوت میں اندر باہر کرنے لگا۔۔ ہما نے نیچے کو جھک کر اپنے ہونٹ نیلو فر کے ہونٹوں پر رکھ دیئے۔۔ اور اسکو چومنے لگی۔۔ نیلو فر بھی اسکا ساتھ دے رہی تھی۔۔ دونوں کے مئے بھی ایک دوسرے کے ساتھ چپکے ہوئے تھے۔۔ پیچھے سے یاسر اب کبھی اپنا لوڑا ہما کی چوت سے نکال کر نیلو فر کی چوت میں ڈال دیتا۔۔ اور کبھی نیلو فر کی چوت سے نکال کر ہما کی چوت میں۔۔ دونوں ہی اس چدائی کا بھرپور لطف اٹھا

رہی تھیں۔۔ اور یاسر۔۔ اسکا تو پوچھو ہی مت۔۔ وہ تو ایک ہی وقت میں دو دون خوبصورت لڑکیوں کی چوتیں پا کر دیوانہ ہو رہا تھا۔۔ اور دھند دھن دونوں کو چو رہا تھا۔۔ آخر وہ بھی اپنی منزل کو پہنچ ہی گیا۔۔ اور اپنے لوٹے کا پانی نیلو فر کی چوت میں بھر دیا۔۔ اور ہما کی کمر پر نڈھال ہو کر گر پڑا۔۔

تھوڑی دیر تک ریسٹ کرنے کے بعد وہ اٹھے۔۔ کافی ٹائم ہو چکا تھا۔۔ اس لیے ہما اور یاسر نے واپسی کا فیصلہ کیا۔۔

ہما۔۔ میڈم جی۔۔ اب ہمیں چلنا چاہیے۔۔ انور کے آنے کا بھی ٹائم ہو رہا ہے۔۔

نیلو فر مسکرائی۔۔ اوہ ہاں۔۔ جمشید بھی آنے والے ہوں گے۔۔ ٹھیک ہے پھر دوبارہ ملیں گے کسی دن۔۔

یاسر مسکرایا۔۔ نیلو فر جی۔۔ جب بھی موڈ بنے فون کر دیجیے گا۔۔ پروگرام بنالیں گے مستی کا۔۔

ہما مسکرائی۔۔ تم تو اس کام کے لیے ہر وقت تیار رہتے ہو بس۔۔ نیلو فر جی بتا رہی ہوں اسکو زیادہ منہ مت لگائیے گا۔۔ ورنہ ہر وقت آپ سے فرمائش کرتے رہیں گے کہ آج دے دو۔۔ آج دے دو۔۔

نیلو فرہنی۔۔ لگتا ہے کہ تم کو تمہارے اس بوائے فرینڈ نے کافی تنگ کیا ہوا ہے۔۔۔ لیکن یار مزہ بھی تو خوب دیتا ہے نا۔۔

ہما مسکرائی۔۔ اسی لیے تو اسکی بات ماننی پڑتی ہے بس۔۔۔ ہاہاہاہاہاہاہا۔۔۔

پھر دونوں مال میں واپس آئے اور اپنی اپنی گاڑی پر گھر کو نکل پڑے۔۔

چند دن کے بعد نیلو فر اور جمشید ہاسپٹل میں چیک اپ کے لیے گئے۔۔ چونکہ اب انکی طبیعت بہتر تھی تو ڈاکٹر زمان کو گھر بلانے کی بجائے انہوں نے خود ہسپتال جانے کا فیصلہ کیا۔۔ زیب بھی موجود تھی۔۔ زمان نے زیب کو بلڈ پریشر اور وزن چیک کرنے کے لیے بولا۔۔ زیب جمشید صاحب کو دوسرے کمرے میں لے گئی۔۔ وزن کرنے کے بعد وہ انکو کرسی پر بٹھا کر انکا بلڈ پریشر چیک کرنے لگی۔۔ پھر بولی۔۔

زیب۔۔ جمشید صاحب اب تو آپ بالکل ٹھیک ٹھاک ہیں۔۔ اب تو میرا خیال ہے کہ کوئی مسئلہ نہیں ہے

جمشید۔۔ ہاں اب تو کافی بہتر ہے۔۔ بس تھوڑا کمزور میں درد رہتی ہے۔۔ کبھی کبھی آفس کا کام کرنے کے بعد

زیب۔۔ اس کے لیے میڈیسن کے ساتھ ساتھ آپ کو تھوڑی فزیو تھراپی کروانی چاہیے۔۔

جمشید۔۔ہاں۔۔یہ تو آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں۔۔

زیب۔۔میں آپ کو ایک ایڈریس دیتی ہوں۔۔آپ وہاں چلے جائیں۔۔زیب نے جمشید صاحب کو ایک

کارڈ نکال کر دیا۔۔اس پر لکھا تھا۔۔

v.i.p beauty parlor

and

massage centre

جمشید نے اسے پڑھا تو مسکرا کر زیب کی طرف دیکھنے لگا۔۔ارے بھئی۔۔یہ مساج سینٹر کس لیے۔۔

زیب بھی معنی خیز انداز میں مسکرائی۔۔سر۔۔آپ کی کمر کے درد کے لیے اور۔۔اور آپ کی ہر قسم کی

ٹینشن ختم کرنے کے لیے۔۔۔

جمشید۔۔ہر قسم کی مطلب۔۔ہر قسم کی ٹینشن۔۔۔؟؟؟

زیب مسکرائی۔۔جی۔۔جی۔۔سر۔۔آپ بالکل فکر نہیں کریں۔۔بس یہ کارڈ بیگم صاحبہ سے چھپا کر

رکھے گا۔۔۔

جمشید مسکرایا۔۔۔ بابا بابا بابا بابا۔۔۔ اوکے۔۔۔ اوکے۔۔۔ میں سمجھ گیا۔۔۔

زیب بھی مسکرا دی۔۔ وہ جانے کے لیے مڑی تو جمشید نے ہاتھ بڑھا کر زیب کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔ زیب نے چونک کر جمشید کی طرف دیکھا۔۔ تو وہ بولا۔۔

جہشید بولا۔۔ ایک بات یوچھ سکتا ہوں کیا آپ سے۔۔؟؟؟

زیب۔ جی جی۔۔ پوچھیں۔۔

جمشید۔۔ کیا آپ سے بھی وہاں ملاقات ہو سکتی ہے۔۔۔؟؟؟

جمشید کی بات سمجھ کر زیب مسکرائی۔۔ اگر آپ چاہیں گے تو آپ مجھ سے بھی مل سکیں گے وہاں پر۔۔ نو
پر اہلم۔۔۔ لیکن مجھے امید ہے کہ وہاں جانے کے بعد آپ کو میرا بالکل بھی خیال نہیں آئے گا۔۔

جمشید مسکرا دیا۔۔ اور پھر کارڈ اپنے کوٹ کی جیب میں ڈال کر دونوں کمرے سے باہر آگئے۔۔ تھوڑی دیر کے بعد چیک اپ کرانے کے بعد جمشید اور نیلو فرگھر واپس آگئے۔۔

دو تین دن کے بعد جمشید نے آفس سے ٹائم نکالا۔۔ اور زیب کے بتائے ہوئے مساج سینٹر پر پہنچ گیا۔۔ بہت ہی زبردست اور پوش قسم کا یہ بیوٹی پارلر تھا۔۔ جمشید اندر گیا۔۔ تو اسکو بہت ہی اہتمام کے ساتھ ویٹنگ ایریا میں بٹھایا گیا۔۔ تھوڑی دیر کے بعد اسے ایک ملازم بلانے آیا کہ آئیں آپ میڈم سے مل سکتے ہیں۔۔

جمشید اندر آفس میں گیا تو ایک بہت ہی باوقار، خوبصورت اور موڈ قسم کی عورت بیٹھی تھی۔۔ اس نے جمشید کو ویلکم کیا۔۔ اور اپنے سامنے بٹھایا۔۔

۔۔۔ میرا نام شائستہ ہے۔۔ بتائیں گے آپ کہ آپ کا یہاں کیسے آنا ہوا۔۔ ہمارے پارلر پر۔۔

جمشید۔۔ وہ دراصل مجھے کمر کی تکلیف رہتی ہے۔۔ پچھلے دنوں میں کافی بیمار بھی رہا ہوں۔۔ اور ہاسپٹل میں داخل تھا۔۔ وہیں کی نرس زیب نے یہاں کا بتایا تھا اور مشورہ دیا تھا۔۔ کہ یہاں پر مساج اور فزیو تھراپی کرائیں تو کافی فائدہ ہوگا۔۔ تو اسی سلسلے میں یہاں آیا تھا۔۔ کہ چلیں یہ بھی ٹرائی کر کے دیکھتے ہیں۔۔

شائستہ۔۔ اوہ۔۔ تو آپ کو بھیجا ہے زیب نے۔۔ اس نے ذکر بھی کیا تھا آپ کا۔۔ بہت خوشی ہوئی آپ سے مل کر۔۔ اُمید ہے کہ آپ کو ہماری تھراپی سے کافی بہتری محسوس ہوگی۔۔ اور کافی اچھا لگے گا۔۔

جمشید مسکرایا۔۔ چلیں دیکھتے ہیں ٹرائی کر کے۔۔

شائستہ نے بیل دی اور ایک لڑکی اندر آئی۔۔ اچھی شکل صورت کی تھی۔۔ شائستہ نے اسے جمشید کو اندر لے جانے کو کہا۔۔ جمشید اس لڑکی کے ساتھ اندر آگیا۔۔ اور اس نے جمشید کو ایک کمرے کے اندر لے آئی۔۔ اور بولی۔۔ سرپلیز آپ اپنے سب اوپر والے کپڑے اتار کر اس کاؤچ پر لیٹ جائیں۔۔ ابھی میں آپ کے لیے مساجر کو بھیجتی ہوں۔۔

اسکے جانے کے بعد جمشید نے کپڑے اتارے اور انکو ایک طرف لگے ہوئے ہینگر پر ٹانگ دیا۔۔ نیچے سے اس نے نیکر نما انڈرویئر پہنا ہوا تھا۔۔ جو کہ اسکی اوپری تھائیز تک تھا۔۔ اسکے اس انڈرویئر میں اسکے لوڑے کا ابھار بھی صاف نظر آرہا تھا۔۔ بھاری بھر کم رانوں پر کالے بال ہی بال تھے۔۔ اور سینے پر بھی۔۔ جمشید ایک طرف پڑے ہوئے صوفے پر بیٹھ گیا۔۔ اور آنے والے مساجر کا انتظار کرنے لگا۔۔ تھوڑی ہی دیر میں دروازہ کھلا اور ایک خوبصورت سی لڑکی مسکراتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔۔ اسکی عمر 22-23 سال ہو

گی۔۔ اس نے ایک بہت ہی پتلی سی ٹی شرٹ اور نیکر پہنی ہوئی تھی۔۔ نیکر اسکی آدھی رانوں کو ڈھانپ رہی تھی۔۔ ٹی شرٹ بھی ہاف سلیو تھی اور اسکا گلا بھی کافی ڈھیلا ڈھالا اور ڈیپ تھا۔۔ نیکر اسکی ٹائٹ تھی۔۔ جس پر عجیب قسم کی زپ لگی ہوئی تھی۔۔ جو کہ نارمل سے بڑی تھی۔۔ اور سامنے سے نیچے تک جارہی تھی۔۔ اور شانہ پیچھے کو بھی۔۔ جو کہ جمشید فی الحال دیکھ نہیں سکتا تھا۔۔ اسکی گوری گوری رانیں بالکل ننگی تھیں۔۔ جو کہ دیکھنے میں ہی بہت چکنی اور ملائم لگ رہی تھیں۔۔

جمشید کے قریب آکر اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔۔ اس سے ہاتھ ملانے کے لیے۔۔ جمشید تو اس نوجوان لڑکی کے حسن میں ہی کھویا ہوا تھا۔۔

۔۔۔ ہائے سر۔۔ میرا نام بیٹا ہے۔۔

جمشید۔۔ ہائے۔۔ آئی ایم جمشید۔۔

جمشید بیٹا کو ہی دیکھے جارہا تھا۔۔ جو کہ اس سے عمر میں آدھے سے بھی کم تھی۔۔ اور خوبصورتی میں بے مثال۔۔ پڑھی لکھی۔۔ اور اچھے گھرانے کی لگ رہی تھی۔۔ اس لڑکی کے ہاتھوں سے مساج کروانے کا سوچ سوچ کر ہی جمشید کا لوڑا اکڑتا جارہا تھا۔۔ بیٹا ٹیبل کی طرف جانے کے لیے مڑی تو جمشید کی نظر اسکی

گانڈ پر پڑی۔۔ گانڈ کے درمیان میں میں اسے زپ نظر آئی۔۔ وہ سمجھ گیا کہ یہ زپ آگے سے ہی پیچھے تک آرہی ہے۔۔ اس پر وہ تھوڑا حیران بھی ہوا۔۔

بینا مسکرائی۔۔ سر آئیں نا ٹیبل پر۔۔ مساج نہیں کروائیں گے۔۔ یابس یو نہی دیکھتے ہی رہیں گے۔۔

جمشید چونک کر جیسے ہوش میں آیا۔۔ اور جلدی سے صوفے پر سے اُٹھا۔۔ اور کاؤچ پر جا کر لیٹ گیا۔۔ پیٹ کے بل۔۔

بینا بھی جمشید کے قریب آگئی۔۔ اپنے ہاتھ اس نے جمشید کی نگلی کمر پر رکھے۔۔ اور آہستہ آہستہ اسکی کمر کو سہلانے لگی۔۔

جمشید۔۔ آپ کیا کرتی ہو۔۔

بینا۔۔ مسکرائی۔۔ میں یونیورسٹی میں پڑھتی ہوں۔۔ اور ماسٹرز کر رہی ہوں۔۔

بینا کی بات سن کر جمشید چونک گیا۔۔ اور اپنا سر ٹیبل سے اٹھا کر پیچھے مڑ کر اسے دیکھنے لگا۔۔ بینا مسکرائی۔۔

ارے سر آپ اتنا حیران کیوں ہو رہے ہیں۔۔۔

جمشید۔۔ اگر آپ پڑھ رہی ہیں تو پھر یہ سب۔۔۔۔؟؟؟

بہنا جمشید کی کمر کو سہلاتی ہوئی آنکھ مارتی ہوئی بولی۔۔ خدمتِ خلق ہی ہے نایہ بھی تو۔۔

جمشید بھی مسکرایا۔۔ ویسے آج تک صرف سنا ہی تھا کہ یونیورسٹی اور کالج کی لڑکیاں یہ سب کرتی ہیں۔۔۔ پر
آج دیکھ بھی لیا۔۔

بہنا مسکرائی۔۔ صرف یونیورسٹی اور کالج کی ہی نہیں بلکہ سکولز کی لڑکیاں بھی سر۔۔۔۔

جمشید یہ سن کر حیران رہ گیا۔۔

بہنا اپنا ہاتھ اسکی کمر پر پھیر رہی تھی۔۔ اوپر سے نیچے تک لے جاتی۔۔ اور پھر نیچے سے اوپر کی طرف۔۔ بہنا
کے نرم نرم ہاتھوں کے لمس سے جمشید کی حالت خراب ہو رہی تھی۔۔ اسے بے حد اچھا لگ رہا تھا۔۔۔

اسکی آنکھیں بند ہوئی جارہی تھیں۔۔ اور دل چاہ رہا تھا کہ بیٹا ایسے ہی اسکے جسم کو سہلاتی رہے۔۔

بیٹا۔۔ سر۔۔ کیسا لگ رہا ہے آپ کو۔۔

جمشید آہستہ سے بولا۔۔ مم مم مم مم مم۔۔۔ اچھا۔۔ بہت ہی اچھا۔۔

بیٹا جمشید کے کندھوں کو گردن کے قریب سے آہستہ آہستہ دبائی ہوئی بولی۔۔ سر ابھی کچھ ہی دیر میں آپ کو اور بھی اچھا لگے گا۔۔ آئی پراس۔۔

جمشید کی آنکھیں بند ہو رہی تھیں۔۔ بیٹا نے قریب کہ ہی ٹیبل سے ایک آئل کی بوتل اٹھائی۔۔ اور جمشید کی کمر پر تیل گرانے لگی۔۔ اور دوسرے ہاتھ سے اسے اسکی کمر پر پھیلا نا شروع کر دیا۔۔ اچھے سے تیل گرا کر اب بیٹا نے اپنے دونوں ہاتھوں کو جمشید کی کمر پر رکھا۔۔ اور دونوں ہاتھوں سے اسکی کمر پر تیل ملنے لگی۔۔ کمر کو سہلاتے ہوئے۔۔ اسکے ہاتھ پھسلتے ہوئے کبھی اوپر تک جاتے اور کبھی نیچے تک آ جاتے جمشید کی نیکر تک۔۔ جمشید تو خود کو ہواؤں میں اڑتا ہوا محسوس کر رہا تھا۔۔ آہستہ آہستہ بیٹا کے ہاتھ جمشید کے شارٹس میں داخل ہونے لگے۔۔ وہ نیچے کے آتی تو ہاتھ کو تھوڑا سا جمشید کے نیکر کے اندر لے جاتی۔۔ اور اسکے چوڑوں کو سہلا دیتی۔۔ جب پہلی بار بیٹا نے اپنا ہاتھ اندر ڈالا تو جمشید کے پورے جسم۔۔ اور اسکے

لوڑے میں جھرجھری سی دوڑ گئی۔۔۔ اور پھر تو یہ ہر بار کا ہی معمول بن گیا۔۔۔ بینا کا ہاتھ ہر بار پہلے سے زیادہ اندر کو جاتا۔۔۔ اور جمشید کی گانڈ کو سہلاتا۔۔۔

جمشید بھی خاموشی سے لیٹا ہوا اس سب کے مزے لے رہا تھا۔ لیکن اسکے لیے پر اہلم یہ تھی کہ اسکے نیچے دبا ہوا اسکا کڑا ہوا لورٹا اسے تنگ کر رہا تھا۔ بینا کا ہاتھ اب اندر جا کر اسکی گانڈ کے دونوں حصوں کو اپنے ہاتھوں کے مٹھی میں لیا اور زور سے دبا دیا۔۔۔

آہ ہوا..... جھشید کے منہ سے آہ نکل گئی۔۔

سر-----

جَمشید۔۔۔ بہت اچھا۔۔۔ اُف ف ف ف ف ف ف ف۔۔۔

بہنا کے ہاتھ اب کی بار جمشید کے نیکر کے اندر اسکی گانڈیر گئے تو اس بار اس نے اپنے ہاتھوں کو باہر نہیں

نکالا۔۔ اور آہستہ آہستہ جمشید کی گانڈ کو سہلانے اور دبانے لگی۔۔ اپنی انگلیوں سے اسکے چوڑوں کو کھجانے لگی۔۔ پھر اپنی ایک انگلی کو جمشید کی گانڈ کی دراڑ میں ڈالا۔۔ اور اسکی گانڈ کے سوراخ کو چھونے لگی۔۔ جیسے ہی بینا کی انگلی جمشید کی گانڈ کے سوراخ کو چھوئی تو جمشید نے خود بخود ہی اپنے چوڑوں کو سیڑ لیا۔۔ اور بینا کی انگلی کو اپنے چوڑوں کے درمیان دبایا۔۔ ایک تیز سسکاری کے ساتھ۔۔۔

میںا ایک بار پھر جمشید کے کان میں بولی۔۔ میرے انگلی تو چھوڑیں سر۔۔

جمشید نے اپنی گانڈ کو تھوڑا ڈھیلا کر دیا۔۔ اور مینا اپنی انگلی کو جمشید کی گانڈ کی دراڑ میں پھیرنے لگی۔۔ جمشید کو ایسا مزہ مل رہا تھا جو کہ آج تک اسے نہیں ملا تھا۔۔ اسکے ہاتھوں کو تیل لگا ہوا تھا۔۔ اور انگلیوں پر بھی۔۔ جسکی وجہ سے اسکی انگلی جمشید کی گانڈ کی دراڑ میں پھسلتی ہوئی جارہی تھی۔۔ اور جمشید کو ایک الگ ہی۔۔ اور بالکل نما مزہ مل رہا تھا۔۔

[illegible]

بینا۔۔ سر۔۔ آئل سے آپ کا انڈرویئر خراب ہو رہا ہے۔۔

جمشید۔۔ تو۔۔۔۔؟؟

بینا۔۔ تو اسے تھوڑا نیچے کو سرکا دوں اگر آپ کو بُرا نہ لگے تو۔۔

جمشید۔۔ جیسے آپ کو ٹھیک لگے۔۔

بینا۔۔ تھینکس سر۔۔۔۔ کہتے ہوئے اس نے جمشید کو انڈرویئر نیچے سرکا دیا۔۔ اسکی رانوں پر۔۔ اور پھر نیچے اسکی ٹانگوں سے بھی نکال دیا۔۔ اب جمشید اس مساج سینٹر میں اس جوان لڑکی کے سامنے کاؤچ پر بالکل ننگا لیٹا ہوا تھا۔۔ اور وہ اسکے جسم کو سہلارہی تھی۔۔ جمشید کو شرم بھی محسوس ہو رہی تھی۔۔ اس لیے وہ بینا کی طرف بالکل بھی نہیں دیکھ رہا تھا۔۔

بینا نے اب جمشید کی رانوں کی بیک سائیڈ پر تیل کی مالش شروع کر دی تھی۔۔ اپنے ہاتھوں سے اس نے جمشید کی ٹانگوں کو تھوڑا پھیلایا۔۔ اسکی رانوں کے درمیان جگہ بن گئی۔۔ جس میں سے جمشید کا لوڑا اور اسکے ٹٹے نظر آنے لگے۔۔ جمشید کا اکڑا ہوا لوڑا سیدھا کاؤچ کے ساتھ لگا ہوا تھا۔۔ بینا نے آئل کی بوتل

اٹھائی۔۔ اور اس میں سے تیل جمشید کی گانڈ کی دراڑ میں گرانے لگی۔۔ جو کہ بہتا ہوا نیچے کو جانے لگا۔۔
جمشید کے ٹٹوں پر۔۔ بینا نے اپنا ہاتھ اسکے ٹٹوں پر رکھا اور انکو سہلانے لگی۔۔ ان پر تیل ملنے لگی۔۔ اسی
ہاتھ کو نیچے لے جا کر اس نے جمشید کے لوڑے پر اپنی انگلی پھیرنے شروع کر دی۔۔ جمشید کالذت کے
مارے برا حال ہو رہا تھا۔۔ بنا اسکو سیدھا کیے ہوئے ہی بینا نے اسکے لوڑے کو اپنے ہاتھ میں لیا۔۔ اور اسکو
سہلانے لگی۔۔۔ دوسرا ہاتھ اسکا جمشید کی گانڈ کو سہلا رہا تھا۔۔ اور اس پر تیل مل رہا تھا۔۔

تھوڑی دیر کے بعد بینا بولی۔۔ سر سیدھے ہو جائیں گے کیا آپ۔۔

جمشید اپنے اکڑے ہوئے لوڑے کی وجہ سے گھبرا رہا تھا۔۔ ن ن ن نہیں۔۔۔ نہیں۔۔ ایسے ہی ٹھیک ہے
۔۔

بینا مسکرائی۔۔ اس نے جمشید کا لوڑا اپنی مٹھی میں لے کر اسے زور سے دبایا۔۔ اٹس نو پر اہلم سر۔۔ اسے تو
میں پہلے ہی دیکھ چکی ہوں۔۔ تو پھر اسکو چھپانے کا فائدہ۔۔ ہی ہی ہی ہی ہی ہی۔۔۔

جمشید نے کروٹ بدلی۔۔ اور سیدھا ہو گیا۔۔ اسکا اکڑا ہوا لوڑا۔۔ کسی مینار کی طرح سیدھا کھڑا تھا۔۔ بینا
اسے دیکھ کر مسکرائی۔۔

بینا نے جمشید کے سینے پر تیل ڈالا اور سینے کو ملنے لگی۔۔ جمشید کے سینے کے بالوں میں ہاتھ پھیرتی ہوئی اسکے سینے پر تیل لگانے لگی۔۔ اپنی انگلیوں سے جمشید کے نیپلز کو سہلانے لگی۔۔ اور ان پر تیل لگانے لگی۔۔ اسکا ہاتھ نیچے کو جاتا اور جمشید کی جھانٹوں تک ہو کر واپس آ جاتا۔۔ آگے جمشید کا لوڑا بالکل اکڑ کر سیدھا کھڑا جھٹکے لے رہا تھا۔۔ مگر بینا اسکو ہاتھ نہیں لگا رہی تھی۔۔ پھر اسکا ہاتھ جمشید کی رانوں کو سہلانے لگا۔۔ گھٹنوں کے پاس سے لے کر اسکے پیٹ تک۔۔ اور رانوں کے اندرونی حصوں کو بھی۔۔ جیسے جیسے بینا کا ہاتھ جمشید کے لوڑے کے قریب جاتا۔۔ ویسے ویسے ہی اسکا لوڑا اور بھی اکڑنے لگتا۔۔ مگر بینا ہر بار اسکے لوڑے کو چھوئے بنا ہی گزر جاتی۔۔۔

تھوڑی دیر تک تو جمشید برداشت کرتا رہا۔۔ آخر جب اسکی برداشت ختم ہوئی تو اس نے بینا کا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنے لوڑے پر رکھ دیا۔۔ اسکی اس حرکت پر بینا مسکرا دی۔۔ اور اس بار جمشید کے لوڑے کو اپنے ہاتھ میں لے کر سہلانے لگی۔۔ اپنے تیل والے ہاتھ سے اسکے لوڑے کی مٹھ مارنے لگی۔۔ آہستہ آہستہ اپنا ہاتھ اسکے لوڑے پر اوپر نیچے کرتی ہوئی۔۔ جمشید کا برا حال ہونے لگا۔۔ اسکا لوڑا پھٹنے کے قریب ہو رہا تھا۔۔۔

بینا اسکے کاؤچ کے بالکل قریب کھڑی تھی۔۔ اسکے ہاتھوں کی دسترس میں۔۔ اس نے اپنا ہاتھ بڑھایا۔۔ اور

اسے بینا کی گانڈ پر رکھ دیا۔ اور اسکی گانڈ کو آہستہ آہستہ سہلانے لگا۔ بینا کی گانڈ پر اسے اسکے شارٹس کی زپ بھی محسوس ہو رہی تھی۔ جو کہ نیچے تک جا رہی تھی۔۔۔ بینا کی اُبھری ہوئی گانڈ کو سہلانے اور اس پر ہاتھ پھیرنے سے جمشید کو بہت لطف آ رہا تھا۔ کبھی وہ اسکی گانڈ کو دبائے لگتا۔ اسکا ہاتھ نیچے کو سرکنے لگا۔ بینا کی گانڈ سے نیچے اسکی تنگی رانوں پر۔۔ اور انکو سہلانے لگا۔ ملائم چکنی رانوں پر جمشید کا ہاتھ پھسلتا جا رہا تھا۔ پھر اس نے ہمت کر کے اپنا ہاتھ بینا کی گانڈ پر سے اُٹھایا۔۔ اور اسے بینا کے مموں پر رکھ دیا۔۔ بینا نے مسکرا کر اسے دیکھا۔ اور خود اسکے لوڑے کو ہی سہلاتی رہی۔۔ بینا نے تھوڑا سا آنکھل سیدھا جمشید کے لوڑے پر گرایا۔ اور دوسرے ہاتھ سے اسکے لوڑے پر تیل کی مالش کرنے لگی۔ اُدھر جمشید آہستہ آہستہ اسکے مموں کو دبا رہا تھا۔۔

بینا جمشید کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی مسکرائی۔۔ سر۔۔ کیسا لگ رہا ہے۔۔

جمشید۔۔ م م م م م م م م۔۔۔۔۔۔۔۔ کہتے ہوئے اپنی آنکھیں بند کر کے رہ گیا۔

تبھی بینا بھی کاوچ پر چڑھ گئی۔ اور جمشید کی ٹانگوں کے اوپر بیٹھ گئی۔ اور اپنا ہاتھ اسکے سینے پر آگے پیچھے لے جاتی ہوئی اسکے سینے کو سہلانے لگی۔ اس حالت میں یہ حرکت کرتے ہوئے جمشید کو اپنا لوڑا اسکی چوت سے ٹکراتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

کچھ دیر کے بعد بینا اپنے گھٹنوں کے بل کھڑی ہوئی۔۔ اور جمشید کے آنکھوں میں دیکھتی ہوئی اپنی شارٹس کی زپ کھولنے لگی۔۔ زپ کو نیچے لے جاتے ہوئے پیچھے تک لے گئی۔۔ زپ کھلنے سے بینا کے شارٹس کے نچلے حصے پر ایک خلا سا بن گیا تھا۔۔ جس سے بینا کی چوت نکلی ہو گئی تھی۔۔ مگر وہ جمشید دیکھ نہیں سکتا تھا۔۔

اپنی زپ کھولنے کے بعد بینا دوبارہ سے نیچے بیٹھ گئی۔۔ اور اس بار اس طرح آگے ہو کر بیٹھی تھی کہ اسکی چوت جمشید کے لوڑے سے ٹکرا رہی تھی۔۔ بینا نے اپنا ہاتھ جمشید کے لوڑے پر رکھ کر اسے اسکے پیٹ پر سیدھا کیا۔۔ اور خود اپنی چوت کو اسکے لوڑے پر رکھ دیا۔۔ اور چوت کو اسکے لوڑے پر رگڑنے لگی۔۔ آگے پیچھے کو ہوتی ہوئی۔۔ اسکی چوت سے پانی رستا ہوا جمشید کے لوڑے پر لگنے لگا۔۔ بینا کی گرم گرم چوت کے اپنے لوڑے پر لگنے کی وجہ سے جمشید کو اپنا لوڑا جلتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔ اسے لگ رہا تھا کہ جیسے کچھ ہی دیر میں بینا اپنی چوت کی گرمی سے اسکا پانی نکال دے گی۔۔ مگر جمشید بڑی مشکل سے خود کو کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔ وہ بینا کی چودے بنافارغ نہیں ہونا چاہتا تھا۔۔ آج اسے ایک یونیورسٹی کی نوجوان لڑکی کو چودے کا موقع مل رہا تھا اور وہ اس موقع کو اپنے ہاتھ سے جانے دینا نہیں چاہتا تھا۔۔ جمشید نے اپنے ہاتھ بڑھا کر بینا کے مموں پر رکھ دیئے اور انکو دبانے لگا۔۔ بینا نے بھی آگے کو ہو کر اپنے مموں کے ہاتھوں میں دے دیئے۔۔ جمشید نے اسکی شرٹ کے بٹن کھولنے چاہے۔۔ مگر بینا نے

اسکا ہاتھ جھٹک دیا۔۔ اور مسکرا کر بولی۔۔ نہ نہ۔۔۔ دیکھنے کو کچھ نہیں ملے گا۔۔ باقی سب کچھ ملے گا۔۔۔ سر۔۔۔

بینا سائیڈ پر پڑی ہوئی ٹیبل پر جھکی۔۔ اسکا دراز کھولا۔۔ اور اس میں سے ایک کنڈوم نکال کر سیدھی ہو کر جمشید کی رانوں پر بیٹھ گئی۔۔ بینا نے کنڈوم کے پیکٹ کو اپنے دانتوں سے کھولا۔۔ اور اس میں سے کنڈوم نکال کر جمشید کے لوڑے پر چڑھا دیا۔۔ پھر بینا اوپر کو اٹھی۔۔ جمشید کو لوڑا پکڑ کر سیدھا کیا۔۔ اپنی چوت کے سوراخ کو اسکے لوڑے کی ٹوپی پر رکھ دیا۔۔ اور دھیرے دھیرے نیچے کو بیٹھنے لگی۔۔ اسکی چوت جمشید کے لوڑے کو نگلنے لگی۔۔ جمشید کا پورا لوڑا اسکی چوت میں اتر گیا۔۔ اور ساتھ ہی جمشید کے منہ سے ایک لمبی سسکاری نکل گئی۔۔۔

جمشید نے بینا کے مموں پر اپنا ہاتھ رکھا۔۔ اور نیچے سے اوپر کی طرف دھکے لگانے لگا۔۔ اسکی چوت کو چودنے کے لیے۔۔۔ بینا نے بھی آہستہ آہستہ اوپر سے نیچے کی طرف حرکت کرنی شروع کر دی۔۔ وہ بہت ہی آرام آرام سے اوپر نیچے کو ہو رہی تھی۔۔ جمشید کا لوڑا اپنی چوت میں اندر باہر لیتی ہوئی اپنی چوت خود ہی جمشید کے لوڑے سے چدوار ہی تھی۔۔۔ بینا کی چوت بھی پانی چھوڑ رہی تھی۔۔ دوسرا جمشید کے لوڑے پر چڑھا ہوا کنڈوم بھی کافی چکنا تھا۔۔۔ جسکی وجہ سے لوڑا بہت ہی آرام کے ساتھ بینا کی چوت میں اندر باہر ہو رہا تھا۔۔ بینا نے اپنے دونوں ہاتھوں کو جمشید کے سینے پر رکھا۔۔ اور پیچھے سے اپنی گانڈ کو اوپر

نیچے کو کرتی ہوئی جمشید کے لوڑے کو اپنی چوت میں اندر باہر لینے لگی۔۔

تھوڑی دیر تک جمشید ایسے ہی نیچے لیٹ کر اپنا لوڑا بینا کی چوت میں ڈالے ہوئے اسکی چوت کی چدائی کا مزہ لیتا رہا۔۔ پھر اس نے بینا کو نیچے آنے کا اشارہ کیا۔۔ بینا مسکرا کر جمشید کے اوپر سے اٹھ گئی۔۔ تو جمشید بھی کاؤچ پر اٹھ کر بیٹھ گیا۔۔ اور اپنی جگہ بینا کے لیے خالی کر دی۔۔ بینا کاؤچ پر لیٹ گئی۔۔ اور جمشید نے بینا کی ٹانگوں کے درمیان آگیا۔۔ اور جھک کر اپنا لوڑا بینا کی چوت پر رکھا۔۔ اور اسے بینا کی چوت میں اتارنے لگا۔۔ اپنے دونوں ہاتھ بینا کی سائیڈوں پر کاؤچ پر رکھے۔۔ اور جھک کر بینا کو چودنے لگا۔۔ اپنے لوڑے کو اسکی چوت میں اندر باہر کرتے ہوئے۔۔ نیچے کو جھکتے ہوئے اسے اپنے ہونٹ بینا کے پتلے پتلے گلابی ہونٹوں پر رکھے اور انکو چومنے لگا۔۔ بینا بھی اسکا ساتھ دینے لگی۔۔ بینا نے بھی اپنے دونوں بازو جمشید کے گلے میں ڈالے اور اسکے ہونٹوں کو اپنے منہ پر دبا لیا۔۔ دونوں ایک دوسرے کو کسنگ کرتے ہوئے چدائی کر رہے تھے۔۔۔

جمشید کو آج پتہ چل رہا تھا کہ ایک ٹائٹ چوت کیسی ہوتی ہے۔۔ بینا کی ٹائٹ چوت اسکے لوڑے کو دوبار ہی تھی۔۔ نچوڑ رہی تھی۔۔ جیسے ہی جمشید اپنے لوڑے کو پیچھے کولانے لگتا تو بینا اپنی چوت کو دبا لیتی۔۔ پھر سانس لینے کے بعد جب دوبارہ لوڑا وہ اندر لانے لگتا تو ایک بار پھر سے اپنی چوت کو دباتی۔۔ جس سے جمشید کو محسوس ہوتا کہ وہ واقعی ہی کسی ٹائٹ چوت کو چود رہا ہے۔۔۔

جمشید اس عمر میں ایک کم عمر کی لڑکی کو چود رہا تھا۔۔۔ اسکی ٹائٹ چوت کی گرمی کو زیادہ دیر تک برداشت نہیں کر سکا۔۔۔ اور آخر کار اس کو لوڑے نے بیٹا کی چوت کے اندر۔۔۔ کنڈوم میں ہی اپنا پانی چھوڑ دیا۔۔۔ اور جمشید نڈھال ہو کر لمبے لمبے سانس لینے لگا۔۔۔ بیٹا اسکے نیچے سے نکلی۔۔۔ اپنی شارٹس کی زپ بند کی۔۔۔ اور پھر باہر نکل گئی۔۔۔ تھوڑی دیر تک اپنی سانسیں بحال کرنے کے بعد جمشید بھی اٹھ کر اٹیچ باٹھ روم میں گیا۔۔۔ خود کو صاف کیا۔۔۔ ٹاول سے اپنے جسم سے تیل صاف کیا۔۔۔ اور پھر کپڑے پہن کر باہر نکل آیا۔۔۔

تھوڑی دیر کے بعد وہ دوبارہ سے میڈم شائستہ کے دفتر میں اسکے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔۔۔ اسکے چہرے پر تھوڑی سی شرماہٹ تھی۔۔۔

شائستہ میڈم بولی۔۔۔ سر۔۔۔ کیسا لگا پھر آپ کو۔۔۔

جمشید نظریں چراتے ہوئے۔۔۔ اچھا تھا۔۔۔ میڈم۔۔۔

شائستہ۔۔۔ تو اب آپ کیسا محسوس کر رہے ہیں۔۔۔

جمشید مسکرا کر۔۔۔ جی پہلے سے کافی ریلیکس محسوس کر رہا ہوں۔۔۔ اچھا مجھے کتنی فیس پے کرنا ہے۔۔۔

شائستہ مسکرائی۔۔۔ سر صرف 20000 اور اگر آپ بیٹا کو کچھ ٹپ دینا چاہیں تو وہ آپ کی مرضی۔۔۔

جمشید نے مسکرا کر اپنے پرس سے 5000 کے چار نوٹ نکال کر شائستہ کے سامنے ٹیبل پر رکھ دیئے۔۔۔ یہ رہی آپ کی فیس۔۔۔ اور پھر 5000 کے دو نوٹ اور نکال کر ٹیبل پر رکھتے ہوئے بولا۔۔۔ اور یہ رہی بیٹا کی ٹپ۔۔۔

شائستہ مسکرائی۔۔۔ بہت بہت شکریہ سر۔۔۔ امید ہے کہ آپ دوبارہ بھی ضرور آئیں گے۔۔۔ اور ہمیں خدمت کا موقع دیں گے۔۔۔

جمشید مسکرایا۔۔۔ ضرور۔۔۔ ضرور۔۔۔

اور مسکراتا ہوا مساج سینٹر سے باہر نکل گیا۔۔۔

[illegible]

زیب نے اپنا ہاتھ ہما کی برا کے اندر ڈالا اور اسکے نیل کو اپنی انگلیوں سے مسنے لگی۔۔۔ ہما تڑپ اٹھی۔۔۔ اور سسکی۔۔۔۔ پلیز۔۔۔ زیب نہیں کرونا۔۔۔۔ کچھ کچھ ہو رہا ہے۔۔۔

زیب۔۔ تو ہونے دو نامیرے جان۔۔ کیوں پریشان ہو رہی ہو۔۔

ہما اپنا ہاتھ زیب کی گردن پر رکھتی ہوئی بولی۔۔ نہیں۔۔ بات زیادہ بڑھ جائے گی۔۔ تو میں ادھوری رہ جاؤں گی نا۔۔۔ پیاسی۔۔۔

زیب نے اپنی زبان باہر نکال کر ہما کے لبوں کو چاٹا۔۔ نہیں رہنے دوں گی پیاسی میں اپنی جان کو۔۔۔ تمھاری چوت کا پانی نکال دوں گی نا۔۔

ہما مسکرائی۔۔ لیکن جو مزہ لوڑا چوت میں لے کر پانی نکلوانے میں ہے وہ انگلی یا زبان میں تو نہیں نا۔۔

زیب مسکرائی۔۔ تو پھر لوڑا ہی دلوادیتی ہوں تمھاری چوت میں۔۔

ہما۔۔ مگر زمان تو چھٹی پر ہے۔۔۔

زیب مسکرائی۔۔ زمان چھٹی پر ہے تو کیا ہوا۔۔ رشید تو ہے نا۔۔ اسے بلا لیتی ہوں۔۔

ہما چونک پڑی۔۔ رشید۔۔۔؟؟؟؟

زیب۔۔ چلو جاؤ۔۔ اور جا کر رشید کو بلا کر لاؤ۔۔

ہما۔۔ ن ن ن ن۔۔ نہیں۔۔ نہیں۔۔ میں نہیں جاؤں گی۔۔ تم خود ہی جاؤ۔۔

زیب نے ہما کا ہاتھ پکڑ کر اسے کرسی پر سے اٹھایا۔۔ اور بولی۔۔ نہیں آپ ہی جاؤ گی۔۔ کیونکہ اگر آپ نہیں جاؤ گی تو میں آپ کے شوہر۔۔ اور آپ کے بوائے فرینڈ کو بتا دوں گی کہ آپ کے رشید کے ساتھ۔۔۔ وہ کیا کہتے ہیں نا۔۔۔ ہاں۔۔۔ ناجائز تعلقات ہیں۔۔۔ ہا ہا ہا ہا ہا ہا۔۔۔

ہما۔۔ بہت کمینی ہو تم زیب۔۔۔

زیب ہنسی۔۔ ہاں وہ تو میں ہوں۔۔۔ ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا۔۔۔ چلیں اب جائیں جلدی سے۔۔ اور بلا کر لائیں اپنے اس کالے والے بوائے فرینڈ کو۔۔ پھر اس سے چدواتے ہیں۔۔۔ ملکر۔۔

ہما اپنی جگہ سے اٹھی۔۔ اور باہر کے دروازے کی طرف جاتی ہوئی بولی۔۔ تم کو تو میں پھر کبھی پوچھوں گی نا

--

زیب۔۔ ہاں ہاں۔۔ ٹھیک ہے پوچھ لیجئے گا۔۔ پر ابھی تو آپ جاؤنا رشید کے پاس۔۔

ہما آفس سے باہر نکل گئی۔۔ اور رشید کو ڈھونڈنے لگی۔۔ وہ اوپر کے فلور پر تھا۔۔ ایک چھوٹے سے کمرے میں لیٹا ہوا تھا۔۔ جہاں وہ اپنا سامان وغیرہ بھی رکھتا تھا۔۔ ہما اسکے کمرے میں داخل ہوئی۔۔

ہما۔۔ ہیلو۔۔ کیسے ہو رشید۔۔

رشید۔۔ میں ٹھیک ہوں جی۔۔ پر آج آپ کو ہمارا حال پوچھنے کا خیال کیسے آگیا۔۔

ہما۔۔ وہ۔۔ وہ۔۔ وہ۔۔ کیا زیب کو تم نے بتایا تھا۔۔

رشید۔۔ کیا۔۔؟؟؟ کس بات کے بارے میں۔۔؟؟؟

ہما۔۔ وہ میرے بارے میں۔۔

رشید۔۔ آپ کے بارے میں کیا۔۔؟؟؟

ہما۔۔ اُف۔۔ میرا مطلب ہے کہ میرے اور تمہارے بارے میں۔۔

رشید۔۔ میرے اور آپ کے بارے میں کیا۔۔ میں کچھ سمجھا نہیں۔۔۔

ہما۔۔۔ پلیز تنگ نہیں کرو۔۔ رشید۔۔

رشید۔۔ ارے آپ بتاؤ گی تو پتہ چلے گا نا کہ کس بات کا میں نے زیب کو بتایا ہے۔۔ ان سے تو اکثر بات ہوتی رہتی ہے۔۔

ہما۔۔ یہی کہ میں اور تم کرتے ہیں۔۔ میرا مطلب ہے کہ تم میرے ساتھ۔۔

رشید۔۔ میں آپ کے ساتھ کیا۔۔ صاف صاف پوچھیں نا۔۔

ہما۔۔ اُف ف ف ف ف ف۔۔ میں یہ پوچھ رہی تھی کہ کیا تم نے زیب کو بتایا ہے کہ ہم دونوں

سیکس کرتے ہیں ایک دوسرے کے ساتھ۔۔

رشید ہنسا۔۔ اچھا تو آپ یہ کہہ رہی تھیں تب کی۔۔ کہ آپ جو مجھ سے چدواتی ہو اسکا زیب نرس کو پتہ چل گیا ہے۔۔

ہما۔۔ ہاں۔۔ اسکو پتہ چل گیا ہے کسی طرح سے۔۔

رشید۔۔ تو کوئی بات نہیں۔۔ لگنے دو اسکو پتہ۔۔ ہمیں کیا۔۔

ہما۔۔ لیکن وہ تم کو بلا رہی ہے نیچے۔۔ اور۔۔

رشید۔۔ اور۔۔ اور کیا۔۔؟؟؟

ہما۔۔ وہ بھی تمہارے سے سیکس کرنا چاہتی ہے۔۔

رشید۔۔ کیا۔۔ لیکن کیوں۔۔ میں کوئی نہیں چودنا چاہتا اسے۔۔ اگر تم کو چدوانا ہے تو آ جاؤ۔۔

ہما۔۔ نہیں۔۔ نہیں۔۔ پلیز تم اسکے پاس چلو۔۔ ورنہ وہ انور کو بتا دے گی۔۔

رشید۔۔ تو میں کیا کروں۔۔ تم کیا رشوت کے طور پر مجھے اسکو پیش کر رہی ہو۔۔

ہما آگے بڑھی۔۔ اور رشید کا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھانے کی کوشش کرنے لگی۔۔ پلیز آ جاؤ نا۔۔ میری خاطر۔۔

رشید نے ہما کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔۔ اور اسے اپنی گود میں گرالیا۔۔ لیکن میں تمہاری خاطر کیوں
۔۔ پہلے تم میری خاطر کچھ کرو تو پھر ہے نا۔۔

ہما اسکی گود میں کسمپاتی ہوئی بولی۔۔ میں کیا کروں۔۔ سب کچھ تو کر چکی ہوں میں تمہاری خاطر۔۔

رشید نے ہما کے ہونٹوں کو چوما۔۔ اور میں نے بھی تو سب کچھ کیا ہے تمہاری خاطر وہ۔۔

ہما۔۔ کیا کیا ہے میری خاطر۔۔ سوائے میرے جسم کو نوچنے کے۔۔

رشید ہما کی چھاتی کو دباتے ہوئے بولا۔۔ اور میرے اس نوچنے کا تم نے بھی تو مزہ لیا ہے نا۔۔

ہما چپ رہی۔۔ اچھا اب نیچے چلو۔۔ اس زیب کے پاس۔۔

رشید۔۔ نہیں جاؤں گا۔۔ پہلے تم کو اپنے کپڑے اتارنے ہوں گے۔۔

ہما۔۔ نیچے جا کر یہی کام کرنا ہے نا۔۔ تو پھر یہاں پر کیوں۔۔

رشید۔۔ نہیں۔۔ اپنے کپڑے تم کو یہیں پر اتارنے ہوں گے۔۔ اور میرے سامنے ننگی ہونا پڑے گا۔۔

اور ننگی ہو کر میرے لوڑے کو چوسو گی۔۔

ہما۔۔ پلیز تنگ نہیں کرو۔۔ نیچے چل کر جو مرضی کر لینا۔۔ مگر یہاں تو تنگ نہیں کرونا۔۔

رشید ہنس۔۔ ہا ہا ہا ہا ہا۔۔ اور اپنا ہاتھ ہما کی شرٹ کے نیچے سے ڈال کر اسکی برا کے اوپر سے اسکی چھاتیوں کو

دبانے لگا۔۔ اور بولا۔۔ مگر مجھے تو یہیں کرنا ہے سب کچھ تمہارے ساتھ۔۔

چھاتیوں کے دبانے سے ہماسک پڑی۔۔ اس نے اپنا ہاتھ اپنی شرٹ کے اوپر سے ہی رشید کے ہاتھ پر رکھ دیا۔۔ پلیز نہیں کرونا۔۔

رشید۔۔ کیوں نہ کروں۔۔ کچھ ہوتا ہے کیا چوت میں۔۔۔ یہ کہتے ہوئے رشید نے ہما کی چھاتی کو زور سے داما۔۔۔

[illegible]

رشید۔۔ کہاں ہوتا ہے کچھ۔۔

ہمانے بے شرمی سے رشید کا دوسرا ہاتھ پکڑ کر اپنی چوت پر رکھ دیا۔۔ یہاں ہوتا ہے۔۔ یہی چاہتے تھے ناتم سننا۔۔ تو اب تم اپنی یہ باتیں چھوڑو اور چلو نیچے۔۔

رشید نے اپنا ہاتھ ہما کے پاجامے کے اندر ڈال دیا۔۔ اور اسکی چوت پر اپنا ہاتھ رکھ کر اسکو سہلانے لگا۔۔

اسکا ہاتھ ہما کی چوت کے بالوں پر تھا۔۔ بہت ہی ہلکی ہلکی جھانٹیں تھیں۔۔ رشید ہما کی چوت کے اوپر کے حصے کو سہلاتے ہوئے۔۔ اسکی چوت کے بالوں سے کھیل رہا تھا۔۔

رشید۔۔ ہما جی۔۔ آپ اپنے حُسن کا خیال نہیں رکھتیں۔۔

ہما۔۔ کیوں۔۔ کیا ہوا۔۔

رشید۔۔ یہ دیکھیں کتنے بال بڑھے ہوئے ہیں۔۔ ایسے ہی آپ کی ویکسنگ بھی ہونے والی ہوئی ہے۔۔

ہما۔۔ ہاں۔۔ کروں گی بس ٹائم ہی نہیں مل رہا۔۔

رشید ہما کی گال پر ہلکے سے کاٹ کر بولا۔۔ کیوں کیا آج کل زمان صاحب اور فرخ صاحب زیادہ ہی چود رہیں ہیں کیا۔۔

ہمانے رشید کے سینے پر مگمارا۔۔ بے شرم۔۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔

رشید نے اپنی جیب سے ایک کارڈ نکالا۔۔ اور ہما کو دیا۔۔ یہ رکھ لیں۔۔

ہمانے اسے پڑھا۔۔

v.i.p beauty parlor

and

massage centre

ہما۔۔ یہ کیا ہے۔۔

رشید ہنسا۔۔ رنڈیوں کا اڈہ۔۔ ہاہاہاہاہاہا۔۔۔

ہما۔۔ کیا مطلب ہے تمہارا۔۔

رشید ہنسا۔۔ ارے میڈم جی۔۔ یہ بیوٹی پارلر ہے بس اور کیا۔۔ اور بہت زبردست ہے۔۔ آپ یہاں سے

میک اپ اور ویکسنگ وغیرہ کروائیے گا۔۔ بہت اچھا لگے گا آپ کو یقین کریں۔۔ یہ کہتے ہوئے رشید نے

ہما سے کارڈ لیا۔۔ اور ہاتھ ہما کے گریبان میں ڈال کر اسکی برا کے اندر رکھ دیا۔۔ ہما اسکی اس حرکت پر

مسکرا دی۔۔۔

رشید بھی مسکرایا۔۔ اور اپنی جگہ سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔۔ اس نے اپنے پاجامے کی زپ کھولی۔۔ اور اپنا لوڑا باہر نکال لیا۔۔ جو کہ اکڑا ہوا تھا۔۔

ہما۔۔ یہ کیا کر رہے ہو۔۔۔

رشید ہنسا۔۔ آپ ہی کہہ رہی ہوں نیچے چلنے کو۔۔ تو مجھے لوڑے سے پکڑ کر نیچے لے چلو کھینچتی ہوئی۔۔

ہما۔۔ لیکن باہر کیسے۔۔۔

رشید۔۔ دیکھ لو تمہاری مرضی ہے۔۔ تمہاری خاطر میں نے تمہارے کپڑے نہیں اتروائے۔۔ ورنہ میں نے تم کو تنگی کر کے نیچے لے کر جانا تھا۔۔۔

ہما اسکی بات پر حیران ہوئی۔۔ پھر اس نے رشید کا لوڑا اپنے ہاتھ میں پکڑا اور اسے باہر کو لے جانے لگی۔۔ باہر اوپر کی منزل پر تو کوئی نہیں تھا۔۔ مگر نچلے فلور پر 4 کمروں میں مریض تھے۔۔ لیکن اس وقت انکو بھی باہر نہیں ہونا چاہیے تھا۔۔ مگر خطرہ تو تھا ہی نا۔۔ بہر حال رشید کی فرمائش کے مطابق ہما نے اسکو لوڑے کو

پکڑ کر آگے آگے چلنا شروع کر دیا۔۔ اور رشید اسکے پیچھے پیچھے تھا۔۔۔ نچلے فلور سے گزرتے ہوئے ہما کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔ کہ کہیں کوئی دیکھ ہی نہ لے۔۔ مگر اسکی بچت ہو گئی۔۔ اور وہ بنا کسی کی نظروں میں آئے ہوئے آفس میں آگئی۔۔ اندر داخل ہوئی تو زیب اسکے ہاتھ میں رشید کو لوڑا دیکھ کر ہنسنے لگی۔۔۔

زیب۔۔ ارے ہما جی۔۔ آپ تو بہت جلد کڑ ہو۔۔ رشید کے لوڑے کو باہر سے نکال کے چلی آرہی ہو۔۔

ہمانے اسکا لوڑا ہاتھ سے چھوڑا اور بولی۔۔ یہ اسکی ہی فرمائش تھی۔۔ میری کوئی نہیں۔۔ لو اب آگیا۔۔ ہو چدوالو اپنی پھدی اس سے۔۔۔

زیب ہنسنے لگی۔۔۔ ہا ہا ہا ہا ہا۔۔۔ ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔۔ مگر میں اکیلی نہیں چدواؤں گی اس سے۔۔ آپکو بھی میرے ساتھ اس سے چدوانا ہو گا۔۔ دونوں خوب مزے لیں گے۔۔ جیسے ڈاکٹر زمان کے ساتھ لیتے ہیں دونوں۔۔

اسکی بات سن کر ہمانے جلدی سے زیب کو گھورا۔۔ اور رشید کی طرف دیکھنے لگی۔۔ اسے یہ تو پتہ ہی تھا کہ وہ بھی پہلے سے ہی جانتا ہے اسکے اور زمان کے بارے میں۔۔ رشید صرف مسکرا دیا۔۔۔ وہ اب زیب کے

صوفے کے قریب ہی کھڑا تھا۔۔ اسکا لنڈا بھی بھی اسکے پاجامے سے باہر لہرا رہا تھا۔۔ زیب نے اپنا ہاتھ بڑھا کر اسکے کالے لوڑے کو پکڑ لیا۔۔ اور اس پر ہاتھ پھیرنے لگی۔۔

زیب۔۔ ہما جی۔۔ لوڑا تو آپ نے تگڑا پسند کیا ہے اپنے لیے۔۔

ہما۔۔ شٹ اپ۔۔ زیادہ بکو اس نہیں کرو۔۔

زیب ہنسنے لگی۔۔ ہاں بھئی۔۔ آپ کو مریل لوڑے کہاں پسند آتے ہیں۔۔ یہ کہتے ہوئے زیب نے ہما کو آنکھ ماردی۔۔ اور ہما بھی اسکا اشارہ سمجھ گئی کہ وہ وکرم کی بات کر رہی ہے۔۔ ہما اس بات پر مسکرا دی۔۔ زیب نے رشید کے لوڑے کو چومنا شروع کر دیا۔۔ اسکے موٹے ٹوپے کو چومنے لگی۔۔ اس پر اپنی زبان پھیرنی شروع کر دی۔۔ دھیرے دھیرے نیچے سے اوپر تک چاٹنے لگی۔۔ زیب کو بہت اچھا لگ رہا تھا۔۔ رشید کے موٹے لوڑے کو اپنے ہاتھ میں آگے پیچھے کرتی ہوئی وہ اسکو چاٹ رہی تھی۔۔ پھر اس نے اپنا منہ کھول کر رشید کا لوڑا اپنے منہ کے اندر لے لیا۔۔ اور اسے آہستہ آہستہ چوسنے لگی۔۔ اپنے سر کے آگے پیچھے کرتی ہوئی۔۔ رشید کا لوڑا اسکے منہ میں اندر باہر ہو رہا تھا۔۔ منہ میں اندر باہر کرتی ہوئی وہ اسکے لوڑے کے نچلے حصے پر اپنی زبان بھی پھیر رہی تھی۔۔ جس سے رشید کو اور بھی لطف آ رہا تھا اپنا لوڑا چسوانے میں

--

رشید نے اپنے دونوں ہاتھوں میں زیب کا سر پکڑا اور اپنا لوڑا اسکے منہ میں پورا داخل کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ وہ اپنے لوڑے کو اندر کو پیش کر رہا تھا۔ اور زیب کے چہرے کو اپنے سامنے رکھا ہوا تھا۔۔۔ اسکا لوڑا زیب کے حلق سے ٹکرانے لگا۔ زیب کے چہرے کے تاثرات بدلنے لگے۔ اسکی آنکھوں سے پانی کے قطرے نکلنے لگے۔ مگر رشید رکا نہیں۔۔ اور اپنا لوڑا پورے کا پورا زیب کے حلق میں ڈال دیا۔۔ ہما کو تو خود کو گھبراہٹ ہونے لگی یہ سب دیکھ کر۔۔ جیسے وہ موٹا لوڑا اسکے اپنے حلق میں جا رہا ہو۔۔ زیب کی آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے۔۔

کچھ دیر تک ایسے ہی اپنا لوڑا اس سے چسوانے کے بعد رشید نے لوڑا اسکے منہ سے نکالا۔

زیب ہانپتے ہوئے بولی۔۔ تم نے تو مجھے مار ہی دینا تھا آج۔۔ ایسے لوڑا منہ میں ڈالتے ہیں کیا۔۔

رشید ہنسا۔۔ ہا ہا ہا ہا ہا۔۔ بس آپکے حلق میں لوڑا گیا تو ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے چوت میں ہی ڈال دیا ہے۔۔ اس لیے ایسے ہی چو دنا شروع کر دیا بس۔۔

زیب۔۔ بہت ظالم ہو تم۔۔

رشید ہنسا۔ اور ہما کی طرف آگیا۔ اسے اپنی بانہوں میں بھر کر چومنے لگا۔ ہما بھی اسکا ساتھ دے رہی تھی۔ دوسری طرف زیب نے اپنے کپڑے اتارنے شروع کر دیئے۔ اور جلدی سے ننگی ہو گئی۔ اور خود بھی ہما کے پیچھے آگئی۔ اپنے ہاتھ ہما کی چھاتیوں پر لے جا کر انکو دباتی ہوئی پیچھے سے اسکی گردن کو چومنے لگی۔ آگے سے رشید ہما کے ہونٹوں کو چوم رہا تھا۔ اور اسکی زبان بھی ہما کے منہ میں داخل ہو رہی تھی۔ جسے وہ بار بار چوس رہی تھی۔ پیچھے کھڑے ہوئے ہی زیب نے ہما کا پاجامہ نیچے کھینچ دیا۔ ہما نے کوئی مزاحمت نہیں کی۔ اسکا نچلا جسم ننگا ہو گیا۔

زیب نے ہما کو پیچھے لے جا کر کاؤچ پر لٹا دیا۔ اور اسکی ٹانگیں کھول دیں۔ رشید اپنا لوڑا اپنی مٹھی میں لے کر اسے آگے پیچھے کرتا ہوا ہما کی ٹانگوں کے بیچ میں آگیا۔ اور اپنا لنڈ ہما کی چوت پر رگڑنے لگا۔ ہما کی چوت تو پہلے ہی گیلی ہو رہی تھی۔ اسکی آنکھیں بند ہونے لگیں۔ زیب نے اپنے ہاتھ سے رشید کا لوڑا پکڑ کر ہما کی چوت کے سوراخ پر رکھا۔ رشید نے آگے کو پیش کرنا شروع کر دیا۔ رشید کا لوڑا ہما کی چوت کے اندر اترنے لگا۔ ہما نے تڑپ کر زیب کو اپنی طرف کھینچ لیا۔ اور اپنے ہونٹ اسکے ہونٹوں پر رکھ کر اسے چومنے لگی۔ پیچھے سے رشید نے اپنا لوڑا ہما کی چوت میں پورا ڈال دیا ہوا تھا۔ اور اب اسے آہستہ آہستہ اندر باہر کرنے لگا۔ اپنے لوڑے سے ہما کی چوت چودنے لگا۔ ہما بھی اسکا ساتھ دے رہی تھی۔ رشید نے ہما کی دونوں ٹانگوں کو اپنے کاندھوں پر رکھا اور دھند دھند ہن اپنا لوڑا ہما کی چوت میں اندر باہر کرنے

لگا۔

زیب ہما کو ہونٹوں کو چومتی ہوئی بولی۔۔ اُف کتنا مزہ آرہا ہے ناڈا کٹر ہما آپ کو رشید سے چدتے ہوئے دیکھ کر۔۔۔

۔ کچھ ہی دیر میں ہما کی چوت نے پانی چھوڑ دیا۔۔ مگر رشید کا لوڑا ویسے ہی اکڑا ہوا تھا۔۔ رشید نے اب ہما کی چوت سے اپنا لنڈ باہر نکالا۔۔ اور زیب کو کاؤچ پر جھکا دیا۔۔ خود پیچھے آکر اپنا لوڑا پیچھے سے زیب کی چوت کے اندر ڈال دیا۔۔ اور اسکی کمر کو پکڑ کر اسے چودنے لگا۔۔ زیب بھی اپنی گانڈ کو آگے پیچھے کو ہلاتی ہوئی رشید سے اپنی چوت مروارہی تھی۔۔ ہما بھی اُٹھ کر انکے قریب آئی اور زیب کی ننگی کمر پر اپنا ہاتھ پھیرنے لگی۔۔ اسکا ہاتھ نیچے تک جاتا اور کبھی کبھی وہ رشید کے لوڑے کو چھو بھی لیتی۔۔ کبھی اپنی انگلی سے زیب کی گانڈ کے سوراخ کو سہلانے لگتی۔۔۔

پوری رات۔۔ صبح 6 بجے تک رشید نے ہما اور زیب کو چودا۔۔ تینوں خوب مزے لیتے رہے۔ رشید نے ہما اور زیب کی چوت کے ساتھ ساتھ انکی گانڈ کے بھی مزے لیے۔۔ اور صبح ہوئی تو ہما اپنے شوہر کے ساتھ واپس اپنے گھر آگئی۔۔ انور کے دفتر جانے کے بعد اس نے اپنے پرس میں سے رشید کا دیا ہوا کارڈ نکالا۔۔ اور اسے غور سے پڑھنے اور اسکے بارے میں سوچنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔

نیلو فرہما کی اچھی دوست بن چکی تھی۔۔ دونوں ہی ایک دوسری کی رازدار تھیں۔۔ ایک دوسری سے اپنی پراسیویٹ باتیں بھی شیئر کرنے لگیں تھیں۔۔ فون پر بھی ایک دوسری کے ساتھ کافی دیر تک باتیں کرتی رہتیں۔۔ ایک روز ہما گھر پر تھی جب نیلو فرہما سے فون آیا۔۔ وہ بہت پریشان لگ رہی تھی۔۔

نیلو فرہما۔۔ ہما۔۔ تم کہاں پر ہو۔۔ مجھے تم سے کچھ ضروری بات کرنی ہے۔۔

ہما۔۔ خیریت تو ہے نا۔۔ تم بہت گھبرائی ہوئی سی لگ رہی ہو۔۔ کیا ہوا۔۔

نیلو فرہما۔۔ میں تم کو فون پر نہیں بتا سکتی۔۔ مجھے تم سے فوری ملنا ہے۔۔

ہما۔۔ ٹھیک ہے تم میرے گھر پر آ جاؤ۔۔ انور گھر پر نہیں ہے۔۔

نیلو فرہما۔۔ اوکے میں ابھی آتی ہوں۔۔

تھوڑی دیر میں نیلو فرہما کے گھر آ گئی۔۔ نیلو فرہما تھوڑی پریشان لگ رہی تھی۔۔

ہما سے اپنے بیڈروم میں لے آئی۔۔ اب بتاؤ کیا بات ہے۔۔

نیلو فر۔۔ سمجھ نہیں آرہی تم کو کیسے بتاؤں۔۔

ہما۔۔ میں تمہاری دوست ہوں نا۔۔ جو بھی بات ہے پلیز مجھے بتادو۔۔ ہو سکتا ہے کہ میں تمہاری کچھ مدد کر سکوں۔۔

نیلو فر نے ہما کی طرف دیکھا۔۔ اور پھر بتانے لگی۔۔۔

(آگے کا حصہ نیلو فر کی زبانی)

ہما یہ کچھ دن پہلے کی بات ہے۔۔ مجھے اپنے واٹس ایپ پر کسی نئے نمبر سے ایک ویڈیو کلپ موصول ہوئی۔۔ جیسے ہی میں نے اسے دیکھا تو میرے تو پیروں تلے سے زمین ہی نکل گئی۔۔ وہ ویڈیو میری اور ڈاکٹر زمان کی کسنگ کی تھی۔۔ جو کہ میرے اپنے ہی گھر کے بیڈروم میں بنی ہوئی تھی۔۔ میں پریشان ہو گئی۔۔ میں نے فوری طور پر اس نمبر پر فون کیا۔۔ مگر کسی نے بھی فون پک نہیں کیا۔۔ تھوڑی دیر میں ہی واٹس ایپ پر میسج آیا۔۔ یہ تو پوری ویڈیو کا ایک چھوٹا سا حصہ ہے نیلو جی۔۔ اگر آپ پوری مووی حاصل کرنا

چاہتی ہیں تو بتائیں۔۔

فون تو اٹینڈ ہو نہیں رہا تھا میں نے بھی وہیں پر میسج کر دیا کہ۔۔ کون ہو تم۔۔ اور کیا چاہتے ہو۔۔

جوابی میسج آیا۔۔ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ یہ ویڈیو آپ کے شوہر دیکھیں۔۔ اور ساری دنیا بھی اس سے لطف اندوز ہو۔۔

میں۔۔ نہیں۔۔ نہیں۔۔ آپ ایسا نہیں کرو گے۔۔ پلیز زرزرز۔۔

میں۔۔ پلیز مجھے بتاؤ۔۔ آپ کیا چاہتے ہو۔۔ جتنے پیسے چاہیے ہیں آپ بولو۔۔

دوسری طرف سے میسج آیا۔۔ اسکے بارے میں کل بتاؤں گا۔۔ تب تک انتظار کرو۔۔

اسکے بعد میں میسج کرتی رہی مگر کوئی جواب نہیں آیا۔۔۔ میں اس سب کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔ اور پریشان بھی ہو رہی تھی۔۔ کہ آخر کون ہے یہ۔۔ آخر کون ہو سکتا ہے۔۔ اور کیسے یہ ویڈیو میرے گھر میں ریکارڈ ہو گئی۔۔ کون ایسا کر سکتا ہے۔۔ اچانک مجھے خیال آیا کہ شاید یہ ڈاکٹر زمان ہی ہے جو کہ مجھے

تنگ کر رہا ہے اور میرے ساتھ شرارت کر رہا ہے۔۔ یہ خیال آیا تو مجھے کچھ ڈھارس بندھی۔۔ اور میرے چہرے پر کافی دیر کے بعد مسکراہٹ آئی۔۔ مجھے یقین ہو گیا کہ یہ ڈاکٹر زمان ہی ہے جو میرے ساتھ گیم کر رہا ہے۔۔ کیونکہ اسکے علاوہ تو میرے اور اسکے تعلقات کے بارے میں کوئی نہیں جانتا تھا۔۔ اور پھر جب جب ہم نے گھر میں سیکس کیا تھا تو کوئی بھی اور موجود نہیں تھا۔۔ یہ یقیناً شرارت کے طور پر زمان نے ہی ویڈیو بنائی ہوگی۔۔ مجھے بھی اس حرکت پر غصہ نہیں آیا بلکہ اسکی شرارت پر ہنسی آنے لگی۔۔ میں نے سوچا چلو اب انتظار کرتے ہیں کہ کیا کہتا ہے زمان۔۔ میں نے بھی زمان کے اصل نمبر پر کوئی میسج نہیں کیا۔۔ نہ ہی اسے کوئی فون کیا۔۔ اور اگلے دن کا انتظار کرنے لگی۔۔ میں بھی اسکے ساتھ اسکی گیم کھیلنے لگی۔

اگلے دن جمشید کو تین دن کے لیے دوسرے شہر جانا تھا۔۔ اس کے جانے کے بعد مجھے پھر اسی نمبر سے میسج آیا۔۔ اگر تم وہ ویڈیو مکمل دیکھنا اور واپس لینا چاہتی ہو تو آج اس ایڈریس پر آ جاؤ۔۔ اگلے میسج میں ایک ایڈریس دیا ہوا تھا۔۔ ایک بہت ہی پوش علاقے کے کسی بنگلے کا۔۔

میسج پڑھ کر میں مسکرا دی۔۔ کیونکہ مجھے پتہ تھا کہ یہ زمان ہی ہے۔۔ جو مجھے اپنے گھر پر بلارہا ہے۔۔ اور وہاں پر مجھے چودنے کا پلان بنا رہا ہے۔۔ میں بھی اسکی گیم میں اسکا ساتھ دینے لگی تھی۔۔ میں نے تیاری شروع کر دی۔۔ میں نے ایک خوبصورت سائٹ سائٹ ساٹاپ نکالا۔۔ جس میں سے میرا کلیو تاج بھی جھانک رہا تھا۔۔ اسکے ساتھ ہی میں نے ایک ٹائٹ پیٹ پہن لی۔۔ جو کہ سکن ٹائٹ تھی۔۔ مگر جینز نہیں تھی۔۔

میرے جسم کے ساتھ دونوں چیزیں چپکی ہوئی تھیں۔۔ اچھا سامیک اپ کر کے میں خود کو آئینے میں دیکھنے لگی۔۔ گھوم کر دیکھا تو سفید کلر کی اس ٹائٹ پینٹ میں میرے گانڈ بہت ہی سیکسی لگ رہی تھی۔۔ اس ٹائٹ پینٹ میں میری پینٹی بھی صاف نظر آرہی تھی۔۔ خوبصورت میک اپ نے میرے حسن کو چار چاند لگا دیئے ہوئے تھے۔۔ میں خود بھی زمان سے چدنے کے لیے مچل اٹھی ہوئی تھی۔۔ اور جلد سے جلد اسکے پاس پہنچ جانا چاہتی تھی۔۔ پھر میں نے خود ہی اپنی گاڑی نکالی اور بتائے گئے ایڈریس کی طرف نکل پڑی۔۔

میں دیئے ہوئے ایڈریس پر پہنچی تو اس نمبر کے گھر کے باہر جو نام لکھا تھا وہ پڑھ کر میں تھوڑا حیران ہوئی۔۔ وہاں نیم پلیٹ پر لکھا ہوا تھا۔۔ وکرم۔ آئی۔ پر ساد۔۔ میں تھوڑا پریشان بھی ہو گئی۔۔ پھر مجھے خیال آیا کہ ہو سکتا ہے کہ یہ زمان کے کسی دوست کا بنگلہ ہے اور آج خالی ہو گا تو اس نے مجھے بلا لیا۔۔ اس خیال کے ساتھ ہی میں مسکرا دی۔۔ میں نے گاڑی کا ہارن بجایا۔۔ اندر سے ایک گاڑی نکل کر باہر آیا۔۔ باوردی گاڑی میری گاڑی کی طرف بڑھا۔۔ اور کھلے ہوئے شیشے کے پاس آکر مجھے سلام کیا۔۔ اور بولا۔۔ جی میڈم۔۔ آپ کو کس سے ملنا ہے۔۔

میں سوچنے لگی کہ اب اسکو کیا کہوں۔۔ میں نے آہستہ سے کہہ دیا کہ مجھے صاحب سے ملنا ہے۔۔ وہ میرا انتظار کر رہے ہیں۔۔

سیکورٹی گارڈ نے میرے چہرے کی طرف غور سے دیکھا۔۔ پھر اسکی نظر میرے ٹاپ کے ڈیپ گریبان سے جھانکتے ہوئے میرے کلیوتج پر گئی۔۔ اور وہیں جم گئی۔۔ مجھے کبھی کسی مرد کے اس طرح میرے جسم کو دیکھنے پر اعتراض تو نہیں ہوا تھا۔۔ مگر ایک سیکورٹی گارڈ کے اس طرح دیکھنا مجھے کچھ اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔ میں نے اسکی شرٹ پر نظر ڈالی تو اس پر اسکے نام۔۔ مرلی۔۔ کانچ لگا ہوا تھا۔۔ میرے کلیوتج کی طرف دیکھتے ہوئے مرلی مسکرا نے لگا۔۔ مجھے اور بھی برا لگا۔۔ میں نے نہ چاہتے ہوئے بھی اپنے ٹاپ کو تھوڑا اوپر کو کھینچا۔۔ اپنے کلیوتج کو چھپانے کے لیے۔۔ مگر میرے مے جو کھلے گلے میں سے جھانک رہے تھے وہ کیسے چھپ سکتے تھے۔۔ وہ تو اسکی نظروں کے سامنے ہی تھے۔۔ میں تھوڑا غصے سے بولی۔۔ تمیز نہیں ہے کیا تم کو۔۔ کیا ایسے دیکھتے ہیں عورتوں کو۔۔

مرلی آگے سے مسکرایا۔۔ تمہارے جیسی عورتوں کو ایسے ہی دیکھنا چاہیے۔۔

مجھے غصہ آگیا۔۔ بکو اس بند کرو۔۔ اور گیٹ کھولو۔۔ میں ابھی زمان صاحب کو بتاتی ہوں جا کر۔۔

مرلی ہنسا۔۔ زمان صاحب کو۔۔ اچھا۔۔ جاؤ بتاؤ جا کر۔۔ یہ کہہ کر اس نے گیٹ کھول دیا۔۔ اور میں نے گاڑی اندر ڈاغل کر دی۔۔ کار میں سے اتری تو مجھے پیچھے سے اسکی آواز سنائی دی۔۔ سالی رنڈی ہمیں تمیز

سکھائے گی۔۔

مرلی کی اس بات پر مجھے بہت غصہ آیا۔۔ میں اسکی طرف بڑھی۔۔ اور اسکے قریب جا کر اسکے گال پر ایک زوردار طمانچہ مار دیا۔۔ میرا طمانچہ پڑتے ہی اس نے مجھے گلے سے دبوج لیا۔۔

مرلی۔۔ حرامزادی۔۔ تو مہمان نہ ہوتی نا تو ابھی یہیں پر تیری گانڈ پھاڑ دیتا۔۔ جادفعہ ہو جا۔۔ اور چدوا جا کے اندر۔۔ اگر میرے ہتھے چڑھ گئی نا تو پھر دیکھنا تیرا کیا حشر کرتا ہوں کتیا۔۔ رانڈ۔۔

میں نے غصے سے اسکے چہرے پر تھوکا مرلی دوبارہ سے میری طرف بڑھا۔۔ مگر دوسرے گارڈ نے اسکو پکڑ کر روک دیا۔۔ اور میں غصے سے اندر کی طرف چل پڑی۔۔ میں نے سوچ لیا تھا کہ جاتے ہی زمان کو اس مرلی کی اس حرکت کے بارے میں بتاؤں گی۔۔ اور اسکو تو آج نوکری سے نکلوا کے ہی رہوں گی۔۔ میں غصے سے اندر چلی گئی۔۔ ایک نوکر اندر ملا۔ ہلکی ہلکی داڑھی۔۔ درمیانہ قد۔۔ سانولا رنگ۔۔ بڑی موچھیں۔۔ اور چہرے سے ہی کافی غنڈہ ٹائپ لگتا تھا۔ لیکن اس نے مجھ سے کافی آرام سے بات کی۔۔ میں نے اس سے پوچھا۔۔

میں۔۔ کہاں ہیں زمان صاحب۔۔

نوکر۔۔ زمان صاحب۔۔ اچھا۔۔ اچھا۔۔ ابھی ملو ادیتا ہوں آپ کو ان سے۔۔ آپ پلیز تھوڑا انتظار کریں یہاں بیٹھ کر۔۔

۔ اس نے مجھے کچھ دیر کے لیے وہیں صوفے پر بیٹھنے کو بولا۔۔ اور میرے بیٹھنے کے بعد وہ میرے لیے کچھ کھانے پینے کا سامان لینے چلا گیا۔۔ کچھ ہی دیر میں اس نے ایک کولڈ ڈرنک لا کر میرے سامنے رکھ دی۔۔ میں غصے میں تھی۔۔ فوراً ہی اسے اٹھا کر پینے لگی۔۔ اور تھوڑی ہی دیر میں میں ریلیکس ہونے لگی۔۔ وہ نوکر جا چکا تھا۔۔

میں موبائل اپنا نکال کر زمان کو کال کرنے کا پلان کرنے لگی۔۔ اتنے میں اسی نمبر سے ایک میسج آیا۔۔

۔۔ ہائے کیسی ہو آپ۔۔ پہنچ ہی گئی آپ یہاں۔۔

میں۔۔ ہاں۔۔ میں آگئی ہوں۔۔ اب جلدی سے تم سے ملنا چاہتی ہوں۔۔

۔۔ ٹھیک ہے۔۔ ایسے کرو کہ۔۔ یہ تمہاری بیک پر جو دروازہ ہے اسے کھول کر اندر آ جاؤ۔۔ لیکن۔۔

میں۔۔ لیکن کیا۔۔؟؟؟

۔۔ لیکن یہ کہ۔۔ اندر آنے سے پہلے اپنے کپڑے اتار کر تم صرف اپنی برا اور پینٹی میں ہی اندر آؤ گی۔۔
ازاٹ اوکے۔۔۔

مجھے زمان کی باتیں عجیب لگ رہی تھیں۔۔ مگر کافی تھرلنگ لگ رہا تھا یہ سب کرنا۔۔

میں۔۔۔ لیکن۔۔ یہاں تو تمہارا نوکر بھی ہے۔۔

۔۔ وہ جاچکا ہے۔۔ اسکی فکر نہیں کرو تم۔۔ اور بس جلدی سے آ جاؤ۔۔۔

میں اپنی جگہ سے اُٹھی۔۔ اور اپنی شرٹ اتار کر نیچے صوفے پر رکھ دی۔۔ پھر اپنی پینٹ کی بیلٹ کھولی۔۔
اور اپنی پینٹ بھی اتار دی۔۔ اب میں صرف گلابی برا اور میچنگ پینٹی میں تھی۔۔ اور میں نے بتائے ہوئے
دروازے کی طرف اپنے قدم بڑھا دیئے۔۔ ایک انجانے گھر میں مجھے اس طرح سے ننگی ہونا عجیب لگ رہا
تھا۔۔ میرا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔ جس سے میری ٹائٹ برائیں میرے مئے اوپر نیچے ہو رہے

تھے۔۔۔ میں نے جا کر اس دروازے کا ہینڈل گھمایا۔۔۔ دروازہ کھل گیا۔۔۔ میں اندر داخل ہو گئی۔۔۔ اور دروازہ بند کر دیا۔۔۔ دروازہ کھٹاک کی آواز کے ساتھ بند ہو گیا۔۔۔ میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔۔ مگر کوئی توجہ نہیں دی۔۔۔ اندر کمرے میں کوئی نہیں تھا۔۔۔ بڑا سا کمرہ تھا۔۔۔ جس میں بڑے بڑے صوفے اور کاؤچ تھا۔۔۔ میں حیرانی سے ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔۔ کہ زمان کہاں پر ہے۔۔۔ میں موبائل پر اسے میسج کرنے ہی والی تھی کہ ایک اور دروازہ کھلا۔۔۔ اور ایک بھاری بھر کم سازیادہ عمر کا آدمی اندر داخل ہوا۔۔۔ میں اسے دیکھ کر گھبرا گئی۔۔۔ کیونکہ میں اس وقت جس حالت میں تھی۔۔۔ وہ بہت ہی ننگا پن تھا۔۔۔ میں گھبرا کر پیچھے مڑی۔۔۔ اور دروازے کا ہینڈل پکڑ کر گھمایا۔۔۔ تاکہ جلدی سے باہر نکل کر اپنے کپڑے پہن سکوں۔۔۔ مگر۔۔۔ ہینڈل نے گھومنے سے انکار کر دیا۔۔۔ جی ہاں دروازہ لاک ہو چکا تھا۔۔۔ میں زور زور سے ہینڈل کو گھمانے اور اپنی طرف کھینچنے لگی۔۔۔ مگر دروازہ کھلنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔۔

اس بڑھے آدمی کی آواز سنائی دی۔۔۔ نیلو فرمیڈم۔۔۔ یہاں سے نکلنے کی کوشش چھوڑ دو۔۔۔ اور خاموشی سے ادھر میرے پاس آ کر بیٹھو۔۔۔ یہاں بات کرتے ہیں۔۔۔

میں نے اسکی طرف دیکھا۔۔۔ اپنے جسم کو سمیٹتی ہوئی اس سے بولی۔۔۔ وہ۔۔۔ وہ۔۔۔ زمان کہاں ہے۔۔۔

اس بڑھے نے ایک زوردار قہقہہ لگایا۔۔۔ ارے واہ۔۔۔ اسکے سامنے تو ننگی ہو سکتی ہو تو ہمارے سامنے ننگی

ہونے سے تم کو کیا ہرج ہے میرے جان۔۔

میں۔۔ لیکن مجھے تو اسی نے یہاں بلایا تھا نا۔۔۔

بڈھا۔۔ نہیں۔۔ زمان نے نہیں میں نے تم کو بلایا تھا یہاں۔۔ اور وہ ویڈیو بھی میں نے ہی تم کو بھیجی تھی
میں یعنی وکرم۔۔ آئی۔۔ پر ساد۔۔

میں گھبرا گئی۔۔ پلیز مجھے جانے دو یہاں سے۔۔ ورنہ میں پولیس کو فون کر دوں گی۔۔

وکرم۔۔ ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا۔۔۔ کرو کرو فون۔۔ پولیس کو بلواؤ۔ لیکن یہ یاد رکھنا کہ پولیس کے آنے سے
پہلے تمہاری رنگ رلیوں کی ساری کی ساری ویڈیو تمہارے شوہر تک پہنچ جائے گی۔۔ اور انٹرنیٹ پر بھی
اپلوڈ ہو جائے گی۔۔ اور پھر پتہ نہیں کون کون اسکو دیکھ کر مٹھ مارے گا۔۔ ہا ہا ہا ہا ہا ہا۔۔۔

میں غصے سے۔۔ بکو اس بند کرو اپنی۔۔

وکرم۔۔ ہا ہا ہا ہا ہا۔۔ ویسے اس حالت میں تم بہت سیکیسی لگ رہی ہو۔۔ اور سیکیسی لڑکیوں کی باتوں کا میں

برائیں مناتا۔۔۔۔۔

یہ کہتے ہوئے اس نے اپنے پاس ہی پڑا ہوا ریموٹ اٹھایا۔۔ اور ایک بڑی سی سکریں کو آن کر دیا۔۔ اور اگلے ہی لمحے کمرے میں سسکاریوں کی آوازیں گونجنے لگیں۔۔ میں نے گھبرا کر سکریں کی طرف دیکھا تو وہاں چدائی کا سین چلا رہا تھا۔۔ جسکی ہیر وئن میں۔۔ اور ہیر و زمان تھا۔۔ میں اپنے ہی گھر کے بیڈروم میں لیٹی ہوئی تھی۔۔ اور زمان میرے اوپر لیٹ کر مجھے چود رہا تھا۔۔ میں یہ سب دیکھ کر گھبرا گئی۔۔

میں بے بسی سے بولی۔۔ آخر تم مجھ سے چاہتے کیا ہو۔۔

ویسے یہ تو مجھے بھی کچھ اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ مجھ سے کیا چاہتا ہے۔۔ مگر پھر بھی میں نے اس سے پوچھ لیا تھا۔۔

وہ مسکرایا۔۔ یہاں قریب آؤ گی تو ہی بتاؤں گا نا کہ میں کیا چاہتا ہوں تم سے۔۔

میں آہستہ آہستہ چلتی ہوئی وکرم کے قریب آئی۔۔ اسکے سامنے کھڑی ہو گئی۔۔

و کرم۔۔ کچھ زیادہ نہیں۔۔ بس میں تمھاری اسی جدائی کو لایو دیکھنا چاہتا ہوں۔۔

میں حیرت سے وکرم کی طرف دیکھنے لگی۔۔ میں سمجھ رہی تھی کہ وہ کیا چاہتا ہے۔۔ مجھے یہی اُمید تھی کہ اب وہ بھی میری چوت کے مزے لینا چاہتا ہے۔۔ مجھے حیرانی تھی کہ اس نے یہ ویڈیو کیسے بنائی۔۔ مگر ابھی یریشانی یہاں سے نکلنے کی تھی۔۔ جہاں میں بُری طرح سے پھنس چکی ہوئی تھی۔۔۔

میں خاموشی سے اپنا سر جھکا کر کھڑی تھی۔۔۔

[illegible]

کمرے میں میری ہی آوازیں گونج رہی تھیں۔۔ اور میں شرم سے پانی پانی ہوئی جا رہی تھی۔۔

میں آہستہ سے بولی۔۔ پلیز۔۔ اسے بند کر دیں۔۔

و کرم ہنسا۔۔ ہا ہا ہا ہا ہا۔۔ ارے یار۔۔ اس میں ہی تو تمہارے ان خوبصورت بوبس کو دیکھنے کا موقع مل رہا ہے۔۔ اگر تم ڈائریکٹ دکھا دو تو میں اسکو بند کر دوں گا۔۔

میں اسکا مطلب سمجھ گئی۔۔ میں نے آہستہ سے اپنا ہاتھ اپنی کمر پر لے جا کر اپنی برا کاٹک کھولا۔۔ اور اپنی برا اتار لی۔۔ و کرم نے اپنا ہاتھ میری طرف بڑھایا۔۔ اور میں نے اپنی برا اسکے حوالے کر دی۔۔ و کرم نے میری برا کو اپنے ناک سے لگایا۔۔ اور اسکی خوشبو سونگھنے لگا۔۔

و کرم۔۔ واہ۔۔ کیا زبردست خوشبو ہے۔۔۔ اس پر فیوم کی بھی۔۔ اور تمہارے ان خوبصورت مموں کی بھی۔۔۔ تمہارے ممو تو اس ویڈیو سے بھی زیادہ خوبصورت لگ رہے ہیں۔۔۔ ادھر آؤ تو میرے پاس۔۔

میں نے سکریں کی طرف مڑ کر دیکھا۔۔ تو و کرم نے مسکراتے ہوئے اس ویڈیو کو پاز کر دیا۔۔ میں خاموشی سے و کرم کی طرف بڑھی۔۔ اور اسکے قریب صوفے پر بیٹھ گئی۔۔ اسکے بالکل قریب۔۔ و کرم نے اپنا ہاتھ میری ننگی تھائی پر رکھا۔۔ اور اسکو سہلانے لگا۔۔ و کرم کے بڑھے ہاتھوں کے چھوتے ہی ایک الگ سا احساس میرے پورے جسم میں دوڑ گیا۔۔ میرے جسم نے جھرجھری سی لی۔۔ و کرم میری تھائی پر ہی اپنا ہاتھ رکھے ہوئے میری طرف جھکا۔۔ اور اپنے ہونٹ میرے چہرے کی طرف بڑھانے لگا۔۔ میں نے

اپنا چہرہ گھمالیا۔۔ اس نے دوسرے ہاتھ سے میرے چہرے کو اپنی طرف واپس گھمایا۔۔ اور اپنے ہونٹ میرے ہونٹوں پر رکھ دیئے۔۔ اور میرے ہونٹوں کو چومنے لگا۔۔ مجھے اس بڑھے کے ساتھ کسنگ کرتے ہوئے بہت ہی عجیب سا لگ رہا تھا۔۔ مگر میں کچھ بھی تو نہیں کر سکتی تھی۔۔ وکرم میرے ہونٹوں کو چوم رہا تھا۔۔ انکو بھنبھوڑ رہا تھا۔۔ اپنے ہونٹوں میں لے کر چوس رہا تھا۔۔ اپنی زبان کو میرے منہ کے اندر ڈالنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔ اور میں خود کو اس سے چھڑوانے کی ہلکی سی کوشش کر رہی تھی۔۔ مگر مزاحمت نہیں کر پار ہی تھی۔۔ اسکے خوف سے۔۔ وکرم نے اپنا ہاتھ میری ننگی چھاتی پر رکھا۔۔ اور میری چھاتی کو دبانے لگا۔۔ کبھی آہستہ۔۔ اور کبھی زور زور سے میری چھاتیوں کو دباتے ہوئے ان سے کھیلنے لگا۔۔ اپنی بے بسی کے باوجود بھی پتہ نہیں کیوں میں بھکتی جا رہی تھی۔۔ وکرم کے رنگ میں رنگتی جا رہی تھی۔۔ میری سانسیں بھی تیز ہوتی جا رہی تھیں۔۔ اور چوت اندر سے گیلی ہوتی ہوئی محسوس ہونے لگی تھی۔۔

میں دھیرے سے سسکی۔۔ وکرم صاحب۔۔ پلیز مجھے چھوڑ دیں۔۔ جانے دیں مجھے۔۔

وکرم نے میری بات کو ان سنا کرتے ہوئے اپنی ایک انگلی میرے منہ میں ڈال دی۔۔ اور میری زبان پر پھیرنے لگا۔۔ میرے منہ میں اندر باہر کرنے لگا۔۔ مجھے عجیب لگ رہا تھا۔۔ مگر پتہ نہیں کیوں۔۔ شاید اسکو خوش کرنے کی خاطر۔۔ میں اسکی انگلی کو ہی چوسنے لگی تھی۔۔ وہ ایسے کہ بہت ہی آہستہ سے وکرم کی

انگلی کو اپنے ہونٹوں کے درمیان دبالیاتھا۔۔ جس سے وہ تھوڑا میرے ہونٹوں کو رگڑتی ہوئی اندر باہر ہو رہی تھی۔۔۔ پھر وکرم نے اپنی انگلی کو میرے منہ سے نکالا۔۔ اس پر میرا تھوک لگا ہوا تھا۔۔ وکرم نے اسی انگلی کو میرے ہونٹوں پر پھیرنا شروع کر دیا۔۔ میرے ہی تھوک سے میرے ہی ہونٹوں کو گیلا کر دیا۔۔ اور پھر آگے ہو کر میرے ہونٹوں کو چومنے لگا۔۔ اور میرے گیلے ہونٹوں کو چوسنے لگا۔۔ اسکا ہاتھ اب میری رانوں کو سہلا رہا تھا۔۔ میری چوت کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔ جس سے میری بے چینی میں اور بھی اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔۔ مجھے یہ سب عجیب بھی لگ رہا تھا۔۔ مگر اس ساری صورتحال اور اس مصیبت میں گرفتار ہونے کے باوجود بھی لذت بھی مل رہی تھی۔۔۔

[illegible]

میں پوری طرح سے گرم ہو چکی ہوئی تھی۔۔ اور اب اور آگے بڑھنا چاہتی تھی۔۔ میں چاہتی تھی کہ یہ کام جلدی جلدی پورا ہو۔۔ جو وہ کرنا چاہتا ہے بس جلدی جلدی کر لے۔۔ کیونکہ اب مجھ سے بھی برداشت

کرنا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔ وکرم کو اپنا ماما چسواتے ہوئے میرا دوسرا ہاتھ میری پینٹی کے اوپر سے ہی میرے
چوت پر پہنچ چکا تھا۔۔۔ جسے میں آہستہ آہستہ رگڑ رہی تھی۔۔۔

اچانک وکرم نے میرے مموں پر سے اپنا منہ ہٹا دیا۔۔۔ اور بولا۔۔۔ نیلو جی۔۔۔ اب کچھ اور ہونا چاہیے۔۔۔

میں اپنی چوت کو سہلاتی ہوئی بولی۔۔۔ تو کرونا۔۔۔ جو کرنا ہے۔۔۔۔۔

وکرم۔۔۔ میں تو تمہاری چدائی کا سین لائیو دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔ اپنی آنکھوں کے سامنے۔۔۔

میں حیرانی سے بولی۔۔۔ کیا مطلب ہے آپ کا۔۔۔

وکرم مسکرایا۔۔۔ ابھی پتہ چل جائے گا تم کو۔۔۔ یہ کہتے ہوئے وکرم نے صوفے کی قریب کی ہی ٹیبل پر
رکھی ہوئی بیل اٹھا کر دبائی۔۔۔ اور پھر جس دروازے سے میں اندر آئی تھی۔۔۔ جو لاک ہو چکا تھا۔۔۔ وہی
دروازہ کھلا۔۔۔ اور اس میں سے دو مرد اندر داخل ہوئے۔۔۔ جن کو دیکھ کر میں اُچھل ہی پڑی۔۔۔ کیونکہ ان
میں سے ایک تو وہی باہر والا سیکورٹی گارڈ۔۔۔ مرلی۔۔۔ تھا۔۔۔ اور دوسرا۔۔۔ وہی نوکر جو مجھے اندر ملا تھا۔۔۔
جس نے مجھے صوفے پر بٹھایا تھا۔۔۔ اسکا نام مجھے بعد میں پتہ چلا۔۔۔ راجو تھا۔۔۔

میں چیخی۔۔ وکرم۔۔ یہ کیا ہے۔۔ یہ کیوں اندر آئے ہیں۔۔۔ پلیز انکو باہر نکالو۔۔۔

وکرم مسکرایا۔۔ ریلیکس بے بی۔۔ ریلیکس۔۔۔ انکو میں نے ہی بلایا ہے۔۔

میں اپنے آپ کو سمیٹ کر ان کی نظروں سے چھپانے کی کوشش کرتی ہوئی بولی۔۔ مگر کیوں۔۔ پلیز انکو باہر بھیجو۔۔ میں خود کو انکی نظروں سے چھپانا چاہ رہی تھی۔۔ مگر میرا پورا ہی جسم تو ننگا تھا۔۔ پھر کیا کیا۔۔ اور کہاں کہاں سے چھپاتی۔۔

وکرم۔۔ ارے بھئی۔۔ میں نے کہا تو ہے تم کو۔۔ کہ مجھے تمھاری چُدا ئی دیکھنی ہے۔۔ تو اسی لیے تو انکو بلایا ہے۔۔۔

میں حیران رہ گئی وکرم کی بات سن کر۔۔ نہیں۔۔ نہیں۔۔ پلیز یہ ظلم نہیں کرو۔۔۔

وکرم۔۔ کیوں۔۔ کیوں نہ کروں۔۔ خود ہی تو کہا تھا تم نے کہ جو چاہیے لے لو۔۔ تو اتنا سا نہیں کر سکتی یا۔۔

پھر وکرم ان دونوں سے بولا۔۔ مرلی۔۔ راجو۔۔ کیوں وہیں رکے کھڑے ہو۔۔ آؤ آگے۔۔

مرلی۔۔ یس سر۔۔ حکم کریں۔۔

وکرم۔۔ ہنسا۔۔ یار آج کچھ ریپ سین دیکھنے کا من ہو رہا ہے۔۔ تھوڑی زبردستی۔۔ تھوڑی مار پیٹ۔۔
تھوڑی مزاحمت۔۔ کچھ ایسا کرو کہ مزہ آجائے بس۔۔

مرلی ہوس بھری مسکراہٹ سے میری طرف دیکھتے ہوئے اپنے گال پر ہاتھ پھیرتا ہوا بولا۔۔ سر آپ فکر
نہیں کریں۔۔ ایسا کریں گے کہ آپ کو ضرور مزہ آجائے گا۔۔ بس آپ کی طرف سے پوری پوری
اجازت چاہیے۔۔

مرلی اپنے گال پر اسی جگہ ہاتھ پھیر رہا تھا جہاں میں نے اسکو تھپڑ مارا تھا۔۔

وکرم۔۔ ہاں ہاں۔۔ جو مرضی کرو۔۔ میری طرف سے تم کو پوری اجازت ہے۔۔

میں ڈر کے مارے کانپنے لگی۔۔۔ نہیں نہیں۔۔۔ پلیز۔۔۔ مجھے جانے دو۔۔۔ ایسا ظلم نہیں کرو۔۔۔ میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گی۔۔۔ بس مجھے جالینے دو۔۔۔

مرلی میری طرف بڑھتے ہوئے بولا۔۔۔ بتاؤ تم کسی کو یہاں سے جا کر بلکل بھی نہیں سکو گی۔۔۔ اور اگر زیادہ ہی نخرہ کیا تو ہو سکتا ہے کہ یہاں سے جا ہی نہ سکو۔۔۔ ہاہاہاہاہاہ۔۔۔

میں چلاتی ہوئی پیچھے کو ہٹنے لگی۔۔۔ اور صوفے کے پیچھے سے چکر لے کر دروازے کی طرف بھاگی۔۔۔ اور پتہ نہیں کیسے میں بجلی کی سی تیزی کے ساتھ دروازے تک پہنچ گئی۔۔۔ اور جلدی سے دروازے کو کھولنے لگی۔۔۔ میں نے دروازے کے ہینڈل کو گھمایا۔۔۔ اور میری قسمت سے دروازہ کھل گیا۔۔۔ اور میں کمرے سے نکل کر بھاگی۔۔۔

رُک جا رسالی۔۔۔ اگر بھاگی تو جان سے مار دوں گا۔۔۔ پیچھے سے مجھے مرلی کے چلانے کی آواز آئی۔۔۔ مگر میں بھلا کیوں رکتی۔۔۔ میں کمرے سے نکل کر صوفے کی طرف بھاگی اپنے کپڑے اٹھا کر تنگی ہی اس ہال کمرے سے نکلی۔۔۔ کیونکہ کپڑے پہننے کا وقت ہی نہیں تھا میرے پاس۔۔۔ باہر نکل کر میں اپنی کار کی طرف بھاگی۔۔۔ مگر۔۔۔ جو گارڈ باہر موجود تھا۔۔۔ وہ میرے طرف بھاگا۔۔۔ بھاگ نکلنے کی کوئی اُمید تو مجھے بھی نہیں تھی۔۔۔ اور وہی ہوا۔۔۔ اس نے مجھے پکڑ لیا۔۔۔ میرے بازو سے پکڑ لیا۔۔۔ اب میں پارکنگ ایریا

میں صرف اپنی پینٹی پہنے ہوئے اس گارڈ کی گرفت میں کھڑی مزاحمت کر رہی تھی۔۔ خود کو چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ بالکل ننگی ہی حالت تھی میری۔۔ میں اسکی منتیں کرنے لگی۔۔ پلیز مجھے جانے دو۔۔ خدا کے لیے مجھے جانے دو۔۔ مگر اس پر کوئی اثر نہیں ہوا۔۔ اتنے میں اندر سے مڑی باہر آگیا۔۔ اور میری طرف بڑھنے لگا۔ اسکو دیکھتے ہی میری حالت خراب ہونے لگی۔۔ اور میری ٹانگوں سے جیسے جان ہی نکلنے لگی تھی۔۔۔

مرلی مسکراتا ہوا میرے پاس آیا۔۔ دوسرے گارڈ سے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے اپنے قبضے میں کیا۔۔ اور مجھے واپس اندر کی طرف گھسیٹنے لگا۔۔ میں اسکی منتیں کرنے لگی۔۔

میں۔۔۔ پلیز مجھے جانے دو۔۔ پلیز میری جان چھوڑ دو۔۔۔

مرلی ہنسا۔۔ نہیں۔۔ نہیں۔۔ تم مجھے اور تھپڑ مارو نا۔۔ کس نے تمکو روکا ہے۔۔ اب کیوں نہیں مار رہی۔۔۔

میں روتی ہوئی اس سے معافی مانگنے لگی۔۔ پلیز مجھے معاف کر دو۔۔۔ مجھ سے غلطی ہو گئی۔۔۔ مجھے جانے دو۔۔ آئندہ میں کبھی ادھر نہیں آؤں گی۔۔۔

مگر مرلی پر بھلا کیا اثر ہونا تھا۔۔۔ وہ مجھے اندر لے جانے لگا۔۔۔ گھسیٹتا ہوا۔۔۔ مگر میری مزاحمت کی وجہ سے اس نے مجھے ایک جھٹکے میں اپنی گود میں اٹھالیا۔۔۔ اور اندر جانے لگا۔۔۔ اندر کے دروازے میں راجو کھڑا تھا۔۔۔ ہمارے اندر داخل ہوتے ہی اس نے دروازہ بند کر دیا۔۔۔ میں چلا رہی تھی۔۔۔ مگر میری سننے والا کوئی نہیں تھا۔۔۔ اتنے میں راجو نے ہماری طرف آیا۔۔۔ اسکے ہاتھ میں کچھ رسی وغیرہ تھی۔۔۔ میرے پاس آیا تو دیکھا کہ اسکے ہاتھ میں کُتے کے گلے میں ڈالنے والا پٹہ ہے۔۔۔ اس نے وہ پٹہ میرے گلے میں کس دیا۔۔۔ اور پھر اسکے ہک کے ساتھ بندھی ہوئی رسی کو پکڑ کر مجھے گھسیٹنے لگا۔۔۔ مرلی نے مجھے نیچے اتار دیا۔۔۔ اور مجھے نیچے بیٹھنے کو بولا۔۔۔ میں روتی ہوئی نیچے فرش پر بیٹھ گئی۔۔۔ میرے گلے میں بندھے ہوئے کُتے کی بیلٹ کی ڈوری راجو کے ہاتھ میں تھی۔۔۔ میں رونے لگی۔۔۔ چلانے لگی۔۔۔ مرلی نے مجھے گردن سے پکڑ لیا۔۔۔ اور میرا گلا دبائے لگا۔۔۔ اس نے اتنی زور سے میرا گلا دبایا کہ میری چیخیں تو کیا۔۔۔ میرا سانس بھی بند ہونے لگا۔۔۔ درد اور سانس گھٹنے کی وجہ سے میری آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے۔۔۔ میری سانس رکنے لگی۔۔۔ مجھے لگا کہ اب میں نہیں بچوں گی۔۔۔ یہ آج مجھے اسی طرح ایسے ہی گلا گھونٹ کر مار دیں گے۔۔۔ میں ہاتھ پیر چلانے لگی۔۔۔ ہوا میں۔۔۔ ادھر ادھر۔۔۔ خود کے چھڑوانے کے لیے۔۔۔ میرے منہ سے تو آواز بھی نہیں نکل رہی تھی۔۔۔ مرلی اپنے طاقتور ہاتھوں سے میرا نازک سا گلا دوبارہ ہاتھ۔۔۔ میرا چہرہ سرخ ہو چکا تھا۔۔۔ اور شاندا اب نیلا پڑنے لگا تھا۔۔۔ اور آخر کار میرا سانس بالکل ہی بند ہو گیا۔۔۔ میری آنکھوں کے آگے اندھیرا چھانے لگا۔۔۔ میرے دماغ کو آکسیجن کی سپلائی رک گئی تھی۔۔۔ میری

آنکھیں باہر آنے لگی تھیں۔۔۔ اب میرے ہاتھ پیروں کی حرکت بھی رُک گئی تھی۔۔۔ میرا پورے کا پورا جسم ڈھیلا پڑنے لگا تھا۔۔۔ مجھے یقین ہو گیا کہ اب میں مر رہی ہوں ان درندوں کے ہاتھوں۔۔۔ اور میری آنکھیں بند ہونے لگیں۔۔۔ کیونکہ بند یا کھلی ہونے سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا۔۔۔ کیونکہ اب مجھے کچھ بھی نظر نہیں آرہا تھا۔۔۔ اور دماغ نے بھی کام کرنا چھوڑ دیا تھا۔۔۔ عین اسی وقت۔۔۔ مرلی نے میری گردن چھوڑی۔۔۔ اور مجھے دھکا دے کر صوفے پر گرادیا۔۔۔

مجھے تو جیسے نئی زندگی مل گئی ہو۔۔۔ میں زور زور سے کھانسنے لگی۔۔۔ لمبے لمبے سانس لینے لگی۔۔۔ نڈھال ہو کر صوفے پر گر گئی۔۔۔ میرے جسم میں تو جیسے بالکل ہی جان نہیں تھی۔۔۔ ان درندوں نے میرے جان لینے میں کوئی کسر نہیں رہنے دی تھی۔۔۔ اگر صرف چند لمحے مرلی میری گردن کو نہ چھوڑتا تو میں یقیناً مر چکی ہوتی۔۔۔ تبھی مجھے مرلی کی آواز سنائی دی۔۔۔ صرف آواز۔۔۔ کیونکہ میری آنکھوں کے آگے ابھی بھی اندھیرا تھا۔۔۔

مرلی۔۔۔ بہن چود۔۔۔ رونا بند کر دے ورنہ بہت برا ہو گا۔۔۔ اگر رونا بند نہیں کرے گی نا تو اور بھی بندوں کو اندر بلا لوں گا۔۔۔ اور پھر سب مل کر تجھے چودیں گے۔۔۔ اور تیری چوت کا بھوسٹا بنا دیں گے۔۔۔ اور آخر میں اسی طرح سے تیری جان لے لیں گے۔۔۔ اب یہ تجھے سوچنا ہے کہ تجھے اپنی جان عزیز ہے یا اپنی پھڈی۔۔۔

اسکی دھمکی سن کر میں فوراً ہی چپ کر گئی۔۔۔ بس سبکے لگی۔۔۔ آہستہ آہستہ سے۔۔۔ اور اپنے ہاتھوں سے اپنے آنسو پونچھنے لگی۔۔۔ جو مسلسل بہہ رہے تھے۔۔۔ میں مرنے کے خوف سے خود کو سنبھالنے لگی۔۔۔ کہ جیسے بھی ہو انکی بات مان کر یہاں سے نکل جاؤں۔۔۔ اور یہ مجھے بھی اندازہ ہو رہا تھا کہ اسکی مجھے کیا قیمت چکانی پڑے گی۔۔۔ مگر یہ اندازہ نہیں تھا کہ وہ قیمت کتنی بھاری ہوگی۔۔۔

مرلی۔۔۔ شاباش۔۔۔ یہ ہوئی نابات۔۔۔ پکی رنڈیوں والی۔۔۔ چل اب خاموشی سے اندر چل وکرم صاحب کے پاس۔۔۔ وہ تیرا انتظار کر رہے ہیں۔۔۔

میں صوفے سے اٹھی انکے ساتھ اندر جانے کے لیے۔۔۔ مگر یہ کیا۔۔۔ راجو نے ایک زور کا تھپڑ میرے منہ پر مارا۔۔۔ کتیا کی بیٹی۔۔۔ تجھے سمجھ نہیں آئی کہ یہ کتیا کا پٹہ تیرے گلے میں کس لیے ڈالا ہے۔۔۔

میں اسکی بات نہ سمجھی۔۔۔ اور پھر اسکو حیرانی سے دیکھتی رہی۔۔۔ اس نے میرے دوسرے گال پر بھی ایک تھپڑ مارا اور بولا۔۔۔ کتیا کا پٹہ گلے میں پہنا ہے نا تو کتیا بن کے چل۔۔۔ اور کتیا کی طرح ہی تجھے آج رہنا پڑے گا۔۔۔ اور کتیا کی طرح ہی چدنا بھی ہو گا۔۔۔ یہ کہتے ہوئے راجو نے میری چھاتی کو اپنی مٹھی میں لیا۔۔۔ اور اسے انتہائی بے دردی سے۔۔۔ اور بہت ہی زور سے دبا دیا۔۔۔ میری چیخ نکل گئی۔۔۔ اور میں خود

سے ہی نیچے اپنے گھٹنوں کے بل ہو گئی۔۔۔ راجو کے ہاتھ میں میرے پٹے کی رسی تھی۔۔۔ وہ آگے آگے چلنے لگا۔۔۔ اور میں۔۔۔ کتیا کی طرح کتیا بنی ہوئی۔۔۔ اپنے گھٹنوں اور ہاتھوں کے بل چلنے لگی۔۔۔ میری پینٹی میں سے نکلتی ہوئی میری گانڈ پیچھے سے نکلی ہو رہی تھی۔۔۔ میرا پورا جسم ہی ننگا تھا۔۔۔ میری حالت خراب ہو رہی تھی۔۔۔ میری چھاتی میں ابھی بھی درد ہو رہا تھا۔۔۔

میرے پیچھے چلتے ہوئے مرلی نے میری نکلی گانڈ پر ایک زوردار طمانچہ مارا۔۔۔ اور بولا۔۔۔ کتیا کی بچی۔۔۔ اس کچھی کو بھی تو اتار۔۔۔ سالی۔۔۔ پورا جسم تو ننگا کیا ہوا ہے تو اس گانڈ کو اپنے کس باپ سے چھپا رہی ہے۔۔۔ کہ کہتے ہوئے اس نے میری پینٹی کو بھی کھینچ کر میری گانڈ سے نیچے کر دیا۔۔۔ اور پھر میری ٹانگوں اور پیروں سے نکال کر کہیں پھینک دیا۔۔۔ میں نہ دیکھ سکی۔۔۔ اور دوبارہ سے راجو کے پیچھے چلنے لگی۔۔۔ کیونکہ اس نے میرے گلے میں بندھی ہوئی بیلٹ کی رسی کو ایک جھٹکا دیا تھا۔۔۔ اور میں ایک کتیا کی طرح ہی اسکے پیچھے پیچھے چلنے لگی۔۔۔ اپنی قسمت کو روتی ہوئی۔۔۔

جیسے ہی اندر داخل ہونے لگے تو مرلی نے میری نکلی گانڈ پر ایک اور طمانچہ مارا۔۔۔ اور میں گرتی ہوئی بچی۔۔۔ میں بنا مڑ کر اسکی طرف دیکھے اندر داخل ہو گئی۔۔۔ راجو مجھے کھینچتا ہوا اوکرم کے پاس لے گیا۔۔۔ جو اسی طرح سے اسی صوفے پر بیٹھا ہوا تھا۔۔۔ ننگے ٹھنڈے فرش پر میرے نازک گھٹنے مجھے درد کرتے ہوئے محسوس ہونے لگے تھے۔۔۔

جیسے ہی وکرم کے پاس پہنچے تو پیچھے سے مرلی نے میری گانڈ پر ایک زوردار لات ماری۔۔ اور میں وکرم کے قدموں میں جاگری۔۔ میں نے فوراً ہی وکرم کے پیر پکڑ لیے۔۔ اور اس سے معافی مانگنے لگی۔۔

میں۔۔ پلیز مجھے معاف کر دیں۔۔ پلیز مجھے جانے دیں۔۔ میں ایسی عورت نہیں ہوں۔۔

وکرم۔۔ اوہ۔۔ ہو۔۔ کیا ہو گیا۔۔ کیا بہت مارا ہے ان ظالموں نے تم کو۔۔

میں نے بے بسی سے۔۔ اور ڈرتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا۔۔

وکرم کی غصے سے بھری ہوئی آواز سنائی دی۔۔ کمینو۔۔ تم کو تمیز نہیں ہے کیا کہ کسی عورت سے کیسے بات کرتے ہیں۔۔ اتنی خوبصورت اور ایسے بڑے گھر کی عورت سے ایسا سلوک کرتے ہیں کیا۔۔

مرلی کی آواز سنائی دی۔۔ سر۔۔ ہم نے تو کچھ بھی نہیں کہا۔۔ ہم نے تو ہاتھ بھی نہیں لگایا انکو۔۔ یہ جھوٹ بول رہی ہیں۔۔

مجھے لگا کہ مرلی وکرم کی ڈانٹ سے ڈر گیا ہے۔۔ مجھے تھوڑا حوصلہ ہوا۔۔

و کرم مجھ سے بولا۔۔ نیلو جی۔۔ یہ تو کہتے ہیں کہ آپ جھوٹ بول رہی ہو۔ اچھا آپ بتاؤ کہ انہوں نے آپ کو کہاں مارا ہے۔۔ دکھاؤ تو۔۔ پھر میں ان حرامزادوں کی خبر لوں گا۔۔

مجھے لگا کہ میری جان بچ جائے گی۔۔ میں نیچے فرش سے اُٹھی۔۔ اور اپنی گانڈ گھما کر کرو کر م کی طرف کر دی۔۔ اور اسے دکھایا۔۔ یہ دیکھیں یہاں نشان پڑ گیا ہے اسکے مارنے سے۔۔

و کرم۔۔۔ چچ چچ چچ چچ چچ۔۔۔ کرتے ہوئے میری ننھی گانڈ پر اپنا ہاتھ پھیرنے لگا۔ بہت ہی ظالم ہو تم کمینو۔۔۔ دیکھو پھول سی گانڈ کو کتنی بری طرح سے پیٹا ہے تم نے۔۔۔

میرا سامنے کا جسم ان دونوں کی طرف تھا۔۔۔ جو مجھ سے کچھ ہی فاصلے پر کھڑے تھے۔۔۔ اور میرے گلے میں بندھی ہوئی رسی ابھی بھی راجو کے ہاتھ میں تھی۔۔۔ جیسے وکرم سے نظر بچاتے ہوئے۔۔۔ مرلی نے ہاتھ بڑھا کر میرے مئے کو پکڑا۔۔۔ اور زور سے مسل دیا۔۔۔ میری ایک زوردار چیخ نکل گئی۔۔۔ اور میں اپنی چھاتی پر ہاتھ رکھ کر اکھٹی ہو گئی۔۔۔

و کرم جلدی سے بولا۔۔ کیا ہوا۔۔ کیا ہوا۔۔ اب کیوں چیخی ہو۔۔ میں تو آرام سے ہاتھ پھیر رہا ہوں۔۔

میں بولی۔۔ نہیں نہیں۔۔ یہ اس نے آگے سے دبایا ہے۔۔۔

و کرم۔۔ کہاں سے۔۔۔

میں اسکی طرف مڑی۔۔ اور اپنی چھاتی پر اپنا ہاتھ رکھ کر اسکے سامنے کی۔۔ جن پر دونوں طرف انگلیوں کے نشان پڑے ہوئے تھے۔۔ اور وہ لال سرخ ہو رہی تھیں۔۔۔

و کرم نے انکی طرف ہاتھ بڑھایا۔۔ تو ایک لمحے کے لیے تو میں غیر ارادی طور پر پیچھے کو ہٹی۔۔ اور جیسے ہی و کرم نے میری آنکھوں میں دیکھا تو میں نے خود سے ہی۔۔ آہستہ سے اپنی چھاتی آگے کر دی۔۔ اسکے بڑھے ہوئے ہاتھ میں دے دی۔۔ وہ آہستہ آہستہ اسکو سہلانے لگا۔۔۔

و کرم۔۔ تم ٹھیک کہتی ہو۔۔ یہ بالکل جانور ہیں۔۔ انکو کوئی تمیز نہیں ہے کہ کسی عورت سے کیا سلوک کرتے ہیں۔۔ یہ تو اچھی سے اچھی عورت کو چودتے بھی جانوروں کی طرح ہی ہیں۔۔ تم میری ایک بات مان لو اگر ان کے ظلم سے بچنا چاہتی ہو تو۔۔۔

میں حیرانی سے وکرم کی طرف دیکھتی ہوئی بولی۔۔ کیا۔۔ کونسی بات۔۔۔

وکرم۔۔ وہ یہ کہ۔۔۔ یہ کمینے جیسے کہتے ہیں ناتم ویسے ویسے کرتی جاؤ۔۔ اور جو یہ چاہتے ہیں نا وہ انکو کرنے دو۔۔۔ ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم واپس اپنے شوہر کے پاس ہی نہ جاسکو۔۔۔

میں آنکھیں پھاڑے حیرانی سے وکرم کو دیکھنے لگی۔۔ اور وہ بے شرمی سے قہقہہ لگا کر ہنسنے لگا۔۔ اور ٹیبل سے گلاس اٹھا کر اپنے منہ سے لگا لیا۔۔۔

اچانک پیچھے سے کسی نے رسی کو کھینچا۔۔ اور میں ایک جھٹکے سے پلٹ کر پیچھے کو مڑی۔۔ سامنے وہ دونوں اب ہنس رہے تھے۔۔ راجو نے اسی رسی سے مجھے اپنی طرف کھینچا۔۔ اور اپنے قریب کر کے اپنے ہونٹ میرے ہونٹوں پر رکھ کر بری طرح سے میرے ہونٹوں کو چوسنے لگا۔۔ پھر اس نے اپنا منہ پیچھے کر کے میرے منہ پر زور سے تھوک دیا۔۔ جو میرے چہرے پر گرا۔۔ اور میرا پورا چہرہ جیسے بھر گیا۔۔ مرلی نے میرے پٹے کو پکڑ کر میرا چہرہ اپنی طرف کھینچا۔۔ اور اس نے بھی میرے چہرے پر تھوک دیا۔۔

مرلی۔۔ بہن چود۔۔ صاحب سے ہماری شکایت لگاتی ہے۔۔۔ یہ کہتے ہوئے اس نے میرے گال پر ایک زوردار طمانچہ مارا۔۔۔ میں حیرانی سے اسکو دیکھ رہی تھی۔۔۔ بہن کی لوڑی۔۔۔ یہ بھی تو بتانا کہ تو نے بھی مجھے باہر تھپڑ مارا تھا۔۔۔ اب اسکا بدلہ تو تم کو چکانا ہی ہو گا نا۔۔۔

میں سسکی۔۔ پلینز میری غلطی کی مجھے معافی دے دو۔۔۔۔

مرلی نے میرے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر مجھے نیچے فرش کی طرف دبایا۔۔۔ میں نیچے بیٹھ گئی۔۔۔

مرلی۔۔ بکو اس بند کر اور ہماری پینٹ کھول کر ہمارے لوڑوں سے معافی مانگ۔۔۔ اگر تو نے میرے لوڑے کو خوش کر دیا تو پھر تجھے چھوڑ دوں گا۔۔۔ اور معاف کر دوں گا۔۔۔

میں حیرت سے اسکی طرف دیکھ رہی تھی۔۔ اس نے مجھے تھپڑ مارنے کے لیے دوبارہ سے ہاتھ اٹھایا۔۔ تو میں نے جلدی سے اپنا ہاتھ اسکی پینٹ کی بیلٹ کی طرف بڑھا دیا۔۔ اور اسکی بیلٹ کھولنے لگی۔۔۔ وہ مجھے دیکھ کر ہنسا۔۔ میں نے جلدی سے اسکی پینٹ کھولی۔۔ اور اسے نیچے اتار دیا۔۔۔ نیچے اس نے انڈروئیر پہنا ہوا تھا۔۔۔ میں نے اسے بھی نیچے کھینچ دیا۔۔ اسکا لوڑا میرے سامنے لہرانے لگا۔۔۔ کافی موٹا اور لمبا لوڑا تھا مرلی کا۔۔۔ جسکا اگلا حصہ سکن سے ڈھکا ہوا تھا۔۔ اور نوکیلا سا بن رہا تھا۔۔ مگر پھولا ہوا۔۔ میں حیرانی

سے اسکے لوڑے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ کیونکہ میں نے اس طرح کا لوڑا کبھی نہیں دیکھا تھا۔۔۔

مرلی نے اپنے لوڑے کو اپنے ہاتھ میں پکڑ کر اسے زور سے میرے گال پر مارا۔۔۔ اور بولا۔۔۔ کیا دیکھ رہی ہے مادر چود۔۔۔ کیا کبھی کوئی بنا کٹا ہوا لوڑا نہیں دیکھا۔۔۔ نہیں دیکھا تو چل اسے اب منہ میں لے کے چوس کے دیکھ۔۔۔ اسے خوش کر دے۔۔۔ اگر یہاں سے زندہ واپس جانا چاہتی ہے تو۔۔۔

مرلی اب اپنے لوڑے کی نوکیلی ٹوپی کو میرے ہونٹوں سے ٹکرا رہا تھا۔۔۔ اور ہونٹوں پر پھیر رہا تھا۔۔۔ میں نے نہ چاہتے ہوئے بھی۔۔۔ اور اپنی مرضی کے خلاف۔۔۔ اپنا منہ کھولا۔۔۔ اور اپنی زبان نکال کر اسکے لوڑے کی ٹوپی پر پھیرنے لگی۔۔۔ اسے چاٹنے لگی۔۔۔

مرلی۔۔۔ منہ کھول۔۔۔

میں نے منہ کھول دیا۔۔۔

مرلی نے میرے گال پر ایک طمانچہ مارا۔۔۔ رنڈی کی اولاد۔۔۔ پورا منہ کھول۔۔۔

میں نے اپنا منہ پورا کھول دیا۔۔۔ مرلی نے اپنا لوڑا میرے منہ کے اندر داخل کر دیا۔۔۔ اور اسے آہستہ آہستہ میرے منہ میں اندر باہر کرنے لگا۔۔۔ مرلی نے ایک بار اپنا لوڑا زور سے میرے حلق کے اندر مارا۔۔۔ اور بولا۔۔۔ نیچے کیا دیکھی جا رہی ہے میرے لوڑے کو۔۔۔ ادھر اوپر منہ کر کے میری طرف دیکھ۔۔۔

میں نے مرلی کے لوڑے کو چوستے ہوئے اوپر اسکی آنکھوں میں دیکھنا شروع کر دیا۔۔۔ اسکی آنکھوں میں ہوس ہی ہوس ناچ رہی تھی۔۔۔ اور وہ دھیرے دھیرے میرے منہ کے اندر اپنا لوڑا اندر باہر کر رہا تھا۔۔۔ میں اس سے اپنی نظریں ہٹا نہیں پا رہی تھی۔۔۔ اتنے میں راجو نے میرے گلے کے پٹے کو جھٹکا دیا۔۔۔

بہن چو د میری پینٹ نہیں کھولے گی کیا۔۔۔

میں بے بسی سے مرلی کی طرف دیکھنے لگی۔۔۔ جو اپنا لوڑا میرے منہ میں ڈالے ہوئے تھا۔۔۔ اس نے بھی مجھے اسکی پینٹ کھولنے کا اشارہ کیا۔۔۔ میں نے مرلی کا لوڑا منہ سے نکالے بنا ہی اپنے ہاتھ راجو کی پینٹ کی طرف بڑھائے اور اسکی پینٹ اتارنے لگی۔۔۔ بڑی ہی مشکل سے میں اسکی پینٹ اور انڈرویر اتارنے میں کامیاب ہوئی۔۔۔

جیسے ہی میں نے اسکی پینٹ اتار دی۔۔۔ تو اسکا لوڑا ننگا ہو گیا۔۔۔ لاشعوری طور پر ہی میری نظر اسکے لوڑے

کی طرف گئی۔۔۔ تو مرلی نے میرے گال پر ایک تھپڑ مارا۔۔۔

مرلی۔۔۔ بہن چود۔۔۔ کتیا۔۔۔ رنڈی کی بچی۔۔۔ حرامزادی۔۔۔ پوری کی پوری رنڈی ہے تو۔۔۔ کتنا شوق ہے نا تجھے نئے نئے لوڑے دیکھنے کا۔۔۔ اور پھر کہتی ہے کہ میں شریف عورت ہوں۔۔۔

اس کی اس بات نے میری بہت تذلیل کی۔۔۔ میرا چہرہ اسکے تھپڑوں اور شرم سے لال ہو گیا۔۔۔

مرلی۔۔۔ مادر چود۔۔۔ میرا چوتے ہوئے اپنے ہاتھ سے نہیں چیک کر سکتی کہ کتنا موٹا ہے اس کا لن۔۔۔ دیکھ کر کیا تجھے زیادہ سکون ملنا ہے تیرے چوت میں۔۔۔ چل لے دوبارہ لن میرا منہ میں۔۔۔

میں دوبارہ سیدھی ہوئی۔۔۔ اور پھر سے اسکا لوڑا اپنے منہ میں لے لیا۔۔۔ اور اسے چوسنے لگی۔۔۔ اب مرلی نے اپنے ہاتھ میرے سر پر لے جا کر میرے بکھرے ہوئے بالوں کو اکٹھا کر کے اپنے ہاتھ میں لیا۔۔۔ اور میرے سر کو اچھے سے اپنے قابو میں کر لیا۔۔۔ راجع نے میرے گلے کے پٹے پر سے رسی کو کھولا۔۔۔ اور میرے دونوں ہاتھوں کو پیچھے میری کمر پر لے جا کر دونوں ہاتھ باندھ دیئے۔۔۔ میں پوری طرح سے بے بس ہو چکی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ اب اس نے اپنے لوڑے کو میرے منہ کے اندر پُش کرنا شروع کر دیا۔۔۔۔۔ اسکا لوڑا اندر جانے لگا۔۔۔ پھر میرے حلق سے ٹکرانے لگا۔۔۔ اب تک میں اسکے لوڑے کو چوس تو رہی

تھی۔۔۔ مگر اسے پوری طرح سے پورے کا پورا اپنے منہ میں نہیں لے پائی تھی۔۔۔ اسکی موٹائی اور لمبائی کی وجہ سے۔۔۔ مرلی کالوڑا میرے حلق تک پہنچ گیا۔۔۔ مگر وہ کمینہ وہاں بھی نہیں رکا۔۔۔ اور میرے حلق کے اندر اپنا لوڑا اتارنے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔ میرے اپنے ہی گاڑھے تھوک سے اسکا لوڑا پھسلتا ہوا میرے حلق کے اندر اترنے لگا۔۔۔ مرلی کالوڑا میرے حلق کے اندر جا رہا تھا۔۔۔ اور میری آنکھیں باہر آرہی تھیں۔۔۔

میں نے تھوڑا تھوڑا اپنا سر ہلاتے ہوئے اسے رکنے کا اشارہ کیا۔۔۔ کیونکہ ہاتھ تو میرے پہلے ہی بندھے ہوئے تھے۔۔۔ مرلی نے غصے سے میری طرف دیکھتے ہوئے اپنے ہونٹوں کو سکڑا۔۔۔ اور اپنے منہ سے تھوک نیچے کو گرانے لگا۔۔۔ اسکے منہ سے گاڑھا گاڑھا تھوک نکل کر آہستہ آہستہ میرے چہرے کی طرف آنے لگا۔۔۔ اور پھر میرے گالوں اور میرے آنکھوں پر گرنے لگا۔۔۔ کچھ دیر اپنا لوڑا میرے حلق کے اندر رکھنے کے بعد مرلی نے لوڑا باہر نکالا۔۔۔ جو کہ میرے اپنے ہی حلق کے گاڑھے تھوک سے لتھڑا ہوا تھا۔۔۔ اور اسے میرے چہرے پر پھیرنے لگا۔۔۔ مرلی کے لوڑے پر لگا ہوا میرے حلق کا گاڑھا تھوک میرے چہرے پر لگ رہا تھا۔۔۔ اپنے لوڑے سے ہی وہ اپنے منہ سے گرایا ہوا اپنا تھوک بھی میرے چہرے پر مل رہا تھا۔۔۔ مجھے بے حد ذلیل کر رہے تھے وہ دونوں۔۔۔ میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ مجھ جیسی خوبصورت اور امیر گھرانے کی عورت۔۔۔ ایک بڑے بزنس مین کی بیوی کو کوئی تیخ آدمی اس طرح بھی ذلیل کر سکتا ہے۔۔۔

میں اپنے ہی خیالوں میں تھی کہ راجو نے میرے سر کے بالوں سے پکڑ کو مجھے اپنی طرف گھسیٹا۔۔۔ اور میرا منہ اپنی طرف کر کے اس نے اپنا لوڑا میرے منہ میں ٹھونس دیا۔۔۔ ہاں۔۔۔ ٹھونسنے والا ہی حساب تھا اسکا جس طرح سے اس نے طاقت کے ساتھ اپنا لوڑا میرے منہ میں ڈالا تھا۔۔۔ اور بنا مجھے ایڈجسٹ ہونے کا موقع دیئے اس نے ایک ہی دھکے میں اپنا پورا لنڈ میرے حلق تک پہنچا دیا۔۔۔ میں نے خود کو پیچھے ہٹانے کی کوشش کی۔۔۔ مگر کامیاب کہاں ہو سکتی تھی۔۔۔ پتھر جیسا سخت جسم تھا اسکا میرے جیسی نازک عورت کے لیے تو۔۔۔ میں نے اپنا سر پیچھے کو ہٹانا چاہا تو اس نے مزید اپنی طرف کھینچ لیا۔۔۔ پھر خود کی پوزیشن کو ٹھیک کرتے ہوئے اس نے اپنے لوڑے کو ایک زوردار ٹھوکا دیا۔۔۔ اور اسکا لوڑا میرے منہ سے پھسل کر میرے حلق میں چلا گیا۔۔۔ صاف صاف اسکا لوڑا مجھے میرے حلق میں اترتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔ اور اسکے لوڑے کے اوپر کے جھانٹوں کے بال میرے ناک میں گھسنے لگے۔۔۔ میری آنکھوں سے پانی نکل رہا تھا۔۔۔ آنسو جاری تھے۔۔۔ میری سانسیں رک رہی تھیں۔۔۔ مگر میری کوئی بھی سننے والا نہیں تھا۔۔۔

راجو نے اپنے دونوں ہاتھوں میں میرے سر کو پکڑا۔۔۔ اور دھکے مارنے لگا۔۔۔ اپنے لوڑے کو میرے حلق کے اندر۔۔۔ اور منہ میں اندر باہر کرنے لگا۔۔۔ میری بری حالت ہو رہی تھی۔۔۔ قریب پانچ منٹ تک میرے منہ کو چودنے کے بعد اس نے مجھے چھوڑا تو میں نیچے فرش پر گر گئی۔۔۔ نیچے گرے گرے ہی میں نے رحم طلب نظروں سے وکرم کی طرف دیکھا تو وہ بڑے ہی آرام سے۔۔۔ اور بڑے ہی مزے سے

صوفے پر بیٹھا۔۔ شراب پیتا ہوا۔۔ اپنے سامنے ہو رہے ہوئے میرے ریپ سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔۔۔ اتنے میں مرلی نے مجھے گھسیٹا اور صوفے تک لے آیا۔۔ جہاں وکرم بیٹھا ہوا تھا۔۔ اس نے میرے سر کے صوفے کی سیٹ سے ٹکایا۔۔ اور اب میرا سر صوفے کی سیٹ پر تھا۔۔ پھر مرلی میرے اوپر آیا۔۔ اپنے لوڑے کو میرے منہ میں ڈالا۔۔ اور بڑی ہی بے دردی کے ساتھ۔۔ پوری قوت کے ساتھ اپنا لوڑا میرے منہ میں اندر باہر کرنے لگا۔۔ مجھے لگ رہا تھا کہ آج وہ میرے منہ کو چودتے ہوئے ہی میری جان لے لیں گے۔۔ مرلی اتنے اندر تک اپنا لوڑا میرے حلق میں لے جاتا کہ میرا سانس رکنے لگتا۔۔ اور تب تک نہ نکالتا جب تک کہ میں مرنے والی نہ ہو جاتی۔۔۔

پچھلے سے راجو میری ٹانگوں کے بیچ میں آیا۔۔ اور میری ننگی چوت کو اپنی مٹھی میں لے کر مسلنے لگا۔۔ اس نے اپنی اننگلی میری چوت میں دالی۔۔ اور اسے اندر باہر کرنے لگا۔۔ چوت میں اننگلی کرنے کا مزہ تو آتا ہے مگر جس انداز میں وہ کر رہا تھا۔۔ اس سے تو مجھے اور بھی تکلیف ہی ہو رہی تھی۔۔ مگر اسکو کیا۔۔ وہ تو بس اپنا ہی کام کر رہا تھا۔۔ میرے ہاتھ میری کمر پر بندھے ہوئے تھے۔۔ میں کچھ بھی نہیں کر سکتی تھی۔۔ ہاتھ کھلے بھی ہوتے تو بھی میں انکا کچھ نہیں بگاڑ سکتی تھی۔۔۔

وکرم کی آواز سنائی دی۔۔۔ بس کر دو مرلی۔۔ کیا اس بے چاری کی جان لوگے۔۔۔ چلو اب کچھ آگے بھی تو بڑھاؤ سین کو۔۔ یا اسکے منہ میں ہی لنڈ ڈالے رہنا ہے تم نے۔۔۔

یہ بات سن کر مرلی نے میرے منہ سے اپنا لوڑا باہر نکال لیا۔۔ اور اسکے ساتھ ہی میرے منہ سے بہت سارا تھوک بہہ کر باہر آنے لگا۔۔ میرے اپنے ہی جسم پر گرنے لگا۔۔ میرے ننگے مموں اور میرے پیٹ پر گر رہا تھا۔۔ اگر تم یا جمشید مجھے اس حالت میں دیکھتے تو مجھے پہچان ہی نہ پاتے۔۔۔ مرلی کے لوڑا میرے منہ سے نکالنے کے بعد جیسے میرے جسم میں کچھ جان آئی۔۔

راجو اب آگے بڑھا۔۔ اور مجھے اٹھا کر صوفے پر بٹھا دیا۔۔ میرے ہاتھ ابھی ابھی میری کمر پر بندھے ہوئے تھے۔۔ میری ٹانگوں کو اوپر کر میرے کندھوں کے ساتھ ملانے لگا۔۔ میں اسکی منت کرنے لگی

میں۔۔۔ پلیرز میرے ہاتھ کھول دو۔۔ میرے بازو ٹوٹ جائیں گے۔۔ پلیرز۔۔ پلیرز رحم کرو میرے پر۔۔

راجو نے مرلی کی طرف دیکھا تو اس نے اسے کھولنے کا اشارہ کیا۔۔ اور راجو نے میرے بازو کھول دیئے۔۔ اور دوبارہ مجھے صوفے پر لٹا دیا۔۔ اور بولا۔۔ چل اب اپنی ٹانگیں اٹھا۔۔ اور اپنی چوت میرے سامنے کر۔۔ اور حرامزادی۔۔ اگر اب تو نے اپنی ٹانگیں نیچے کیں تو پھر دیکھنا۔۔۔

میں ڈر گئی۔۔۔ اور اپنی رانوں کے نیچے ہاتھ رکھ کر اپنی ٹانگیں اوپر اٹھالیں۔۔۔ میری چوت اور گانڈ راجو کے سامنے تھے۔۔۔ وہ اپنا لوڑا لہراتا ہوا میرے سامنے تھا۔۔۔ اس نے اپنے لوڑے کے ٹوپے پر اپنا تھوک لگایا۔۔۔ اور اسے میری گانڈ کے سوراخ پر رکھ دیا۔۔۔

میں منمنائی۔۔۔ پلیز۔۔۔ یہاں نہیں ڈالو۔۔۔

راجو کو تو جیسے غصہ آگیا۔۔۔ اس نے ایک زور کا طمانچہ میرے مئے پر مارا۔۔۔ اور بولا۔۔۔ بہن چود۔۔۔ رنڈی۔۔۔ یہاں تو پیسے دے کر چدوانے آئی ہوئی ہے کیا جو تیری مرضی سے تجھے چودیں۔۔۔ جہاں جہاں دل چاہے گا وہاں وہاں ہی اپنا لوڑا ڈالیں گے۔۔۔

میں چپ ہو گئی۔۔۔ راجو نے اپنے لوڑے کا موٹا ٹوپا میری گانڈ کے گلابی۔۔۔ تنگ سوراخ پر رکھا۔۔۔ اور ایک دھکے سے اپنا لوڑا میری گانڈ کے اندر آدھا ڈال دیا۔۔۔ میرے منہ سے چیخ نکل گئی۔۔۔ درد کے مارے۔۔۔ مگر ان ظالموں پر بھلا کیا اثر ہونا تھا۔۔۔ اس نے میری رانوں کے پچھلے حصے پر اپنے دونوں ہاتھ رکھے۔۔۔ جو اسکے سامنے تھے۔۔۔ اور میری رانوں کو اور بھی دباتے ہوئے۔۔۔ ایک اور دھکا مارا۔۔۔ اور اس بار اسکا پورا لوڑا میری گانڈ میں گھس گیا۔۔۔ جڑ تک۔۔۔ میں مچھلی کی طرح تڑپ رہی تھی۔۔۔ مگر وہ ویسے ہی اپنا لوڑا میری گانڈ میں ڈالے ہوئے کھڑا تھا۔۔۔ میری رانوں کو چھوڑ کر اس نے اپنے دونوں ہاتھ میرے

مموں پر رکھے۔۔ اور انکو اپنی مٹھیوں میں بھرتے ہوئے میری گانڈ میں اپنے لوڑے کو اندر باہر کرنے لگا۔۔ اسکا لوڑا پھسلتا ہوا۔۔ پھنستا ہوا۔۔ میری گانڈ میں اندر باہر ہو رہا تھا۔۔ اور مجھے اپنی گانڈ پھٹتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔۔ مگر وہ بے دردی کے ساتھ میری گانڈ مارے جارہا تھا۔۔ اور دوسری طرف مرلی کھڑا اپنے لوڑے کو مسل رہا تھا۔۔

کچھ دیر کی چدائی کے بعد راجو نے میری گانڈ سے اپنا لنڈ نکالا تو مجھے کچھ سکون ملا۔۔۔ مگر کہاں۔۔۔ مرلی صوفے پر بیٹھ چکا ہوا تھا۔۔ اس نے مجھے اپنی طرف بلایا۔۔ میں دوسری بار کہنے کا انتظار کیے بنا ہی اسکی طرف بڑھی۔۔ کیونکہ مجھے پتہ تھا کہ پھر میرا کیا حشر ہونا تھا۔۔ میں مرلی کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی۔۔ اس نے مجھے اپنے اوپر آکر اسکا لوڑا مجھے اپنی میں لینے کو کہا۔۔ میں بس ایک لمحے کے لیے ہی رُکی۔۔ اور صوفے پر چڑھ گئی۔۔ مرلی کے اوپر۔۔ میں نے خود سے ہی مرلی کا لوڑا اپنے ہاتھ میں پکڑا۔۔ اور اپنی چوت کو اسکے اوپر ٹکانے لگی۔۔ مجھے پتہ تھا کہ اگر میں خود سے سب کچھ کر لوں گی تو یہ مجھے کچھ نہیں کہیں گے۔۔ ورنہ میری حالت خراب کر دیں گے۔۔

مرلی کا لوڑا اپنی چوت کے سوراخ پر ٹکا کر میں نیچے کو بیٹھنے لگی۔۔ مرلی کا موٹا لنڈ میری چوت میں اترنے لگا۔۔ مرلی کا موٹا لوڑا پھنستا ہوا میری چوت میں جارہا تھا۔۔ میں آہستہ آہستہ نیچے بیٹھ گئی۔۔ اور مرلی کو پورا لوڑا میری چوت میں تھا۔۔ میں مرلی کی طرف دیکھنے لگی۔۔ کہ اب تو وہ مجھ سے خوش ہو گا نا۔۔ مگر اس

نے میری چھاتیوں کو اپنی مٹھی میں دبایا۔۔ اور بولا۔۔ اب اوپر نیچے اچھل بھی سہی کہ ایسے ہی سارا دن بیٹھی رہے گی۔۔ میرا لوڑا اپنی چوت میں لے کر۔

میں خاموشی سے اوپر نیچے کو ہونے لگی۔۔ اور خود سے ہی اپنی چوت مرلی کے لنڈ سے مروانے لگی۔۔ میں خود پر بہت شرم محسوس کر رہی تھی۔۔ کسی کے سامنے یہ سب کچھ کرنے کا میرا پہلا موقع تھا۔۔ بہت ہی عجیب لگ رہا تھا۔۔ اتنے میں راجو میرے پیچھے آیا۔۔ اور مجھے آگے کی طرف دھکا دیا۔۔ مرلی نے میری کمر کے گرد اپنے بازو ڈالے۔۔ اور مجھے اپنے ساتھ چپکا لیا۔۔ میں کچھ نہ سمجھ سکی۔۔ اب راجو نے میرے پیچھے آکر میرے چوتڑوں کو کھولا۔۔ اس سے جو بات میرے ذہن میں آئی اس نے تو میری جان ہی نکال دی۔۔۔ لیکن جو میرا خوف تھا۔۔ ویسا ہی ہوا۔۔ راجو نے پیچھے سے میری گانڈ کے سوراخ پر اپنا لوڑا رکھا۔۔ اور اسے آگے کو پیش کرنے لگا۔۔

میں چلائی۔۔ نہیں۔۔ نہیں پلیز۔۔ یہ نہیں کرو۔۔ میں مر جاؤں گی۔۔ ایسا میں نے کبھی نہیں کیا۔۔

مرلی بولا۔۔ نہیں مرو گی تم۔۔ پہلے نہیں کیا تو آج کروالونا۔۔ اور آئندہ بھی تو تم کو یہی سب کچھ کرنا ہے نا

میرے رونے۔۔ میری منتوں۔۔ میری سسکیوں۔۔ اور میری چیخوں کی پرواہ کیے بنا ہی۔۔ راجو نے اپنا لوڑا میری گانڈ میں پھنسا دیا۔۔ اسکے لوڑے کی موٹی ٹوپی میری گانڈ میں پھنس چکی تھی۔۔ میرا درد سے برا حال ہو رہا تھا۔۔ آگے چوت میں مرلی کالوڑا تھا۔۔ اور گانڈ میں راجو اپنا لوڑا ڈال رہا تھا۔۔ راجو نے رُکے بنا ہی اپنا لوڑا اور اندر کرنا شروع کر دیا۔۔ اور پھر ایک زور کا دھک لگا کر اپنا لوڑا پورے کاپورامیری گانڈ میں اتار دیا۔۔ اور اسکے ساتھ ہی میری زوردار چیخ کمرے میں گونج گئی۔۔ مگر میری چیخوں کو سننے والا کوئی نہیں تھا۔۔ اور جو سن رہے تھے۔۔ وہ تو ان چیخوں کے مزے ہی لے رہے تھے۔۔

اب راجو اپنا لوڑا میری گانڈ میں گھساتا تو آگے سے مرلی کالوڑا میری چوت میں اندر تک جا کر ٹکراتا۔۔ اور پیچھے سے راجو کاپورالوڑا میری گانڈ میں گھس جاتا۔۔ میرا برا حال ہو رہا تھا۔۔ مگر راجو اپنی مستی میں مست۔۔ میری کمر کو پکڑ کر دھکے مار رہا تھا۔۔ اور کبھی اپنے ہاتھ آگے لے جا کر میری چھاتیوں کو نوچنے لگتا۔۔ کھینچنے لگتا۔۔ میں تڑپ رہی تھی۔۔ مگر بے سود۔۔

قریب پندرہ منٹ تک ایک ساتھ میری چوت اور گانڈ کی ٹھکائی کرنے کے بعد۔۔ راجو نے میری جان چھوڑی۔۔ بلکہ میری گانڈ کی جان چھوڑی۔۔ اور میں نڈھال ہو کر صوفے پر گر پڑی۔۔ مگر مجھے سکون نصیب نہ ہوا۔۔ مرلی اپنی جگہ سے اٹھا۔۔ اور مجھے صوفے پر ہی کتیا کی طرح اپنے گھٹنوں اور ہاتھوں پر کر دیا۔۔ اور خود میرے پیچھے آگیا۔۔ میرے دونوں چوتڑوں کو کھول کر چیرا۔۔ اور میری گانڈ کا سوراخ

اسکے سامنے آگیا۔ اس نے نیچے جھک کر میری گانڈ کے سوراخ پر تھوکا۔۔ اور پھر اپنے لوڑے کی موٹی ٹوپی کو میری گانڈ کے اب کھلے ہو چکے ہوئے سوراخ پر رکھا۔۔ اور ایک ہی جھٹکے میں اسے اندر کر دیا۔۔ میرا سر سامنے جا کر صوفے سے ٹکرایا۔۔ مگر میں اسکے ہاتھوں سے نہ نکل سکی۔۔

اب مرلی نے میرے کندھوں کو پکڑا۔۔ اور مجھے پیچھے کو کھینچنے لگا۔۔ اور خود آگے کو دھکے مارنے لگا۔۔ اس طرح اب میں پوری طرح سے اسکی گرفت میں تھی۔۔ نکل کر نہیں جاسکتی تھی۔۔ خود کو چھڑوا بھی نہیں سکتی تھی۔۔ مرلی آگے سے مجھے پیچھے کو کھینچتا۔۔ اور خود آگے کو دھکا مارتا۔۔ جس سے میری گانڈ کو جیسے چیرتا ہوا۔۔ اسکا لوڑا۔۔ اندر تک اتر جاتا۔۔ میں رو رہی تھی۔۔ چیخ رہی تھی۔۔ مگر کسی پر کچھ بھی اثر نہیں ہو رہا تھا۔۔ اور وہ دھندلا دھندلا ہوا میری گانڈ مار رہا تھا۔۔ اتنے میں صوفے کی بیک سے۔۔ میرے سامنے راجو آگیا۔۔ اور اس نے میرے سر کو بالوں سے پکڑ کر اوپر کو کیا۔۔ اور اپنا لنڈ میرے منہ میں ڈال دیا۔۔ اور میرے منہ کو چودنے لگا۔۔ اب ایک بار پھر میری ڈبل چدائی ہو رہی تھی۔۔ مگر اس بار ایک لوڑا میری گانڈ میں تھا تو دوسرا میرے منہ میں۔۔ میں بے بسی سے انکے ہاتھوں چد رہی تھی۔۔ آخر مرلی کے لوڑے نے میری گانڈ میں ہی اپنی گرم گرم منی اگل دی۔۔

تقریباً دو گھنٹے تک وہ مجھے چودتے رہے۔۔ مختلف پوزیشن بدل بدل کر۔۔ جی بھر کے انھوں نے مجھے چودا۔۔ جی بھر کے انھوں نے میری چوت اور گانڈ ماری۔۔ کبھی میری گانڈ میں انھوں نے اپنا پانی نکالا۔۔

اور کبھی میری چوت میں۔۔۔ آخر میں انھوں نے مجھے نیچے اپنے سامنے بٹھایا۔۔ اور مجھے اپنے دونوں ہاتھ انکے سامنے پھیلانے کو بولا۔۔ دونوں ہاتھوں کو جوڑ کر۔۔ میں نے ویسا ہی کیا۔۔ اب دونوں نے اپنے لوڑوں کو میرے ہاتھوں پر مسلنا شروع کر دیا۔۔ اور پھر کچھ ہی دیر میں انکے لوڑوں سے منی میرے ہاتھوں پر گرنے لگی۔۔ جمع ہونے لگی۔۔ جب اچھے سے انکے لوڑے خالی ہو گئے تو مرلی بولا۔۔ چل رنڈی اب اسکو چاٹ جا۔۔۔

میں نے حیرانی سے انکی طرف دیکھا۔۔ جب دیر کی تو مرلی نے مجھے مارنے کے لیے ہاتھ اٹھایا۔۔ تو میں نے جلدی سے اپنے ہاتھوں پر پڑی ہوئی منی کو چاٹنا شروع کر دیا۔۔ مجھے بہت ہی گند الگ رہا تھا۔۔ مگر میں مجبور تھی۔۔ اور پھر ان دونوں کی منی میں پوری چاٹ گئی۔۔ صرف ہاتھ گندے رہ گئے۔۔ وہ راجو نے میری کلائیوں سے پکڑ کر میرے چہرے پر مل دیئے۔۔ اور پھر مجھے چھوڑ دیا۔۔ میرے میں اٹھنے کی ہمت بھی نہیں تھی۔۔ ان دونوں نے کپڑے پہن لیے۔۔ اور پھر مجھے بھی انھوں نے ہی کپڑے پہنائے۔۔ مگر بنا انڈر گارمنٹس کے۔۔ اور بنا مجھے اپنا جسم اور چہرہ دھونے کی اجازت دیئے۔۔۔

تب و کرم نے راجو کو کہا کہ وہ مجھے میرے گھر چھوڑ آئے۔۔ اور مجھے اگلے حکم کا انتظار کرنے کا بولا۔۔ مرلی اور راجو مجھے بازوؤں سے پکڑ کر باہر لائے تو جو گارڈ باہر کھڑا تھا۔۔ وہ میری حالت دیکھ کر ہنسنے لگا۔۔۔

گارڈ۔۔ بہت ہی کمینے ہو تم لوگ یار۔۔ دیکھو کیا حالت کر دی ہے اس معصوم سی لڑکی کی۔۔۔

راجو بولا۔۔ یہ مادر چود معصوم نہیں ہے۔۔ بہت بڑی رنڈی ہے۔۔۔ بہت مزہ دیتی ہے یار۔۔

گارڈ۔۔ یار مجھے بھی تو چود دے دیتے نا۔۔ اکیلے ہی مزے لے گئے ہو۔۔۔ تھوڑی دیر رک جاؤ میں بھی
اپن پانی نکال لوں۔۔۔

میں چلائی۔۔ نہیں نہیں۔۔ پلیز۔۔ اب نہیں۔۔ اب اور نہیں۔۔

گارڈ میرے مموں کو مسلتے ہوئے بولا۔۔ تو میرا نمبر کب آئے گا۔۔ بس تھوڑی سی دیر ہی لگنی ہے۔۔

میں۔۔ نہیں پلیز۔۔ آج نہیں۔۔ پھر کر لینا۔۔ اب میرے میں ہمت نہیں ہے۔۔

میری بات پر وہ تینوں ہنسنے لگے۔۔۔ پھر مجھے گاڑی میں بٹھایا۔۔ اور میرے گھر کو چل پڑے۔۔ راستے

میں ہوا لگنے سے میرے چہرے پر گری ہوئی منی سوکھ گئی۔۔ اور میرا چہرا مجھے اکڑا ہوا محسوس ہو رہا تھا

۔۔ گھرا کر وہ مجھے چھوڑ کر چلے گئے۔۔ اور میں کسی نہ کسی طرح اپنے کمرے میں آگئی۔۔ یہ تو شکر تھا کہ

جمشید 3 دن کے لیے ٹور پر گئے ہوئے تھے دوسرے شہر۔۔ ورنہ میں اپنی یہ حالت انکو کیسے دکھاتی۔۔ اور کیسے انکا سامنا کرتی۔۔ اور اپنی اس حالت کی وجہ کیا بتاتی۔۔ اور آج دو دن کے بعد وکرم کا فون آیا ہے اس نے مجھے کہا ہے کہ میں ایک پارلر پر جاؤں۔۔۔

ہما۔۔ کونسے پارلر پر۔۔ اور کس لیے وہاں جانا ہے۔۔

نیلو فر۔۔۔ وہ بولا کہ مجھے انکے لیے وہاں جا کر کام کرنا ہو گا۔۔۔ جب جب وہ کہیں گے۔۔

ہما۔۔ لیکن کیا اس نے کوئی ایڈریس یا نام بتایا ہے اس پارلر کا۔۔۔

نیلو فر۔۔۔ ہاں بتایا ہے۔۔۔

v.i.p beauty parlor

and

massage centre

ہماریہ نام دوبارہ سن کر چونک پڑی۔۔۔ اور کھلے منہ کے ساتھ نیلو فر کی طرف دیکھنے لگی۔۔۔

ہمانے نیلو فر کو حوصلہ دیا کہ وہ فکر نہ کرے۔۔۔ اور جلد ہی سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ پھر ہمانے اسے کچھ میڈیسن لکھ کر دی۔۔۔ اور نیلو فر اپنے گھر چلی گئی۔۔۔

نیلو فر کے جانے کے بعد۔۔ ہمارا سب باتوں کے بارے میں سوچنے لگی۔۔ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ یہ VIP سب کچھ زیادہ ہی ہوتا جا رہا ہے۔۔ اور بات کافی بڑھتی جا رہی ہے۔۔ اسکا دھیان بار بار کی طرف جارہا تھا۔۔ وہ اسی کے بارے میں سوچ رہی تھی کہ آخر اس پارلر اور وکرم کا کیا تعلق Parlor ہے۔۔ اچانک اسکے دماغ میں ایک خیال کوندا۔۔ اس نے جو نام وکرم کے بنگلہ کے باہر اسکی تختی پر لکھا دیکھا تھا۔۔ اور جو نیلو فر نے بھی بتایا تھا۔۔ وہ اسکے دماغ میں گھومنے لگا۔۔ وہ چونک پڑی۔۔ یعنی کہ ۔۔ کامطلب۔۔ وکرم۔۔ آئی۔۔ پرساد۔۔ ہوا۔۔ اوووووو۔۔ تو VIP ۔۔۔

اس سب کا آپس میں تعلق ہے۔۔۔ اس نے اپنا فون اٹھایا۔۔ اور اپنے پاس کو فون کر کے ان سے ملنے کا وقت مانگا۔۔

تھوڑی دیر کے بعد ہمارے ہاسپٹل کے مالک۔۔ کمال صاحب کے شاندار ڈرامہ نگاروں میں بیٹھی ہوئی تھی۔۔ چائے پیتے ہوئے ہمارے اسکو اپنی ہاسپٹل کی کارکردگی کے بارے میں بتا رہی تھی۔۔

کمال صاحب 55 سال کے آدمی تھے۔۔ جن کا یہ ہاسپٹل تھا۔۔ اچھے بزنس میں تھے۔۔ کبھی کوئی غلط کام

نہیں کیا تھا۔۔ ہمارے بولے

کمال۔۔ یہ سب تو ہاسپٹل کے بارے میں ہو گیا۔۔ اور جو خاص کام میں نے آپ کو کہا تھا اسکے بارے میں کیا پراگریس ہے۔۔ ڈاکٹر ہما۔۔

ہمانے چائے کا ایک سپ لیا۔۔ اور اپنی نظریں جھکاتی ہوئی بولی۔۔ بہت مشکل کام بتایا ہے آپ نے مجھے جسکے لیے میرا سب کچھ داؤ پر لگ گیا ہوا ہے۔۔

کمال صاحب مسکرائے۔۔ اور پھر انعام بھی تو تم کو ایک کروڑ کا دے رہا ہوں نا۔۔ ویسے آپ فکر نہیں کرو۔۔ آپ کو کچھ نقصان نہیں ہو گا۔۔ اور کہیں بھی آپ کا نام نہیں آئے گا۔۔

ہماری آنکھیں چمک اٹھیں۔۔۔ وہ مسکرا دی۔۔۔ پھر کمال صاحب کو ان سب باتوں کے بارے میں بتانے لگی۔۔۔ جو کہ نیلو فر نے اسکو بتائی تھیں۔۔۔ کیونکہ اس سے پہلے کی سب باتیں تو وہ پہلے ہی کمال صاحب کو بتا چکی ہوئی تھی۔۔۔ اور انکی ہدایات کے مطابق ہی چل رہی تھی۔۔۔۔۔ دونوں باتیں کر رہے تھے کہ نوکرنے آکر بتایا کہ ایس پی چیمہ صاحب آئے ہیں۔۔۔ کمال نے انکو اندر بھیجنے کو کہا۔۔۔ ایس پی کا نام سن کر ہما گھبرا گئی۔۔۔

کمال۔۔ ارے ڈاکٹر ہما۔۔ آپ کیوں گھبرا رہی ہیں۔۔ آپ ریلیکس ہوں۔۔ وہ ایس پی آپ کو کچھ نہیں کہے گا۔۔

اتنے میں پولیس کی وردی میں ملبوس ایک وجیہہ نوجوان اندر داخل ہوا۔ پولیس کی وردی میں چیمہ صاحب بہت شاندار لگ رہے تھے۔ ہما اسکی پرسنیلٹی دیکھ کر اسے دیکھتی ہی رہ گئی۔ قد بھی لمبا تھا۔ رنگ گورا۔ مضبوط کسرتی جسم۔ اور چہرے پر متانت اور رعب داب۔ ہما اس سے بہت متاثر ہوئی۔

کمال۔۔ آئیں۔۔ آئیں چیمہ صاحب ہم اسی کیس کے بارے میں بات کر رہے تھے۔ آپ کا شک بالکل ٹھیک تھا۔ یہ ڈاکٹر ہما ہیں۔ میرے ہاسپٹل میں ہی جاب کرتی ہیں۔ انہوں نے اپنی جان پر کھیل کر ان لوگوں کے بارے میں معلومات اکٹھی کی ہیں۔ جو یقیناً آپ کے کام آئیں گی۔

چیمہ صاحب۔۔ کمال صاحب یہ سب باتیں تو ہمیں پہلے سے ہی معلوم تھیں کہ یہ ایک ریکٹ ہے جو آپ کے ہاسپٹل کی آڑ میں منشیات اور عورتوں کو بلیک میل کرنے کا کام کر رہا ہے۔ بہت سی شکایات تھیں ہمارے پاس۔ اور میرے پر بہت زیادہ دباؤ بھی تھا آپ کو گرفتار کرنے کا۔ مگر آپ چونکہ ایک معزز شخصیت ہیں۔ اس لیے میں نے آپ سے تمام صورتحال ڈسکس کی۔ اور جیسے کہ میرا اندازہ تھا۔ آپ کو اس بارے میں کچھ بھی علم نہیں تھا۔ اس لیے ہم نے سب خفیہ تحقیقات کیں۔ آپ کی معلومات کی روشنی میں۔۔

کمال۔۔ مجھے تمام معلومات ڈاکٹر ہما ہی مہیا کرتی رہی ہیں۔ جو جو۔۔ جیسے جیسے انکو ملتی رہی ہیں۔۔

چیمہ صاحب۔۔ شکریہ ڈاکٹر ہما۔۔ آپ کے مہیا کیے گئے فون نمبرز اور ایڈریسز کے ذریعے بہت سے

لوگوں کے بارے میں معلومات ملی ہیں۔۔۔ بلکہ انکا پورا گروہ ہی ٹریس آؤٹ ہو گیا ہے۔۔۔

ہما۔۔۔ اور اس سب پر فائنل کارروائی کب ہوگی۔۔۔

چیمہ۔۔۔ آج۔۔۔ آج کا دن فائنل ہو چکا ہے۔۔۔ ان سب کے گرد گھیرا تنگ کر دیا گیا ہے۔۔۔ آپ کے ہسپتال سے آپکے ڈاکٹر زمان، نرس زیب اور رشید اس کام میں ملوث ہیں۔۔۔ جبکہ وکرم سیٹھ انکا سرغنہ ہے۔۔۔ اور یہ لوگ ہاسپٹل میں آنے والی لڑکیوں اور عورتوں کو اپنے چنگل میں پھنسا کر انکی غیر اخلاقی ویڈیوز بنا لیتے ہیں اور پھر انکو بلیک میل کرتے ہیں اور ان کو مجبور کرتے ہیں کہ وہ انکی بات مانتے ہوئے جسم فروشی کا دھندہ کریں۔۔۔۔۔ اس ہاسپٹل میں آنے والے لوگ چونکہ سب اچھے گھروں کے ہوتے ہیں تو وہ عورتیں اپنی عزت کو بچانے کے لیے انکی بات مانتی رہتی ہیں۔۔۔ اور تو اور یہ لوگ مردوں کو بھی بہلا پھسلا کر اپنے جال میں پھنساتے ہیں۔۔۔ اور پھر ان سے پیسہ بٹورتے رہتے ہیں۔۔۔ اور کافی جوان اور خوبصورت لڑکیوں اور عورتوں کو یہ لوگ گھروں سے بھگا کر دوسرے ملک بھی لے جا چکے ہیں۔۔۔ ہمانے اپنا سر پکڑ لیا۔۔۔

ہما۔۔۔ اُف اس قدر گھناؤنا کام۔۔۔

چیمہ۔۔۔ یہی نہیں بلکہ یہ لوگ آپکے ہاسپٹل کی بیسمنٹ کو منشیات رکھنے اور یہاں سے سپلائی کرنے کے لیے بھی استعمال کرتے تھے۔۔۔ لیکن اب انکا کام ختم ہے۔۔۔ آج شام تک یہ سب لوگ گرفتار ہو جائیں گے۔۔۔ آپ بے فکر رہیں۔۔۔

کمال۔۔۔ چیمہ صاحب۔۔۔ یہ خیال رکھیے گا کہ گرفتاریاں میرے ہاسپٹل سے نہ ہوں۔۔۔ آپ سمجھ رہے ہیں نا کہ میرے ہاسپٹل کی ریپیوٹ کا معاملہ ہے نا۔۔

چیمہ۔۔۔ جی۔۔۔ جی۔۔۔ بالکل ایسا ہی ہو گا۔۔۔ بس ابھی کچھ دیر تک ایکشن شروع ہو جائے گا۔۔۔ اور سب لوگوں کو ایک ساتھ ہی گرفتار کیا جائے گا۔۔۔ کیوں کہ سب کے ایڈریس اور نمبرز سے انکوٹریس کر لیا گیا ہوا ہے۔۔

کمال۔۔۔ گڈ۔۔۔ اینڈ تھینکس۔۔

ہما چیمہ اور کمال صاحب کی طرف دیکھتی ہوئی بولی۔۔۔ لیکن پلیزززز۔۔۔ سر میرا نام نہیں آنا چاہیے۔۔

چیمہ۔۔۔ آپ فکر نہ کریں ڈاکٹر صاحبہ۔۔۔ آپ کا نام بالکل نہیں آئے گا اس سب میں۔۔۔ یہ میری گارنٹی ہے۔۔۔ یہ میرا وزیٹنگ کارڈ ہے۔۔۔ کسی بھی وقت آپ کو کوئی بھی پریشانی ہو تو آپ مجھے کال کر سکتی ہیں۔۔

ایس پی چیمہ نے اسے اپنا کارڈ دے دیا۔۔

کمال۔۔۔ ہاں ہاں۔۔۔ بالکل۔۔

ہما مطمئن ہو گئی۔۔۔ تھوڑی دیر تک کچھ اور باتیں ہوتی رہیں اور پھر چیمہ صاحب وہاں سے چلے گئے۔۔ اور

کچھ دیر بعد ہی ہما بھی اپنے گھر آگئی۔۔

شام کی بریکنگ نیوز میں ہمانے سنا کہ پورے کا پورا گینگ پکڑا گیا ہے جو کہ عورتوں کو بلیک میل کرتا تھا۔۔۔ اور منشیات بھی بیچتے تھے۔۔۔ انکے قبضے سے بہت ساری لڑکیوں کی نازیبا ویڈیوز ملی ہیں۔۔۔ جو انہوں نے انکو بلیک میل کرنے کے لیے بنائی ہوئی تھیں۔۔۔۔ اب اسکو اپنی بھی تھوڑی فکر ہو رہی تھی۔۔۔ اسکو پتہ تھا کہ زمان اور رشید کے پاس اسکے سیکس کی ویڈیوز موجود ہیں۔۔۔ جو کہ اب پولیس کے پاس ہونگی۔۔۔ ہما کو گھبراہٹ ہونے لگی۔۔۔ ہمانے اپنا بیگ اٹھایا۔۔۔ اور اس میں سے کچھ ڈھونڈنے لگی۔۔۔ پھر اس کو ایس پی چیمہ صاحب کا کارڈ مل گیا۔۔۔ ہمانے اس پر درج نمبر ملا یا۔۔۔ بیل جاتی رہی مگر کال اٹینڈ نہیں ہوئی۔۔۔ ہما نے اپنے نام کے ساتھ ایک میسج چھوڑ دیا۔۔۔ قریب ایک گھنٹے کے بعد ہما کو چیمہ صاحب کی کال آئی۔۔۔

چیمہ۔۔ سوری ڈاکٹر ہما۔۔ میں اسی کیس کے سلسلے میں مصروف تھا۔۔ اس لیے بات نہیں کر سکا اس وقت

۔۔ بتائیں میں آپ کی کیا مدد کر سکتا ہوں۔۔

ہم۔۔ سر۔۔ وووووو۵۵۵۵۔۔ میں آپ سے ملنا چاہتی تھی۔۔ کچھ بات کرنا تھی میں نے ضروری۔۔

چیمہ۔۔ ٹھیک ہے ڈاکٹر ہما۔۔ اس وقت تو آپ جانتی ہی ہیں میں بہت مصروف ہوں۔۔ کل صبح 10 بجے آپ میرے آفس آجائیں۔۔

ہمانے اوکے کردیا۔۔ کچھ ہی دیر کے بعد ماسر کافون آگیا۔۔ اس نے ہما کو ڈاکٹر زمان اور ڈاکٹر فرخ کے

پکڑے جانے کے بارے میں بتایا۔۔ تو ہمارے اس کو بتایا کہ یہی وجہ تھی کہ وہ انکے ساتھ تھی۔۔ اسی
مجبوری کی وجہ سے۔۔ اور اب خدا کا شکر ہے کہ وہ سب پکڑے گئے ہیں۔۔

یاسر ہنسا۔۔ پر بھابی جی۔۔ یہ سب کچھ ختم ہونے کے بعد ہمارا چانس ختم نہ کر دیجیے گا۔۔ ہم تو اب ہمیشہ ہی
آپ سے تعلق بنا کے رکھنا چاہتے ہیں۔۔

ہما ہنسی۔۔ منہ دھو کے رکھیں۔۔ اب آپ کو کچھ نہیں ملنے والا۔۔ جو ملنا تھا وہ ایک رات کے لیے مل گیا۔۔
اور اب رات گئی۔۔ بات گئی۔۔ ہا ہا ہا ہا ہا ہا۔۔۔

یاسر۔۔ نہیں۔۔ نہیں۔۔ بھابی جی۔۔۔ پلیز زرز زز ایسا ظلم نہیں کریں۔۔ ہم تو آپ کے ساتھ ایسی راتیں بار
بار گزارنے کے متمنی ہیں۔۔۔

ہما ہنسی۔۔ اچھا جی۔۔ تو آپ کی وائف کا کیا ہو گا۔۔؟؟

یاسر۔۔ ارے وہ اپنی جگہ۔۔ اور آپ کے ساتھ تو بس کبھی کبھی ہی موقع ملتا ہے نا۔۔۔

ہما ہنسی۔۔ واہ جی واہ۔۔ تو ہمیں آپ پارٹ ٹائم استعمال میں رکھنا چاہتے ہیں۔۔ اپنے مزے کے لیے۔۔
وہ کیا کہتے ہیں۔۔ ہاں۔۔ رکھیل بنا کے۔۔۔

یاسر۔۔ توبہ توبہ بھابی جی۔۔ آپ کو ہم کیوں اپنی رکھیل بنانے لگے۔۔ آپ تو ہمارے دل کی رانی ہو۔۔

ہما ہنسی۔۔ دل کی یا۔۔۔۔۔ لنڈ کی۔۔۔۔۔ بابا بابا بابا بابا

یاسر۔۔ جس کی آپ بننا چاہیں۔۔ تو پھر میں اُمید رکھوں نادو بارہ ویسی ہی رات کی۔۔

ہما۔۔ چلیں سوچیں گے آپ کے بارے میں بھی کچھ۔۔۔ اور پھر کچھ دیر تک ایسی ہی بات چیت کے بعد فون بند ہو گیا۔۔ کچھ دیر کے لیے انور سے بات ہوئی۔۔ وہ بھی کافی پریشان تھا۔۔ مگر اس نے ہما کو اپنے اور زیب کے سیکس کے بارے میں نہیں بتایا۔۔ مگر زیب ہما کو تو سب کچھ بتا چکی ہوئی تھی۔۔ اس لیے اسکو پتہ تھا کہ انور کیوں پریشان ہے۔۔ ہما نے اس سے بنا بات کیے تسلی دی کہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔

اگلی صبح ہما 10 بجے سے پہلے ہی ایس پی چیمہ کے دفتر کے باہر بیٹھی ہوئی تھی۔۔ 10 بجے انکی ایک میٹنگ ختم ہوئی تو چیمہ نے اسے اندر بلا لیا۔۔ ہما اندر جا کر چیمہ صاحب کے سامنے کرسی پر بیٹھ گئی۔۔

چیمہ۔۔ ڈاکٹر صاحبہ بتائیں کیا لیں گی۔۔ چائے یا کافی۔۔

ہما۔۔ نہیں نہیں سر۔۔ کچھ نہیں۔۔ بس تھوڑا کام تھا آپ سے۔۔

چیمہ نے پھر بھی کافی کا آرڈر کیا۔۔ اور بولا۔۔

چیمہ۔۔ جی ڈاکٹر صاحبہ اب بتائیں آپ کس سلسلے میں مجھے ملنا چاہ رہی تھیں۔۔

ہما۔۔۔ سر رر رر۔۔۔ وہ مجھے کہنا تھا کہ میرا اس کیس میں نام نہیں آنا چاہیے۔۔۔

چیمہ صاحب مسکرائے۔۔ ڈاکٹر صاحبہ کیوں فکر کر رہی ہیں۔۔ یہ تو میں نے آپ سے کل ہی وعدہ کر لیا تھا۔۔ آپ پریشان نہ ہوں آپ کا نام نہیں آئے گا۔۔ آپ نے تو ہمارے لیے اتنا بڑا کام کیا ہے۔۔ ہماری اتنی مدد کی ہے آپ نے۔۔

ہما اب بات کرتے ہوئے تھوڑا جھجک رہی تھی۔۔ اور شرمناک بھی تھی۔۔۔ سر رر رر۔۔۔ وہ میں یہ کہنا چاہ رہی تھی کہ۔۔۔ دراصل۔۔۔ آپ کو تو پتہ ہی ہے پہلے سے۔۔۔ وہ۔۔۔ ان لوگوں کے پاس میری بھی کچھ ویڈیوز تھیں۔۔۔ تو۔۔۔ پلیز زرز۔۔۔ وہ سامنے نہیں آنی چاہیں۔۔ کسی بھی ریکارڈ میں۔۔ پلیز انکو ضائع کر دیں۔۔۔

چیمہ صاحب مسکرائے۔۔ اپنی ریوا لونگ چیئر سے ٹیک لگا کر پیچھے کو جاتے ہوئے بولے۔۔۔ ہاں۔۔ ڈاکٹر صاحبہ۔۔ میں نے بھی وہ ویڈیوز دیکھی ہیں آپ کی۔۔۔ چیمہ صاحب کی مسکراہٹ بڑی ہی معنی خیز تھی۔۔۔ لیکن ان ویڈیوز کو دیکھنے کے بعد میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں انکو ضائع نہیں کروں گا۔۔ بلکہ اپنے پاس محفوظ رکھوں گا۔۔

ہماثر مندہ ہو گئی۔۔ نہیں۔۔ نہیں۔۔ سر۔۔ پلیر زرز۔۔ لیکن آپ ایسا کیوں کریں گے۔۔ پلیر زرز
سر۔۔۔۔

چیمہ۔۔ اصل بات یہ ہے کہ مجھے اُن ویڈیوز نے بہت متاثر کیا ہے۔۔ خاس کر۔۔ آپ کی پرفارمنس نے
۔۔ اور ان میں تو آپ بنا کسی لباس کے ہیں نا۔۔ سوری اگر آپ کو میری بات بری لگ رہی ہو تو۔۔

ہما۔۔ سر پلیر۔۔ وہ ویڈیوز مجھے دے دیں۔۔ یا انکو ضائع کر دیں۔۔ وہ میرے لیے۔۔ اور میری آیندہ کی
زندگی کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہیں۔۔ اگر میرے شوہر نے وہ دیکھ لیں تو۔۔ پلیر زرز
سر۔۔۔۔

چیمہ۔۔ ارے اس بات کے لیے آپ بے فکر رہیں کہ وہ آپ کے شوہر تک نہیں پہنچیں گی۔۔

ہما۔۔ لیکن پلیر سر آپ وہ مجھے دے دیں۔۔
اسی وقت دروازے پر دستک ہوئی۔۔ اور ایک اہلکار کافی لے کر اندر آیا۔۔ اور ٹیبل پر رکھ کر واپس چلا
گیا۔۔ اسکے جانے کے بعد چیمہ نے دوبارہ سے بات شروع کی۔۔

چیمہ صاحب مسکرائے۔۔ دیکھیں ڈاکٹر صاحبہ۔۔ آپ کو تو پتہ ہی ہے کہ پولیس والے بہت بدنام ہیں
کہ وہ کوئی بھی کام ملا معاوضہ نہیں کرتے۔۔ تووووو۔۔۔۔۔ آپ سمجھ رہی ہیں نامیری بات۔۔

ہما تھوڑا زبردستی مسکرائی۔۔۔ سر۔۔۔ عجیب بات ہے کہ آپ اتنے کھلم کھلا رشوت مانگ رہے ہیں۔۔۔

چیمہ۔۔۔ بابا بابا بابا بابا۔۔۔ ارے ڈاکٹر صاحبہ آپ چیز بھی تو اتنی قیمتی مانگ رہی ہیں تو اسکی قیمت بھی تو آپ کو ادا کرنی ہی پڑے گی نا۔۔۔

ہما مسکرائی۔۔۔ اچھا تو بولیں۔۔۔ کتنے پیسے چاہیں آپ کو۔۔۔

چیمہ۔۔۔ ارے ارے نہیں ڈاکٹر صاحبہ۔۔۔ پیسے ویسے کچھ نہیں۔۔۔

ہما تھوڑا حیرانی سے۔۔۔ تو پھر کیا۔۔۔

چیمہ مسکرایا۔۔۔ بس میں ان ویڈیوز والی آپ کی پرفارمنس دوبارہ دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔ اور وہ بھی لائیو۔۔۔ اور میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ اس بار ان ویڈیوز میں ہیر و کارول بھی میں خود کروں۔۔۔

ہما ایس پی چیمہ کی بات سن کر حیران رہ گئی۔۔۔ اسے امید نہیں تھی کہ چیمہ صاحب اس کرسی پر بیٹھ کر اس سے ایسی ڈیمانڈ کر دیں گے۔۔۔ لیکن اسکو تھوڑی تسلی یہ ہوئی کہ ڈیمانڈ ایسی نہیں تھی جو وہ پوری نہ کر سکے۔۔۔

ہما۔۔۔ لیکن ایس پی صاحب۔۔۔ یہ تو آپ نے میری مدد کرنے کی بجائے آپ نے بھی انہی لوگوں والا کام

شروع کر دیا میرے ساتھ۔۔۔

چیمہ صاحب مسکرائے۔۔ ارے نہیں نہیں۔۔ ایسی بات نہیں ہے۔۔ وہ تو بس آپ کو ایسی حالت میں دیکھ کر دل چاہنے لگا ہے۔۔ لیکن اگر آپ کو منظور نہیں ہے تو رہنے دیں۔۔ ہم کوئی زبردستی نہیں کریں گے۔۔۔

ہمارے لیے انکار کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔۔ کیوں کہ وہ تو پہلے ہی چیمہ صاحب کی پرسنلیٹی سے کافی متاثر تھی۔۔

ہمارے سوچ میں پڑا ہوا دیکھ کر چیمہ صاحب بولے۔۔ اگر آپ کو ہماری آفر منظور نہ ہو تو وہ باہر کا دروازہ کھلا ہے آپ کے لیے۔۔ اور اگر منظور ہے تو یہ سامنے اندر کا دروازہ ہے۔۔ اور ہاں یہ رہیں آپ کی ویڈیوز۔۔ یہ لے جائیں۔۔ کیونکہ میں زبردستی کا مزہ نہیں لینا چاہتا۔۔

یہ کہہ کر چیمہ نے ایک یو ایس بی ٹیبل پر رکھ دی۔۔ اور ہمارے طرف دیکھنے لگا۔۔

ہمارے کو بھی چیمہ کی یہ اداسند آئی۔۔

ہمارے مسکرائے۔۔ کچھ دیر بیٹھی رہی۔۔ پھر اپنی جگہ سے اٹھ کر وہ یو ایس بی ٹیبل سے اٹھائی اور اسے اپنے بیگ میں رکھ لیا۔۔ پھر وہ ٹیبل کی دوسری طرف چیمہ کی کرسی کے پاس آئی۔ اور اس کے سر کے بالوں میں

ہاتھ پھیرتی ہوئی بولی۔۔

ہما۔۔ لیکن آپ بھی میرے ساتھ وعدہ کریں کہ یہ سب صرف ایک بار کے لیے ہو گا۔ دوبارہ نہیں۔

۔۔ ٹھیک ہے نا۔۔

چیمہ صاحب نے ہما کی کمر کے گرد اپنا بازو ڈالا۔ اور بولا۔۔ اوکے ڈن۔۔۔

ڈن کہتے اور سنتے ہوئے۔۔ ہما اور چیمہ دونوں کو ہی یقین تھا کہ یہ آخری بار نہیں ہو گا۔ اور یقیناً ایسے

مواقع دوبارہ بھی آئیں گے۔۔۔

چیمہ اٹھ کر ہما کو لے کر پچھلے کمرے میں داخل ہو گیا۔۔ جہاں ایک آرام دہ بیڈ ان دونوں کا منتظر تھا۔

